

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

☆☆☆☆☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆☆☆☆☆

مَوْلَانِ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مُحَمَّدَ سَيِّدَ الْكَوْنَيْنِ وَالْفَلَكَيْنِ

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ غَرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

☆☆☆☆☆

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

☆☆☆☆☆

كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ

بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خُصَالِهِ

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	:	فیوضِ جامویہ
بالاجازت	:	حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف	:	ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی
تعداد	:	
کمپوزر	:	
ناشر	:	

☆..... ملنے کا پتہ☆

کارخانہ حاجی خورشید احمد فیصل کالونی پاکپتن شریف

موبائل نمبر: 0300-6943446

0333-6946806

انتساب

☆ اپنے والد محمد رمضان اور والدہ حمیدہ بی بی کے نام جنہوں نے ہمیشہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے کا موقع دیا۔

☆ اپنی پیاری بیٹی حوا بتول اور اس کی والدہ کے نام جن کی رفاقت میرے لیے باعث برکت ثابت ہوئی۔

☆ اپنے تمام اساتذہ، دوستوں اور پیر بھائیوں کے نام اور ہر اُس انسان کے نام جس کا معمولی سا بھی تعاون میرے دینی معاملات میں میرے ساتھ رہا۔

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموق

اظہارِ تشکر

اللہ رب العزت کا شکر گزار کہ اس نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں پیدا فرمایا پھر اپنے اولیاء کرام کی محبت دل میں پیدا فرمائی اور اُن کی نسبت سے ہر کامیابی عطا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ ہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے شکر گزار جنہوں نے اپنی حیات مبارکہ میں اس کتاب کی تحریر کا حکم صادر فرمایا اور حضرت جام شاہد نصیر ہاروی صاحب اور ان کے بیٹوں جام مدنی صاحب اور جام مکی صاحب اور ان کے اہل خانہ کے شکر گزار ہیں کہ ان کی دعاؤں سے یہ کام تکمیل کو پہنچا اور اپنے تمام پیرو بھائی اور دوستوں کے شکر گزار کہ جن کی محبت اور تعاون سے یہ سعادت نصیب ہوئی۔

الحمد لله رب العالمين ۞

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جامی

﴿فہرست مضامین﴾

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
﴿1﴾	۱۔ سیرت مبارکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	﴿49﴾
☆	۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	﴿61﴾
☆	۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	﴿64﴾
☆	۴۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	﴿67﴾
☆	۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	﴿68﴾
☆	۶۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	﴿71﴾
☆	۷۔ حضرت ابو الحسن ثرقانی رحمۃ اللہ علیہ	﴿74﴾
☆	۸۔ حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ	﴿76﴾
☆	۹۔ حضرت شیخ ابو علی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ	﴿77﴾
☆	۱۰۔ حضرت ابو یعقوب ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	﴿80﴾
☆	۱۱۔ حضرت خواجہ عبدالخالق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	﴿82﴾
☆	۱۲۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	﴿84﴾
☆	۱۳۔ حضرت خواجہ محمود خان قفوی رحمۃ اللہ علیہ	﴿85﴾
☆	۱۴۔ حضرت خواجہ عزیز علی رامینی رحمۃ اللہ علیہ	﴿86﴾
☆	۱۵۔ حضرت بابا محمد ساسی رحمۃ اللہ علیہ	﴿88﴾
☆	۱۶۔ حضرت خواجہ امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ	﴿89﴾
☆	۱۷۔ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	﴿91﴾
☆	۱۸۔ حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	﴿94﴾
☆	۱۹۔ حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چغتائی رحمۃ اللہ علیہ	﴿95﴾
☆	۲۰۔ حضرت خواجہ عبد اللہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ	﴿97﴾

فیوضات جامویدہ		﴿6﴾
☆ ۲۱۔ حضرت مولانا زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ	﴿98﴾	﴿6﴾
☆ ۲۲۔ مولانا دیوانش محمد رحمۃ اللہ علیہ	﴿99﴾	﴿6﴾
☆ ۲۳۔ مولانا خواجگی ملکی رحمۃ اللہ علیہ	﴿100﴾	﴿6﴾
☆ ۲۴۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	﴿101﴾	﴿6﴾
☆ ۲۵۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	﴿103﴾	﴿6﴾
☆ ۲۶۔ حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ	﴿107﴾	﴿6﴾
☆ ۲۷۔ حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	﴿108﴾	﴿6﴾
☆ ۲۸۔ حضرت حافظ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ	﴿109﴾	﴿6﴾
☆ ۲۹۔ حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	﴿110﴾	﴿6﴾
☆ ۳۰۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ	﴿111﴾	﴿6﴾
☆ ۳۱۔ حضرت شاہ عبداللہ العارف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	﴿114﴾	﴿6﴾
☆ ۳۲۔ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ	﴿116﴾	﴿6﴾
☆ ۳۳۔ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ	﴿117﴾	﴿6﴾
☆ ۳۴۔ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	﴿118﴾	﴿6﴾
☆ ۳۵۔ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ	﴿119﴾	﴿6﴾
☆ ۳۶۔ حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ	﴿119﴾	﴿6﴾
☆ ۳۷۔ حضرت خواجہ غلام حسن ساگر رحمۃ اللہ علیہ	﴿120﴾	﴿6﴾
☆ ۳۸۔ حضرت خواجہ غلام محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ	﴿122﴾	﴿6﴾
☆ ۳۹۔ حضرت بی محمد عبداللہ بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ	﴿123﴾	﴿6﴾
☆ ۴۰۔ حضرت خواجہ فقیر محمد کلہ زتائی	﴿126﴾	﴿6﴾
☆ ۴۱۔ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ	﴿128﴾	﴿2﴾
☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹن	﴿143﴾	﴿3﴾
☆ خاندانی ولایت	﴿144﴾	﴿4﴾

فیوض جامعہ

﴿145﴾	حضرت جام گل محمد رحمۃ اللہ علیہ	﴿145﴾
﴿146﴾	حضرت جام گوہر دین اور حضرت جام لال بیک رحمۃ اللہ علیہم	﴿146﴾
﴿147﴾	حضرت جام غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ	﴿147﴾
﴿147﴾	حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ	﴿147﴾
﴿149﴾	حضرت جام شاہ نصیر با روی مدظلہ تعالیٰ	﴿149﴾
﴿154﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا واقعہ	﴿154﴾
﴿155﴾	خواب میں پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت	﴿155﴾
﴿155﴾	تکمیل سلوک و اجازت و خلافت	﴿155﴾
﴿155﴾	زیارت حرمین شریفین	﴿155﴾
﴿156﴾	ایک اللہ والی بنیاد سے ملاقات	﴿156﴾
﴿157﴾	آپ رحمۃ اللہ علیہ سرکار ﷺ کے مہمان ہیں	﴿157﴾
﴿158﴾	زیارت مکین گنبد حضرتی ﷺ	﴿158﴾
﴿159﴾	پیر کے دن کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اہمیت	﴿159﴾
﴿159﴾	میلا و شریف	﴿159﴾
﴿160﴾	مزارات سے فیض	﴿160﴾
﴿161﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت طریقت	﴿161﴾
﴿163﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک	﴿163﴾
﴿164﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عبادت و اطوار	﴿164﴾
﴿165﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تبلیغ	﴿165﴾
﴿166﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز گفتگو	﴿166﴾
﴿167﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خوراک	﴿167﴾
﴿167﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس	﴿167﴾

فیوض جامعہ

﴿8﴾	
﴿168﴾	شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دنا تنہا کا وقت
﴿168﴾	خدمتِ مرشد کی برکتیں
﴿170﴾	قوالی
﴿171﴾	شعر و شاعری
﴿173﴾	انگریز شریف
﴿175﴾	میرزا مصطفیٰ علیؒ کا انعام و
﴿176﴾	عشقِ مصطفیٰ علیؒ
﴿176﴾	خدمتِ مرشد و شاعتِ سلسلہ
﴿177﴾	اخلاق و عبادت و معمولات
﴿178﴾	مہمان نوازی
﴿179﴾	نماز کی باجماعت ادائیگی
﴿179﴾	سلاو و حیران پاک
﴿180﴾	وہی خدمات
﴿180﴾	محبتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ بقصور شیخ رحمۃ اللہ علیہ، رابطہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ
﴿183﴾	اولادِ مرشد کا احترام
﴿183﴾	علم کی اہمیت و فضیلت
﴿185﴾	وہی کتب کی اہمیت و فضیلت کے متعلق ارشادات
﴿187﴾	عقائدِ اولیٰ سنت و جماعت
﴿190﴾	محبتِ رسول ﷺ اور شانِ رسول ﷺ کے متعلق ارشادات
﴿195﴾	مقامِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
﴿196﴾	مقامِ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
﴿197﴾	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان

فیوض جامعہ

﴿9﴾		
﴿200﴾	مقام علی المرتضیٰ شیر خدا اکرم اللہ وجہہ	﴿﴾
﴿201﴾	مقام حسین کریمین رضوان اللہ علیہما	﴿﴾
﴿202﴾	ازواج مطہرات کے متعلق ہمارا عقیدہ	﴿﴾
﴿202﴾	محبت صحابیہ و مقام صحابیہ رضوان اللہ علیہا	﴿﴾
﴿203﴾	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان، ان کے متعلق ہمارا عقیدہ	﴿﴾
﴿206﴾	مقام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	﴿﴾
﴿207﴾	مقام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	﴿﴾
﴿208﴾	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	﴿﴾
﴿209﴾	مقام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	﴿﴾
﴿210﴾	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہمارا عقیدہ	﴿﴾
﴿211﴾	شان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم	﴿﴾
﴿212﴾	حضرت ابی طالب چھوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	﴿﴾
﴿215﴾	حضرت شیخ عبدالحق درجیلانی رحمۃ اللہ علیہ	﴿﴾
﴿217﴾	حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	﴿﴾
﴿218﴾	حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	﴿﴾
﴿220﴾	حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ	﴿﴾
﴿222﴾	حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	﴿﴾
﴿223﴾	حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ	﴿﴾
﴿225﴾	حضرت آدم علیہ السلام	﴿﴾
﴿228﴾	توبہ	﴿﴾
﴿230﴾	طہارت و پاکیزگی	﴿﴾
﴿231﴾	نماز	﴿﴾
﴿233﴾	سماع	﴿﴾

فیوض جامعہ

﴿10﴾

﴿236﴾	مہر و مکر	﴿﴾
﴿237﴾	اخلاق	﴿﴾
﴿239﴾	بزرگوں کا احترام	﴿﴾
﴿240﴾	نوجوانوں کے لیے نصیحت	﴿﴾
﴿241﴾	سلامت و خیر آپ پاک کی تحفہ	﴿﴾
﴿245﴾	پرہیزگوشی کے متعلق ارشادات	﴿﴾
﴿248﴾	مرشد کی محبت کے متعلق ارشادات	﴿﴾
﴿250﴾	خلفاء کے لیے نصیحت	﴿﴾
﴿250﴾	مریدین کے لیے نصیحت	﴿﴾
﴿252﴾	ایصال ثواب کے متعلق ارشادات	﴿﴾
﴿253﴾	نعت خواں اور دعا و دعا کو دینا کیسا ہے	﴿﴾
﴿255﴾	حیاء کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿256﴾	محبت کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿258﴾	معرفتِ نفس کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿259﴾	شیطان کے کفریب کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿260﴾	عیب جوئی کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿261﴾	سکوت و ایثار کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿263﴾	توکل کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿265﴾	اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت	﴿﴾
﴿266﴾	تقدیر بقضاءِ قدر کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿267﴾	ادب کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿269﴾	والدین سے محبت سے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾
﴿271﴾	وسیلہ پکڑنے کے متعلق ارشادات و واقعات	﴿﴾

فیوض جامعہ

﴿11﴾

- ﴿272﴾ مزارات سے فیض کے حلق اور شادان واقعات ﴿﴾
 ﴿275﴾ 3 مارچ 1993ء ہائی سکول میں الوداعی خطاب ﴿﴾
 ﴿276﴾ تلخ فرست ﴿﴾
 ﴿280﴾ کرامات و کمالات و تصرفات و رکاشات ﴿﴾
 ﴿303﴾ وصالِ نرملال ﴿﴾
 ﴿308﴾ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاداتِ عالیہ ﴿﴾

مجالس

﴿99﴾

مجلس نمبر (۱) صفحہ نمبر (314)

☆ کامیاب زندگی کا راز ☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا واقعہ ☆ دو روزوں کی حکایات

مجلس نمبر (۲) صفحہ نمبر (317)

☆ باورکچہ الاول میں میلاد کی برکتیں اور اس کے حلق کچھ واقعات

مجلس نمبر (۳) صفحہ نمبر (319)

☆ خواب کی شری حیثیت اور کچھ خوابوں کا ذکر

مجلس نمبر (۴) صفحہ نمبر (323)

☆ نماز تہجد کی فضیلت اور اس کے حلق کچھ واقعات

مجلس نمبر (۵) صفحہ نمبر (326)

☆ اپنی بچان اور مرشد سے محبت کے حلق واقعات

مجلس نمبر (۶) صفحہ نمبر (329)

☆ اولیاء اللہ کے ذکر ☆ اولیاء اللہ کی کتابوں سے فوائد کے حلق کچھ واقعات

☆ اولیاء اللہ کی محبت میں بیعت کی برکتیں

مجلس نمبر (۷) صفحہ نمبر (334)

☆ کرامت کا ذکر ☆ لباس اولیاء کی عظمت اور چند نصیحت آموز واقعات

مجلس نمبر (۸) صفحہ نمبر (339)

☆ مرشد کا مرید سے رابطہ اور اس کے متعلق کچھ واقعات

مجلس نمبر (۹) صفحہ نمبر (341)

☆ آداب مدینہ اور زندگی کے متعلق کچھ مسائل

مجلس نمبر (۱۰) صفحہ نمبر (344)

☆ یز رگان دین کو سمجھنے کے متعلق ☆ ولایت کے درجات

☆ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا واقعہ ☆ حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ کا واقعہ

مجلس نمبر (۱۱) صفحہ نمبر (347)

☆ تعلق الی اللہ اور نیت و خلاص کے متعلق اور مدینہ میں ایک عاشق کے وصال کا تذکرہ

مجلس نمبر (۱۲) صفحہ نمبر (350)

☆ چھپنے پر آنے والوں کے مقام کے متعلق کچھ حکایات اور چند نصیحت آموز و عبرت آموز واقعات کا ذکر

مجلس نمبر (۱۳) صفحہ نمبر (354)

☆ نماز کی اہمیت، شروع و ختم و معراج شریف کے واقعہ کی روشنی میں نماز کی عظمت

مجلس نمبر (۱۴) صفحہ نمبر (358)

☆ گناہوں سے نجات، کاملین کی محبت کے اثرات اور کامل مرشد کا مرید کی تکمیل اور اسی متعلق چند واقعات

مجلس نمبر (۱۵) صفحہ نمبر (362)

☆ راہ و طریقت میں کامیابی کے متعلق صالحین کے ارشادات

صفحہ نمبر (365)

مجلس نمبر (۱۶)

☆ بیچنی دروازہ کے متعلق ارشادات

صفحہ نمبر (367)

مجلس نمبر (۱۷)

☆ حضرت حکیم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات ☆ نتیج کی اہمیت

صفحہ نمبر (370)

مجلس نمبر (۱۸)

☆ ماہ رمضان کی برکات ☆ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

صفحہ نمبر (372)

مجلس نمبر (۱۹)

☆ پریشانی کا حل ☆ ادب و احترام کے متعلق حکایات ☆ نسبت کی اہمیت

صفحہ نمبر (374)

مجلس نمبر (۲۰)

☆ شانِ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق ارشادات

صفحہ نمبر (376)

مجلس نمبر (۲۱)

☆ تعلق الہی اللہ کے متعلق ارشاد ☆ دنیا کی زندگی عارضی

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ایک شخص کا عرض کرنا ☆ حضرت ابو الحسن نورانیؒ کا جذبہٴ ایثار

☆ اولیائے کرام صرف خدا کے دور کے فقیر۔

صفحہ نمبر (379)

مجلس نمبر (۲۲)

☆ گناہ کو چھو نہ سمجھو ☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ☆ حضرت سید امیر کمالؒ

کا توبہ کے متعلق ارشاد ☆ حضرت امام جعفر صادقؒ کا توبہ کے متعلق قول ☆ حضرت شیخ

جامعہ ظفر اللہ بارویؒ کا قول ☆ حضرت بارہ سائیںؒ کی خدمات

مجلس نمبر (۲۳)

صفحہ نمبر (382)

☆ ایام جوانی میں خواہشات کا غلبہ ☆ اولیاء اللہ کے لیے اللہ کا انعام ☆ حضرت تہا ببولؑ اور علیؑ ہارون الرشید کا واقعہ ☆ ایک بزرگ کی حاجت بن یوسف کے حق میں دعا ☆ حضرت شیخ جام محمد قمر اللہ بارہویؒ کے راہ حق کے متعلق ارشادات ☆ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ☆ حضرت بارہ سائیںؒ کا قول ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل کی قویئت کے متعلق ارشاد ☆ منزل حق اور اس کی راہ میں کائنات ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سوانگہؒ کی شیخ کے حال پر مہربانی ☆ حضرت غلام حسن سوانگہؒ کی کرامت پر بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل۔

مجلس نمبر (۲۴)

صفحہ نمبر (388)

☆ زندگی کا مقصد ☆ روز قیامت نعمتوں کے حلق سول ☆ انسان اللہ کے حکم کا پابند ہے ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس دور کی برائیوں پر آنسو ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے محبت رسول ﷺ کے لیے ارشاد ☆ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت عظام کی محبت میں ارشاد ☆ دین اسلام پر زندگی گزارنے کے متعلق ارشادات ☆ مرنے کے بعد انسان کے تین دوست ☆ ایک شخص کی توبہ کا واقعہ ☆ حضرت بشر حافیؒ کے واقعات ☆ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک بد معاش ☆ حضرت بشر حافیؒ کی عظمت ☆ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات۔

مجلس نمبر (۲۵)

صفحہ نمبر (394)

☆ زندگی کے احکامات ☆ محمد رسول اللہ ﷺ زندگی ہے ☆ برصغیر میں اسلام ☆ حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ☆ مسلمانوں کو نقصان ☆ پیار سچ معاشرے میں تبدیلی نہیں لاسکتی۔

مجلس نمبر (۲۶)

صفحہ نمبر (397)

☆ وضو کے فرض اور اہمیت کے متعلق ارشادات ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ کا واقعہ
 ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ اور ایک چڑکا واقعہ ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ اور
 اُن کا انگری ☆ حضرت شیخ " کے خواجہ غلام حسن سواگ " کے متعلق ارشادات
 ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشادات ☆ گستاخِ رسول ﷺ کی محبت سے پرہیز
 ☆ حضرت ابو الحسن خرقانی " کا مزار بسلطانی سے فیض ☆ حضرت معین الدین چشتی و تعمیر
 کا وناما صاحب کے مزار سے فیض ☆ نور الدین زنگی کا واقعہ ☆ علم غیب کے متعلق ارشادات

مجلس نمبر (۲۷)

صفحہ نمبر (403)

☆ محبتِ اُمّی کے متعلق ارشاد ☆ حضرت امام زین العابدینؑ اور اژدھا ☆ حضرت
 امام زین العابدینؑ کی نماز میں سلسلہ عالیہ کے ایک بزرگ کا واقعہ شیخ " کا حضرت باروسائیں
 کی خدمت میں حاضری کا طریقہ ☆ حضرت ابو ہریرہؓ کا واقعہ ☆ اللہ والوں کی مشکوک تاثیر۔

مجلس نمبر (۲۸)

صفحہ نمبر (406)

☆ ایک سنا بیا شخص اور شیخ " ☆ کوڈوقیر کا تذکرہ ☆ حضرت شیخ " کے حق میں وعائے خیر
 ☆ وعائے خیر و بول سے نکلتی ہے ☆ حضرت باروسائیں کی حسرت ☆ شیخ " کی والدہ کی دعا
 ☆ حضرت پیر سواگ کا دعا کی قبولیت کے متعلق ارشاد۔

مجلس نمبر (۲۹)

صفحہ نمبر (410)

☆ واڑھی کی فضیلت ☆ واڑھی کا طعنہ دینے سے گریز ☆ قرآن پاک میں نیکیوں اور گناہوں سے متعلق ارشاد ☆ حضرت بہاؤ الدین نقشبند کا قول ☆ حضرت مولانا روم کا قول ☆ واڑھی ایک بڑی سنت ہے ☆ باروسائیں کا قول ☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قول ☆ حضرت علامہ اقبال اور محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہم کے اوصاف ☆ علامہ اقبالؒ کے مزاج پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری ☆ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ☆ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں

مجلس نمبر (۳۰)

صفحہ نمبر (415)

☆ دوستی اللہ کے لیے دشمنی اللہ کے لیے ☆ حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے ایک شخص کا شکوہ ☆ حضور اکرم ﷺ کو تبلیغ کے دوران کانپ ☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو تکلیف دینے والے ☆ بایزید بسطامیؒ اور یحییٰؒ شیخ کا جلتا تھا زب سے ہمدردی کرنا ☆ حضرت باروسائیںؒ کی ہیر بھائیوں پر شفقت ☆ حضرت شیخؒ کی مصنف کے حق میں دعا

مجلس نمبر (۳۱)

صفحہ نمبر (419)

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا پُروردانہ از میں اپنے حالات زندگی اور مہربانوں کا تذکرہ کرنا ☆ والدہ کی دعا اور قنوت ☆ ہیر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت ☆ منزل سلوک اور مہربانوں کا تذکرہ ☆ ہیر کے دن کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اہمیت ☆ روضہ اقدس پر حاضری اور سرکار ﷺ کی فکر کرم ☆ ایک ڈی ایس پی کا واقعہ۔

مجلس نمبر (۳۲)

صفحہ نمبر (425)

☆ سیرت مبارکہ کا بیان ☆ دوران تبلیغ سرکار ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین پر آنے والی مشکلات کا تذکرہ ☆ حضور ﷺ کی محبت میں زندگی کیوں بسر ہو؟ ☆ ولی کی پہچان ☆ اولیاء کی محبت کے فوائد ☆ حضرت امام رازیؒ سے شیطان کا اُن کے وقت وصال قریب مناظرہ اور نجم الدین کبریٰؒ کا ارشاد ☆ حضرت جنید بغدادیؒ اور اُن کا ایک سر۔

مجلس نمبر (۳۳)

صفحہ نمبر (428)

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے احوال پر خوش و تعزلی پر غرور ہوتا ہے ☆ غزوہ
میں زخمی اور بے حساب رضوان اللہ تعالیٰ عنہ کا بے مثال اعزاز ☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
ایک یہودی ☆ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی غیرت ☆ مصنف کی تحریر و تقریر پر شیخ رحمۃ اللہ
علیہ کا اعجاب و محبت اور دعائیں۔

مجلس نمبر (۳۴)

صفحہ نمبر (431)

☆ اللہ کی خاطر ملاقات میں نیات ☆ مرشد کی محبت بڑی شے ہے ☆ حضرت ابو مرثد
کا سبق آموز واقعہ ☆ حضرت عبداللہ بن مبارک کا واقعہ ☆ جب کرم ہوتا ہے تو
حالات بدل جاتے ہیں

مجلس نمبر (۳۵)

صفحہ نمبر (434)

☆ بوقت بیت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ہر مرید کو نصیحت ☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عزہ کے بعد از وصال عظیم فیصلے ☆ لوگوں کے سوالوں کا جواب کیوں ضروری؟
☆ فرقہ واریت کے جوابات ☆ ایک عاشق رسول ﷺ کا واقعہ ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ
کے آنسو اور ایمان افروز گفتگو ☆ حضور ﷺ کا نام شفاء ہے۔

مجلس نمبر (۳۶)

صفحہ نمبر (439)

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا دہلیا پرستی کرنے جانا ☆ پیر بھائی کی شکایت کے متعلق ارشاد
☆ مرشد کامل کا مرید کی دیگری کرنا ☆ مومن کی دنیا۔

مجلس نمبر (۳۷)

صفحہ نمبر (442)

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بچوں کے ساتھ دلچسپ گفتگو ☆ اذان کا جواب
☆ نماز کے متعلق ارشاد ☆ پانچ نمازوں کی برکت ☆ مرشد کی محبت میں کام۔

مجلس نمبر (۳۸)

صفحہ نمبر (445)

☆ ایک ہیڈ ماسٹر اور چچہ اسی کا بھگڑا ☆ جنید غداوی رحمۃ اللہ علیہ اور کٹر ورسید
☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد
☆ حضرت میردلف ثانیؒ کا ارشاد ☆ شیخ عبدالحق درجیلانیؒ کا واقعہ
☆ حضرت مرزا مظہر جان جاناؒ ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال۔

مجلس نمبر (۳۹)

صفحہ نمبر (448)

☆ اللہ کی خاطر تعلق میں برکتیں ☆ پیر اور مرید کا فرق ☆ حضرت شہاب الدین
سہروردیؒ ☆ حضرت نجم الدین کبریٰؒ ☆ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ اور حضرت شیخ
سہدیؒ کے واقعات ☆ مرید کی بھلائی مرشد کے حکم میں۔

مجلس نمبر (۴۰)

صفحہ نمبر (450)

☆ علامہ اقبال کا شعر ☆ غار کا واقعہ ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان و فروز اقوال ☆
والدین کے متعلق۔

مجلس نمبر (۴۱)

صفحہ نمبر (454)

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا کھانا ☆ آخری پیام میں خوراک ☆ انا صاحب کا کھانے کے
متعلق ارشاد ☆ بہاؤ الدین نقشبند کا ارشاد ☆ حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ
☆ کھانے کے بعد پانی نہیں پیچے ☆ کھانے کی فضیلت ☆ حضرت شیخ عبدالحق درجیلانیؒ
کا قول ☆ جنید غداویؒ کا واقعہ ☆ دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ۔

مجلس نمبر (۴۲)

صفحہ نمبر (457)

☆ نماز کا وقت کب تک رہتا ہے ☆ جماعت کی فضیلت ☆ نماز سے جی چرانے
والے ☆ نماز میں اللہ سے باتیں ☆ نماز کے متعلق ایک حکایت ☆ حضرت ابو الحسن
خرقانیؒ کا قول ☆ حضرت پیر ساگ کی بارد سائیں کو نصیحت ☆ کھانا کھانے سے
پہلے ہاتھ منگ نہیں کرتے۔

مجلس نمبر (۴۳) صفحہ نمبر (461)

☆ حضور ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ☆ علی اللہ کا حبیب ☆ ایک جنگ کا واقعہ
☆ حضرت مہر علی شاہؒ اور عشاء کی سنتیں ☆ کسی معاملہ میں سنت سے تجاوز نہ کرو۔

مجلس نمبر (۴۴) صفحہ نمبر (463)

☆ اشعار کی تحریف ☆ چینی سلسلہ کے مشائخؒ کا سامع
☆ بارہ سائیں اور پیر سواگت کے اقوال ☆ آج کی قوالی کا طلیہ۔

مجلس نمبر (۴۵) صفحہ نمبر (465)

☆ موجودہ دور کے مختلف سوالوں پر جوابات ☆ نیک لوگوں کی صحبت کا اثر
☆ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں شیخؒ کی خدمت میں جیسا ☆ حضرت معین الدین چشتیؒ اور
حضرت داتا گنج بخشؒ کا اپنے مرشد کی خدمت کرنا ☆ حضرت باقی باللہؒ اور مجدد صاحبؒ
کے سلوک کا واقعہ ☆ حضرت عید اللہ احرارؒ کا واقعہ ☆ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور
حضرت نظام الدین محبوب الہیؒ کی سالک کو نصیحت ☆ رابطہ شیخؒ کی برکتیں۔

مجلس نمبر (۴۶) صفحہ نمبر (469)

☆ پیادری ایک نعت ہے ☆ جو صحت میں نہلا پیادری میں مل گیا
☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے محبت بھرے اقوال۔

مجلس نمبر (۴۷) صفحہ نمبر (471)

☆ صوفی خاندانِ باری کے گھر کھانا
☆ پیر بھائیوں کی آپس میں محبت ☆ حضرت شاہ کرمانیؒ کا واقعہ۔

مجلس نمبر (۴۸) صفحہ نمبر (474)

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مصحف سے میرت مبارکہ ﷺ پر گفتگو سننا اور یاد دہنا
☆ حضرت قیامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ ☆ ایک سید زاوی کا واقعہ

☆ اللہ کے بندے اور ان کے معاملات کا بیان ☆ عقیدہ کی درستگی کے متعلق ارشادات
 ☆ اللہ والوں پر انعام و کرام کی بارش ☆ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ان کے
 پیاروں سے محبوبہ نسبت کی نصیحت ☆ دنیا کی زیب و زینت کی بجائے بابرکت مقامات کی
 تصاویر باعث برکت ہیں ☆ حضرت عمرؓ کی عید ☆ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اور ان
 کی بیٹیوں کا واقعہ ☆ شیخ عبدالحق درجیلانیؒ کا قول ☆ اللہ والوں اور دنیا والوں کی
 عید میں فرق ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ☆ والدین کے اولاد پر احسانات

- ﴿100﴾ ذکر اللہ کی تلقین ﴿481﴾
 ﴿101﴾ علم تصوف کا بیان ﴿483﴾
 ﴿102﴾ علم باطن و علمائے باطن ﴿487﴾
 ﴿103﴾ ضرورت شیخ ﴿489﴾
 ﴿104﴾ فضیلت طریقہ عالیہ نقشبندیہ ﴿490﴾
 ﴿105﴾ فجر و شریف ﴿494﴾

☆ 106 ☆ سلوک و مراقبات ☆

نمبر شمار	سلوک و مراقبات	صفحہ نمبر
﴿۱﴾	عالمِ امر	﴿499﴾
﴿۲﴾	عالمِ خلق	﴿499﴾
﴿۳﴾	لطائف کا رنگ	﴿499﴾
﴿۴﴾	مقاماتِ لطائف	﴿500﴾
﴿۵﴾	اس ذات (اللہ) کے تصور کرنے کا طریقہ	﴿501﴾
﴿۶﴾	ذکر کی تعداد	﴿501﴾
﴿۷﴾	لطیفہ قلب	﴿502﴾

فیوض جامعہ

﴿21﴾

﴿502﴾	لطیفہ روح	﴿۸﴾
﴿502﴾	لطیفہ سر	﴿۹﴾
﴿502﴾	لطیفہ بخی	﴿۱۰﴾
﴿503﴾	لطیفہ انہی	﴿۱۱﴾
﴿503﴾	لطیفہ نفس	﴿۱۲﴾
﴿503﴾	سلطان الاذکار	﴿۱۳﴾
﴿504﴾	نئی اثبات کا ذکر	﴿۱۳﴾
﴿507﴾	مراقبات و مشارب	﴿۱۵﴾
﴿507﴾	مراقبہ شرب آدمی	﴿۱۶﴾
﴿509﴾	مراقبہ شرب نوبی و لہری	﴿۱۷﴾
﴿510﴾	مراقبہ شرب موسوی	﴿۱۸﴾
﴿512﴾	مراقبہ شرب عیسوی	﴿۱۹﴾
﴿514﴾	مراقبہ شرب محمدی ﷺ	﴿۲۰﴾
﴿515﴾	نیت لطیفہ انہی	﴿۲۱﴾
﴿515﴾	نیت لطیفہ نفس	﴿۲۲﴾
﴿517﴾	لطیفہ سلطان الاذکار یا لطیفہ قالب	﴿۲۳﴾
﴿517﴾	مراقبہ احدیت	﴿۲۳﴾
﴿518﴾	مراقبہ معیت	﴿۲۵﴾
﴿519﴾	ولایت کبریٰ کا پہلا وارہ	﴿۲۶﴾
﴿519﴾	ولایت کبریٰ کا دوسرا وارہ	﴿۲۷﴾
﴿519﴾	ولایت کبریٰ کا تیسرا وارہ مع نیت	﴿۲۸﴾
﴿520﴾	وارہ قوس ولایت کبریٰ مع نیت	﴿۲۹﴾
﴿520﴾	مراقبہ اسم اعظم	﴿۳۰﴾

فیوض جامعہ

﴿22﴾

﴿521﴾	مراقبہ اسم الہی	﴿۲۱﴾
﴿522﴾	مراقبہ کمالات نبوت	﴿۲۲﴾
﴿523﴾	مراقبہ کمالات رسالت	﴿۲۳﴾
﴿523﴾	مراقبہ کمالات اولوالعزم	﴿۲۴﴾
﴿524﴾	حقیقت کعبہ دہائی پر لاوارہ	﴿۲۵﴾
﴿524﴾	دور اور لاوارہ حقیقت قرآن مجید	﴿۲۶﴾
﴿525﴾	تیسرا لاوارہ حقیقت نماز	﴿۲۷﴾
﴿525﴾	مراقبہ معیوہ صریح صریح	﴿۲۸﴾
﴿526﴾	مراقبہ حقیقت ایمانی	﴿۲۹﴾
﴿527﴾	مراقبہ حقیقت موسوی	﴿۳۰﴾
﴿527﴾	مراقبہ حقیقت محمدی ﷺ	﴿۳۱﴾
﴿528﴾	مراقبہ حقیقت اسمی ﷺ	﴿۳۲﴾
﴿529﴾	مراقبہ صریح صریح	﴿۳۳﴾
﴿529﴾	مراقبہ لاوارہ لاٹھیں	﴿۳۴﴾
﴿529﴾	لاوارہ سیف قاطع	﴿۳۵﴾
﴿530﴾	دور اور لاوارہ حقیقت صوم	﴿۳۶﴾
﴿530﴾	لاوارہ قیامت	﴿۳۷﴾

﴿107﴾ ☆ ----- حصہ تعویذات ----- ☆

﴿531﴾	تعویذات دوم برائے رفع امراض سر	﴿۱﴾
﴿534﴾	تعویذات دوم برائے رفع بخار بر قسم	﴿۲﴾
﴿536﴾	عمل تعویذ برائے رفع درد دندان	﴿۳﴾
﴿537﴾	تعویذ دوم برائے رفع اثر نظر	﴿۴﴾

فیوض جامعہ

﴿23﴾

﴿538﴾	تھوڑے وقت دہرائے رفع امراض جانوروں	﴿۵﴾
﴿539﴾	تھوڑے وقت دہرائے رفع مرگی	﴿۶﴾
﴿539﴾	عاجز شدہ کے حاضر کرنے کے عملیات	﴿۷﴾
﴿540﴾	تھوڑے وقت دہرائے ناف کاٹنا جانوروں وغیرہ	﴿۸﴾
﴿541﴾	طریقہ نماز قضا کے حاجات و برمشکلات	﴿۹﴾
﴿541﴾	عمل ختم غوث القسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	﴿۱۰﴾
﴿542﴾	عمل حصول مطالب و بی و دنیاوی	﴿۱۱﴾
﴿544﴾	عملیات دہرائے ادا کے قرض	﴿۱۲﴾
﴿545﴾	عملیات تھوڑے وقت دہرائے رفع مرض طحال (کچی)	﴿۱۳﴾
﴿546﴾	دہرائے رفع سخت امراض و امراض لاعلاج	﴿۱۴﴾
﴿547﴾	طریقہ استخارہ	﴿۱۵﴾
﴿547﴾	عمل دہرائے رفع زہر مارگزیدہ یعنی سانپ کے کاٹنے کا عمل	﴿۱۶﴾
﴿548﴾	عمل دہرائے رفع مرض خنازیر	﴿۱۷﴾
﴿548﴾	عملیات گمشدہ چیز تلاش کرنا	﴿۱۸﴾
﴿549﴾	عمل اسمائے اصحاب کیف	﴿۱۹﴾
﴿550﴾	عمل دہرائے رفع دیوانہ کتے کا کاٹنا	﴿۲۰﴾
﴿550﴾	عمل دہرائے رفع خوف حاکم و بادشاہ وغیرہ	﴿۲۱﴾
﴿551﴾	عملیات تھوڑے وقت دہرائے زیادتی کھن و دودھ	﴿۲۲﴾
﴿553﴾	عمل دہرائے رفع بچک	﴿۲۳﴾
﴿553﴾	عمل دہرائے رفع ہمسایہ بد	﴿۲۴﴾
﴿553﴾	عمل ناراض آدمی کو راضی کرنا	﴿۲۵﴾
﴿553﴾	عمل رفع ایڑے اٹکنا	﴿۲۶﴾
﴿554﴾	عمل دہرائے رفع درد و برص	﴿۲۷﴾

فیوض جامعہ

﴿24﴾

﴿554﴾	تھوڑے برائے قلع تجارت و کاروبار وغیرہ	﴿۲۸﴾
﴿555﴾	عمل برائے تیزی ذہن	﴿۲۹﴾
﴿555﴾	عمل برائے دفع برہان	﴿۳۰﴾
﴿556﴾	عمل برائے کبڑے کو ڈرے دفع ہوں	﴿۳۱﴾
﴿556﴾	عمل برائے دفع مامردی	﴿۳۲﴾
﴿556﴾	تھوڑے اے برائے محبت	﴿۳۳﴾
﴿557﴾	عمل برائے دفع اثر جادو	﴿۳۴﴾
﴿558﴾	عمل برائے حفاظت کھیتی باڑی	﴿۳۵﴾
﴿558﴾	عمل برائے شادی و دوسرا نکاح	﴿۳۶﴾
﴿559﴾	عمل برائے اصلاح زوجین	﴿۳۷﴾
﴿559﴾	عمل برائے شرآمدی	﴿۳۸﴾
﴿559﴾	تھوڑے برائے قدوری ہر قسم	﴿۳۹﴾
﴿559﴾	عمل برائے ازیا و محبت اللہ تعالیٰ	﴿۴۰﴾
﴿559﴾	عملیات تھوڑے اے برائے دفع امراض النساء	﴿۴۱﴾
﴿561﴾	تھوڑے برائے اولاد دینے	﴿۴۲﴾
﴿562﴾	عمل جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو	﴿۴۳﴾
﴿562﴾	تھوڑے برائے دفع سنگ شدہ حمل	﴿۴۴﴾
﴿563﴾	تھوڑے برائے دفع درد و زہ	﴿۴۵﴾
﴿563﴾	تھوڑے جانے حمل	﴿۴۶﴾
﴿563﴾	تھوڑے اے و عملیات برائے دفع امراض اطفال	﴿۴۷﴾
﴿566﴾	عمل برائے غمراخی رزق	﴿۴۸﴾
﴿566﴾	عملیات تھوڑے اے شہر کہ	﴿۴۹﴾
﴿567﴾	تھوڑے برائے دفع سلسل بول وغیرہ	﴿۵۰﴾

فیوضات جامویدہ

﴿25﴾

﴿568﴾	دودھ سے حملے کا تعویذ	﴿51﴾
﴿568﴾	تعویذ برائے صبر	﴿52﴾
﴿569﴾	ہم برائے رفع تمام امراض وغیرہ	﴿53﴾
﴿570﴾	تعویذ برائے ہر مطلب وغیرہ	﴿53﴾
﴿570﴾	تعویذ المعروف علیہ حضرت علی کریم اللہ وہیبہ الکریم	﴿53﴾
﴿571﴾	عمل برائے حفظ امراض وغیرہ	﴿54﴾
﴿571﴾	ہم برائے رفع شب کوری وغیرہ	﴿54﴾
﴿572﴾	عمل دافع ہر درد	﴿54﴾
﴿573﴾	وکیلہ برائے ازیل و محبت اللہ تعالیٰ وغیرہ	﴿54﴾
﴿573﴾	عمل دافع جمع آفات وغیرہ	﴿54﴾
﴿573﴾	تعویذ دافع مرگی وغیرہ	﴿54﴾
﴿574﴾	عمل برائے سلامتی و ایمنی سفر	﴿54﴾
﴿575﴾	عمل دشمنوں پر فتح پانا	﴿54﴾
﴿575﴾	عمل برائے دفع خطرہ و نقصان بادش	﴿54﴾
﴿575﴾	تعویذ برائے دفع ہوا میر	﴿55﴾
﴿576﴾	دعا	﴿108﴾
﴿581﴾	دروناج	﴿109﴾

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿ حرفِ آغاز ﴾

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس کے دستِ اقدس میں سلطنتِ کائنات کا نظام ہے اُس کی اس مہربانی پر شکر گزار ہوں کہ اُس نے اپنے ادنیٰ سے بندہ کو اپنے پیارے بندوں کے ذکر کی توفیق بخشی اور کئی برس اُن کی یادوں میں تحریر کے دوران رہنے کا موقع عطا فرمایا حالات و واقعات اور انسان کی اپنی ضرورتیں خواہشیں انسان کو قدم قدم پر چھو کر رکھنے پر مجبور کرتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی جو وہ اپنے بندوں سے محبت رکھنے والوں کے شامل حال رکھتا ہے اس کے طفیل ہی نیک کام انجام کو پہنچتے ہیں اور صدقہ جاریہ بنتے ہیں سچائی کی راہ، سچے لوگوں سے نسبت زندگی کی مضبوط بنیادیں ہیں جنہیں وہ سچائی عطا فرماتا ہے پھر ان کے حالات جیسے بھی ہوں اُن کو نظرِ کرم سے حقیقت تک پہنچایا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عنایت کے طفیل 12 اکتوبر 1991ء میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اُن کی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت عظام و اولیاء کاملین کے حالات و واقعات بیان کرنے سے دین کی لگن اور محبت میں اضافہ ہوا جو روز بروز بڑھتا چلا گیا انہوں نے اس کتاب فیوضاتِ جاموئہ اور اس کے علاوہ بھی کتابوں کی بشارت دی کہ تم تحریر کرو گے اور لوگ اس میں دلچسپی لیں گے تمہاری کتابیں پُر از تحریر ہوں گی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت کی بدولت آج یہ کام اپنے انجام کو پہنچ گیا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ کے مشائخ عظام کے

حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ ہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات و ملفوظات کو مجالس کی صورت میں قلم بند کیا اور ساتھ ساتھ جو موضوع چاہا الگ سے لکھ دیا تاکہ ضرورت مند استفادہ کر سکیں انہوں نے کتاب کے معاملہ میں مجھے آزاد رکھا اور فرمایا کسی پیر بھائی دوست کے محتاج نہیں بننا جو میری باتوں میں سمجھ آئے کہنا جو نہ سمجھ آئے انتظار کرنا اور کوئی واقعہ یا عبارت دل کھلے کہنا دل نہ کھلے نہ کہنا میں نے کتاب کی تحریر کے دوران کافی سفر کیے لیکن خاطر خواہ مواد نہ مل سکا اور اگر کسی سے ملا بھی تو اس میں سوائے چند ایک باتوں کے مجھے سمجھ نہ آئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا لوگ کتابوں میں نام درج کرانے کے چکر میں بہت ساری باتوں میں غلط بیانی کر جاتے ہیں لہذا روایت قابل اعتبار ہونی چاہیے اور اس شخص کو جو بیان کرے وہ دنیا و آخرت میں ذمہ دار ہو باقی میں نے جو تم سے باتیں کیں تمہیں بلا بلا کر پاس بٹھایا اور واقعات سنائے یہ فیوض جامعہ یہ تمہارا نصیب ہے اور تمہیں حق ہے اسے آزادی سے جس طرح چاہو تحریر کرو جو تمہاری سمجھ میں آئے اور مجھے قوی امید ہے کہ تم سے اللہ تعالیٰ بہتر طریقہ سے بھی لکھوائے گا

الحمد للہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی بشارت دی تھی پوری ہو گئی بار بار انہوں نے فرمایا تمہیں مکتہ المکرمہ مدینہ منورہ کے سفر نصیب ہوں گے اور اب تک تقریباً میں سے زائد مرجعہ کی سعادت نصیب ہو چکی ہے اور کتاب کا کافی حصہ مکتہ المکرمہ میں کوہ صفا پر اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں تحریر کرنا رہا اس کتاب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے طالبانِ طریقت کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے ایسے ایسے اعمال و ارشادات ہیں کہ بھولے بھٹکے لوگ اس سے راہ ہدایت پائیں گے اور جو متوسط الحال لوگ ہیں وہ اپنی کامیابیوں میں مزید اضافہ کر سکیں گے۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ مکی پیری مریدی کے خلاف تھے اور پسند نہیں فرماتے تھے کہ مریدوں پر بوجھ بنا جائے آئے دن لوگوں کے گھروں میں جلیا جائے فرمایا کرتے فقیر وہ ہے جو اللہ کے سوا نہ کسی کے دیکار کا خواہشمند ہو اور نہ اللہ کے سوا کسی کا محتاج ہو مخلوق میں سے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں آنا چاہے وہ آئے اور جو فیض اُن کے نصیب کا فقیر کے پاس ہے وہ اُن کا ہی نصیب ہے ایک مرتبہ اُن سے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مریدوں کے پاس جلیا نہیں کریں گے تو سلسلہ کیسے چلے گا فرمایا سلسلہ رکنے والی چیز کا نام نہیں ہے مجھے یہی خوشی ہوگی کہ جتنے لوگ بیعت ہو چکے اللہ تعالیٰ سب کو نوازے اور اپنی رحمت خاص فرمائے میں اپنے ہر مرید کے لیے دعائیں کرتا ہوں توجہ دیتا ہوں تاکہ جو ذمہ داری میری ہے پوری کروں جو مرید کی ذمہ داری ہے وہ پوری کریں زندگی بار بار نہیں ملتی جو کتنا ہے اسی زندگی میں کتنا ہے لہذا ہر آدمی اپنی اپنی جگہ جواب دہ ہے اس لیے فرض شناس بن کر زندگی بسر کرنی چاہیے تاکہ انسان کا اپنا ضمیر مطمئن رہے دوسروں کی اصلاح کے پتھر میں اپنے آپ کو بھارت میں ڈال لیا حماقت ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مدد فرمائے اور کافروں بد مذہبیوں کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق دے آمین! میں نے اپنی زندگی میں جو بولا دل سے الگ نہیں بولا بلکہ جو میرے دل میں تھا وہی میری زبان پر تھا میں نے کامیابی کی ہر قسم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں پائی اور دوسرا نہ کوئی راستہ ہے نہ کوئی منزل یہی میں انسانیت سے کہتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہی کامیابیاں جمع ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے اہل ایمان کو کامیابی نصیب فرمائے میرے تمام پیر بھائیوں، دوستوں، تعلق داروں اور مسلمان بھائیوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اسے

قبول فرمائے اور جو میرے پیر بھائی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جانتے ہیں وہیں
 جل کر مزید کتابیں لکھ سکتے ہیں جو عنایت میرے حصہ میں تھی وہ میں نے پالی۔
 اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے اور میرے سب احباب کے لیے دنیا و آخرت میں
 نجات کا باعث بنائے۔ آمین!

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

21 مئی 2011ء بمقام کوہ مغاییت الحرم مکہ المکرمہ

حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کا کتاب پر اچھا مسرت

جب فیوض جامعہ اپنی تکمیل کو پہنچی تو اس رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچا ہوں مزار شریف کے بالکل سامنے ایک چھپر اور اس کے باہر چار پائی پر کھڑا سفید لباس پہنے سر پر گچڑی باندھے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنے مبارک ہاتھ سے سر کو ٹپک دیتے اسی طرف دیکھ رہے تھے جس طرف سے میں آ رہا تھا میں انہیں دیکھ کر جھجکا کہ یہ تو وصال فرما چکے ہیں اٹھ اٹھ میں نے دیکھا ہی تھا تو انہوں نے فرمایا ڈاکٹر صاحب جلدی آؤ میں تمہارے انتظار میں ہوں مجھے اپنے قریب قدموں والی جانب بٹھایا اور فرمایا سنا ہے کتابیں لکھ رہے ہو اور میں نے تمہاری تقریر کی بھی شہرت سنی ہے کہ اچھا بولتے ہو میں نے عرض کیا آپ کی نظر کرم ہے انہوں نے فرمایا پہلے حمد بیان کرو جو لفظ کے ساتھ لفظ ملا کر بولتے ہو جسے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شروع میں لکھا میں نے بولنا بے شک وہ ہمارا خالق ہم مخلوق، وہ رازق ہم مرزاق، وہ قہار ہم مقہور، وہ جبار ہم مجبور، وہ مختار ہم معذور، وہ غالب ہم مغلوب، ہم طالب وہ مطلوب، وہ مصور ہم تصویر، وہ مالک ہم فقیر، پھر میرے ہاتھ سے روحانی جوابرات لی اس کے بعد فیوض جامعہ جو بس پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حالت غیر ہو گئی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور لفظ جامعہ کو چومنے لگے پھر میرے کندھے کو انگلیاں حالت میں تھپتھپایا اور فرمایا ”میں مدتوں سے ترس رہا تھا کوئی میرے جام صاحب بچے کا ذکر لکھے تم نے میرے دل کو بہت خوش کر دیا میں تم پر بہت راضی ہوں واہ ڈاکٹر صاحب واہ اس کے بعد مغرب کی اذان ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مزار کی طرف کتاب لے کر چلے اور اپنے مزار شریف کے دروازہ پر جا کر واپس دیکھ کر مسکرائے اور مزار شریف میں تشریف لے گئے اسی دوران ایک طرف

سے خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد نواز علی تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا آؤ نماز ادا کریں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کا کتاب کو خراج تحسین

میں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر کتاب کا مسودہ لے کر پہنچا ہوں انہوں نے فرمایا کتاب لائے ہو شیخ رحمۃ اللہ علیہ بڑی اچھی صحت میں سر پر سفید رنگ کا عمامہ باندھے خوبصورت بوکی رنگ کی قمیض اور سفید قہرہ بند میں تھے۔ میں نے عرض کیا حضور والا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات و ملفوظات تحریر کر کے لایا ہوں اور ساتھ مشائخ عظام کا تذکرہ۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام کاغذات لے لیے اور ایک ایک صفحہ کر کے پڑھنے لگے یہاں تک کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے صفحات پڑھ لیے اور مسکرا کر فرمایا شاباش بہت اچھا لکھا ہے جو پڑھے گا بہتری پائے گا حاسد کاغذ حافظ ہے پھر مسکرا کر فرمایا میرا مطلب جو طریقت کو نہیں مانتا اُسے کیا خبر۔

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جامی

﴿اولیاء اللہ کا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین﴾

﴿حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ عالی﴾

حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ عالی نے پیر و مرشد حضرت شیخ جام

محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں نواسوں کو ہم چند احباب کی

موجودگی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نانا حضرت شیخ جام محمد

ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کو ولایت اور فقیری عطا فرمائی تم سب پر

بھی فرض ہے کہ تم ان کے راستے پر چلو اور ان کے مریدین پر شفقت

کرو تا کہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ضائع نہ

ہو۔

6 دسمبر 2004ء بمقام آستانہ عالیہ بارو شریف

﴿حضرت خواجہ محمد حسن باروی مدظلہ عالی﴾

حضرت خواجہ محمد حسن باروی مدظلہ عالی کے ساتھ جب میری مسجد نبوی شریف میں ملاقات ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات کے بیان کے دوران آپ نے فرمایا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ہم پیر بھائیوں میں وہ منفرد مقام رکھتے تھے کہ اگر وہ اپنی انگلی کاٹتے اور اس سے جو بھی لہو کا قطرہ گرتا اس سے زمین پر نقش بارو رحمۃ اللہ علیہ لکھا جاتا ہے شک وہ اپنے مرشد کے ایک سچے تابعدار اور منظور نظر تھے اللہ کروٹ کروٹ ان کے درجات بلند فرمائے۔

6 رمضان المبارک برطانیہ 2006ء

بمقام مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

﴿حضرت سید خورشید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

سجادہ نشین پیر جگی شریف

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت جام شاہ نصیر صاحب کے پاس تعزیت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے دعا کے بعد فرمایا کہ بے شک جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ تھے اور ابدال میں سے تھے ہمارے لیے بھی یہ سعادت ہے کہ ہم یہاں دعا کے لیے حاضر ہوئے اللہ ہمیں بھی اس کی برکتیں عطا فرمائے گا۔

25 جون 1999ء بمقام آستانہ عالیہ جاموئہ کوٹ سلطان

﴿ سید مہتاب شاہ صاحب و جن شریف جھنگ ﴾
 آپ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد تشریف
 لائے تو آپ نے حضرت جام شاہ نصیر صاحب مدظلہ عالی سے (اس
 وقت میں جام صاحب کے ساتھ اکیلا موجود تھا) انتہائی غم کا
 اظہار فرمایا اور فرمایا کہ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ
 ایک بلند پایہ ہستی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سچائی میں ایک منفرد اور باکمال
 ہستی تھے اللہ تعالیٰ نے ولایت کا اعلیٰ منصب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو
 عطا فرمایا۔

جولائی 1999ء بمقام آستانہ عالیہ جاموہیہ کوٹ سلطان

حضرت پیر سید ولد ار حسین شاہ قادری مدظلہ عالی
آف راولپنڈی

آپ کچھ عرصہ پاکپتن شریف میں بابا فرید الدین گنج شکر
رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لائے ہوئے تھے اس دوران حاجی
خورشید صاحب کے گھر میں تشریف لاتے تھے جب آپ جام
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملے تو آپ نے فرمایا یہ سچے عاشق رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول و اولاد علی کے سچے محبت ہیں اور یہ
سعادت منقر و لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے اس حال میں کامل
ہوں اور ہمیشہ اس پر قائم رہیں انہوں نے فرمایا ان کی صورت و سیرت
میں ولایت کے آثار نمایاں ہیں اور جو لوگ ان کے دامن سے وابستہ
ہیں ہمیشہ خیر و برکت سے ان کی جھولیاں بھرتی رہیں گی انہوں نے
فرمایا میں ایسے بہت سارے لوگوں کو جانتا ہوں جو جام صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کے مرید ہیں ان کی پیشانیوں پر نقش اللہ واضح محسوس ہوتا ہے
جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے اور خدا کا رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یاد آتا ہے حاجی خورشید صاحب جیسے لوگ جن

کے ہاتھ تجدیدِ بیعت کریں اور خود ان کو 114 خلافتیں اور دستاریں پہلے سے ہی ملی ہوں اور جن کے گھر سے کوئی بھوکا کھانا کھائے بغیر نہ جائے اور بغیر مرید کیے سینکڑوں لوگوں کی دہگیری کرنے والا ان کو اپنا شیخ تصور کرتا ہے تو پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ یونہی تو نہیں پھرتے یہ مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبتیں دور کرنے والے اور حقداروں کے حق ادا کرنے والے ہیں مجھے خوشی ہے کہ میں ایک ایسے کامل انسان سے ملا (حضرت پیر ولد ار حسین قادری بڑی بلند پایہ ہستی کے مالک ہیں خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق ہے نسل در نسل ان کا سلسلہ چل رہا ہے پاکستان کے بڑے بڑے علماء فقہاء اولیاء اپنے مشکل معاملات میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ اپنے آپ کو ظاہر نہیں فرماتے مگر ڈھونڈنے والے تو خدا کو بھی ڈھونڈ لیتے ہیں)۔

1991ء سے 3 مارچ 1993ء تک مختلف موقعوں پر

ان کا خراجِ تحسین بہ مقامِ پاکستان شریف

﴿ خواجہ محمد غلام یسین صاحب مدظلہ عالی ﴾

آپ ہمیشہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ پر مہربان رہے ان کے حال کی صفائی پر اور ان کی اعلیٰ صفات پر ہمیشہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور ہمارے حال پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے ان کی شفقت و مہربانی ہر وقت رہتی ہے اور ہمیشہ حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور ان کی گفتگو واضح کرتی ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرشد کی بارگاہ میں مقبول اور کامل دلی تھے۔

دیگر اہل محبت کا خراج تحسین

عبدالرحمن صاحب رہائشی مدینہ منورہ آپ کو 1994ء تک 44 حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس وقت آپ کو 48 برس مدینہ شریف میں رہتے ہوئے ہو گئے تھے میں مسجد نبوی شریف میں بیچ کر رہا تھا کہ یہ میرے پاس آئے اور آکر فرمانے لگے باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے کسی بچے کے مرید ہو میں نے حیرانگی میں انہیں دیکھا اور کہا ہاں میں جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے کہ آج جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی یاد آ رہی ہے وہ اللہ کے ولی اور باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے پیارے خلیفہ ہیں اور دکھ درد کے ماروں کے ساتھ ان کا ہمیشہ تعاون رہتا ہے پھر انہوں نے کہا کہ میں ایک مشکل میں ہوں آؤ تم میرے ساتھ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دعا کرو میرا ایمان ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بچوں کو نظر انداز نہیں فرمائیں گے۔

26 جنوری 1994ء بمقام مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

صاحبزادہ خواجہ محمد عاشق باروی صاحب: انہوں نے فرمایا کہ جب میں پیدا ہوا تو میرے گھر والوں نے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک اور جام صاحب پیدا ہو گئے ہیں یعنی اس قدر حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں کی نظر شفقت اور دعا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شال حال تھی پھر کیوں نہ وہ زمانے میں منفرد اور بلند مقام پاتے جب اپنے مرشد اور ان کے خاندان کے لوگوں میں ان کا یہ مقام تھا۔

جولائی 2004ء بمقام پاکپتن شریف

حاجی خورشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے بہترین لوگوں میں آپ کا شمار بڑے سخی تھے پاکستان بننے سے لے کر آج تک دنیا جہاں کے اولیاء کرام ان کے گھر آئے جب انہوں نے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا بے شک آج ایک بہت بڑا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر آیا ہے اور ان کو روحانی معاملہ کوئی رکاوٹ تھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت سے دور ہو گئی اور انہوں نے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت کی اور اس کے بعد دوسرے جرمن شریفین کی زیارت کے لیے گئے ان کے یہ سفر 1951ء کے بعد ہوئے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگست 1995ء میں وصال فرمایا اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

12 کتوبر 1991ء

بمقام کارخانہ حاجی خورشید احمد پاکستان

﴿ تقریظ ﴾

کسی تصنیف کے بارے میں عمدہ اور بہتر رائے کا اظہار کرنا، تبصرہ کرنا، قیاس آرائی، خیال آرائی کرنا جو عموماً کتاب کے شروع میں لکھی جاتی ہے یہی خواہ کی جولانی طبع سلطنتِ قلب و نظر میں جو فرمودات و ارشادات، ملفوظات، فیوضاتِ جامویہ میں ہیں ان میں تسامحات ہیں ان لفظوں میں کس قدر خیر و اتانیاں ہیں کہ جس نے ہل قلم، ہل علم، تشنگانِ علم و ادب کے لیے خوش روانی، حسنِ بیانی، خوشی و شادمانی، بالیدگی، روحانی نوزائیدگی سے کثیر المقاصد حصول کے لیے زینہ مزین کیا ہے اور غچہٴ دل کھنسنے کی امید قوی ہوئی ہے انہوں نے کم سے کم الفاظ میں تراکیب کے زیادہ سے زیادہ پہلو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے لسانیات کے ایسے ماہر ہیں کوئی قبیلہ، کوئی مجلس، کوئی حلقہ ان کی گرفت سے باہر نہیں جہاں تک علم و فضیلت کا تعلق ہے صاحبِ افکار جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی جن کی بیس سالہ مسلسل پیہم شانہ روزگار نقدِ رسائی کا نتیجہ ہے الفاظ اور نغظی تراکیب کا احاطہ کیا ہے۔

عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیرِ طریقت رہبرِ شریعت اعلیٰ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی قدس سرہ العزیز متابعِ عزیز فیوضاتِ جامویہ ان کی قلم کو ہر بار سے انکارِ عالیہ کہہ دینا تک پھولوں کی نگہت ہمارے مشامِ دل و روح کو معطر کر رہی ہے جنہوں نے مسلسل بیس سالہ حضرت جام علیہ رحمۃ کے فرمودات و ارشادات میں قوت کو پائی اور افکارِ نو کو اپنے منفرد ادبی رنگ سے اس بوستانِ علم کے حسن و دیدہ زیبی میں نکھارا اور نگہار پیدا کیا ہے صاحبِ نقیص رقم جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی ان کی بیس سالہ پیہم ارادتِ جدوجہد تصانیفِ مصرعہ صدائق کے مترادفِ نصرتِ الملک بہادر مجھے بتا کہ

”مجھے بتا کہ مجھے تجھ سے اتنی ارادت ہے تو کس بات سے ہے“

ہنگامی بنیادوں پر لگانا رسالت ہزار تین سو ایام پر مضمحل ارادتِ قلم کے تسلسل نے ملفوظاتِ فیوضِ جاموئہ کی توضیحات شرح کھل کر بیان کی ہے لفظ کی اپنی توانائی کے باعث وسعت ضرور پیدا ہوئی ہے یہ الفاظ اپنی اساسی یادآوری کے باعث شجر اللفظ میں شگوفے اور کوٹھیلے، نرم و نازک نوخیزی کو شوش شاخوں میں شہنشاہِ غنچ چلی جاتی ہیں جو علم شجر کی گہری چھاؤں سے متصف ہے بڑی حد تک شائستہ اور شستہ پیرایہ اکتھا رطوبتِ خاطر رکھا گیا ہے علمی بصیرت کے اعتبار سے معنویت میں پیوند لگائے گئے ہیں یہ نویدانہ پیوند کاروں کو حتیٰ الامکان حد تک طوطیِ خاطر رکھا گیا ہے عمدہ گھنگو، خوش بیانی عدا دادِ صلاحیت ہے یہ طریق کار اگرچہ بڑی محنت، جاں فشانی اور وقعتِ نظر کا تقاضا ہے اگرچہ کتب بڑے مضائقہ کرھز بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ شائع ہوتی ہیں ان دعوؤں سے یہ امید بندھی تھی کہ ان سے طالبانِ حق اور تمام سلاسل کے مرید و متوسلین و اہل علم و ادب کی ضروریات بڑی حد تک پوری ہو سکیں گی یہ ایک فعلی کام ہے اس میں ذہنی آئینج کی بہت سی کم گنجائش ہے قلم کو یہ جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموئی جنکی تحریک و ایانت اس تصنیف کا خاص سبب ہے یہ نکتہ نظر طوطیِ خاطر رکھنا ضروری ہے مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتب رنگا رنگ رنگ برنگ حاشیوں سے مزین کثیر التعداد کتب کتب خانوں کی لگاوٹ، ہجاوٹ، بناوٹ تو بن سکتی ہے لیکن یہ امر طوطیِ خاطر رکھنا چاہیے بلا خوف و تردید کہا جاسکتا ہے اس پر تاثر تصنیف قلم کو یہ معرکہ قرطاسِ ادب سے موسوم نہ کیا جائے تو معدود چند شخصیات، صاحب استطاعت احباب کی حوصلہ شکنی ہے اردو میں جدید الفاظ مصطلحات رواج پذیر ہو چکے ہیں جو نسبتاً زیادہ مقبول اور کثیر الاستعمال میں ہیں تاکہ حقیقتِ حال واضح ہو سکے اور اس میں اجنبیت کی ٹوک نہ رہے الفاظ دیگر کو

کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے صاحبِ نفس رقمِ جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی صاحب ان کا تعارف و تقارب زبان و ادب کے اکابر اور مشاہیرین میں ہونا چاہیے ان تہرؤں کا محرک یہ مرکزی خیال رہا ہے کہ جب تک زبان پر پوری قدرت نہ ہو اُس وقت تک کوئی شخص نہ عظیم شاعر بن سکتا ہے اور نہ بڑا ادیب مگر علمی مساکن میں یہ روش ان کی حق پسندی کی دلیل ہے ان کی طبیعت زبان کی صحت و نزاکت سے خاص مناسبت رکھتی ہے ان کی تقریریں، ان کی تحریریں بڑی متوازن ہوتی ہیں لفظوں کا صحیح طور پر برتنے کا طریقہ اور سلیقہ انہیں ہی آتا ہے، انہیں خاص عبور حاصل ہے انہیں فطری ذوق اور ذہانت و قابلیت کی بدولت مسلسل بیس سالہ نگارِ زبانہ روزِ کدوکاش کے سہارے چراغِ راہ کی منزل سے گزرتا پڑتا ہے خصوصیات کی طرف اشارہ کیے بغیر اگر میں سرسری طور پر چشم پوشی کر جاؤں تو یہ صاحبِ تصنیف کی محنت و تحقیق قارئینِ ذوقی طلب کے ساتھ نا انصافی ہی نہیں بلکہ ایک ظلم ہوگا۔

حد یہ تقریر: ملک محمد اعظم فرخان سکے زئی لاہور

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝



تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب سے بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے بے شک وہی ہمارا حقیقی معبود خالق مالک اور بادشاہ ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے وہ برائیوں سے پاک ہے وہ سب کا نگہبان ہے سب سے بلند بڑائی اور بزرگی والا ہے وہ سب کی تصویریں بنانے والا اور ان میں جان ڈالنے والا ہے وہ سب کو قابو کرنے والا سب کو عطا کرنے والا سب کا مشکل کشا درگزر و پردہ پوشی فرمانے والا سب سے وسیع علم رکھنے والا سب پر نظر رکھنے والا سب کو سننے والا خواہ وہ دل میں ہو یا زبان پر ہر اک کے واقعہ سے واقف وہ حاکم مطلق بھی سب پر لطف و کرم فرمانے والا بڑا بردبار بھی بڑا بزرگ بھی بڑا قادر دان بھی بلند و بالا بھی باخبر اور آگاہ بھی سب کا محافظ بھی وسعت عطا کرنے والا بھی حکمتوں والا بھی ہر جگہ حاضر و ناظر بھی برحق بھی برقرار رہنے والا بھی بڑا کارساز بڑی طاقت والا بڑا مددگار دوست تعریف کے لائق بڑی محبت فرمانے والا سب کو زندہ کرنے والا سب کو مارنے والا لیکن خود ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والا اتن نہا ہے نیاز قدرت والا اور پوری قدرت والا سب سے بلند تر ملکوں کا مالک عظمت و جلال والا عدل و انصاف والا بے نیاز و غنی سراپا نور سید ہمارا ستارہ دکھانے والا اس پر چلانے والا تمام نفع نقصان اسی کی جانب سے بے مثال چیزوں کا موجب کسی کے مشورہ کا محتاج نہی کسی کی طاقت اس پر غلبہ پا سکتی ہے جس کو چاہے عزت و دولت حسن و جانی اقتدار و شہرت علم و حکمت فہم و فراست رشد و ہدایت ایمان و عرفان قوت و

طاقت عطا فرمائے بے شک سب اسی کے محتاج اسی کے طلبگار اسی کے بندے اسی کی طرف رجوع کرنے والے نہ کوئی دوست اسے فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ کوئی دشمن اسے نقصان پہنچا سکتا ہے جس نے اس کے سامنے عجز و انکساری سے سر جھکا دیا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اس کے سامنے اُکڑنے کی کوشش کی تباہ و برباد ہو گیا اور جہنم اس کا نصیب بن گیا ”میں کو اسی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں“

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﷺ

اُن کی ہبک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں گوچے بسا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا ہے
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں

ان کے ثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدموں کے
ہونے لگی سلائی پرچم بھکا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

دو لٹا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں براتی پر خار با دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سُرو ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُربے بہا دیئے ہیں

ملکِ غن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو پہلے بٹھا دیئے ہیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

سیرت مبارکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

شفیع الدین، رحمۃ اللعالمین، خاتم النبیین، حبیب کبریا، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، شہ کون و مکاں، وجہ تظہیر جہاں، ربیروں کے پیشوا، درندوں کی دوا، چشمہ صدق و صفاء، مہبط وحی خدا، عرش کے منہ نشیں، بزم خلوت کے مکین، زندگی کے مدعا، آمنہ کے لال، مدنی تاجدار، انبیاء کے سردار، آقائے نامدار، امت کے غم خوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کائنات کی ساری رونقیں، برکتیں، عظمتیں، رفعتیں، درجات و مقامات، زمین و زمان، مکین و مکاں، چمن و چٹان، سارے جہاں، لوح و قلم، جن و بشر، شجر و حجر، خش و قشر، شام و صبح، دشت و دہر، دریا و سمندر، باغ و بہار، پھول و گلزار، اجڑ و قمر، ادھر ادھر، کدھر کدھر، کہانی، افسانے، ساز ترانے، شمع پروانے، داستان و زبان، یہاں وہاں، کہاں جہاں، ایں آں، عرش و فرش، حور و غلمان، ملائکہ انبیاء کرام علیہم السلام، سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کا صدقہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر پیغمبر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبریں دیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے کھٹن میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے ان کی عمر وصال کے وقت پچیس برس بتائی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے دودھ

پایا چند روز ابوہب کی آزاد کردہ کنیز تو یہ نے آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو دھپلایا اس کے بعد یہ سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آئی جیسے ہی آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی کوہ میں آئے اُن کے گھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت نے دیر و ذال لیا آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن میں بکریاں بھی چراتے رہے جب آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھ برس ہوئی تو آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا ابواء کے مقام پر وصال ہو گیا اس کے بعد آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت حضرت عبدالمطلب نے کی جب آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ برس ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے وصال فرمایا پھر آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا ابو طالب نے آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس رکھ لیا جب آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بارہ برس ہوئی تو ابو طالب کے ہمراہ ملک شام کا سفر کیا راستہ میں ایک عیسائی راہب سے ملاقات ہوئی تو اس نے ابو طالب سے کہا کہ یہ لڑکا خیر ہو گا نبی آخر الزماں منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیاں اس میں موجود ہیں اُس نے کہا کہ اس کو شام نہ لے جاؤ ورنہ یہودیوں کو پہچان لیں گے تو انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا دیں۔

آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے سارے مکہ المکرمہ میں آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور دیانت داری کے چہ چہ تھے حضرت عبدجہش الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیانتداری و صداقت کے خوش نظر مال تجارت دے کر شام بھیجا تو اُن کی سوچ سے بھی زیادہ نفع پر مال فروخت کر کے واپس لوٹے آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت و صداقت اور اعلیٰ اخلاق کا حضرت عبدجہش الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر گہرا اثر ہوا انہوں نے آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی خواہش کی (اس وقت اُن کی عمر چالیس برس اور آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پچیس برس تھی)۔ جسے آپ منی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمایا اُن کے سطن سے دو بیٹے حضرت قاسم رضی اللہ

عنه اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور چار صاحبزادیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 35 برس ہوئی تو قریش نے ازہر نو بیت اللہ کی تعمیر کی جس میں تمام قبائل نے حصہ لیا لیکن جب حجر اسود کے نصب کرنے کا وقت آیا تو ہر قبیلہ اپنی اپنی فضیلت کا اظہار کرنے لگا جس کی وجہ سے بات جھگڑے کے قریب پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا یا رافضیہ کیا کہ یہ سب متفق ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ ایک چادر پھیلا دو اس پر حجر اسود رکھ دو اور ہر قبیلہ کا سر دار چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ لے سرداروں نے چادر اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو اس کے مقام پر نصب فرمادیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی سال سے عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر سے باہر ایک پہاڑ پر واقع عمارت میں تشریف لے جاتے اور وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے (حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانا لے کر آتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں سلام بھی بھیجا اور جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت بھی دی) دوران عبادت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو خواب دیکھنے لگے جن کی تعبیر صحیح ثابت ہوتی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے جو سورۃ علق کی پہلی چند آیات تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل تیز تیز ہڑکنے لگا بدن مبارک اپنے سے شراور ہو گیا اسی حالت میں گھر پہنچ کر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھ کو اڑھا دو مجھ کو اڑھا دو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑا اڑھا دیا کچھ طبیعت سنبھلی تو سارا معاملہ اُن سے بیان فرمادیا پھر اس کے بعد دعوت

اسلام کے متعلق وحی آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر جلوہ افروز ہو کر اہل مکہ کو پیغام حق دیا جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سوا کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ نہ دیا پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے پھر یہ سلسلہ ترقی کرتا گیا اور عرب کی بہت سی مقبول شخصیتیں دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں لیکن دعوت و تبلیغ کے اعلان کے بعد بے حد اذیتیں اور تکلیفیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر ایمان والوں کو دی گئیں مکہ میں جینا دو بھر کر دیا گیا مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبلیغ سے منع کیا اور طرح طرح کے لالچ دینا چاہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کی جس لڑکی سے چاہیں شادی کر لیں جس قبیلہ کی حکمرانی چاہیں لے لیں جتنا مال و دولت چاہیں دے دیا جائے گا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دو اور کہو کہ تبلیغ سے باز آ جاؤں تو ہرگز ایسا نہ کروں گا ہر دکھ ہر مصیبت کو برداشت کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزم و استقلال میں ذرا بھی جنبش نہ آئی جب مشرکین مکہ کے ظلم و ستم حد سے تجاوز کر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا حبشہ میں جب مشرکین مکہ پیچھے پہنچ گئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے اسلام کا موقف بڑے اعلیٰ اور حکیمانہ انداز میں بیان کیا کہ نجاشی پر اس کا گہرا اثر ہوا اس نے تمام مسلمانوں کو حبشہ میں امن و امان کی یقین دہانی کرا دی ایک عرصہ یہ لوگ وہاں رہے پھر اعلان نبوت کے ساتویں برس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشرکین مکہ نے تمام معاملات میں بائیکاٹ کر دیا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعب ابی طالب میں محصور رہے مشرکین مکہ نے خالد بن بنو ہاشم کے ساتھ اس قدر بغض

وعدا کا مظاہرہ کیا کہ کھانے پینے کی ہر چیز بند کر دی اور صلح کے لیے یہ شرط عائد کر دی کہ محمد مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم کو ہمارے حوالے کرونا کہ ہم انہیں قتل کریں ورنہ تم سے ہمارا ہر تعلق منقطع ہے یہ معاہدہ انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازہ پر آویزاں کر دیا ابوطالب مجبوراً شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے یہیں کچھ اور مسلمانوں نے بھی پناہ لی تین سال سخت مصائب و کلام برداشت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اہل مکہ کے درمیان اختلاف پیدا کروا دیا ایک گروہ معاہدہ ختم کرنے پر تیار ہو گیا جب اجلاس ہوا تو ابوطالب نے اس میں شرکت کی حضور مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم نے انہیں خبر دی کہ معاہدہ کو دیمک چاٹ گئی اس میں اللہ کے نام کے سوا ہر چیز مٹ گئی ہے جب مطعم بن عدی معاہدہ نامہ اتار کر لائے تو ایسا ہی تھا چنانچہ سب نے من کر اس ظالمانہ معاہدہ کو ختم کر دیا اس کے کچھ عرصہ بعد جب آپ مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم کی عمر مبارک 49 یا 50 برس ہوئی تو ابوطالب وفات پا گئے پھر چند دن بعد حضرت غدیرہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا ان دونوں کی وفات سے نبی کریم مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم کو گہرا صدمہ و رنج ہوا کفار مکہ نے ابوطالب کے انتقال کے بعد ظلم و ستم میں اور زیادتی کی انتہا کر دی لیکن اس کے باوجود نبی کریم مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم نے اشاعت اسلام کا سلسلہ جاری و ساری رکھا

ایک روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ اسلام قبول کر لیں لیکن وہاں کے لوگ مکہ والوں سے بڑھ کر شریر اور ظالم نکلے انہوں نے طرح طرح کی باتیں الگ کہیں اور ساتھ شریر لڑکوں کو آپ مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم پر پتھر برسائے کو کہا انہوں نے حضور اکرم مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم پر شدید پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے آپ مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم کا جسم مبارک لہو لہان ہو گیا چہرہ انور سے خون پاؤں مبارک تک آگیا آپ مٹنی اللہ عنہ دہاکہ دلم نے ایک بارغ میں جا کر پناہ لی ہجرت سے ایک

سال اور کچھ ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج شریف کروادیا زمین و سماں کی برائے کے ساتھ ساتھ جنت و دوزخ اور اپنے دیدار اقدس سے بھی نوازا وہاں آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے لیے نماز کا قحط عطا کیا گیا سارے انبیاء نے بیت المقدس میں آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو کفار مکہ خصوصاً ابو جہل نے طرح طرح کی باتیں کیں اور لوگوں کو اسلام سے منحرف کرنے کی کوششیں کیں لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے سچے غلاموں کے ہوتے ہوئے کفار مکہ کی برساؤں ناکام ہو گئی پھر کفار نے اپنے دروازے حضور نبی کریم مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بند کر دیئے یعنی یہ فیصلہ کیا کہ جو بھی حضرت محمد مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتا دیکھے اپنا راستہ بدل لے مکہ کی گلیاں آباد ہونے کے باوجود سنان دکھائی دینے لگیں آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم آ گیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر اٹھایا تا کہ سب کو مانتیں دے دیں کفار نے آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا لیکن فضل خداوندی سے ان کی آنکھیں آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر سے نکلتے وقت نہ دیکھ سکیں آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار ثور میں پناہ لی اس کے باہر کڑی نے جالا بنا دیا کھڑی نے انڈے دے دیئے کفار اسی خیال میں کہ اگر کوئی اس غار میں گیا ہوتا تو ضرور جالا ہٹا ہوتا سفر کے دوران مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عمر کے تریخوں برس میں مدینہ شریف پہنچ گئے حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے فضل کافی لوگ اسلام قبول کر چکے تھے ہر گھر کی بھی آرزو تھی کہ آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر قیام فرمائیں لیکن آپ مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنی اونٹنی کی مہاریں کھلی چھوڑ دیں اور فرمایا جہاں میری اونٹنی رک گئی وہیں میرا قیام ہوگا چنانچہ اونٹنی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس جا کر بیٹھ گئی وہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر مدینہ شریف میں بڑی خوشی اور محبت کا اظہار کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کیا گیا (خیال رہے کہ مدینہ شریف کے نواح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے قیام فرمایا اور مسجد قبا تعمیر فرمائی اور جمعہ کے دن وہاں سے چلے راستے میں نماز جمعہ کا وقت ہو گیا تو وہاں ایک سو سے زائد اصحاب رضوان اللہ اجمعین کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا جمعہ ادا فرمایا وہاں تہج کل مسجد جمعہ موجود ہے وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ہر ایک نے یہی عرض کیا یہ گھریہ مال ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ اونٹنی کے پیٹھ پر چھوڑ دیا) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پہل اور سبیل نامی جانوروں سے جگہ خریدی گئی اذان کا آغاز ہوا، نماز کی پوری رکعتیں ادا کی جانے لگیں (کیونکہ مکہ میں کفار کے ظلم و ستم کی وجہ سے نماز کی پوری رکعتیں ادا کرنا اور اذان دینا مشکل تھا) ازواج مطہرات کے حجروں کی تعمیر، اصحاب صفہ کے چبوترہ کی تعمیر ہوئی بھائی چارہ قائم کیا گیا دو ہجری میں بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو دوبارہ قبلہ قرار دیا گیا اسی سال روزے فرض ہوئے یعنی پورا ماہ رمضان روزے رکھنے کا حکم صادر ہوا غزوہ بدر اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہل ایمان کو فتح و نصرت نصیب ہوئی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو انہی کی اس مخلصانہ جدوجہد پر عظمت و بزرگی عطا کر دی گئی اور پہل ایمان میں اعلیٰ مقام انہی کو عطا کیا گیا اس غزوہ میں آسمان سے فرشتے اترے اور پہل ایمان کے ساتھ اس کر دشمنان دین سے لڑے ابو جہل، عقبہ و شیبہ اور امیہ بن خلف جیسے گستاخ و اصل جنم

ہوئے ابو جہل کی ہلاکت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میری امت کا فخر ہوں تھا اس جنگ میں چودہ مسلمان شہید ہوئے اور ستر کافر واصل جہنم ہوئے اسی سال حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انجام پائی۔

۳۳ ہجری میں غزوہ احد ہوا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ددان مبارک شہید ہوئے (اور احد کا پہاڑ اس غم میں رویا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احد کا پہاڑ مجھ سے اور میں اس سے پیار کرتا ہوں یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے) چند مسلمانوں کی معمولی غلطی پر فتح شکست میں بدل گئی کافی جانی و مالی نقصان مسلمانوں کو اٹھانا پڑا اس جنگ میں تقریباً ستر مسلمان شہید ہوئے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے جبکہ صرف بائیس مشرکین ہلاک ہوئے اس سال حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس دنیا میں تشریف لائے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا اسی سال مشرکہ غورت سے نکاح منسوخ کر دیا گیا۔

۳۴ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا امام حسین علیہ السلام اسی سال دنیا میں تشریف لائے اور اسی سال شراب حرام قرار دی گئی۔

۵۵ ہجری میں یہودیوں کا مسلمانوں کے عروج کو دیکھ کر جلنا اور مکہ مکرمہ والوں سے ساز باز کرنا اس کے نتیجہ میں غزوہ ذات الرقاع و دومة الجندل، غزوہ دخی مصطلق ہوئے غزوہ خندق یا احزاب بھی اسی سال ہوا اس غزوہ میں مسلمانوں پر بڑے فائقے آئے

بڑی مقفی اور جنگدستی میں مسلمانوں نے اس غزوہ میں شمولیت کی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں پردہ کی حرمت، عیتم اور دینی امور کے متعلق آیات کا نزول ہوا مدینہ منورہ میں اسی سال دزلہ بھی آیا۔

۶ ہجری: اس سال بعیت رضوان ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اس سال بہت سے بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط لکھے گئے اور شاہ حبشہ نے اسلام قبول کر لیا شاہ روم نے عوام کے ذریعہ اسلام قبول نہ کیا جبکہ ایران کے بادشاہ کسریٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پھاڑ دیا اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی وہ اپنی گستاخی کے جرم میں انجام کو پہنچ گیا اس سال حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

۷ ہجری میں غزوہ خیبر ہوا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں اسی سال صلح حدیبیہ کی شرائط پر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے ہمراہ عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا اور تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کے بعد واپس تشریف لائے۔

۸ ہجری میں فتح مکہ ہوئی کعبہ بتوں سے خالی کر دیا گیا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کا لقب عطا کیا گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی چھت پر اذان اسی سال دی اسی سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے بیٹے حضرت امیر ایم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۹ ہجری میں غزوہ تبوک ہوا حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا دائرہ اسلام میں داخل ہوئے مسئلہ کذاب نے نبوت کا دعوئی کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر حج بن کرتین مسلمانوں کے ہمراہ بیت اللہ شریف گئے اسی سال کعبہ میں مشرکین کا داخل ہونا حرام قرار دیا گیا شاہ حبشہ کا اسی سال انتقال ہوا۔

۱۰ ہجری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت امیر ایم علیہ السلام نے وصال فرمایا سورج گرہن لگا نماز کسوف ادا فرمائی گئی حجۃ الوداع ادا کیا گیا میدان عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا ”اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ آدم علیہ السلام ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کورے کو کالے اور کسی کالے کو کورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تم اپنے غلاموں پر شفقت برتا جو خود کھاؤ وہی انہیں دو، جو خود پہنؤ وہی انہیں پہناؤ جاہلیت کی تمام رسمیں ختم کر دی گئیں ہیں اور جاہلیت کے تمام خون میں نے معاف کر دیئے ہیں سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں جاہلیت کے تمام سود بھی معاف کر دیئے گئے ہیں سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سواروں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ تمہارا خون، تمہارا مال تم میں ایک دوسرے پر تقایم مت اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارا یہ مہینہ، تمہارا شہر محترم ہے عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو ان کو اللہ نے تمہارے لیے حلال بنایا ہے ان کو بھی چاہیے وہ تمہارے سوا کسی اور کو قریب نہ آنے دیں

یعنی اپنی عزت کی حفاظت کریں زنانہ کریں تم پر ان کا حق ہے کہ تم ان کی آرائش کا خیال رکھو انہیں سخت سزا نہ دو میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر ان کو مضبوطی سے پکڑ لو گتو کا میاب ہو جاؤ گے وہ قرآن اور میری سنت ہے۔ اس کے بعد آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے نے حاضرین سے فرمایا تم سے اگر میری نسبت پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے سب نے جواب میں عرض کیا ہم کہہ دیں گے کہ آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا پھر آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تمیں با فرمایا اللہم اشہد (اے اللہ تو گواہ رہتا)۔

عین خطبہ کے دوران یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ:- ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی رحمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا۔“

۱۱ ہجری: جہاد روم کے لیے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لشکر کی روانگی کا حکم صادر فرمایا ابھی اس لشکر کی روانگی نہ ہوئی تھی کہ آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے کی طبیعت مبارکہ علیل ہو گئی ۱۸ ہجری کو جنت البقیع (قبرستان) میں تشریف لے گئے دعائے مغفرت فرمائی واپس تشریف لائے تو سر مبارک میں ہلکا ہلکا درد ہونا شروع ہو گیا پھر بخار ہو گیا روایت کے مطابق تقریباً بارہ یوم طبیعت علیل رہی لیکن اس کے باوجود نماز ادا فرمانے تشریف لاتے رہے آخری نماز جو آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے نے پڑھائی وہ مغرب کی نماز تھی عشاء کے وقت طبیعت کافی علیل ہو گئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے کا نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے حکم صادر فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند نماز پڑھائیں ایک روز حضور مٹی اللہ عنہ دیکھ دہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباس

رضی اللہ عنہ کے کندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے رہے حضور مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم نے امامت فرمائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تکبیر پر لوگ ارکان نماز ادا فرماتے رہے۔

۱۲ ربیع الاول ہجیر کے دن گیارہ ہجری میں تریسٹھ برس کی عمر مبارک میں آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم نے وصال فرمایا وصال سے قبل آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم نے اپنی بیاری بیٹی حضرت فاطمہ الزہراء کو اپنے وصال مبارک کی خبر دی وہ رونے لگ گئیں آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم نے ان کے دوسرے کان میں فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی اس پر وہ خوش ہو گئیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کوہ مبارک میں آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم کا سر مبارک تھا آخری وقت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تعالیٰ عنہا نے مسواک چبا کر دی جسے آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم نے کیا اسی وجہ سے مسواک کرنے کی اہمیت میں اور اضافہ ہو گیا کہ آخری وقت آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم نے مسواک کی آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم کے وصال مبارک پر آپ مٹی اللہ عنہ دیکھ دلم کے حسن و حسین رضوان اللہ اجمعین، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، ازواج مطہرات، خاندان والوں اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین پر گہرے رنج و الم کے پھاڑ ٹوٹ پڑے ہر کوئی دیوانا اور بے گانہ ہو گیا زمین اور آسمان پر غم کا عالم طاری ہو گیا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق

آپ رضی اللہ عنہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد پوری مخلوق میں افضل بشر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں نے دنیا میں سب کے احسانوں کا بدلہ اتا ردیا لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسانوں کا بدلہ خدا دے گا“ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے دن میری امت کے ہر فرد پر عام تجلّی ہوگی لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر خاص تجلّی ہوگی“ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مجھ پر سب سے زیادہ مال صرف کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے زیادہ حصہ نصیب ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی اس بات کو پسند نہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسا عمل کریں جو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کے خلاف ہو آپ رضی اللہ عنہ کی اسی عظمت و بزرگی کے بخوش نظر آپ رضی اللہ عنہ کو صدیق اور عتیق کے القاب عطا ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے اخلاق کا کمال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی امامت کا اعزاز بخشا آپ رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر غارِ ثور میں سانپ نے ڈس لیا اسی ناک پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ناک کو نہ بلایا صبر اور ضبط کا مظاہرہ کیا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں ظلل نہ پڑ جائے آپ رضی اللہ عنہ نے وصال سے قبل وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ روضۃ اقدس کے سامنے رکھ دینا اگر روضۃ اقدس کا

دروازہ خود بخود کھل جائے تو روضہ کے اندر دفن دینا اور نہ عام قبرستان میں مجھے فن کروینا جب آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ روضہ اقدس کے سامنے رکھا گیا تو روضہ اقدس کا دروازہ نہ صرف خود بخود کھل گیا بلکہ تمام اصحاب رضوان اللہ انہم اجمعین نے اس آواز کو بھی سنا کہ ”حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ۔“

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

فرمایا پاک ہے میرا پروردگار جس نے اپنی مخلوق کے لیے سوائے عجز کے کوئی راستہ نہیں بتایا جب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلافت کی بیعت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا **بخدا** مجھے امارت کی نہ پہلے خواہش تھی نہ اب ہے نہ کبھی رات کے وقت میرے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا نہ دن کے وقت اس کی آرزو اس سے مجھے کوئی دلی لگاؤ نہیں میں نے ظاہر و باطن میں کبھی اللہ سے اس کے لیے دعا نہیں کی اور نہ ہی امارت میں میرے لیے کوئی راحت ہے دنیا کے ساتھ مشغول ہونا جاہل کا بد لیکن عالم کا بدتر ہے عبادت و ریاضت میں سستی عام لوگوں کی بد لیکن عالم اور طالب علموں کے لیے بدتر ہے تکبر کرنا امیروں کے لیے بد ہے لیکن محتاجوں کا بدتر ہے گناہ جو ان سے بد لیکن بوڑھے سے بدتر ہے بخشش امیر سے خوب لیکن محتاج سے خوب تر ہے تو بد بوڑھے سے خوب لیکن جو ان سے خوب تر ہے تو دنیا بنانے کے چکر میں ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی زبان کی نوک بار بار پکڑا کرتے اور فرمایا کرتے اس نے مجھے بہت جگہ پر پھنسلایا اسی لیے فرمایا کہ مصیبت کی بنیاد انسان کی گتھگو ہے فرمایا کوئی نیکی کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو اسے دوبارہ کرنے کی کوشش کرو جب اسے کر لیتو پھر آگے بڑھنے کی کوشش کرو وہ علماء جو امرا کے پاس جاتے ہیں اللہ کے دشمن ہیں جو امراء علماء کے پاس جاتے ہیں وہ اللہ کے دوست

ہیں آپ رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے اے اللہ مجھ پر دنیا فراخ کر اور مجھے اس سے خالی رکھ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے دنیا اور اس کے اسباب سے دل لگانا عقل مندی نہیں حماقت ہے جو شخص فنا ہونے والی چیز سے دل لگائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے حجاب میں آجائے گا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فقر، اضطرابی پر فقر اختیار کی کو ترجیح دی ہے اور تمام مشائخ عظام اسی نظریہ پر کاربند ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں تسلیم کا مقام اختیار کیا تو اسے آخر تک نبھایا۔ تجرید و تمکین، فقر کی محبت اور ترک جاہ و ریاست میں سب صوفیاء کرام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کی پیروی کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ جہاں عام مسلمانوں کے پیشوا و امام ہیں وہاں بالخصوص صوفیاء کرام کے بھی طریقت میں راہنما و قائد ہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت آپ رضی اللہ عنہ ہی سے ہے۔

عرب پہنچ جائیں لیکن وہ دھوکے باز نکلے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک یہودی عثمان بن سہیل کے ہاتھ بیچ ڈالا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف پہنچے تو ہجرت کے پہلے ہی سال آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ہجرت کے پانچویں سال آپ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم سے غلامی سے آزادی نصیب ہوئی۔ آزادی کے بعد غزوہ خندق پیش آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی۔ آپ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سلمان میرے اہل بیت سے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ ان ہستیوں میں سے ہیں جن کی جنت مشتاق ہے جن کو خدا دوست رکھتا ہے اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی دوستی کا ارشاد فرماتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا فرماتے ہیں۔ سلمان رضی اللہ عنہ علم و حکمت میں لقمان کے برابر ہیں کیونکہ انہیں قرآن پاک کے علاوہ دیگر مذاہب کی مطومات بھی حاصل تھیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل فرمایا کہ سلمان رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کرو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو تو رات و شب کا علم بھی حاصل تھا۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ انتہائی سادہ زندگی بسر فرماتے تھے ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنی اپنی خاندانی شہمت پر فخر کر رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگو میں تو ایک نطفے سے پیدا ہوا ہوں جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو گورز بنایا تو پانچ ہزار درہم کا وظیفہ (سالانہ) مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سارا مال راہ خدا میں تقسیم فرما دیتے تھے اور فقط ایک چادر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جو آدھی اوپر لے لیتے اور آدھی زمین پر بچھا لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں سادگی اور شرافت اتنی تھی کہ

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کے سادہ کپڑوں کی وجہ سے بازار میں گزرتے ہوئے ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو مزہ دے کر اپنا سامان پکڑا دیا اور کہا کہ اسے میرے گھر پہنچا دو جب اسے راستے میں معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ گورز ہیں اس نے معافی چاہی اور اپنا سامان خود اٹھانا چاہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تو سامان تمہارے گھر پہنچا کر ہی آؤں گا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کچھ ٹھنک پانی میں ڈال کر اپنے ارد گرد چھڑکا اور احباب کو خود سے دور کر دیا جب وہ قریب ہوئے تو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ وصال فرما چکے ہیں کہا جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی گئی۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کوئی کمزور شخص تمہاری بے عزتی کرے تو اسے بخش دو کیونکہ بہادروں کا کام معاف کرنا ہے۔ فرمایا حیران ہوں اس شخص پر جو دنیا کی طلب میں مصروف ہے اور موت اسے طلب کر رہی ہے اور تعجب ہے اس ہنسے والے پر جو اس بات کی طرف متوجہ نہیں کہ اللہ بھی اس سے راضی ہے یا ناخوش۔ فرمایا انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا گناہ ہے۔

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق

آپ رضی اللہ عنہ کا نام قاسم اور کنیت ابوجہ ہے عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں شاد فارس کی تین لڑکیاں مال غنیمت میں آئیں ان کی قیمت ٹھہرائی گئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں خرید لیا ان تینوں کا بالترتیب امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے بطن سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمر کی زوجہ کے بطن سے حضرت سالم رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے بطن سے حضرت قاسم پیدا ہوئے۔ حضرت قاسم اسی اعتبار سے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی ہیں آپ سایہ پدری سے چھوٹی عمر میں محروم ہو گئے آپ کی تربیت و پرورش حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کی آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت پیار کرتی تھیں ان کی تربیت نے آپ رضی اللہ عنہ کو علم و عرفان کا محسمہ بنا دیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوبکر و اور حضرت عبداللہ بن عمر رضوان اللہ اجمعین سے بھی تربیت پائی یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک ممتاز محدث بھی تھے حضرت یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ ہمیں مدینہ منورہ میں کوئی بھی کثیر اللہیت میں ایسا نظر نہیں آتا جسے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پر فوقیت دیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ امر خلافت میرے ہاتھ ہوتا تو میں اسے قاسم رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیتا بے شک آپ رضی اللہ عنہ جلیل القدر فقیہ اور عالی مرتبہ حنفی اور پرہیزگار تھے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے عالم ہیں یا حضرت سالم رضی اللہ عنہ بڑے عالم ہیں فرمایا یہ بات انہی سے پوچھتا آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ و مدینہ کے درمیان مقام ہند پر ۸۰ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت امام جعفر صادق

آپ رضی اللہ عنہ کا نام جعفر لقب صادق ہے آپ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے وہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام فروہ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ام فروہ کی ماں حضرت نضرب رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوہری اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے یعنی ایک ولادت ظاہری دوم ولادت باطنی آپ رضی اللہ عنہ کی سیادت و امامت پر سب کا اتفاق ہے آپ رضی اللہ عنہ تابعین میں سے ہیں آپ رضی اللہ عنہ انتہائی بلند حال اور صحیح معنوں میں وارث نبی مکی اللہ عنہ دیکھ دلم ہیں مشائخ طریقت رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ اپنے حقائق و ارشادات کی وجہ سے بہت ممتاز حیثیت رکھتے ہیں بعض لوگ ان کی فقہ پر چلنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ان کے نظریات کی تھکید سے روگرداں ہیں اللہ ان کو ہدایت دے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت و شان سے انہیں آشنا کرے یا ان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے غلاموں میں تشریف فرما تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آؤ ہم سب مل کر عہد کریں اور اس بات پر ایک دوسرے سے پکا وعدہ کریں کہ جو قیامت کے دن نجات پا جائے وہ باقی سب کی شفاعت کرے گا غلاموں نے عرض کیا حضرت آپ رضی اللہ عنہ آل نبی مکی اللہ عنہ دلم ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے جدا جدا ساری دنیا کے شفع ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میں اپنے اعمال پر نادم و شرمندہ ہوں میں اپنے جد امجد سے کس طرح قیامت کے دن نظریں ملاؤں گا حالانکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک عرصہ تک آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ بتاؤ دانش مند کون ہے؟ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو بھلائی اور برائی میں امتیاز کر سکے آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہ امتیاز تو جانور بھی کر لیتے ہیں کہ جب کوئی انہیں ایذا نہیں پہنچاتا انہیں کھانے کے لیے دیتا ہے تو وہ اس کے وقار دین جاتے ہیں اور جو انہیں تکلیف دیتا ہے اس کو کاٹ کھاتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت پھر آپ رضی اللہ عنہ ہی بتائیے کہ دانش مند کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دانش مند وہ ہے جو دو بھلائیوں میں بہتر بھلائی اختیار کرے اور دو برائیوں میں کم برائی پر عمل کرے۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے وہ ماسوائے اللہ سے منہ موڑ لیتا ہے فرمایا کہ عبادتِ توبہ کے بغیر درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم رکھا ہے۔ جب تو گناہ کرے تو معافی مانگ کیونکہ گناہ مردوں کے گلے میں ان کی پیدائش سے پہلے ڈالے جاتے ہیں ان پر اصرار کرنا کمالِ دہیہ کی بلاکت ہے۔ فرمایا حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ جو تیرے دل کے اندر ہے اس کو ایک کھلے طباق میں رکھ کر بازار میں گشت لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو اس طرح آشکار کرنے میں تجھے شرم آئے

فرمایا اچھا کام تین باتوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

☆ جب تم اس کو کرو تو اپنے نزدیک چھوٹا سمجھو۔ ☆

☆ اس کو چھپاؤ۔ ☆

☆ اس میں جلدی کرو۔ ☆

فرمایا مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کوڑتی دیتی ہے فرمایا توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل فرمایا علمائے شریعت خفیہ روں کے کاٹن ہیں جب تک دولت مندوں کے دروازوں پر نہ جائیں فرمایا جو شخص اپنی قسمت کے حصہ پر قناعت کرتا ہے وہ مستغنی رہتا ہے جو دوسروں کے مال کی طرف نظر اٹھاتا ہے وہ فقیر مرتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے جو علماء سے ملتا جلتا ہے وہ محرز ہو جاتا ہے جو زبان قابو میں نہیں رکھتا پشیمانی کا سامنا کرتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ طویل القدر اولیاء کرام میں سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ریاضت و مجاہدات سے اللہ کا قرب حاصل کیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کرام میں ایسے ہی ہیں جیسے جبرائیل امین فرشتوں میں ہیں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض طہرین نے الحاد و مکرانی کی سند کے لیے ان کی طرف بہت سی غلط باتیں منسوب کر دی ہیں حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے عبادت و ریاضت و مجاہدات کی طرف لگ گئے تھے حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پورے عالم کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف سے پُر دیکھتا ہوں اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب کو کوئی نہیں جانتا حضرت ابو علی جر جانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا مقام حاصل کرنا چاہے اسے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی طرح مجاہدہ نفس کرنا چاہیے تب وہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو سمجھے گا کسی نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ سخت سے سخت مجاہدہ کو کیا ہے جو آپ نے راہِ خدا میں کیا ہے؟ فرمایا اس کا جواب ممکن نہیں پوچھا گیا آسان سے آسان بتا دیجیے فرمایا ہاں اسے بتائے دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے نفس کو کسی اطاعت کی طرف بلایا تو اس نے میرا کہا نہ مانا اس پر میں نے اسے ایک سال بیٹا سا رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استغراق کا عالم یہ تھا کہ ایک خادم تیس سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز اس کو بلاتے اور اس کا نام پوچھتے ایک دن اس نے عرض کیا حضرت تیس سال سے لگاتار میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہوں پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز میرا نام پوچھتے رہے فرمایا میں تم سے مذاق نہ کرتا تھا کیونکہ جب اس کا نام دل میں آیا تو پھر تمام نام بھول

گئے اس لیے ہر روز تجھ سے تیرا نام پوچھتا اور بھول جاتا کہا جاتا ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب میں اضافہ ہونے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ذہنوں سے بالاتر ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سات بار اسطام سے نکالا گیا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہر سے نکالنے کی وجہ پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس شہر کے سب سے بڑے انسان ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا جس شہر کا سب سے بڑا انسان بائید ہے وہ شہر سب سے اچھا ہے بیان کیا جاتا ہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کے لیے روانہ ہوئے تو بارہ سال میں مکہ پہنچے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہ دنیا کے بادشاہوں کا در نہیں کہ ایک دم وہاں پہنچ سکیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سکر کو صحر پر ترجیح دیتے ہیں یعنی غایت فی الذاات کی ہمت اور استغراق کو جتنا اللہ کی ہوشیاری سے بہتر مقام فرماتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحر پر حکم کی اعتدال آدمی کی صفات ہیں اور حجاب اکبر ہیں حق سے لیکن سکر و محبت آدمی کے کسب کی چیز نہیں ہے بلکہ فضل ربی ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحر (ہوشیاری میں تھے) ایک فصل آپ علیہ السلام سے سرزد ہوا تو حق تعالیٰ نے اسے آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا اور فرمایا و قتل داؤد جالوت لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فعل سرزد ہوا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا و ما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمى آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کسی نے دروازے پر دستک دی پوچھا کون؟ آواز آئی بائید ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا گھر میں اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کے ہاتھ کہلا بھیجا اے بائید! تم رات کو آرام سے سوتے ہو قافلہ چلا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا مرد کا دل وہ ہے جو رات کو

جائے اور صبح قافلہ اترنے سے پہلے خود منزل پر پہنچ جائے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب سن کر بہت روئے اور فرمانے لگے کہ مبارک ہو کہ ہم اس مرتبے پر نہیں پہنچا جاتا ہے کچھ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش کے لیے عرض کرنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور فرمایا کہ جاؤ اپنی زمینوں اور نالیوں کو درست کر لیا بھی بارش ہوگی اس کے بعد بارش ایک دن اور ایک رات ہوتی رہی۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

- ☆ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو رحمتیں دیں کہ ان کے سبب وہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔
- ☆ فرمایا وہ خدا کے بہت قریب ہے جو خوش اخلاق اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والا ہو۔

حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے غوث اور تمام اہل طریقت و حقیقت کے پیشوا تھے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیدائش سے کافی عرصہ پہلے ہوا وہ جب بھی خرقان سے گزرتے تو ٹھہر جاتے اس طرح سانس لیتے جیسے کوئی کچھ سوگھتا ہو مریدین سوال کرتے حضرت کیا سوگھ رہے ہیں تو جواب دیتے یہاں ایک مرد خدا پیدا ہوگا اس کی خوشبو سوگھ رہا ہوں اس کا نام علی اور کنیت ابو الحسن ہوگی وہ مجھ سے تین باتوں میں منفرد ہوگا اہل و عیال کا بوجھ اٹھانے میں، کھیتی باڑی کرنے میں اور پودے لگانے میں چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کوئی صحیح ثابت ہوئی حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت و مرتبہ کا اقرار حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس انداز میں کیا کہ میں جب خرقان میں داخل ہوا تو ایسے لگا جیسے میں اپنی ولایت سے محروم ہو گیا ہوں ابتداء میں حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز خرقان میں ادا فرما کر بسطام چلے جاتے اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پہنچ کر یوں دعا فرماتے اے اللہ جو مرا تب تو نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائے وہ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو بھی عطا فرما اس کے بعد عشاء کے وضو سے فجر کی نماز خرقان آ کر ادا فرماتے 12 برس آپ کا یہی معمول رہا اس دوران کبھی آپ نے واپسی پر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف پیچھے نہ کی اس کے بعد مزار شریف سے آواز آئی اے ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ اب تیرے بیٹھنے کا وقت آگیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں عرض کیا میں ان پڑھ ہوں علوم شریعت سے بالکل ناواقف ہوں اس پر آواز آئی تم نے جو طلب کیا عطا کیا جاتا ہے سورۃ فاتحہ شروع کیجیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ

فاتحہ شروع کی اور قرآن پچھتے تک قرآن شمع کر لیا یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہری و باطنی علوم منکشف ہو گئے۔ روایت ہے کہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے سومات کا مندر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جبہ مبارک کے وسیلہ سے فتح کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل وصیت فرمائی میری قبر میں گز گھری کھودنا کہ بائید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اونچی نہ ہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے جو ہماری قبر پر آئے اور میرے مزار کے پتھر پر ہاتھ رکھ کر دعا مانگے تو وہ قبول ہوگی بے شمار لوگوں نے ایسا کیا تو ان کی دعا کو شرف قبولیت ملا۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے عالم اور عابد جہاں میں بہت ہیں تجھے صبح سے شام تک ایسا ہونا چاہیے جیسا خدا پسند کرے اور شام سے صبح تک ایسا ہونا چاہیے جیسا خدا پسند کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا فناء و جا پر کلام کرنے کا حق کس کا ہے؟ فرمایا اس شخص کا جو ایک تار سے آسمان سے ٹکتا ہو ایسی ہوا چلے کہ درختوں، عمارتوں اور پھاڑوں کو اکھیڑ دے لیکن اس شخص کو اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکے فرمایا ”سب سے بہتر چیز وہ دل جس میں خدا کی یاد ہو“ فرمایا ”تم ہرگز اس شخص کے پاس نہ بیٹھو جسے تم کہو خدا اور وہ کہے کچھ اور“۔

حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی بن عبد اللہ کنیت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ کو فیض باطنی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال بہت قوی تھا ساری خلقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گردیدہ تھی۔ حضرت دانا علی بخوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ایک ایسی مشکل پیش آئی جس کا حل میرے لیے ممکن نہ تھا میں ان کی خدمت میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسجد کے گن میں موجود ستون سے میری مشکل کا حال بیان فرما رہے تھے میں نے عرض کیا حضرت میری بھی مشکل تھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بن پوچھے حل کر دی اس پر حضرت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹے اللہ تعالیٰ نے ابھی اس ستون کو بولنے کی طاقت بخشی تو اس نے بھی سوال مجھ سے کیا ایک مرتبہ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ ایک تخت پر تشریف فرما تھے سامنے درویش کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک کے دل میں خیال گزرا کہ ان دونوں بزرگوں میں سے کس کا درجہ بلند ہے؟ اس پر شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کی طرف دیکھ کر فرمایا جو دو بادشاہوں کو بیک وقت ایک تخت پر بیٹھا دیکھنا چاہے وہ دیکھ لے اس بزرگ نے دونوں کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا اس درویش پر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی تصدیق ہو گئی اس کے بعد دوبارہ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حق تعالیٰ کے ملک میں ان دونوں سے بڑا بزرگ بھی ہے اس پر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس مختصر دنیا میں ایک چھوٹا سا ملک ہے جس میں ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ جیسے ستر ہزار آتے اور ستر ہزار جاتے ہیں۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تو ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھ کہ تو سراسر وہ ہو جائے یا وہ سراسر تو ہو جائے یا دونوں حق تعالیٰ میں گم ہو جائیں کہ نہ تو رہے نہ وہ۔

﴿﴾ حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام فضل بن محمد ہے اور کنیت ابوعلی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شروع جوانی میں نیشاپور میں علم کی طلب میں لگا رہتا تھا میں نے سنا کہ آج اہل حضرت ابوالخیر شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ تشریف لارہے ہیں اور وعظ کہتے ہیں میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ ان کو ملوں چنانچہ جب میں نے ان کو دیکھا ان کے حسن و جمال پر جیسے ہی میری نظر پڑی میں ان کا عاشق ہو گیا میرے دل میں بزرگان دین کی محبت اور زیادہ بڑھ گئی ایک مرتبہ میں مدرسہ کے حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرا دل چاہنے لگا کہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سے ملا جائے چنانچہ میں وہاں سے نکلا چوک میں پہنچا تو دیکھا کہ بہت سے لوگوں کے ساتھ حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ جا رہے ہیں میں بھی بے خود ہو کر ان کے پیچھے ہو گیا چلتے چلتے وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں انہیں پہنچنا تھا سماع کی محفل تھی میں بھی ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا یہ وہ مقام تھا جہاں شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر مجھ پر نہیں پڑ سکتی تھی۔ سماع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجد طاری ہو گیا کپڑے پھٹ گئے جب سماع سے فارغ ہوئے تو شیخ نے جامہ اتارا اور کھلے حصہ کو پھاڑنے لگے شیخ نے ایک آستین چاتو سے جدا کر دی پھر آواز دی اے ابوعلی طوسی تم کہاں ہو؟ میں نے جواب نہ دیا میں نے دل میں کہا کہ وہ مجھ کو نہ دیکھتے ہیں نہ جانتے ہیں شاید شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے

مریدوں میں سے کوئی ابوعلی طوسی ہو گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ پکارا پھر بھی میں نے کوئی جواب نہ دیا تیسری بار پکارا لوگ کہنے لگے شاید تم کو پکارتے ہیں آخر میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے چاقو اور آستین مجھے عنایت کی اور فرمایا کہ تم ہم کو اس آستین اور چاقو کی طرح ہو میں نے وہ جامہ نہایت عزت سے لے لیا پھر میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مسلسل حاضر ہوتا رہا مجھے بہت سے ظاہری باطنی فیوض شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر حاصل ہوتے رہے اور بہت سے حالات وارد ہوئے جب شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ غینشا پور چلے گئے تو میں حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا جو حال وارد ہوتا ان سے کہہ دیتا انہوں نے مجھے فرمایا اے لڑکے جاؤ تحصیل علم میں مشغول ہو جاؤ چنانچہ تین سال تک تحصیل علم میں مشغول رہا اس دوران وہ حالات و واردات بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قلم روات میں ڈال کر نکالا تو وہ غید نکلا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ ابو القاسم کی خدمت میں عرض کیا امام موصوف نے فرمایا جب علم نے تجھ سے ہاتھ اٹھا لیا تو تو بھی علم سے ہاتھ اٹھا لے اور ریاضت میں مشغول ہو جا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مد رسہ سے خانقاہ میں آ گئے اور استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے ایک روز امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ جہا حام میں نہانے گئے ہوئے تھے۔ حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اٹھا اور چند ڈول پانی کے حمام میں ڈال دیے تاکہ حضرت امام غسل فرمائیں جب وہ باہر تشریف لائے تو فرمایا وہ کون تھا جس نے حمام میں پانی گر دیا میں نے دل میں سوچا کہ شاید میں نے بیوقوفی کی اس لیے خاموش رہا عرض کیا یا حضرت میں نے ایسا کیا تو انہوں نے فرمایا اے ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ جو ابو القاسم نے ستر سال میں پایا وہ تو نے پانی کے ایک ہی ڈول میں پایا حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے ہیں میں ایک عرصہ تک حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا پھر اس کے بعد مجھ پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی جس کا اظہار میں نے حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کیا تو انہوں نے فرمایا اے ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ میری رسائی اس سے اوپر نہیں اور نہ ہی اس سے اوپر والی راہ مجھے معلوم ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ مجھے ایسا پیر چاہیے جو مجھے اس مقام سے آگے لے جائے میری وہ حالت بڑھتی جا رہی تھی میں نے سنا کہ ایک بزرگ حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کشف سے ہی دلوں کے حال جان لیتے ہیں چنانچہ میں ان کے شہر میں پہنچا میں چونکہ ان کی رہائش سے واقف نہ تھا کسی سے معلوم کرنے سے ان کا پتہ مل گیا میں ان کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کی ایک جماعت میں تشریف فرما ہیں اور اپنا سر جھکائے بیٹھے ہیں انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا اے ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ آؤ کیا حال ہے؟ میں نے سلام عرض کیا انہوں نے فرمایا بیٹھ جاؤ پھر میں نے اپنے واقعات و حالات بیان کیے تو انہوں نے فرمایا تمہاری ابتدا مبارک ہو ابھی درجہ تک نہیں پہنچا اگر تربیت پاؤ گے تو مرتبہ پر بھی پہنچ جاؤ گے میں نے دل میں خیال کیا یہی میرا پیر ہے میں یہیں ٹھہر گیا اور یہاں طرح طرح کے تباہیوں کے لیے اور ریاضت کرتا رہا جو حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے گئے انہوں نے مجھ پر خصوصی توجہ فرمائی اور اپنے فرزند کو میرے تابع کر دیا ایک روز حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ ادھر آئے ہوئے تھے انہوں نے مجھے فرمایا بہت جلد یہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ تمہیں طوطی کی طرح بولنا سکھلا دیں گے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے لیے مجلس مقرر کر دی اور بہت ہی اسرار کی باتیں مجھ پر کھل گئیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا واعظ پر تاثر ہوتا جس کی بدولت آپ رحمۃ اللہ

علیہ کو بہت مقبولیت حاصل تھی جو کچھ نذرانہ لے کر خیرات کر دیتے اپنے مریدین کی تربیت بڑے اعلیٰ طریقہ سے فرماتے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور تربیت یافتہ ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 477ھ میں وصال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک 70 سال تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک طوس میں ہے۔

﴿﴾ خواجہ ابو یوسف بن ابی یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ عارف ربانی اور بڑے صاحب احوال بزرگ تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ برائیاں تھیں آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچویں صدی کے غوث اور مجدد تھے ساٹھ سال سے زائد عرصہ سجادہ نشینی کے مسند پر فائز رہے کہا جاتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت میں یگانہ مشارخ تھے خراسان میں مریدین کی تربیت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ختم تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھارہ برس کی عمر میں بغداد شریف لائے اور وہاں ابواسحاق شیرازی کی صحبت اختیار کی وہاں چھوٹی عمر کے آپ کو اپنے شاگردوں میں اول نمبر پر بٹھایا کرتے کہا جاتا ہے بغداد، اصفہان اور سمرقند میں مختلف علماء فقہاء سے علم حاصل کیا پھر اس کے بعد سب کچھ ترک کر کے عبادت و ریاضت مجاہدہ کا طریقہ اختیار کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبداللہ اور شیخ حسن سستانی کی صحبت بھی اختیار کی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصوف میں نسبت حضرت ابو علی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کی جسے وہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں جب تحصیل علم کے لیے بغداد پہنچا تو میں نے سنا کہ ایک بزرگ ہمدان سے آیا ہے جسے ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ قطب ہیں وہ ایک مسافر خانے میں قیام پذیر ہیں میں وہاں گیا لیکن شرف دیدار نہ ہوا دریافت کرنے پر

معلوم ہوا کہ وہ سرداب میں ہیں چنانچہ میں سرداب گیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کھڑے ہو گئے مجھے اپنے پاس بٹھایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے تمام حالات مجھ سے ذکر کر دیے اور فرمایا میں تم میں ایک ایسا پودا دیکھ رہا ہوں جو عنقریب بہت بڑا درخت بنے گا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے بے شمار کرامت کا ظہور ہوا ایک مرتبہ دو فقیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں دورانِ واعظ آئے اور کہنے لگے چپ ہو جاؤ تم بدعتی ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم چپ رہو زندہ نہ رہو وہ دونوں وہیں مر گئے ایک مرتبہ ایک عورت جس کے لڑکے کو فرنگی قید کر کے لے گئے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کرانے آئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صبر کر اس نے کہا صبر نہیں ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں دعا فرمائی اللہ اس کے لڑکے کی بیڑیاں توڑ دے اس کا غم دور کر دے پھر فرمایا اے عورت جا تو لڑکے کو گھر پائے گی جب وہ گھر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ اس کا بیٹا گھر میں موجود ہے اس نے لڑکے سے پوچھا تو کیسے آگیا اس نے کہا میں ابھی قسطنطنیہ میں تھا میرے پاؤں میں بیڑیاں تھیں نگہبان مجھ پر مقرر تھے اتنے میں ایک بزرگ آئے جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھے اٹھایا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے مجھے یہاں پہنچا دیا۔

﴿﴾ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ کے پیر سنی حضرت خضر علیہ السلام اور پیر محبت و خرد حضرت ابو یوسف ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ کا نام عبدالخالق اور لقب خواجہ جہاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت مولانا صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سورہٴ اعراف کی ایک آیت جس کا ترجمہ یہ ہے ”تم لوگ اپنے رب کو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارتے رہو“ کی تفسیر پڑھا رہے تھے اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا وہ کونسا طریقہ ہے جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ کیونکہ اعلانیہ ذکر سے غیر شخص واقف ہو جاتا ہے اور دل سے ذکر کرو تو شیطان انسان کے لبو میں گردش کرتا ہے وہ واقف ہو جاتا ہے اس پر حضرت صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ علم لدنی ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اگر کوئی ولی اللہ بن جائے تو وہ سکھاسکتا ہے اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اللہ کی تلاش میں نکل پڑے ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن ایک باغ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک بزرگ آنکھ لٹکے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے احرام میں کھڑے ہو گئے تو اس بزرگ نے فرمایا اے جوان تم میں بزرگی کے آثار پاتا ہوں اس لیے میں تمہیں ایک سبق بتاتا ہوں تاکہ تم پر اسرار کھل جائیں حوض میں تڑک پانی میں غوطہ کھاؤ اور دل سے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد اس بزرگ نے فرمایا میں خضر علیہ السلام ہوں اور تم کو اپنی فرزندگی میں لیتا ہوں اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بہت عجیب و غریب اسرار کھلتے گئے اس کے کچھ عرصہ بعد ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی خدمت میں پہنچ کر ان کے مرید ہو گئے ایک مرتبہ ایک درویش کو یہ کہتے سنا کہ اگر خدا مجھے جنت اور دوزخ میں انتخاب کی اجازت

دے تو میں دوزخ انتخاب کروں گا اس لیے کہ میں نے ہمیشہ نفس کی مخالفت کی ہے اور جنت نفس کی مراد ہے اس لیے جنت میں نہیں جاؤں گا اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بندے کو اختیار سے کیا کام مالک جہاں بھیجے چلا جائے جہاں ٹھہرائے ٹھہر جائے بندگی اسی کا نام ہے نہ کہ وہ جو کہ تم کہہ رہے ہو اس پر اس نے کہا کہ کیا سالک پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے فرمایا اگر سالک فتنائے نفس کو نہ پہنچا ہو تو غصہ کے وقت شیطان اس پر غلبہ پاتا ہے لیکن جو اس مقام سے گزر جائے تو اسے غصہ نہیں آتا بلکہ غیرت آتی ہے اور جہاں غیرت ہو وہاں سے شیطان دوڑ جاتا ہے ایسی صفت اس بندے میں ہوتی ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں سنت ہو وہ آٹھ کھات جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے مقرر کردہ ہیں۔

☆ ہوش دردم یعنی خیال رکھنا کہ کوئی سانس اللہ کی یاد سے غافل نہ رہے
☆ نظر بر قدم یعنی چلنے پھرنے میں نظر قدم پر رکھے تاکہ سوائے اللہ کی حضوری کے کوئی اور خیال نہ رہے۔

☆ سفر در وطن یعنی بری عادتوں سے صفات ملکوتی کی طرف ترقی حاصل کرے۔
☆ خلوت در انجمن یعنی ذکر کا خیال ایسا پختہ ہو جائے کہ خواہ کیسی ہی مجلس میں کیوں نہ ہو دل اللہ کی یاد اور حضوری میں رہے۔

☆ یاد کر یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے۔
☆ بارگشت یعنی ذکر خیال و تصور سے نفی اثبات کو طاق عدد کی رعایت کے ساتھ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ زبان خیال سے کہے اے اللہ میرا مقصود تو ہی ہے اور میری رضا مطلوب ہے پس مجھ کو اپنی محبت و معرفت عطا فرما۔
☆ گنبد داشت یعنی سالک و سالوس نفسانی اور خطرات کو دور کرتا رہے اور دل کو

اللہ کے ذکر میں اور حضوری میں مستغرق رکھے۔

☆ یادداشت یعنی اللہ تعالیٰ کی حضوری میں دوام آگاہی حاصل ہو جائے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت اس حد کو پہنچ گئی کہ ایک نماز کے لیے خانہ کعبہ جاتے اور واپس بھی آجاتے۔

﴿﴾ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عارف ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ علاقہ ریوگر کے رہنے والے تھے جو بخارہ سے اٹھارہ میل پر واقع ہے اور نجد وان سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالحق عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حضرت خالق عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ تھی ان کے وصال کے بعد ان کے خلیفہ حضرت احمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ ان کی جگہ مستشار پر بیٹھے جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے سب کچھ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا روایت ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے موضوع پر ایک رسالہ عارف نامہ لکھا۔

﴿﴾ حضرت خواجہ محمود انجیر فقہوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمود ہے انجیر فقہ کے مقام پر پیدا ہوئے جو شہر بخارہ سے 9 میل پر واقع ہے یہ بخارہ کے قصبہ دایکنہ یا املکنہ کا ایک گاؤں ہے وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اقامت اختیار کی اور کُل کاری کا پیشہ اختیار کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلفاء میں سے ہیں انہوں نے وقت اخیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی حقوق فیض یاب ہوئی ذکر اعلانیہ کسی مصلحت کے تحت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا جو حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک جاری رہا پھر حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر غفی شروع کیا حضرت عزیر علی رامنجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک درویش نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا تو ان سے عرض کیا مشائخ رحمۃ اللہ علیہم میں کون بلند مقام ہے جس کی میں محبت اختیار کروں تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا حضرت محمود انجیر فقہوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اختیار کرنا اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ خود حضرت عزیر علی رامنجی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کو حضرت خضر علیہ السلام نے اشارہ دیا ایک مرتبہ حضرت عزیر علی رامنجی رحمۃ اللہ علیہ حلقہ بتائے سلوک میں مصروف تھے کہ سفید مرغ ہوا میں اڑتا ہوا اوپر سے گزرا اور فصیح زبان میں بولا اے علی مردانہ وہ اس کلمہ کو سنتے ہی اہل مجلس پر بے ہوشی طاری ہو گئی جب کچھ ہوش آیا تو مریدین نے عرض کیا حضرت یہ کون ہے؟ فرمایا یہ میرے مرشد کی روح تھی اس وقت خواجہ کبیر الاولیاء جو اس دار فانی سے رخصتی فرما رہے ہیں ان کے پاس جاتے ہوئے گزرے ہیں حضرت کبیر الاولیاء نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ اپنے دوستوں میں سے (اخیری وقت) کسی کو بھیج تاکہ اس کی برکت سے ایمان سلامت لے جاؤں چنانچہ ان کا خاتمہ بالآخر ہو گیا اور حضرت محمود

انجیر رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عزیر علی رحمۃ اللہ علیہ پر خاص مہربان تھے اس راہ سے گزرتے ہوئے توجہ فرما گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 17 ربیع الاول 516ھ کو وصال فرمایا۔

حضرت خواجہ عزیر علی رامیتھی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت محمود انجیر قصبوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب عزیراں ہے آپ کا وطن رامیتن ہے جو بخارا سے دو کوس پر واقع ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے بلند حال تھے سالک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہی محبت سے حقیقت کو پہنچ جانا اور حضور قلب کر کے واپس آنا ایک مرتبہ کچھ علماء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے دوران گفتگو کہا کہ علماء پوست ہیں اور فقراء مخراس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مخر ہمیشہ پوست کی حمایت میں رہتا ہے۔ کسی نے سوال کیا بالغ شریعت کون اور بالغ طریقت کون آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بالغ شریعت وہ جس سے منی نکلے اور بالغ طریقت وہ جو منی یعنی خودی سے نکل جائے یہ سن کر سائل نے عاجزی سے سر زمین پر رکھ دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا زمین پر سر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو چیز سر میں ہے یعنی خودی اس کو زمین پر رکھ دے ایک مرتبہ اشارہ غیبی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے خوارزم آئے تو ایک خادم کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا کہ فقیر تمہاری رضامندی سے تمہارے شہر میں رہنا چاہتا ہے اجازت ہے تو آ جاتے ہیں ورنہ واپس چلے جاتے ہیں اس خادم نے بادشاہ کی خدمت میں جب یہ پیغام پہنچایا تو دربار میں بیٹھے سب لوگ ہنس دیے اور کہنے لگے یہ لوگ کتنے سادہ طبیعت ہیں اس کے بعد مذاق میں ایک تحریری اجازت نامہ لکھ دیا حضرت عزیر علی رحمۃ اللہ علیہ

روزانہ صبح کے وقت مزدوروں کی تلاش میں گھر سے نکلے اور چند مزدور تلاش کر کے ساتھ لے آتے فرماتے وضو کرو اور نماز ادا کرو اور شام تک ہمارے پاس بیٹھو اور ذکر خدا کرو شام کو آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں مزدوری دیتے اور رخصت کر دیتے اور ایک ہی دن کی صحبت کا اثر ان پر ایسا ہوتا کہ حاضر خدمت ہوئے بغیر انہیں جین نہ آتا جب بہت زیادہ مخلوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گرویدہ ہو گئی تو بادشاہ کو کفر لاحق ہوئی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہر سے نکل جانے کو کہا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اجازت نامہ اسے دکھا دیا اور فرمایا تمہاری اجازت سے ہی تو ہم یہاں ٹھہرے ہیں اب اگر آپ عہد توڑتے ہیں تو آپ کی مرضی اس پر بادشاہ شرمندہ ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کامرید ہو گیا کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بازار میں دیکھ کر طعن مارا کہ عزیزِ بلی بازاری ہے یہ سوت کی خرید و فروخت کے لیے بازار پھرتا رہتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یا عزیزِ ان حق تعالیٰ کو زاری بہت پسند ہے پس عزیزِ رحمۃ اللہ علیہ بازاری کیوں نہ بنے خیال رہے کہ حضرت عزیزِ بلی رحمۃ اللہ علیہ خوارزم کے بازار میں تشریف لے جاتے شام کو سوت بیچنے والوں سے سارا سوت خرید لاتے اور پھر ایک طرف مراقب ہو کر بیٹھ جاتے تو اس سوت سے خود بخود چالیس گز کا باس (یہ کپڑے کی ایک قسم ہے) خود بخود جن جاتا اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ساج پڑ گیا تھا اس کپڑے کا فروخت کرنے پر جو نفع ملتا اس میں سے ایک حصہ علماء پر ایک فقراء پر اور تیسرا حصہ اہل و عیال پر خرچ فرماتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے مرد خدا وہ ہے جس کو کاروبار دنیا خدا کی یاد سے غافل نہ کر سکے فرمایا خدا سے خدا کے سوا کچھ نہ مانگو فرمایا سالک کو چاہیے کہ اپنے نیک عمل کو نہ کیا ہوا تصور کرے اور خود کو قصور وار جانے۔

حضرت بابا محمد ساسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد لقب بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ساس میں پیدا ہوئے جو رامپن سے ایک کوس اور بخارا سے نو میل کے فاصلہ پر ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عزیر علی رامپنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامات گزرے ہیں جب حضرت عزیر علی رامپنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا اور اپنے تمام مریدین کو ان کی تابعداری کا حکم دیا جب حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو تین دن کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم نے اسے اپنی فرزندی میں قبول کیا یہ اپنے وقت کا پیشوا بنے گا حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں انھارہ برس کی عمر میں تھا کہ میرے ماں باپ کو میرے نکاح کی فکر ہوئی انہوں نے مجھے قصر عارقاں میں خواجہ محمد ساسی رحمۃ اللہ علیہ کو بلائے بھیجا تاکہ ان کے قدم کی برکت سے یہ کام بخوبی انجام پا جائے۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی پہلی کرامت میں نے یہ دیکھی کہ پہلی رات ان کی توبہ کے صدقے طبعیت میں بڑا درد پیدا ہوا میں رات کے پچھلے پہر انھا مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کیے پھر سجدہ میں سر رکھ کر دعا گو رہا یہ میں مصروف ہو گیا اسی اثناء میں میری زبان سے نکلا اے اللہ مجھے بلا کا بوجھ اٹھانے کی قوت عطا فرما اور اپنی محبت کا بوجھ اٹھانے کی طاقت بخش دیجئے تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے رات کے معاملہ میں آگاہ اس طرح فرمایا کہ یوں دعا نہیں کرتے بلکہ اے فرزند یوں کہنا چاہیے کہ اے اللہ اپنے بندے کو اپنے فضل و کرم سے اس پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے پھر اگر کبھی بندے پر مصیبت آئی جاتی ہے تو وہ اپنے فضل سے بندے کو

برداشت کی قوت بھی عطا فرماتا ہے اور اس کی حکمت بھی اس پر ظاہر کر دیتا ہے اپنے اختیار سے بلا طلب کرنا دشوار ہے گستاخی نہیں کرنا چاہیے۔ حضرت بابا محمد ساسی رحمۃ اللہ علیہ نے دس جمادی الثانی ۱۱۵۷ھ میں وصال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک موضع ساس میں ہے۔

﴿﴾ حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح النسب سید ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ سے جالما ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت سی بہاریں پیدا ہوئے جو بخارا سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلوانی کرتے تھے ایک دن اکھاڑے میں کشتی کرنے میں مصروف تھے کہ حضرت بابا محمد ساسی رحمۃ اللہ علیہ کا گزرا دھڑ سے ہوا وہ اکھاڑے کے قریب ٹھہر گئے اور بخوران کی طرف دیکھنے لگے ان کے اصحاب نے عرض کیا حضرت اتنے غور سے ادھر کیوں دیکھ رہے ہیں تو جواب میں حضرت بابا محمد ساسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس اکھاڑے میں ایک مرد خدا ہے جس کی بدولت بے شمار لوگ معرفت حق حاصل کریں گے میں چاہتا ہوں اسے شکار کروں اسی اثناء میں حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو وہ ان کے گردیدہ ہو کر رہ گئے حضرت بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ و تعارف نے ایسا کام دکھایا اسی وقت ان کے ساتھ چل دیے وہ انہیں اپنے گھر لے گئے اور خصوصی توجہ سے اپنی فرزندی میں لے کر تربیت فرمائی حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ تیس برس تک بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے حضرت بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مندار شاہ پر جلوہ افروز ہوئے ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بخارا کی جامعہ

مسجد میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ اصحاب کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے ایک کسان اپنے کمیت میں کام میں مصروف تھا اس کے غلام نے اس سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو اس کسان نے کہا یہ مفت خورے ہیں حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ نے نور باطن سے اس کی بات کو جان لیا اور فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لیے دل میں بد اعتقاد ہی نہ رکھو انہیں حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو ورنہ دنیا سے ذلیل و رسوا جاؤ گے حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ کے ان الفاظ پر آپ کے تمام اصحاب حیران رہ گئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ الفاظ کن کے لیے فرما رہے ہیں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ پڑھ کر واپس آ رہے تھے تو دیکھا کہ اس شخص کے گردہ میں شدید درد ہو رہا ہے وہ بالکل قریب المرگ ہے اس شخص کو اٹھا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب لایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر فرمایا اس نے کارگر تیر کھایا ہے اس کا علاج نہیں ہو سکتا اسے واپس لے جاؤ اس کا کام تمام ہو چکا ہے جب اسے اٹھا کر گھر لے جایا گیا تو اس نے دم توڑ دیا کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ اصحاب کی جماعت حضرت جگر دوں انا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کے لیے جاری تھی اچانک راستے میں شیران کے سامنے آ گیا وہ حیران رہ گئے حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور شیر کو گردن سے پکڑ کر راہ سے ہٹا دیا تمام حضرات گزر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضرت یہ کیا معاملہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو خدا سے ڈرتا ہے مخلوق اس سے ڈرتی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ بتادی الاول ۷۷۷ کو وصال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف سو خار میں ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا میرے بعد حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی مطابعت کرنا اس پر لوگوں نے عرض کیا حضرت انہوں نے ذکر اعلانیہ میں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعداری نہیں کی پھر بھی انہیں کی تابعداری کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا یہ حکمت الہی ہے اس میں ان کا کوئی اختیار نہیں۔

حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر اولیاء کرام میں ہوتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب تصرف بزرگ تھے بے شمار کرامات کا ظہور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی سی توجہ سے سالک کو سہل مقام سے علوی مقامات تک پہنچا دیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تربیت میں وافر حصہ حضرت عبدالخالق غجدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ذکر خفی کی تلقین فرمائی اطاعت خدا اور متابعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم صادر فرمایا کہا جاتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فرزندگی میں لے لیا لیکن تربیت کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے خلیفہ حضرت سید امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا کہا جاتا ہے حضرت محمود انجیر فقوی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سید امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ تک ذکر خفی کی بجائے اعلانیہ ذکر ہوتا تھا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت اعلانیہ ذکر کی طرف نہ آئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر خفی ہی کیا اور اسی کی تلقین آگے فرمائی ایک روز حضرت سید امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین کا اجتماع میں فرمایا مجھے حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت اس طرح کرنا جس طرح میں نے بھرپور توجہ سے تمہاری کی ہے خیال رکھنا کسی قسم کی کمی نہ رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھ کر فرمایا میں نے حضرت بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ

علیہ کی بات کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اب دنیا بہاؤ الدین تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کا سورج طلوع ہوتے دیکھے گی پھر نعت خلافت سے نوازا اور رخصت فرمایا حضرت بہاؤ الدین تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے علاوہ بھی بہت سے اولیاء کرام سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کرنے کا موقع ملا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر صرف چار برس تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کا بیان ہے کہ بہاؤ الدین تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری ایک گائے جو حاملہ تھی کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ سفید ماتھے والے بچے کو جنم دے گی چنانچہ حمل کے پورے ایام ہونے کے بعد گائے نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ہی بچے کو جنم دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس تصرف و کمال کو دیکھ کر سب حیران رہ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عبادت و ریاضت اور زہد بہت کیا اولیاء کرام میں ایسی مثال بہت کم ملتی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عجز و انکساری کا عالم یہ تھا کہ کبھی خود کو مخلوق کی ادنیٰ سی چیز سے بھی افضل نہ جانا کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زخمی جانور کو دیکھتے تو اس کی مرہم پٹی کر دیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے برابر حکم کے مطابق عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے حقائق و معرفت میں بلند مقام عطا فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے مقام پر پہنچا تو وہاں پر دو مرتبہ میری زبان سے بھی وہی فقرہ نکلتے لگا لیکن متابعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے صدقہ سے اس مقام سے آگے گزر گیا اور پھر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پاک نصیب ہوئی چنانچہ میں نے اپنے پیارے آکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پاک کو ہی مقدم جانا اور باقی مقام انہیں کے وسیلہ سے ہی پائے اور پھر مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جس مقام سے بلند

کوئی مقام نہ تھا یہاں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حقیقت مجھ پر آشکار کر دی یہ وہ مقام تھا جس کو پائے بغیر جہنم قرار دوستان خدا کو نصیب نہیں ہوتا۔

☆☆☆ اشادات ☆☆☆

کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درویشی و ریش میں مل ہے یا محنت سے حاصل کی ہے تو جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک جذبہ ہے جذبات حق میں سے جس کی بدولت میں فیض یاب ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ذکر اعلانیہ سماع اور خلوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ میں ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے مقبول بحق ہونا ظاہر و باطن میں حق کے ساتھ مشغول رہنا اپنے باطن سے آشنا ہونا اور باقی ساری دنیا سے بیگانہ رہنا اس سے بہتر طریقہ دنیا بھر میں نہیں ہے فرمایا ہمارا طریقہ محبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہے خلوت اور گوشہ نشینی نہیں کیونکہ خلوت اور گوشہ نشینی میں شہرت ہے اور شہرت آفت ہے فرمایا ہماری جمعیت میں اور جمعیت محبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی بشرطیکہ ہر شخص اپنے نفس کی نیکی کرے فرمایا اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اقتداء صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے بڑھ کر کسی اور بات میں نفع عظیم نہیں فرمایا سالک جب لا الہ کہتا ہے تو اس میں اللہ نفس کی نیکی اور لا اللہ میں اثبات حق ہے یعنی فنا فی اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد متابعت یعنی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے فرمایا ذکر کا مقصد یہ ہے کہ کلمہ توحید کی حقیقت تک رسائی ہو اور حقیقت کلمہ توحید یہ ہے کہ ماسوائی کی بالکل نفی کر دی جائے فرمایا سر تو حید تک پہنچنا آسان ہے لیکن سر معرفت تک رسائی مشکل ہے فرمایا

ہمارے طریقہ کا دارودار تین باتوں پر ہے اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ساری زندگی ثابت قدم رہنا اور دوسرا دوام آگاہی اور تیسرا عبادت جس کا ان تین باتوں میں سے ایک میں بھی غفل پڑ جائے تو وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے کیونکہ ہم عزت کے بعد ذلت اور حضوری کے بعد دوری سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں فرمایا ذکر کی تعلیم کسی کاں سے مکمل ہونی چاہیے تاکہ بہتر نتائج برآمد ہوں کیونکہ تیرا اگر بادشاہ کے ترش سے لیا جائے تو شایان حمایت ہوتا ہے فرمایا جس کسی نے ہمارا جوتا بھی سیدھا کیا ہم اس کی شفاعت کریں گے تو شیخ کی طرح بن تو شیخ کی طرح نہ بن شیخ کی طرح بن کا مطلب دوسروں کو روشنی پہنچا شیخ کی طرح نہ بن کا مطلب کہ تو اپنے تئیں تاریکی میں نہ رکھ کسی نے سوال کیا کہ کوئی علم منطبق پڑھے تو کس نیت سے فرمایا حق و باطل میں امتیاز کی نیت سے فرمایا مرید سے احوال کا ظاہر ہونا شیخ کی کرامت ہے فرمایا ہم فضلی ہیں دوسو آدمی تھے جنہوں نے طلب کے کوچے میں قدم رکھا مگر خدا کا فضل مجھ پر بہا کسی نے کہا کوئی کرامت دکھائیں فرمایا ہماری کرامت ظاہر ہے باوجود اسے گناہوں کے ہم روئے زمین پر چل رہے ہیں۔

حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے داماد اور خلیفہ اول ہیں حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت سے طلبوں کی تربیت پر لگا دیا تھا حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرمایا کرتے کہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تصور شیخ میں ایسا کمال حاصل تھا کہ مرض الموت میں بھی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ

علیہ کو موجود دیکھتے ان سے باتیں کرتے اور سنتے تھے ۵۶ھ میں رجب کی ۲۲ تاریخ کو وفات پائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک قصبہ چغتایاں میں ہے۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خاموشی تین صفتوں سے خالی نہیں ہونی چاہیے خطرات کی نگہداشت یا دل کے ذکر کا مطالعہ جو کویا ہو گیا ہو یا ان حالات و واقعات کا مشاہدہ جو دل پر گزرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحبت سنت موکدہ ہے اولیاء کی صحبت میں ہر روز یا ہر دوسرے روز جاؤ ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھو اگر مرشد کا در ظاہری طور پر دور ہو تو پھر ہر مہینے یا پھر دو مہینے کے بعد ضرور حاضری دو اور اپنے ظاہری و باطنی معاملات شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرو اور اپنے گھر میں ایسی جگہ بناؤ جہاں روزانہ بیٹھ کر ان کی طرف متوجہ ہو سکو۔

حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخي رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے ہے لیکن چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تکمیل حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ انہی کے خلیفہ کہلائے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بخارا سے سفر کی اجازت دی تو اشارۃً حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت کا حکم دیا تھا جب حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تو میں شلح کش سے بدخشاں چلا گیا تھا اسی دوران مجھے چغتایاں سے ایک خط ملا علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر میں اشارۃً

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے متابعت والے فرمان کا ذکر تھا اس خط کے بعد میں چغانیاں حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند سال ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتا رہا۔ حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی یوں تو سب پر لطف و مہربانیاں تھیں لیکن یہ فقیر ان کی خصوصی کرم نوازیوں کا مرکز رہا جب ان کا وصال ہوا تو پھر ان کے فرمان کی روشنی میں کہ انہوں نے جو دولت مجھے عطا کی ہے اسے لوگوں تک پہنچانا جو مجلس میں ہوں انہیں وعظ و خطاب کے ذریعے جو دور ہوں انہیں مکتوبات خط و کتابت کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں خود کو اس قافلہ نہ سمجھتا تھا لیکن ان کے فرمان کو حکمت سے خالی نہ سمجھا اسی بات کے پیش نظر طریقہ کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بڑے رکن تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم تفسیر اور دوسرے علوم دینیہ میں تصانیف تحریر فرمائیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قاری کی مشہور تصنیف بھی ہے جس کا قلمی نسخہ بعض لوگوں کے پاس موجود ہے ماضی میں ۸۵۱ھ کو وصال فرمایا حزار مبارک موضع ملکو جو واقع حصار علاقہ ماوراء النہر میں ہے۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ کو حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ قیامت کے دن میں کس عمل کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قرب حاصل کروں تو انہوں نے فرمایا شریعت پر عمل کرنے سے۔

﴿﴾ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم عبد اللہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۹۵ھ میں وصال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے مجدد تھے اس دور کا بادشاہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت سے فیض یاب ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں داخل ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے اور تکمیل سلوک خواجہ چرخي رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت کرامات اور تصرفات کا ظہور ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات طالبان طریقت کے لیے راہ نجات ہیں۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبادت سے مراد یہ ہے کہ مرید اوامر پر عمل کریں اور نواہی سے پرہیز کریں عبودیت سے مراد حق سبحانہ کی جناب و جہ و اقبال ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہماری زبان دل کا آئینہ ہے اور دل روح کا آئینہ ہے اور روح حقیقت انسانیت کا آئینہ ہے اور حقیقت انسانی حق تعالیٰ کا آئینہ ہے حقائق غیبیہ غیب ذات سے دور دراز قاصد ملے کر کے زبان پر آتے ہیں اور یہاں صورت لفظی قبول کر کے مستعدان حقائق کے کانوں میں پہنچتے ہیں فرمایا ہم اگر شیخی کرتے تو جہاں میں کسی شیخ کا کوئی مرید نہ ہوتا لیکن ہمارے ذمہ اور کام ہے اور وہ شریعت کو رواج دینا اور مذہب کی تائید کرنا اسی لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ بادشاہوں کی محبت میں جلیا کرتے اور اپنے تصرف سے انہیں مطیع کرتے اور ان کے ذریعے شریعت کو رواج دیتے تھے۔

مولانا محمد زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ

کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ یعقوب چغنی کے نواسہ ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے اس سلسلہ کے سلوک سابق میں مشغول ہو گئے تھے جب خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سنی تو حصار سے شرفہ روانہ ہوئے اور شرفہ میں پہنچ کر قلعہ وانسرا میں اتر کر صاف ستھری پوشاک پہن کر حضرت خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی تیاری کرنے لگے کیونکہ وہاں سے حضرت خواجہ کاسکن تین کوس دور تھا ادھر خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا کہ مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ ہماری ملاقات کو آ رہے ہیں چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لیے گھر سے نکلے مریدین بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے مریدین نہ جانتے تھے کہ ہم حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہاں جا رہے ہیں حضرت عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ جب وہاں پہنچے جہاں مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ ٹھہرے ہوئے تھے تو مولانا کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ دوڑے چلے آئے قدموں پر بوس لیا اور خلوت میں اپنے احوال بیان کیے حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیعت کر کے وہیں درجہ تکمیل تک پہنچایا اور خلافت عطا فرما کر رخصت کر دیا یہ دیکھ کر حضرت کے کئی مریدین بہت حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ پہلی ہی ملاقات میں خلافت و اجازت فرمادی حالانکہ ہم برسوں سے خدمت میں مشغول ہیں تو جواب میں حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ چراغ تیل ہی تیار کر کے لایا تھا فقط روشن کرنے کی ضرورت تھی وہ ہم نے کر دیا اس سے حضرت مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت کے چند روزہ قبل ہی زہد و عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور تجرید و فقرید کی حالت میں مست و بے خود ہو کر جنگل ویرانوں میں گزر بسر کرتے تھے ایک روز بھوک کی شدت سے آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے فرمایا اگر صبر و قناعت مطلوب ہے تو مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ تم کو صبر و قناعت عطا کر دی جائے گی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درجہ تکمیل تک پہنچا دیا ان کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم اور سجادہ نشین بنے روایت ہے کہ شیخ حسین خوارزمی اپنے زمانے کے شیخ تھے ان کی عادت تھی کہ جس جگہ جاتے وہاں کے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کی نسبت سلب کر لیتے ایک مرتبہ ان کا گزر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شہر سے ہوا تو وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی صحبت میں بیٹھنے لگے حضرت حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سلب کرنے کی کوشش کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اندر ہی اندر ان کی نسبت کو سلب کر لیا جب حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو خالی پایا تو پریشان ہوئے پھر نہایت عاجزی سے درخواست کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے توبہ کرو کہ آئندہ ایسی حرکت کسی سے نہ کرو گے انہوں نے وعدہ کیا تو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توبہ فرما کر انہیں رخصت کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۹۷ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت مولانا خواجگی الملکی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک خواجگی ہے جس کے لفظی معنی منسوب بہ خواجہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری و باطنی تربیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کی موضع امکیہ میں رہا کرتے جو بخارا کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اسی گاؤں کی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو الملکی بولتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر بالبحر سے پرہیز فرماتے اور حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے اصل طریقہ پر کاربند تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس برس منہ خلافت پر متمکن رہے مہمانوں کی خدمت خود کرتے ان کا کھانا خود لاتے ان کی ہر طرح سے اعانت خود فرماتے حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی بزرگ ہو چکے تھے کہا جاتا ہے ایک رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے بہت سے خادم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے ایک خادم کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا خادم کو خیال آیا کہ حضرت اگر مجھے جوتا عنايت فرمادیں تو کیا ہی اچھا ہوتا لیکن حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ اس خادم کے خیال سے بذریعہ کشف آگاہ ہو گئے اور فرمایا اے جوان جب تک کانٹا نہ چبھے پھول ہاتھ نہیں آتا ایک مرتبہ تین طالب علم مختلف ارادوں کی نیت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے دو کی حاجتیں کھانے پینے سے تھیں وہ پوری ہو گئیں اور تیسرے کی حاجت ناجائز تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں درویشوں کو جو کمالات عطا ہوئے ہیں وہ صرف اتباع شریعت کی بناء پر ہوئے اسی لیے وہ غیر شرعی حاجتوں کی طرف نہ خود رجوع کرتے اور نہ ہی کسی کی مدد کرتے ہیں فرمایا درویشوں کے پاس امر مباح کی نیت سے بھی نہیں آنا چاہیے کیونکہ بسا اوقات وہ ایسے کاموں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور آنے والے بے اعتماد ہو جاتے

ہیں اور ان کی محبت سے محروم رہتے ہیں فرمایا درویشوں کے پاس خالص رجوع الی اللہ کے لیے آنا چاہیے تاکہ فیض باطنی سے کچھ حصہ نصیب ہو۔

﴿﴾ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجگی ملکگی سے خلافت ہے کہا جاتا ہے کہ بچپن ہی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بزرگی کے اثرات موجود تھے۔ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ علوم ظاہری سے زیادہ درویشی کا شوق طبیعت پر غالب تھا اس لیے بہت سے بزرگان سے ملاقات کی ان سے فیض پایا آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور شریف لائے تو یہاں سارا دن درویشوں فقیروں کی تلاش میں رہتے ان سے ملاقات کے شوق میں گلی گلی پھرتے ویرانوں پہاڑوں میں جاتے ایک مرتبہ ایک قبرستان کے قریب ایک عجیب مجذوب جو صاحب حال تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پیچھے پیچھے پھرنے لگے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر گالیاں دیتا پتھر اٹھا کر مارتا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ بھر بھی اس کے پیچھے رہتے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر بھاگ جاتا پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صدق دل کے بیش نظر ایک دن اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قریب بلایا اور خصوصی توجہ اور دعاؤں سے نوازا جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے حد فوائد حاصل ہوئے کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ نماز کے دوران مسجد میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینے سے عینت ناک آواز ظاہر ہونے لگی امام کے سلام پھرتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے مسجد سے باہر آئے اور تین آدمیوں کے ہمراہ گھر میں ہی نماز ادا کرنے لگے بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دوران نماز آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رخ قبلہ کی طرف بھی ہے اور نمازیوں کی طرف بھی ہے یہ حال دیکھ کر نمازیوں پر حشی طاری

ہو جاتی روایت ہے کہ ایک خراسانی جوان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر اس نیت سے مجاور رہا کہ اسے اس بات کی خبر ہو جائے کہ اس دور میں کمال ہستی کون ہے تاکہ یہ اس کی بیعت کر لے جب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ دینی جلوہ گر ہوئے تو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس جوان کو انہیں باطن میں دکھایا گیا اور فرمایا گیا کہ تھیں یہ سلسلہ کے اس بزرگ کی خدمت لازم پکڑو وہ جوان انہیں ڈھونڈتا ہوا جب پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ساری بات بیان کر دی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں کسی اور کے متعلق اشارہ کیا ہوگا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واپس لوٹا دیا وہ دوبارہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر آیا رات کو سویا تو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جسے تم مل کر آئے ہو وہی تمہارے مرشد ہیں اگلے روز وہ جوان خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت سے سرفراز ہو گیا کہا جاتا ہے ایک مرتبہ لاہور میں قحط پڑ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے کھانا رکھا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے جاؤ فلاں غریب کو دے آؤ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ایک طرف لوگ بھوکے ہوں اور میں کھاؤں چنانچہ کچی دن روحانی قوت پر ہی گزارا کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جمادی الثانی کی 25 تاریخ کو وصال فرمایا وصال سے قبل ایک شخص کی زبان سے نکلا یا اللہ العالمین تو غلبہ شوق سے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے محبت الہی میں آنسو بہنے لگے اس کے بعد اللہ اللہ کا ورد کرتے ہوئے وصال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بلند چوڑا ٹیلا گیا گنبد نہیں ہے اگر کوئی موسم گرما میں بھی حاضری دے تو سخت گرمی کے باوجود وہاں پاؤں کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

فرمایا ہمارے طریقہ میں تمن باتوں پر عمل بجا مل سنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا دوام آگاہی اور عبادت اگر ان تینوں میں سے کسی ایک چیز میں بھی فتور آ جائے تو ہمارے

طریقہ سے خارج ہے، عزت کے بعد ذلت اور قبول کے بعد رد سے اللہ کی پامالی تھی۔

﴿﴾ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک احمد ہے سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ شب جمعہ ۱۲ شوال ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد عبدالاحد نے لیام جوانی میں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی اور ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت طلب کی تو اس پر انہوں نے فرمایا علم شریعت حاصل کرو کیونکہ اس کے بغیر دونوں بے معنی ہے اس پر حضرت عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت نہ پاسکوں اس پر حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے نہ پاؤ تو میرے فرزند رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ سے جو کچھ ہو حاصل کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوران تعلیم ہی حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اور بعد تکمیل علم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ سے تربیت پائی اور سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ کی خلافت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوئی جو تحریری صورت میں تھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اختساب بالطنی سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے قادریہ میں حضرت شاہ سکندر رحمتی رحمۃ اللہ علیہ سے اور خاندان احمدیہ کی خلافت حضرت یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور چشتیہ کی اجازت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ سے ہے بچپن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹپیل ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد آپ کو شاہ کمال رحمتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے انہوں نے اپنی زبان ان کے منہ میں ڈال دی جسے کافی دیر

چوتھے رہے پھر اس کے بعد حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا گھبراؤ نہیں تمہارا بیٹا احمد رحمۃ اللہ علیہ بڑی عمر والا ہوگا اور ایک عالم اور عارف بنے گا اس کی توجہ سے میرے تیرے جیسے کئی پیدا ہوں گے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں مدینہ منورہ جانے کا بہت شوق تھا لیکن اپنے والد کے بڑھاپے کی وجہ سے اس ارادے کو اتاری کیے رکھا جب ان کا وصال ہوا تو سفر حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب دہلی پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دوست حسن کشمیری نے کہا کہ یہاں ایک بڑے صاحب تعارف بزرگ حضرت باقی باللہ رہتے ہیں چلو ان کی زیارت کرتے چلیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر چونکہ تھیں یہ سلسلہ کی نسبت غالب تھی اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اصول تھا کہ وہ کسی کو بذات خود سلسلہ میں داخل ہونے کی تلقین نہ فرماتے لیکن جیسے ہی ان کی نظر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی انہوں نے اپنا اصول توڑتے ہوئے فرمایا تم بڑے سفر پر چلے ہو ذرا تھوڑے دن یہاں درویشوں کی صحبت میں بیٹھو حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان دل و جان سے قبول فرمایا اور ایک ہفتہ قیام کے لیے دہلی رکنے کا فیصلہ کیا ابھی دوسرا دن ہی گزر رہا تھا کہ طبیعت پر حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت غالب آگئی اور طریقہ میں داخل ہو گئے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے قلب جاری کر دیا ترقیات و عروجات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں دکھائی دینے لگے ایک روز حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلوت میں یا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب میرے مرشد حضرت خواجگی املکی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ہندوستان میں سلسلہ کی اشاعت کا حکم دیا تو اس وقت میں نے خود کو اس قابل نہ جانا چنانچہ انہوں نے مجھے استخارہ کا حکم دیا میں نے

استحارہ کے بعد دیکھا کہ ایک طوطی شاخ پر بیٹھا ہے میں نے دل میں سوچا کہ وہ طوطی اڑ کر میرے ہاتھ پر بیٹھ جائے تو میرے لیے اس سفر میں بہت کامیابیاں ہوں گی اس خیال کے بعد طوطی میرے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا میں نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا تو اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی دوسرے روز میں نے یہ واقعہ حضرت ام کلثیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ طوطی ہندوستان کا جانور ہے اور ہندوستان میں ہی تمہارے لیے برکتیں رکھ دی گئی ہیں وہاں ایک بزرگ پیدا ہو گا جس سے ایک جہاں روشنی پائے گا تم بھی اس سے بہرہ ور ہو گے اس کے بعد حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت ام کلثیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ تمہاری طرف تھا جب میں سر ہند پہنچا تو مجھے خواب میں بتایا گیا کہ تم قطب کے پڑوس اترے ہو اور اس کی حالت بھی بتائی گئی میں نے صبح اٹھ کر سب خانقاہوں میں اس قطب کو تلاش کیا مگر نہ پایا کسی کا نہ علیہ ایسا تھا اور نہ ہی قطب کے آثار اس کی پیٹائی پر تھے اس کے بعد میں نے خیال کیا ہو سکتا ہے اس شہر کے کسی بھی فرد میں قطبیت کی قابلیت ہو ہو سکتا ہے آثار بعد میں ظاہر ہوں میں دہلی چلا آیا اور اب جب تمہیں دیکھا تو سارے اثرات تم میں موجود ہیں اسکے بعد حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ سے درجہ کمال کو پہنچا دیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلق خود ہی فرماتے ہیں کہ نبوت کے علاوہ ایک ولی کو جو مقامات عطا ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیے۔ ایک مرتبہ ایک حافظ قرآن پاک فرش پر بیٹھ کر پڑھ رہا تھا جس جانب آپ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے وہ جگہ بظاہر تھوڑی سی اونچی دکھائی دیتی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً نیچے سے چٹائی نکال دی اور حافظ سے قدرے نیچے ہو کر بیٹھ گئے ایک مرتبہ ایک سوداگر کی نسل کی پوری چوری ہو گئی اس سوداگر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رشتہ داروں میں سے ایک جوان پر چوری کا الزام لگایا جو ڈر

کے مارے شہر سے بھاگ گیا سر ہند کے کھوٹال نے جب یہ سنا تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام دوست احباب نسبت داروں کو کسی نہ کسی کام بھیج دیا اور خود اس کھوٹال کے پاس پہنچ گئے اس نے انتہائی گستاخانہ انداز میں سخت باتیں کیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نرمی سے جواب دیا اچانک ادھر سے مولانا طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے انہوں نے کھوٹال کو ڈانٹا اور فرمایا جانتے نہیں ہو تم کس سے باتیں کر رہے ہو کھوٹال نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ دیا اس بے ادبی کو زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ کھوٹال کی اس علاقے کے کروڑی کے ساتھ بڑی لڑائی ہوئی کھوٹال اپنے بیٹوں رشتہ داروں سمیت ایک بالا خانہ پر چڑھ گیا جو بارود سے پر تھا اچانک اس بارود کو آگ لگ گئی جس نے کھوٹال اور اس کے ساتھیوں کو جلا کر رکھ کر دیا۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

فرمایا کرامات کی زیادتی سے ولایت میں افضلیت کی طرف اشارہ نہیں کیونکہ بعض دلی ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن مرتبہ میں بلند ہوتے ہیں فرمایا سالک دو حال سے خالی نہیں ہیں مرید یا مراد اگر مراد ہے تو خوبی ہے ان کے لیے کشش و محبت کے طریق سے ان کو کھینچ کر لے جائیں گے اور اعلیٰ مطلب تک پہنچادیں گے جو ادب و کار ہو گا وساطت سے یا بلا وساطت ان کو سکھادیا جائے گا اگر کوئی لغزش ہوگی تو آگاہ کریں گے اس پر گرفت نہ ہوگی مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات ان کے حال کی کفیل ہیں اگر مرید بہتو بذریعہ سبب یا بے سبب ان کا کام بغیر کامل و اکمل کے دشوار ہے ان کے لیے ایسا پیر ہو جو جذبہ و سلوک کی دولت سے مالا مال ہو اور فناء و بقا کی سعادت سے بہرہ ور ہو یعنی ہر کمال اسے عطا ہو اس کا کلام دوا نظر شفاء مردہ دل اس کی توجہ سے زندہ ہوں اگر ایسا پیر نہ ملے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے ہاتھوں کی تربیت اس سے بھی ہوتی ہے اس کی وساطت سے فناء و بقا

کی دولت کو پہنچ جاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ اشوال بروز جمعہ ۹۷۷ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۸ صفر ۱۰۳۲ھ کو وصال فرمایا مزار شریف سرہند میں ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے قبل اس جگہ کی نشاندہی فرمادی تھی کہ یہاں میرے قلب کا نوار چمکتے ہیں۔

﴿﴾ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں ان کی ولادت پر انہوں نے فرمایا محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہمارے لیے مبارک ثابت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ اشوال ۹۷۷ھ کو پیدا ہوئے پیدائش کے چند ماہ بعد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کی دولت ہاتھ آئی مادر زاد ولی تھے لیکن حصول علم کا حکم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ۱۶ برس کی عمر میں تمام ظاہری علوم سے فارغ ہو گئے کہا جاتا ہے کہ ۱۲ برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میرے بدن سے ایک نور نکلا ہے جس سے تمام عالم نور ہو گیا ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ نور مثل آفتاب کے ہے یعنی اگر وہ غروب ہو جائے تو سارے عالم میں اندھیرا ہو جائے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اس جواب میں فرمایا تم قطب وقت ہو اور ایک جہاں تم سے مستفیض ہوگا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرامین و اشارات بڑے عجیب و غریب اور بلند ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت فیج کمالات ہے کہا جاتا ہے کہ ایک جوگی جادو سے آگ باندھ دیتا تھا اور لوگوں کو اس شعبہ سے حیران کر دیتا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی آگ روشن کر کے بنار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم پڑھ کر دم کر دیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ اس میں بیٹھ کر ذکر و چنانچہ وہ آگ میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہو گیا تو وہ آگ اس کے لیے گلزار ہو گئی۔ روایت ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ امامت فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ

علیہ کے پیچھے نمازیوں کی سو صف بھی ہو جاتی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت پہلی صف والوں کو بخشی سنائی دیتی اتنی ہی آخری صف والوں کو سنائی دیتی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ قلاں رافضی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شان میں گستاخی کرتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت خربوزہ کھا رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خربوزہ پر چھری پھیرتے ہوئے فرمایا لو ہم نے اسے ذبح کر دیا اسی روز وہ رافضی مر گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بڑی اشاعت فرمائی فرمایا ہمارے سلسلہ میں دوچہ کمال کو پہنچنے کا دار و مدار اپنے شیخ کے ساتھ رابطہ محبت پر موقوف ہے طالب صادق اس محبت کی بدولت اپنے باطن میں فیوضات و برکات کی دولت پاتا ہے۔

حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں زہد و تقویٰ اور اتباع شریعت میں بے مثل تھے جوانی کی عمر میں ہی سلسلہ عالیہ کے تمام سلوک و اسباب اپنے والد کی توجہ سے مکمل کیے جب اورنگ زیب عالمگیر نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دہلی پہنچے تو سلطان نے بڑے پر تپاک انداز میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا اور بڑے اعزاز و اکرام سے ان کو شہر لایا گیا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ قلعہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں دو ہاتھیوں کی مورتیاں تھیں جن پر فیلبان سوار تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب تک یہ دو مورتیاں نہ توڑی جائیں میں قلعہ میں نہیں جاؤں گا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل میں بادشاہ نے وہ مورتیاں اور فیلبان تڑوا دیے اگلے دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قلعہ میں موجودگانے والوں بے ریش ناچنے والے لڑکوں اور اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دینے کا حکم

صادر فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کی گئی ایک دن بادشاہ نے ایک باغ کی سیر کی درخواست کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمائی جب باغ میں پہنچے دیکھا تو سونے کی مچھلیاں ہیں ان کی آنکھوں میں بڑے بڑے جواہرات ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو توڑنے کا حکم صادر فرمایا ملازمین نے ذراتاں کیا تو بادشاہ نے حکم دیا توڑ دیا جائے مختصر یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی بدعتوں کا خاتمہ کر دیا۔ روایت ہے کہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اسے جزام (کوڑھ) کا مرض تھا اس نے دعا کی التجا کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی تو اس کا مرض دور ہو گیا کہا جاتا ہے کہ ایک شخص کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں میں غرور دکھائی دیا تو اس نے عزم کیا کہ آئندہ ان کی خدمت میں نہیں آؤں گا رات سویا تو خواب دیکھا کہ کوئل اسے پکڑ کر لے گیا اور ڈنڈے مارتا رہا اور کہتا ہے کہ تو وہ ہے جس نے حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ایسا خیال کیا تجھے خبر نہیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و مقرب ہیں صبح جب آنکھ کھلی تو اپنے عمل سے توبہ کی اور آکر بیعت ہو گیا حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آدھی رات کے وقت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے اور فیوضات و برکات سے اپنا دامن بھرتے ۱۹ جمادی الاول ۱۰۹۵ھ میں وصال فرمایا۔

﴿﴾ حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں حضرت خواجہ محمد مصحوم رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مدارج طے کیے اور بے شمار لوگوں کو راہ حق کا مسافر بنایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف کشمیر میں ہے۔

حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور سلوک طے کیا کچھ سال حافظ حضرت محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر استغراق غالب رہتا چند روز ہر نماز کے سوا افاقہ نہ ہوا نماز کی ادائیگی کے بعد استغراق طبیعت پر غالب آ جانا اتباع شریعت اور زہد و تقویٰ سے بھرپور زندگی بسر فرمائی بہت کم کھاتے پیتے تھے کبھی شدید بھوک لگتی تو پھر کھاتے اپنے مریدین کی بڑے اعلیٰ طریقے سے تربیت فرماتے ان کو ان کی لغزشوں سے آگاہ کرتے ایک مرتبہ ایک مرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ گھر سے چلا تو اس کی نظر کسی نامحرم پر پڑ گئی تھی اسے دیکھ کر فرمایا تم میں خلعت زنا معلوم ہوتی ہے شاید کسی نامحرم پر نظر کی ہے اس کے بعد اس کے حال پر خصوصی توجہ فرمائی کوئی شخص جو ذکر بھی کر کے آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمادیتے تم نے فلاں ذکر کیا ہے اسکے اثرات تمہارے چہرے پر عیاں ہیں ایک مرتبہ بادشاہ نے پوچھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کتنی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اتنی ہے جتنی اپنے مرشد کی خدمت میں بسر کی باقی سب کانٹے ہی کانٹے ہیں کہا جاتا ہے دو عورتیں طریقہ میں داخل ہونے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نور فراست سے فرمایا پہلے تم اپنے عقیدہ بد سے توبہ کرو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس کمال سے نائب ہو گئیں روایت ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخلص نفسانی خواہش کا مرتکب ہوا وہ عورت کے قریب جانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صورت مثالی حاضر ہو کر درمیان میں حائل ہو گئی وہ عورت مارے خوف کے دور جا چھپی اور وہ مخلص نائب ہو گیا اور مارے عداوت کے مدت تک خدمت میں حاضر نہ ہوا۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے ۱۱ رمضان المبارک بروز جمعہ المبارک ۱۱۱۱ھ یا ۱۱۱۳ھ کو پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بادشاہ کے ہاں صاحب منصب تھے اور سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے بادشاہ کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کی خبر ملی تو اس نے کہا کہ بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام مرزا جان تھا جس نے ان کا نام جان جاناں رکھ دیا اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کسی کو بغیر استجارہ کے بیعت نہ کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی زیارت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو اور قلب کی طرف متوجہ ہو جاؤ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تھوڑی دیر میں ہی میرے تمام لطائف جاری کر دیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس توجہ اور مہربانی پر میں بہت خوش ہوا دوبارہ خدمت میں حاضر ہو کر سلوک طے کیا فرمایا ایک روز میں نے آئینہ دیکھا تو میری صورت حضرت محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو چکی تھی چار سال میں انہوں نے ولایت علیا تک پہنچا دیا پھر خلافت مع خرقہ عنایت فرمائی اور ساتھ نصیحت فرمائی عقیدہ اہل سنت رکنا بدعت سے پرہیز کرنا اور سنت پر عمل کرنا ایک مرتبہ نواب نظام الملک ۳۰۰۰۰ روپے بطور نذرانہ لایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول نہ فرمایا تو اس نے عرض کیا راہ خدا میں بابت دیں اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں تمہارا خاناں نہیں ہوں یہاں سے تقسیم کرنا شروع کرو تمہارے گھر تک خود بخود ختم ہو جائیں گے روایت ہے کہ ایک امیر شخص آسموں کا بیخ خدمت میں لایا تو قبول کرنے سے انکار کر دیا اس نے

بہت اصرار کیا آخر دو آم رکھ لیے اور فرمانے لگے دل ان کو بھی قبول نہیں کر رہا اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضرت فلاں امیر شخص میرے باغ سے زبردستی آم اٹھا لیا ہے اس پر آپ نے فرمایا ناعاقبت اندیش لوگ حرام سے فقیر کا باطن سیاہ کرنا چاہتے ہیں ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی کمالات کا منکر تھا ایک قبر کو اپنے یار کی قبر بتا کر کہنے لگا بتائیے میرے دوست کا کیا حال ہے تھوڑی دیر توقف کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جھوٹ نہ بول یہ تو ایک عورت کی قبر ہے ایک مرتبہ ایک قاحشہ عورت کی قبر پر مراقبہ کیا دیکھا تو وہ آگ کے شعلوں میں جل رہی ہے آگ کے شعلے اسے بلندی تک لے جاتے ہیں پھر وہ نیچے گرتی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کلمہ کوٹھی تو ہو سکتا ہے کہ ہماری دعا سے بخشی جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلمہ طیب کے ختم کا ثواب بخشا تو پھر مراقبہ کر کے دیکھا تو اللہ نے اسے بخش دیا ایک مولوی غلام محی الدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رخصتی کی اجازت چاہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں تمہاری راہ میں ایک دیوار دیکھتا ہوں ہو سکتا ہے تم واپس آ جاؤ چنانچہ ایسا ہی ہوا کچھ دن بعد وہ راستے سے ہی واپس آ گیا فرمایا ایک مرتبہ زوارہ کے بغیر سفر شروع کر دیا اللہ نے بیگانوں سے خدمت کا کام لیا ایک مقام پر شدید بارش شروع ہو گئی سردی بہت تھی میں نے دعا کی اے اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بارش سے محفوظ رکھ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہم تنگ منزل تک پہنچ گئے یعنی ہمارے اوپر بارش نہ پڑی روایت ہے محرم کو آپ کے دروازے پر تین نامعلوم افراد نے دستک دی خادم نے دروازہ کھولا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے طے اور کہا کہ مرزا جان جاننا تم ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں اس پر ایک نے طمانچہ کی کوئی ماری جو دل کے قریب لگی نا توانی کی وجہ سے گر گئے لوگوں کو خیر ہوئی تو انہوں نے جراح کو بلایا اسی دوران وزیر شاہی کو پتہ چلا تو اس نے ایک فوجی جراح بھیجا

اور کہا کہ قاتکوں کا ابھی پتہ نہیں چلا جیسے ہی پتہ چلا سزا دی جائے گی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر زندگی ہے تو پہلے والے جراح کے ذریعے بڑھ جائے گی اگر نہیں تو اس جراح کی ضرورت نہیں اور قاتکوں کو ہم نے معاف کر دیا اگر معلوم بھی ہو جائے۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

فرمایا نفس کی مخالفت جس قدر ہو سکے اچھی ہے لیکن نہ اس قدر کر کہ تنگ آ جائے اور اطاعت میں خوشی اور شوق نہ رہے کبھی کبھی اس کے ساتھ غم خواری بھی کرنی چاہیے کیونکہ مومن کے نفس کی رضا باعث ثواب ہے فرمایا ایک مرتبہ ہمارے نفس نے خواہش کی جو ہمیں کھانا کھلائے جو مقصود ہو اس کا پورا ہو جائے اتفاقاً اس وقت کوئی موجود نہ تھا کہ اسے کہا جاتا یہی خواہش ایک بار پھر ظاہر ہوئی اس وقت ایک شخص حاضر خدمت تھا اسے میں نے حکم دیا وہ کھانا لے آیا اس کی ایک مشکل تھی جو حل ہو گئی۔

حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا اپنے بیٹے کا نام علی رکھنا چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی رکھا گیا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جوانی کی عمر میں قدم رکھا تو ادب کی وجہ سے اپنا نام غلام علی رکھ دیا اس نام سے مشہور ہو گئے آپ کا نام عبداللہ بن حکم حضور ربی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا بائیس برس کی عمر میں حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی آرزو کی تو انہوں نے فرمایا جہاں ذوق و شوق ہو وہاں بیعت ہو جانا چاہیے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میرا شوق یہیں ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کر لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عظیم اور بلند مراتب پانے کے باوجود عجز و انکساری کا دامن نہ چھوڑا ایک مرتبہ ایک کتا گھر آیا تو اسے دیکھ کر فرمانے لگا الٹی میں کون ہوں جو تیرے دوستوں کو وسیلہ بناؤں تو اس مخلوق کے وسیلہ سے رحم فرما اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جو بھی طالب آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کی نصیحت سننا پسند نہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے اس سے بچو ایک مرتبہ ایک شخص نے بادشاہ کی نصیحت کی اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ روزہ سے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا افسوس روزہ جانا رہا کسی نے عرض کیا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کون سی نصیحت کی تو جواب میں فرمایا حدیث پاک کی روشنی میں سنتے اور بولنے والا دونوں ہی برابر ہیں ایک مرتبہ آتش دوزخ کے خوف سے بہت روئے تو حضور ربی کرم ربی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا

فرمایا ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام عبد اللہ ہے ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی حضرت میرا بیٹا فوج میں نوکر تھا اب نوکری چھوڑ کر مانگ فقیروں میں بیٹھتا ہے اور بھنگ وغیرہ پیتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت سے فرمایا بیٹھ جا وہ بیٹھ گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت اور اس کے بیٹے دونوں پر توبہ فرمائی اور لطائف جاری کر دیے وہ لڑکا بالکل سیدھی راہ پر آگیا۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں نامرد، مرد، جوان مرد اور فرد۔ دنیا کا طالب نامرد ہے عقی کا طالب مرد ہے عقی اور مولہ کا طالب جوان مرد اور مولہ کا طالب فرد ہے فرمایا تین کتابیں بے نظیر ہیں قرآن پاک، بخاری شریف اور مشنوی شریف فرمایا بھوکا رہنے کی رات درویشوں کی شب معراج ہے۔

﴿﴾ حضرت خواجہ شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اداکن عمر لکھو جانے کا اتفاق ہوا ہم ایک مقام پر ٹھہرے راستے میں ہم نے ایک درویش کو دیکھا جو برہنہ تھا مجھے دیکھ کر ستر کر لیا لوگوں نے اس سے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا جواب میں کہا کہ اس جوان کو ایک اعلیٰ منصب عطا ہونے والا ہے دس برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز بڑی یاری تھی سننے والوں پر بہت اثر کرتی اہل عرب نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت قرآن کی تعریف کی اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علوم شریعت وقت کے جید علماء سے حاصل کیے پھر مرشد کی تلاش کا شوق پیدا ہوا رام پور میں ایک مرتبہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تھی ان سے ملنے کی آرزو بھی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو خط لکھا اور اپنی خدا طلبی کا اظہار فرمایا اس پر انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا اس دور میں شاہ غلام علی سے بہتر کوئی نہیں چنانچہ آپ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی تمام سلوک ابتداء سے انتہا تک فقہ شیعہ یہ مجددیہ کے طے کیے پندرہ برس مرشد کی خدمت کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ خانقاہ میں کچھ لوگوں نے جھگڑا کیا رات کو ایک شخص نے خواب دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے فرما رہے ہیں کہ فلاں فلاں شخص کو خانقاہ سے نکال دو اسی دوران اس شخص کی آنکھ کھل گئی وہ گھبرا گیا کہ شاید میرا نام نہ لے لیا ہو وہ باہر نکلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے لیے وضو بنا رہے تھے اسے دیکھتے ہی فرمایا تم کیوں گھبراتے ہو تمہارا نام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیا صبح کے وقت حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام لوگوں کو جن کارات نام بتلایا گیا تھا خانقاہ سے نکال دیا۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ ربیع الثانی میں رام پور میں پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دس برس کی عمر میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے والد کے ہمراہ زیارت کی اور بیعت ہوئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال پر خصوصی توجہ فرمائی بالکل اسی طرح تربیت فرمائی جیسے باپ اپنے بیٹے کی تربیت کرتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اور حدیث کی کتابیں اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء فقہاء سے پڑھیں اپنے والد کے بعد مسند ارشاد پر بیٹھے پھر دہلی سے بمبائل و عیال ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مقیم ہو گئے اور اس شہر میں سلسلہ کی اشاعت فرمائی پھر اسی شہر میں ربیع الاول میں وصال فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا۔

حضرت خواجہ دوست محمد قدھاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ قدھار کے علاقہ میں پیدا ہوئے بچپن سے کمالات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے ظاہر ہونے لگے طالب علمی کے زمانہ کی بات خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت بابا ولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دینے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک درویش ملا اس نے ہر ایک کے لیے اشارہ فرمایا جب میری باری آئی تو فرمانے لگے کہ یہ اولیاء اللہ سے ہوگا اور زمانہ اس سے فیض پائے گا تحصیل علم کے بعد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کی پھر وہاں سے حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شوق دل میں لے کر غزنی وکابل کے راستہ پشاور پہنچا وہاں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ملی بہت دکھ ہوا وہاں سے کابل واپس آگیا اور ایک مسجد میں تدوین کا عمل شروع کر دیا ایک دفعہ میرے سینہ میں شدید درد ہوا اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا لوگ کہتے ہیں کہ میں ۱۳ دن بے ہوش رہا پھر اس کے بعد مجھ پر غلبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم رہا میں شب و روز رونا رہتا عجیب سی حالت ہو گئی ایک روز حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے جاؤ وہ حضرت غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں میں ہندوستان کی طرف روانہ ہوا جہاں کوئی بھی بزرگ ملتا دعا کرا تا جب بمبئی پہنچا تو ایک شخص کی زبانی سنا کہ شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ شریف کے لیے جا رہے ہیں اور بمبئی تھوڑے دنوں کے لیے رکے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً ان کی خدمت میں پہنچے اور بیعت کی انہوں نے خصوصی توجہ فرمائی اور چند دن میں ہی ولایت صغریٰ تک پہنچا دیا لیکن ابھی طلب کی خواہش کم نہ ہوئی تھی کہ انہوں نے ارشاد فرمایا میں فریضہ حج کے لیے جا رہا ہوں واپسی تک یہیں رہو یا دینی میرے فرزند کے پاس چلے جاؤ میں نے دینی

جانے کا فیصلہ کیا جب حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو ان کو دیکھتے ہی دل نے قرار پکڑا کچھ عرصہ کے بعد حضرت شاہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا حج سے واپسی پر شہر ٹونک میں وصال ہو گیا سخت دکھ ہوا پھر شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ تجدید بیعت کی ایک سال کے کچھ عرصہ اوپر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا پھر انہوں نے اجازت فرمائی جب حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے ہجرت مدینہ کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ کا نگران مقرر کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ زئی شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) میں وصال فرمایا۔

﴿﴾ خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور مرید ہیں بوقت وصال حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے خلیفہ تھے لیکن انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا قائم مقام بنایا اور منہ ارشاد پر بٹھایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار موسیٰ زئی میں مرشد کے مزار کے سایہ میں ہے۔

﴿﴾ حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان کے فرزند ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے صرف سترہ برس کی عمر میں علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد ۱۲۰۳ھ اول ۱۳۱۳ھ بروز پیر نماز فجر کے بعد خرقہ خلافت پہنا اپنے والد کی جگہ منہ ارشاد پر قاتر ہوئے اور بے شمار لوگوں کی تربیت فرمائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف موسیٰ زئی میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

﴿﴾ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے روایت ہے کہ حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ سمیت تین ہستیوں کو خلافت سے نوازا جن میں حضرت سید اصل شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید امیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے تو حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے سواگ روتے کیوں ہو تو جواب میں عرض کیا حضرت یہ دونوں حضرات تو سید زادے ہیں اور میں جٹ ہوں اس پر حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے امد را یک ایسا وصف اللہ نے رکھا ہے جس کی بدولت بے شمار لوگ ہدایت کی دولت پائیں گے پھر زمانے نے دیکھا کہ بے شمار غیر مسلموں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور تربیت سے اسلام کی دولت اور بھولے بھٹکے لوگوں نے منزل کی راہ پائی کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ انگلی کا اشارہ جس شخص کی طرف کرتے وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرنے لگتا غیر مسلم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر راہ بدل لیتے کہ کہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے مسلمان نہ ہو جائیں آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ لاہور تشریف لائے تو وہاں ایک جوان پر توجہ فرمائی تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اس کا بھائی تھانیدار تھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کروا دیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جبراً مسلمان کیا ہے اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آ گئے اور فرمایا اس کو تو میں نے جبراً مسلمان کیا ہے انگلی کا اشارہ اس تھانیدار کی طرف کرتے ہوئے فرمایا تم کو کس نے مسلمان کیا ہے اسی وقت اس کی زبان سے بھی کلمہ جاری ہو گیا۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میانوالی کی عدالت میں

پیشی کے دوران تین حجوں کی طرف اشارہ کیا تو دائرہ کا سلام میں داخل ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دین اسلام کی سر بلندی کے لیے اور احکام شریعت کی اشاعت کے دوران طرح طرح کے مصائب و آکام کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ایک مرتبہ ایک مقدمے کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جیل میں بھی قید رہنا پڑا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جتنا وقت بھی جیل میں گزارا دین کی خدمت کا کام وہاں بھی انجام دیتے رہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی جس انداز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ترویج و اشاعت کی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت فقیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ حضرت گل حسن رحمۃ اللہ علیہ مرشد آبادی حضرت خواجہ عبدالغفور باباجی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بے شمار نامور بستیاں تربیت اور توجہ سے پیدا کیں۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب مشکلات اور تنگیاں حد سے بڑھ جائیں تو درود شریف کا ورد ان سے نجات دلاتا ہے فرمایا جو صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا دشمن ہے تمہاری ان سے دوستی مناسب نہیں فرمایا دعا کرتے وقت تین بار شروع میں اور تین بار آخر میں درود شریف پڑھو کوئی حضور ربی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرنا تو جواب میں فرماتے معراج شریف کی رات کو کوئی شے ہے جو ان سے پوشیدہ رہی۔

﴿﴾ حضرت خواجہ غلام محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں سلوک اور مراقبات حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے ملے کیے حضرت خواجہ سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر دستار باندھتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے تمام مریدین کو تمہارے اور تمہیں خدا کے سپرد کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا حضرت پیر محمد عبداللہ بارسا میں رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو بیعت نہیں کرتے تھے اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خط لکھا جس میں انہیں خصوصی تاکید فرمائی کہ سلسلہ کی اشاعت کرو جو دولت ہاتھ آئی ہے اپنے تک محدود نہ رکھو بلکہ باتو آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی دل فریب اور بارعب شخصیت کے مالک تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بے شمار لوگ تائب ہوئے پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی تعمیر کرایا اور ساتھ مسجد کی بھی توسیع فرمائی۔

﴿﴾ حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں ایک ایسی منفرد اور کامل شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ طالبان کی طریقت کی تربیت اور رہنمائی میں بسر ہوا ان کی زندگی کے حالات پڑھ کر بے شمار آنکھیں وجد میں اٹک بھانے لگتی ہیں ایک طرف بچپن میں علم حاصل کرنے کا شوق تو دوسری طرف غربت کی زنجیروں نے قدموں کو اس راہ کی طرف گامزن ہونے سے جکڑ رکھا ہے معمولی اجرت پر کسی کی بکریاں چراتے اس سے یا تو پیٹ بھرا جائے اور یا پھر یہ سب چھوڑ کر علم حاصل کیا جائے لیکن تنگی پریشانی اور مصیبتیں راہ حق کے مسافروں کو ان کے عزائم سے روک نہیں سکتیں۔ گھر کے قریب تحصیل علم کا مرکز نہ تھا گھر سے دور جانے میں رکاوٹیں بہت تھیں لیکن اللہ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ علم فاسقوں اور فاجروں کو نہیں دیتا بلکہ اپنے دوستوں کو دیتا ہے علم کی جستجو میں کبھی ادھر کبھی ادھر آتے جاتے رہے جب بستی و دھرم والی میں قرآن پاک ناظرہ پڑھ رہے تھے تو اس دوران بڑی آرزوؤں سے ایک جوڑا جوتے کا خریدنا جب رات کو سوئے تو اچانک سیلاب آیا اور وہ جوتے بہا کر لے گیا ایک مدت موشیوں کا چارہ وغیرہ گرمی سردی میں ٹنگے پاؤں لاتے رہے زبان پر کبھی شکوہ نہ لائے صبر و قناعت کا یہ تسلسل ۸۰ برس جاری رہا دن کے وقت گندم کے دانے بھون کر اور رات کے وقت ساگ ابال کر کھالیتے کئی بار قاذو بھی ہو جاتا تو کسی کے در پر مانگنے نہ جاتے فرمایا کرتے مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے رب کے سوا کسی سے مانگوں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کی دولت ہاتھ آئی تو اس کی بدولت درجہ کمال کو پہنچ گئے ان کی بے پناہ اخلاف و مہربانیاں دامن گیر ہوئیں سلوک و اسباق اور مراقبات اور اشارات کی منازل طے کرنے کے بعد خلافت و اجازت سے نوازا دیے گئے ان کی

خدمت میں شب و روز مشغول رہ کر حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کہ جو خدمت ہونا چاہے وہ خدمت کرے کے مصداق بن گئے اپنے مرشد کے وصال کے بعد ان کی اولاد کی خدمت سے منہ نہ پھیرا کبھی ان میں سے کوئی خفا ہو جاتا تو آنکھوں سے اشک بہاتے رہتے اور بارگاہ رب العزت میں دعائیں کرتے مرشد کے صاحبزادگان میں سے کوئی بلا تا تو بڑھاپے میں بھی گھٹنوں کے بل چل کر جاتے ان سے بیا ر و محبت اور عجز و انکساری سے گفتگو فرماتے ایک مرتبہ انہیں مزار نہ پیش کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا آپ پہلے بھی بہت خدمت کرتے رہتے ہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟ تو جواب میں فرمایا یہ سب مال بھی آپ کا اور میں بھی آپ کا کہا جاتا ہے خلافت کے بعد چپ چاپ اپنے آبائی گاؤں موضع تاجہ شمالی میں عبادت و ریاضت اور مراقبات میں مشغول ہو گئے ایک شخص حاجی امیر محمد جس کا تعلق کوٹ سلطان سے تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصی کشش نے اس کے دل پر گہرے اثرات مرتب کیے تو اس نے بیعت کی استدعا کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جواب میں فرمایا میں اس قابل کہاں کہ کسی کو مرید کروں اس نے بہت کوشش کی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ نہ فرمائی وہ آستانہ عالیہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گیا اور مجاہد نقیہ حضرت غلام محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میں حضرت پیر یاروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہونا چاہتا ہوں لیکن انہوں نے مجھے بیعت نہیں کیا اسی وقت خواجہ غلام محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب لکھا جس میں تحریر تھا اگر یہ شخص کسی بد عقیدہ کی صحبت میں چلا جاتا تو اس کے ذمہ دار آپ رحمۃ اللہ علیہ ہوتے جو دولت آپ کو عطا کی گئی ہے اس کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حق دار سمجھ کر دی گئی ہے اس کو مخلوق میں بائیسے پس اس کے بعد حاجی امیر محمد کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمایا اس کے بعد

کوئی ادھر سے کوئی ادھر سے فیض پانے کے لیے آنے لگے اور موضع بلوچہ شمالی انوار و روحانیت کا مرکز دکھائی دینے لگا آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے زہد و تقویٰ اتباع شریعت اور عشق معصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال تھے وقت کے بڑے بڑے علماء فقہاء نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے بے شمار فوائد پائے دین اسلام کی سر بلندی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہے جہاں کہیں دین میں شر انگیزی پھیلانے والوں کے تعلق سنتے تو وہاں فوراً پہنچتے اور احکام شریعت کے مطابق اس کا رد فرماتے عقائد اہل سنت و جماعت پر قائم رہنے کی تبلیغ فرماتے شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والوں کی صحبت سے بچنے کا حکم صادر فرماتے داڑھی کی تلقین فرماتے نماز کی تاکید کرتے ذکر خدا میں مشغول رہنے کی تلقین فرماتے سالکین کو ارشاد فرمایا کرتے سلوک تسلسل کے ساتھ کرونا کہ تمہارے قلوب اس کے عادی بن جائیں اس کی مثال یوں دی کہ ایک عورت چوبے پر بٹھا یا چڑھا دے اور ٹھیک طرح سے آگ جلائے گی تو سالن پک جائے گا لیکن اگر وہ کبھی آگ جلائے اور کبھی نہ جلائے تو اس سے نہ سالن پکے گا اور نہ ہی ذائقہ بنے گا پس اسی طرح سالک کبھی سلوک کرے کبھی نہ کرے تو قلب میں تاثیر پیدا ہونا مشکل ہے فرمایا شیطان مرید پر مختلف طریقوں سے حملہ کرتا ہے دل میں دوسرہ پیدا کرتا ہے کہ ضرورت کیا تھی پیر کے ہاتھ بیعت کی تاکہ مرید بیعت توڑ دے دوسری بار اس وقت جب سالک تسبیح کرتا ہے تو اسے مایوس کرنے کے لیے وساوس پیدا کرتا ہے کہ کیا ضرورت ہے تسبیح کرنے کی کوئی مشاہدات تو ہو نہیں رہے لیکن جب سالک ان خیالات کی بھی پروا نہیں کرتا تو آخری منزل پر اسے مغرور بنا تا ہے کہ اب تو بہت کچھ ہو گیا ہے لیکن اللہ کا فضل شامل حال ہیو کچھ نہیں بگڑتا فرمایا دنیا کی فانی چیزوں سے نفرت میں آخرت کی بھلائی ہے کیونکہ دنیا کی محبت ذلت کا ٹھکانہ

ہے فرمایا دنیا زبرِ بلا سانپ ہے جس کے گھر گھس جائے سب افراد کو ڈس لیتا ہے پس ضرورت کی چیزوں پر قناعت میں ہی آخرت میں چھٹکارا ہے اگر ایسا نہیں تو پھر جان لو کہ دنیا کی صحبت گناہوں کی جڑ ہے فرمایا شکر اور صبر کا دامن نہ چھوڑ اس میں بھلائی ہے بے نمازی نہ ہو کیونکہ نماز نہ پڑھنے سے آدمی نحوست میں گرفتار ہو جاتا ہے فرمایا بیداری قلب چاہے ہو تبیہ کی نماز ادا کرو قبرستان سے گزر دو فاتحہ خوانی کرو بدعتیہ لوگوں کی صحبت سے بچو اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے بے شمار لوگوں کی تنگیاں پریشانیاں اور بیماریاں دور کیں آستانے پر لنگر جاری و ساری ہے دیکھی لوگ آپ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر دولت دین و دنیا سے اپنا دامن بھر کر لے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ تعالیٰ

آپ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں اور آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین ہیں بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فقیر محمد ماورزا دہلی ہے آپ مدظلہ تعالیٰ علم و عمل سخاوت و ایثار اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہیں آپ مدظلہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا فرمایا آپ بڑی سادہ اور پرکشش شخصیت کے مالک ہیں اہل اللہ کا قول ہے کہ ولی وہ ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آئے یقیناً آپ مدظلہ تعالیٰ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے آپ کے چہرہ پر ولایت کے آثار نمایاں ہیں آپ مدظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں مرید اگر ہر روز تسبیح کرتا ہے تو اس کا رابطہ پیر کے ساتھ ہے فرمایا اہل میں درد ہو تو آنکھ بھی روتی ہے فرمایا دین کی خدمت کے لیے ضروری نہیں کہ جیب روپوں سے بھری ہو بلکہ خیر اکام گھر سے نکلنا ہے اگلا کام خدا کا ہے فرمایا ادب میں سب کچھ ہے فرمایا دین من گھڑت باتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا نام ہے فرمایا

ایک سچے مرید کی علامت یہ ہے کہ جو پیر اس کو حکم دے اس پر عمل کرے اگر وہ تسبیح نہیں کرتا تو اس کا پیر سے کوئی رابطہ نہیں فرمایا بہت سارے لوگ اپنے عقیدہ کی حفاظت نہیں کرتے حالانکہ عقیدہ ہی سب کچھ ہے جس کا عقیدہ درست اس کا دین درست جس کا دین درست وہی آخرت میں فلاح پانے والا ہے فرمایا پیر کا کام مرید کی تربیت کرنا بھی ہے نہ کہ فقط اپنی تنظیم کروانا فرمایا محبت رسول مٹنی اللہ غیبیہ ہمارے دلم سب سے بڑا خزانہ ہے اور یہ رسول مٹنی اللہ غیبیہ ہمارے دلم کی سنت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو جس قدر کسی سے محبت کرتا ہے اتنا ہی اس کے طریقہ میں ڈھلتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ بے دینی سے بچائے آج کل دنیا بڑے جادو ٹونے اور بے ڈھنگے طریقوں پر عمل پیرا ہے لوگ نماز روزے اور دیگر احکام کو چھوڑ رہے ہیں اللہ رحم کرے (یہاں حضرت خواجہ صاحب مدظلہ تعالیٰ انگلہاں ہو گئے) اور بے دینی سے بچائے ایک دروۂ مسجد میں بعد نماز عصر پاس بٹھا کر ارشاد فرمایا بیٹا دین کی خدمت کرو اپنے مرشد کے راستہ پر چلو مرشد کی نظر ہر وقت مرید کے حال پر ہوتی ہے دوسرے پیر بھائیوں یا اولادوں رشتہ داروں کی طرف مت دیکھو بلکہ اپنا فرض پورا کرو وہ بہتر جانتا ہے کس سے کب اور کیا خدمت لینا ہے جب پیدا کرتے وقت وہ نہیں پوچھتا کہ کیسا پیدا کرنا ہے اور کس قوم میں پیدا کرنا ہے تو استعمال کرتے وقت بھی نہیں پوچھے گا فرمایا اپنی صبح شام اللہ کی یاد میں بسر کرو آخرت میں یہی کام آنے والی چیزیں ہیں دنیا کا مال دنیا کی چیزیں سب یہیں رہ جاتی ہیں مدینہ منورہ میں ایک شخص زمزم گلاس میں لا کر عرض کرنے لگا حضرت صاحب اس پر دم کر دیں جواب میں فرمایا اب زمزم پہ بھی دم ہوتا ہے یونہی اس کو گلاس لونا کر فرمایا بابا یہ پانی تو ہر طرح سے کال خفاء ہے پھر فرمایا شریعت کی ترغیب ہر وقت دیتے رہتا کہ بھولے بھٹکے لوگ حق کی طرف آتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ تعالیٰ کی عمر دراز فرمائے

اور تدریجی وصحت عطا فرمائے بے شک آپ ایک عظیم شخصیت ہیں اور بلند اوصاف کے مالک ہیں اور دین اسلام کے ایک سچے سپاہی ہیں اور اولیاء کرام کے باکمال سفیر ہیں۔

﴿﴾ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾

اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا سلسلہ اہل زمین کے لیے زکا نہیں چل رہا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود اطہر کی برکت سے اس نے ہر دور میں زمین پر اپنے بندے بھیجے جو راہ حق کی طرف انسانیت کو بلاتے رہے زمین اپنے اندر بار بار جانے کتنی نعمتوں کے خزانے چھپائے اور ظاہر کیے ہوئے ہے آسمانوں پر جانے کتنے لظریب نکارے ظاہر اور غائب ہوتے رہتے ہیں جنگل کو دیکھ کر انسانوں کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خطرناک ہے اس میں درندے ہیں اور درندوں کو بولنے کا موقع دیا جائے تو وہ شہروں پر ایسا ہی اعتراض کریں ہم دریا کو دیکھ کر اس کے پانی سے خوفزدہ ہوں گے مگر دریائی مخلوق خشکی کو اپنی موت سمجھتی ہے غرضیکہ ویرانہ ہو یا پہاڑ، جنگل ہو یا دریا، شہر ہو یا گاؤں، راستے ہوں یا منزل، مبادل ہوں یا آسمان، زمین ہو یا سمندر ہر شے اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور اس کے حکم سے نظام چل رہا ہے کتنی عجیب و غریب اور بڑی بڑی مخلوق بھی اس نے پیدا فرمائی مگر سب میں عزت اس نے انسانیت کو دی اگر فرشتوں کو آسمانوں پر رکھا انسانوں کے اعمال اور معاملات کے لیے پیدا فرمایا انہیں نوری مخلوق بتایا گناہوں سے پاک پیدا فرمایا انسان فرشتے کے مقدر پر ناز کرے تو فرشتے اس مسلمان کے مقدر پر ناز کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن پاک سے وابستہ فرمایا ساری انسانیت میں منفرد اور اعلیٰ مقام انسانوں کے لیے ایمان کی دولت

ہے جس کے پاس ایمان نہیں اس کے پاس کچھ نہیں جس طرح زمین پر بہت سے خزانے ظاہر ہیں بہت سے خزانے ہم مل چلا کر بیچ بو کر پانی لگا کر حاصل کرتے ہیں بہت سے تلاش پر اور بہت محنت، دوشاخ صلاحیت اور کارکردگی سے ضرورتوں کے لیے حاصل کرتے ہیں اسی طرح اس کے بہت سارے بندے ظاہر بھی ہیں اور پوشیدہ بھی ہیں کچھ ڈھونڈنے سے کچھ کے قریب بیٹھنے سے سننے سے اتنا کچھ نصیب ہو جاتا ہے کہ سب کچھ ہی نصیب ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کا مخلوق پر رحم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے کہ جن کی امت کے حصہ میں اس نے عزت و رفعت کی انتہا لکھ دی اور توبہ کے دروازے آخری دم تک کھول دیئے تاکہ پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گناہ گار امت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے نجات پالے آسمانوں کی چمک دمک بر دور میں چاند ستارے اور سورج کی چمک دمک سے اس نے برقرار رکھی اور زمین کو بھی روشنی ان کے صدقہ سے بانٹ رہا ہے آسمان کو اس نے کبھی روشن ستاروں سے خالی نہیں ہونے دیا اسی طرح زمین پر اس نے ہدایت کے روزِ اول سے چراغ روشن فرمائے زمین کے مقدر پر آسمان کی روشنیاں تو کیا آسمان کی ساری مخلوق ناز کرنے لگی اور روشن چراغ کی غلامی کی عرضیاں خالق کائنات کے سامنے پیش کرنے لگی اس مالک اور خالق نے زمین پر اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر ساری خدائی کو ان کا گرویدہ بنا دیا اور ہر اس بندے کو اس نے بھیک دی جس نے درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جا کر بھیک مانگی اُن کے حال پر ایسی عطا ہوئی کہ عطا کی بھی حد ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمدِ مبارک سے پہلے ہم صرف ایسے کرام کے تذکرے سنتے تھے کہ فلاں بستی قصبے قوم میں فلاں نبی علیہ السلام تشریف لائے زمین پر ان کے مزارات کی خبر ہمیں ملتی رہی لیکن مہربان خدا نے جب مہربانی کا نزول اپنے پیارے حبیب علیہ

الصلوٰۃ والسلام پر فرمایا تو اُن کے دامن سے وابستہ لوگوں کے وجود کو معطر و بارکت اور اُن کی قبروں کو ہدایت کا نشان بنا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے مقدس مقامات ہوتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے بعد معزز و مقدس بندے ہو گئے پھر وہ جس مقام پر ہوتے وہ مقام بھی اُن کے فضل و برکت و مقدس ہو جاتا جیسے جنت البقیع کا قبرستان، جنت المعلیٰ کا قبرستان بغداد شہر کے تصور پر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نجف اشرف کے تصور پر امام پاک حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کربلا کے تصور پر حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام، لاہور کے تصور پر حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اجمیر کے تصور پر حضرت محسن الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور پاکپتن کے تصور پر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ لیکن خدا تعالیٰ کے ان بندوں کی نسبت سے شہروں کی برتری اور عزت میں فرق آگیا بغداد شریف، نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، پاکپتن شریف، اُج شریف، ممان شریف غرضیکہ ہر شہر پہلے کوئی ظاہری وقعت نہیں رکھتا تھا مگر خدا تعالیٰ کے بندوں کی آمد سے اُسے اعزاز و کرام ہے۔ یہ سب اس عزت والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے سب کو ملا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ساری عزتوں کو جوڑ دیا اور اُن کی عزت کا صدقہ سب کو عزت بانٹی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لپٹنے والوں کی عزت دائمی (بیشمار رہنے والی) ہے ہم حاتم طائی کی خیرات اور سخاوت کے قصے سنتے ہیں مگر آج حاتم طائی کا کوئی نواز ہوا نہیں مگر حضرت لقمان علیہ السلام کی حکمت کے متعلق پڑھتے ہیں مگر اُن کا فیض یافتہ نہیں مگر لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض کی برکت کہ خلفائے راشدین اور سارے صحابہ رضوان اللہ اجمعین ہمارے امام ہیں اور اہل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم

سب ایمان والے درود بھیجتے ہیں پھر ان کے بعد پھر ان کے بعد پھر ان کے بعد حتیٰ کہ آج کے دور تک فیض کا سلسلہ چل رہا ہے بھیک مانگنے والوں کی قطاریں صبح و شام لگی ہوئی ہیں بھولیاں بھر رہی ہیں فیض تقسیم ہو رہا ہے چمکاؤ سورج کی روشنی سے بھاگ کر سورج کو مٹا نہیں سکتا سورج کی روشنی فوائد حاصل کرنے والوں تک پہنچ رہی ہے مکروں پہ بھی پہنچ رہی ہے اس لیے کہ اُسے خدا تعالیٰ نے روشن فرمایا ہے جس شیخ رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے خود روشن فرمایا انہیں نور بتایا ہدایت کا مرکز بتایا آدمیت کے لیے فخر بتایا باعید نجات انسانیت بتایا وہ کیسے پسند فرمائے گا کہ فیض کا کوئی اور راستہ اختیار کرنے والوں کو بھیک دے اُسے کوارا نہیں اُسے نیکی پسند ہے نیکی دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ لوگوں کی قبول ہوتی ہے جس نے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا اُس نے خدا تعالیٰ کو پالیا وہی اللہ ہے خدا تعالیٰ کا دوست ہے جو خدا کا دوست ہے اُسے کوئی غم نہیں کوئی خوف نہیں اُسے وہ موت نہیں جو موت تمام لوگوں کو آتی ہے اسکی موت بھی حیات ہے اور ایسی حیات ہے کہ زندگی میں تو وہ کئی تقاضوں کا پابند ہوتا ہے مگر بعد از وصال وہ کسی چیز کا پابند نہیں خدا بھی اس کا خدائی طاقتیں بھی اُس کی اور فیض بھی اُس کا، زمانے میں نام بھی اُس کا، زمانہ بھی اُس کا، وہ وقت کا بیٹا اور وقت اُس کا وقت پہلے اپنی مرضی کرتا رہا پھر وقت وہ کرتا ہے جو وقت کا بیٹا چاہتا ہے زمین اُسے اپنی محبت بھری آغوش میں لیے ہوئے ہوتی ہے اور فرشتے اس کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والوں کو خبردار کر رہا ہوتا ہے کہ انہیں مردہ نہیں کہنا جو میرے راستہ میں شہید ہوئے یہ زندہ ہیں یہ مردہ نہیں ہیں ولی اللہ حمید محبت ہے حمید محبت کے کیا کہنے نہ زمانے اُن کے نعوش مٹنے دیتے ہیں نہ زمین اُن کے تکوؤں کے نشان نہ ہوا فضا اُن کے لفظوں کی خوشبو کو چھپنے دیجی

ہے سورج ہر روز چمکتا ہے چاند ہر روز ملتا ہے ستارے ہر روز جھللاتے ہیں مگر ولی اللہ کے نام کی روشنی نہ اُجالوں کی محتاج نہ اندھیروں سے چھپائی جاسکتی ہے بالکل اسی طرح کہ جس طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہزار برس کے بعد بھی انسِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلوں میں زندہ، اُن کے علم میں زندہ، اُن کے اعمال میں زندہ، کبھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بن کر کبھی شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ بن کر کبھی خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ بن کر کبھی خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ بن کر کبھی پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ بن کر کبھی حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ بن کر تو کبھی ان سب کا محبت حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ بن کر۔

نیم جنوری 1931ء بروز پیر کے دن آمنہ بی بی کے وطن سے جام گل محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں انسانیت کی خدمت کے لیے اولیاء اللہ کا سفیر بن کر اہل محبت کی خدمت بن کر طالب حق کے لیے محمد ہدایت بن کر اہل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولادِ علی کرم اللہ وجہہ کا محبت بن کر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا سچا تابع دار بن کر اور گناہ گاروں کے اُچڑے چمن میں بہار بن کر دکھ درد کے ماروں کے لیے پیار بن کر تشریف لائے اُن کے بدن مبارک پر کئی بار ہلکی ہلکی برسات محسوس ہوتی تو دادی اماں اپنی بہو سے فرماتیں دوڑو میرا بیٹا بھیگ نہ جائے مگر جب وہ قریب آتیں تو وہ بارش نہیں بلکہ رحمت کی نورانی برسات ہوتی تھی جو خدا تعالیٰ کے بندوں پر پھینکی ہی میں پڑتی ہے تاکہ گردشِ زمانہ انہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے سکے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے لیے بھی سچے لوگوں کا ہی ہمیشہ انتخاب فرمایا اور انہیں اپنے دور کے لیے بھی سچے لوگوں کی خدمتِ اقدس میں ہی بیٹھنے کا موقع عطا فرمایا تاکہ سچائی کی راہ چلنے والوں کو سچائی کی حدود میں رکھ کر سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری

کے آداب سکھلا دیئے جائیں اور زمانہ میں بھولے بھٹکے لوگوں کو ان کے دم سے ہدایت کی راہ نصیب ہوتی رہے دوری حضوری میں زہر تریاق میں خزاں بہار میں جہالت حکمت میں بقاوت تاجداروں میں نفرت الفت میں تاریکی نور میں پیاری خفا میں اور بربادی عطا میں بدلتی رہے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اُن برگزیدہ اور ظریف بندوں میں سے تھے جنہوں نے دنیا میں رہ کر ایک منفرد اور اصول انداز میں زندگی کی حقیقی منزلوں کو طے کر کے طالبانِ طریقت کے لیے ایسی عظیم مثالیں چھوڑیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ انہوں نے ابتدائی زندگی دنیا کی آرائشوں میں زیب و زینت میں بسر کی جب ان کی والدہ محترمہ حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے تشریف لے جانے لگیں تو انہوں نے دنیوی نعمتوں کی فرمائش کی تو والدہ نے فرمایا میں تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش مند ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نیک بخت خاتون تھیں درود و سلام کے سزاوارنے صبح و شام بھیجتی رہتی تھیں نماز تہجد کبھی قضا نہ کی زندگی بھر اس پر قائم رہیں جب در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا دامن نہری جالیوں کے سامنے روضہ اقدس پر پھیلا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ماں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریاقدس پر اپنے جوان بیٹے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی بھیک مانگنے آئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دریاقدس وہ دریاقدس ہے جہاں تاجدار بھی گدا بن کر آتے ہیں جہاں اونچ نیچ نہیں ہے مانگنے والے کی ذات اوقات نسل نہیں دیکھی جاتی یہاں تو صرف فریادی کی فریاد ہی جاتی ہے یہاں بہت سارے لوگوں کو سوال سے پہلے ہی عطا کر دیا جاتا ہے بن مانگے جھولیوں بھر دی جاتی ہیں یہ وہ دریاقدس ہے جہاں مانگنے والوں کی جھولیاں چھوٹی پڑ جاتی ہیں اور جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے بھیک مل جاتی ہے انہیں اس

دنیا میں تو کیا آخرت میں بھی کمی نہیں رہتی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کے خواب میں آکر انہیں فرمایا میں نے تمہارے بیٹے ظفر اللہ صاحب کو قبول فرمایا وہ میرا سچا محب اور طلبہ گار ہوگا میری محبت میں ساری زندگی بسر کرے گا میرا ایک سچا طالب تمہارے شہر میں آئے گا بس اُسے کہنا اس کی غلامی میں آجائے ہدایت کے سارے راستے اُن کی نسبت سے کھل جائیں گے کوئی کمی نہیں رہے گی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ اس خواب کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خواب میں آئیں اور انہوں نے قبولیت کی بشارت دی خواب کے چند دن بعد حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کوٹ سلطان تشریف لائے اور حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی زیارت کی پھر احرام وادب کے پیش نظر پیدل سفر طے فرما کر فتح پور کے قریب آستانہ عالیہ بارو شریف پہنچ کر بیعت کی۔ (نوٹ: ملتان سے میانوالی پر اسٹیشن مظفر گڑھ چوک اعظم جاتے ہوئے فتح پور سے 6 کلومیٹر قبل ایک سٹاپ وکیل والا آتا ہے وہاں سے دائیں طرف باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف راستہ جاتا ہے)۔ تھوڑے عرصہ میں ہی منزل سلوک طے کرانے کے بعد اجازت و خلافت سے نواز دیا گیا مگر حیات مرشد میں کسی کو بیعت نہ فرمایا اصرار پر اتنا ارشاد فرمایا کہ ذرہ سورج کے سامنے روشنی کا دھوئی نہیں کر سکتا حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اپنی استعمال شدہ دستار عنایت فرمائی بیعت سے وصال تک 46 برس تک نہ تجھ قضا کی نہ مرشد کا دیا ہوا سبق قضا کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں جو بشارت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کو ملی وہاں باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی بدولت تکمیل کو پہنچ گئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو بار بار مکہ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر تہیہ ہوتے رہے انہیں سے

بچیس مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سفر مبارک کرنے کی سعادت ملی ملکین عہدِ خضرؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کی بارش ایسی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال پر ہوئی کہ دونوں جہاں بھلا کے رکھ دیئے پھر یہ کرم فیض میں کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و عادات پر ایسا برسا کہ امتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہر لمحہ ہمدردی یا رومیت سے کلام فرمایا بھولے بھٹکے لوگوں کو اللہ کی اطاعت و بندگی کی طرف نرمی سے بلایا وہ لوگ جن کا کوئی والی وارث نہ ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در پر انہیں عزت ملتی ان کی خالی جھولیاں بھرتیں زمانے کے گناہ گارتوب کا سلیقہ سیکھتے اپنے ٹوٹے بندھن اپنے خالق و مالک سے جوڑتے اس پر فتن دور جس میں ہر قدم پر دین کے قائل اپنے ہی لوگوں میں موجود ہیں سویر نگری کو اندیر نگری میں بدلنے کی سازشیں دین اسلام کے دشمن شب و روز کرتے ہی رہے ہیں نت سے منہ منسوبوں نت سے روپ اور بھس بدل کر قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں کبھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور خلفائے ثلاثہ کے درمیان من گھڑت اختلافی مسائل کو ہوا دینے کی کوششیں کرنے والے کبھی اہل طریقت کی عظمت و بزرگی کا انکار کبھی شرعی مسائل میں رد و بدل کی جستجو کبھی مسلمان کو مسلمان سے جدا کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں اس دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل ایمان کی طبیعتوں میں ان کے سینوں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغ روشن فرمائے انہیں پُر خلوص انداز میں وقت دیا ان کی خدمت کی انہیں غفلت سے بیدار کیا حقیقتِ حال سے آگاہ فرمایا بے شمار لوگ رلو حق سے فرار اختیار کرنے کی بجائے رلو حق کے چے مسافر بن گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صبح و شام اسی کام میں بسر ہوئی بے چینی اور بے قراری کا احساس کسی دنیوی نعمت پر نہ ہوتا بلکہ بے چینی اور بے قراری جب بھی محسوس کی تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی دین سے دوری پر کی جی جی ہے

ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اسے اللہ ہی کے راستہ میں تقسیم فرمایا اور جو کچھ بھی علم حاصل کیا اُسے اُمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صرف کیا یہی وجہ ہے کہ جب محبت الہی پر کلام فرماتے سننے والے لعکبِ مدامت کی برسات اپنی آنکھوں میں دیکھتے دل دنیا سے بے زار دیکھتے قرآن پاک کی نماز کے دوران قرأت فرماتے تو بہت ہی یارے انداز میں ادا لگی فرماتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز بڑی یاری تھی انتہائی لہریب لب و لہجہ تھایں دل چاہتا تھا کہ نماز کی رکعتیں اور لمبی ہو جائیں آپ کا وجود و قرعہ تحرک کا نپ رہا ہوتا آیت میں احکام اور معنی کے اعتبار سے آواز میں تغیر و تبدل ہوتا جاتا چہرے پہ نماز کے بعد ایک عجیب نورانیت اور تابانی ہوتی آنکھوں میں کثرت سے آنسو ہوتے جن سے داڑھی مبارک بھیگی ہوتی کبھی کبھی نماز کے بعد کچھ گھنگو نہ فرماتے اور کبھی کبھی فرمایا کرتے نماز میں وجود کی اللہ تعالیٰ کی محبت میں نئی ہو جانی چاہیے یا اللہ تعالیٰ کو دیکھو یا پھر محسوس کرو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے فرشتے سلام کے بعد کہتے ہیں اے بندے! تجھے خبر ہوئی تو کس کے ساتھ جو کلام تھا تو نماز کے بعد سلام ہی نہ پھیرنا حکم یہی ہے تم نماز میں گویا اللہ تعالیٰ سے چپکے چپکے باتیں کرتے ہو۔

اے لوگو! خواہشوں کے بت توڑ دو اللہ اور اپنے درمیان کسی چیز کو نہ آنے دو وہ بڑا بے نیاز ہے رحم فرمانے والا ہے اپنے بندوں کی حیثیت اور طبیعت کے مطابق اُن پر بوجھ ڈالتا ہے انہیں نوازتا ہے اُن کے دکھ درد مٹاتا ہے کوئی اس کی طرف بڑھو وہ بھی بڑھتا ہے ایک قدم کے مقابلہ میں دس قدم ذرا سوچو! اللہ تعالیٰ سے بڑا محبت کون؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے بندے اس کی محبت میں آگ میں گرائے گئے اس نے انہیں آگ ہی میں نواز دیا گلزار بنایا آگ کو اور رختوں کی بارش فرمائی اسطیقل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلنے کا وقت آیا تو اُس نے جنت سے دنبہ بھیج کر اپنی رحمت سے

نواز حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات کے لیے کشتی بنانے کا فن سکھایا پھر ان کی کشتی کو بچایا حضرت صالح علیہ السلام کی دعا پر پتھر سے اونٹنی کو نکالا حضرت یوسف علیہ السلام کو کوئیں میں سنبالا جیل میں نوازا، زلیخہ کے الزام سے ایک شیر خوار بچے سے کلام کرا کے بچایا پھر مصر کے تخت پر بٹھایا حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا حضرت ایوب علیہ السلام کی کفالت فرمائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلند یوں پر اٹھایا غرضیکہ کس کس کے حال پر رحمت نہیں ہوئی وہ ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندے سے پیار فرماتا ہے میرا اللہ مخلوق پر بڑا مہربان ہے شب و روز اللہ تعالیٰ کی محبت کے متعلق ارشادات فرماتے رہے پھر عقیدہ کی درستگی کے لیے شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انتہائی مؤدبانہ اور ایمان افروز گفتگو فرماتے کہ دل سفر مدینہ اور زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بے چین ہو جایا کرتے حضور ربیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ایسے رنگ میں بیان فرماتے کہنا سمجھ آدی بھی فیض پاتا اور زندگی میں کچھ نہ کچھ تہدیلی کا خواہشمند رہتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد سے محبت، اُن کی خدمت میں بیٹھنا حکم کی پیروی، مرشد کے دیئے ہوئے سلوک و اسباق کی اہمیت بزرگانِ دین سے جچی محبت و نسبت اور صالحین کرام اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، اہل بیت عظام، انبیاء کرام کا ہمیشہ ادب و احترام سے ذکر کرنے کی تلقین فرمائی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واضح حقیقت نصیب ہوئی کہ جس طرح آنکھوں کو بینائی کی مکانون کو صحت کی، زبان کو قوت کیوائی کی، دل کو ہڑکن کی، لبوں کو مسکراہٹ کی، دماغ کو عقل کی، جسم کو جان کی، زندگی کو سانس کی، فضلوں کو پانی حج کی ضرورت ہے اسی طرح انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ضرورت ہے زمین اللہ تعالیٰ کے بندوں سے کبھی خالی نہیں ہو سکتی زمین کے خالی ہونے کا مقصد زمین کی موت زمانے میں قیامت اور قیامت اُس دن

آئے گی جس دن اللہ تعالیٰ کے بندوں سے زمین خالی ہوگی حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں وہ زمین پر آئے زمین آباد ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام قرب قیامت میں تشریف لائیں گے اُن کے جانے کے بعد زمین و آسمان ہر شے فنا ہو جائے گی حقیقت حال سامنے ہے کہ ابھی حضرت امام مہدی علیہ السلام نہیں آئے اس لیے زمین پر نظام قائم ہے اب حضرت امام مہدی علیہ السلام نہیں آئے تو اس کا مطلب زمین پر اُن کی خبر دینے والے موجود ہیں خبر کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کو عطا فرمایا ہے جو لوگوں کو حق کی طرف **بلاتے** ہیں برائی سے روکتے ہیں اس سے زمین پر اللہ کے بندوں کی موجودگی ثابت ہے اور انشاء اللہ رہے گی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عطا کردہ زندگی کے لیے شب و روز خدمات اور ہر اعتبار سے ترویج و اشاعت کی کوششیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور طویل دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں ہڑکتے رہیں گے مہکتی کلیوں کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مسکراتا چہرہ گلاب کے پھولوں کی طرح جو خوشبو سماج میں پکھیرتا رہا ہے اُسے آج بھی فضا نے ہوانے محبت بھرے کلوب نے اپنے اپنے من میں سنبھال رکھا ہے یہ خوشبو جہاں میں پھیلے گی اور فیض کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا بالکل اسی طرح کہ جس طرح ایک مسافر دوران سفر درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں تلے بیٹھ کر سکون پاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر کے آرام کی برکتیں اُسے اگلا سفر جلد از جلد ختم کرنے میں مدد دیتی ہیں بالکل اسی طرح رابو حق کا مسافر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی برکتوں سے اپنی زندگی کی حقیقی خوشیوں سے فیضیاب ہوتے رہیں گے اور من کی مرادیں پاتے رہیں گے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی صحرا میں باران رحمت کی اُمید، اندھیری رات میں سورج کی اُبھرتی کرن اور دن کے اُجالوں کا میابیوں کا سامان، ہدایت سے دور بھٹکنے والوں کے لیے

منزل مقصود، دکھ درد کے ماروں کے لیے وجہ سکون و اطمینان آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی سادگی محبت بھرے کلوب کو جنم دیتی رہے گی رلو حق کے مسافروں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد کی درستگی کے لیے مرتب کردہ اصول انہیں رلو حق سے فرار نہیں ہونے دیں گے وقت ولی اللہ کو اپنا بیٹا بنا کر پالتا ہے زمانہ جتنے مرضی رنگ بدل لے رکن بہن کے انداز بدل لے نت نئی ایجادات سے نظام زندگی میں جو بھی رد و بدل کر دے مگر وقت اپنے بیٹے کے اقوال و افعال کی حفاظت کرتا ہے دوسروں کی زندگی سنوارنے کے لیے اپنی اولاد میں اضافے کے لیے مدد کرتا رہتا ہے وقت محافظ بن کر نیک لوگوں کا محبت بن کر ہمیشہ ولی اللہ کے ساتھ رہتا ہے ولی اللہ کی زندگی کا زندگی میں بھی اور بعد از وصال بھی آفتاب قسمت اسی طرح جگمگا تا رہتا ہے ولی اللہ کی زندگی کی قسمت میں کبھی شام نہیں ولی اللہ خدا تعالیٰ کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہے اسی لیے وہ بے نیاز ذات اپنی تخلیق کی ہر شے کو ان کے تابع کر دیتی ہے ہر صبح ہر دوپہر ہر شام ہر رات ان کے مقام ان کی عظمت کی گواہی دیتی ہے کیونکہ ولی اللہ صبح کو قرآن کی تلاوت کا تحفہ دیتا ہے ہر دوپہر ہر شام ہر رات کو خدا تعالیٰ کی یاد اور بندگی کے بے خلوص نذرانے دیتا ہے اور محبت دیتا ہے یہ گھسیں، یہ شامیں، یہ راتیں ان سے وفا کرتی ہیں اور کہتی ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں مرنے نہیں دیا ہمیں زندہ رکھا یہ صبح اور شام حقیقت حال کو پا کر ایک حقیقت بن جاتی ہیں اور جنہوں نے انہیں ستایا ہوتا ہے اُن کے لیے عبرت کا نشان بن جاتی ہیں آج جتنی بڑی ہستیاں ہیں اُن کے ولادت و وصال کے دن تاریخیں موجود ہیں صدیاں گزر گئیں دن اور رات کے ساتھ وقت اور پہر گواہ ہیں فلاں بندہ دنیا میں آیا تھا دنیا کی ہر شے جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے ان سب تسبیح بیان کرنے والوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عظمت بخشی ان کا امام بھی

انسان کو بتایا اس لیے برٹے جو تسبیح کرتی ہے وہ ان کی کواہ بن جاتی ہے خدا تعالیٰ کے دوست کی برٹے دوست ہے خدا تعالیٰ کے دشمن کی برٹے دشمن ہے حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے لگے سچ بہترین پھل والے درخت ہیں اور جنہیں ابلیس نے چھو دیا وہ کانٹے ہیں دریائے نیل حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو بچا تھا ہے اور درمیان سے پھٹ کر گزرنے دیتا ہے اور منکر خدا فرعون اور اس کے ساتھیوں کو دلوچ لیتا ہے اپنی لہروں میں بہا لے جاتا ہے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچاتی ہے ان کے لیے گزار بن جاتی ہے چھبر خدا تعالیٰ کے منکر نمرود اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کر کے ہٹا کر دیتے ہیں مگر مومنوں کو کچھ نہیں کہتے ایک بے جان چھری جانتی ہے کہ وہ اس گردن پر جو نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ ہے تیز دھاری ہو کر بھی نہیں چلتی غرضیکہ خدا تعالیٰ کے بندوں کو برٹے بچاتی ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جہاں جہاں قدم رکھا برکتوں سے زمین کو بھر دیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہر جہر سے گزرتے برٹے ان پر درود و سلام پڑھتی اور خدا تعالیٰ کے بندے جس نگر سے جس بہتی سے گزرے انہوں نے یاد حق کے وہاں چراغ روشن کر دیئے شجر زمینوں کو پیداوار کے لائق کر دیا باطل بارش چاند ستارے سورج آسمان سب ان کی عظمت کے کواہ ہو گئے روشنیوں اور رحمتوں کی برکت سیٹھے یہ ظاہر ہوتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں اگر غور کرو تو یہ سب ہند گان خدا سے روشنی پاتے ہیں دیدار کرتے ہیں ان کی روشنیاں ان کی مسکراہٹ ہیں ان پر گہن ہند گان خدا کے منکروں پر احتجاج ہے اسے دوست جاگ ہند گان خدا روپوش ہو رہے ہیں۔

آپڑھتے ہیں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبت بھرا کلام جو اس نے میرے لیے چھوڑا تیرے لیے چھوڑا بر اس کے لیے چھوڑا جو دھوڑ رہا ہے جاننے کے

لیے بے چین ہے جو تلاش میں ہے یہ سب کچھ انہیں کے لیے چھوڑا گیا خدا کے بندے کا تقہ ہے احسان ہے اس کی محبت ہے ہر اس بندے کے ساتھ جو اس خالق و مالک سے محبت کر رہا ہے کرنا چاہتا ہے یا کبھی کرے گا ذہنوں پر دستک ہوگئی اب کھڑکی یا دروازہ کھول کر دیکھنے کی ضرورت ہے تیری امیدوں کو روشن کرنے والی صبح کی کرنیں دستک دے رہی ہیں زندگی کو مہکانے والی کلیوں اور پھولوں سے زندگی کا ہر باد جہاں آباد کریں ایک پھول سے گلستان بنائیں ایک سچ سے درخت لگائیں ایک آنسو سے عرش کو بلائیں ایک آہ سے دلوں کو جگائیں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ بندۂ خدا محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندگانِ خدا کا سچا خیر مخلوق خدا کا ایک عظیم خدمت گار اپنی زندگی اے حق کے مسافر تیرے نام کر گیا تجھے پیغام دے گیا آسمان جانیں کتنی مدتوں کے بعد ایسے لوگوں کو ڈھونڈتا ہے کیونکہ طالبِ حق حق کی آنکھوں میں تربیت پاتا ہے آسمان نہیں رحمت کے سائے تلے پاتا ہے ہوا فضا بہار سے نہیں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زندہ رہتا ہے ایک لمحہ کی دوری اُس کی موت اسی لیے تو سورج ٹھنڈی کرنوں سے طلوع ہوتا ہے اس امید پر کہ خدا تعالیٰ کے بندے کی زیارت شاید ہو جائے مگر کچھ نہیں ملتا دوپہر کو جتا ہے روتا ہے پھر ڈھلتا ہی چلا جاتا ہے سرخ پڑ جاتا ہے آہوں سسکیوں سے غروب ہو جاتا ہے دوپہر کو اس کا شدید تپنا اُس کی ناامیدی کو ظاہر کرتا ہے اس کا اویلا ہے اُسے دوستانِ خدا نظر نہیں آتے اور شام کو اُس کی سرخی اُس کی ہجر کی آہیں ہیں کئی بار اُسے بھی زیارت ہوتی ہے پھر شرما کر کبھی بادلوں میں چھپتا ہے بارش میں ٹھارے کرتا ہے بے خود ہو جاتا ہے اپنا وجود کھودیتا ہے دن ہوتا ہے مگر چھپ جاتا ہے حالتِ وجد میں حالتِ محبت میں بے خود ہو کر سب کی نظروں سے اوجھل ہو کر ہلکے خداوندی میں سجدے میں گر جاتا ہے پھر ایک دم جی آبِ و تاب کے ساتھ جلوہ

گر ہوتا ہے اسی طرح چاند بھی اپنی روشنیوں میں قصر قبل کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کبھی چھپتا ہے رات کے اندھیروں میں اپنی ٹھنڈی اور مدہم روشنی کے ساتھ آداب کی تمام شرائط قبول کر کے قیام کرنے والوں کے وقت آنسو بہانے والوں کی زیارت کرتا ہے کبھی اُن کی محبت میں مٹ جاتا ہے کبھی دیدار کے جلوے لوٹ کر ایسا مست و بے خود ہو جاتا ہے کہ ساری غذائی کے سامنے چودھویں کا چاند بن کر ابھرتا ہے اور محبت کرنے والوں کی محبت میں وسیلہ بن جاتا ہے اور پھر چہرے کی مثال چودھویں کے چاند سے دی جاتی ہے اس لیے کہ اس نے بھی وہ چہرہ دکھ لیا ہوتا ہے جو محبت الہی میں پُر نور ہے اُس چہرے کی زیارت کا فیض چاند بابت رہا ہوتا ہے ستارے چمکتے ہیں آسمانوں پر راستہ دکھاتے ہیں زمین والوں کو جب چھپتے ہیں تو سمجھو موسم خراب ہے یہ ان کی ناراضگی ہے اہل زمین سے سمجھاتے ہیں دیکھو ہم نہیں تو تم بھی اب راستہ کہاں سے تلاش کرو گے بندگانِ خدا کے ہو کر ہو اُن کی سنو باقی سب کی چھوڑ دو سب کچھ اُن کے پاس محبوب بھی محبوب کی یاد بھی اور محبوب کا دیا ہوا سب کچھ بھی پھر دن بھر نظر نہیں آتے یہ اشارہ دیتے ہیں اللہ کے بندے تمہاری نظروں سے صرف اوچھل ہیں تلاش کرو میں جائیں گے ایک ملے گا پھر کئی میں جائیں گے بالکل اُسی طرح جس طرح دن میں ایک ستارہ نظر آ جاتا ہے پھر شام کو کئی ستارے نظروں کے سامنے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ پھر یاروسائیں رحمۃ اللہ علیہ، پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ خواجہ دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ خواجہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ حضرت

ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کچھ تیرا آسمان تیرے جہان تیرا لوح و قلم تیرے زمین تیری جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ تیرا اگر توبہ خدا کا ہے خدا کو ڈھونڈنے جب بھی نکلیں گے بندے تک ہی پہنچیں گے پھر بندگانِ خدا کی جماعت پھر ان پر اللہ کا ہاتھ آ رہا حق کے مسافر حق کو ڈھونڈیں اس کے بندوں کی محبت میں ان کے محبت پھرے کلام میں۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عادات و خصائص بچپن میں دوسرے بچوں کی طرح نہیں تھے صاف ستھرا لباس پہنتا، سر کے بال وغیرہ اچھے طریقے سے سلجھائے رکھتا، سیر و سیاحت میں مشغول رہتا، برس کی عمر تک خصوصی توجہ سے کرتے رہے بری صحبتوں اور ماحول سے محفوظ رہے بچپن میں ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نانی اماں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چار پائی پر لٹا کر گھر کے کام کاج میں مشغول ہو گئیں انہوں نے گھر کے برآمدہ میں کام کاج کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نظر ڈالی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بارش ہو رہی تھی وہ دوڑیں کہ کہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بھگ نہ جائیں جب انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خشک تھے بارش کا کہیں نام و نشان نہ تھا (یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم کی برسات تھی) شیخ رحمۃ اللہ علیہ دل لگا کر تعلیم حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ بہادریو کے عباسیہ ہائی سکول میں بحیثیت ایک استاد

کے سرکاری ملازمت اختیار کر لی سخاوت و ایثار کی عادت بچپن سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کا خاصہ تھی کئی بار ساری تنخواہ بھانت دیا کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ڈانٹ ڈپٹ کیا کرتے کہ اصول اور ضابطے سے چلو میا نہ روی اختیار کیا کرو حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اپنی طبیعت میں اصول پرستی کے بہت پابند تھے وہ اپنی تنخواہ نقدی کو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے یعنی ایک حصہ اپنے گھر والوں کی ضروریات کا، ایک حصہ غریبوں کا، ایک حصہ حاجت مند بچوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے رکھتے، ایک حصہ اپنے پیر و مرشد حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ کی طرف جانے کے دوران اپنے ساتھ اگر احباب وغیرہ ہوتے تو ان پر اور باقی لنگر شریف کی خدمت پر صرف کر دیتے (شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز خود ہی ارشاد فرمایا کہ بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے میری اسی عادت پر کئی بار مجھے عیا بھی گرمیری عادت اس دن سے لے کر آج تک وہی ہے پاس جو کچھ بھی آیا ہے اسے راہ خدا میں خیرات کر دیا اگلے پہر کی کبھی مجھے فکر نہ ہوئی اور جب اگلا پہر آیا بھی تو اللہ پاک نے اس نیک عادت پر مجھے محروم نہ کیا۔

خاندان ولایت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نام آمنہ بی بی رحمۃ اللہ علیہ اور والد کا نام حضرت جام گل محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نہایت نیک اور زاہدہ عابدہ خاتون تھیں حضور مکی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت کرتیں ہر وقت تسبیح ان کے ہاتھ میں رہتی اور پیرائے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتی رہتیں یا د مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے کئی بار رسول کریم صلی

اللہ علیہ واکہ وسلم کی زیارت انہیں نصیب ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ واکہ وسلم کی محبت کے بغیر زندگی زندگی نہیں ہے اپنی عمر کے ابتدائی ایام سے لے کر تا دم وصال صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور شب بیداری کرتی رہیں یعنی فرضی نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی نماز تہجد بھی قضا نہ کی پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں ان رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا ہاتھ ہے۔

حضرت جام گل محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد حضرت جام ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ کے والد ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ چالیس برس لہان کے ریلوے اسٹیشن کے سامنے ایک جامع مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور صالح انسان تھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واکہ وسلم اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بچی محبت تھی مزارات پر حاضری اکثر اوقات دیتے رہتے تھے یہ سلسلہ میں بیعت تھے اور اوو وظائف پر خصوصی توجہ دیتے حضرت غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید عبدالوہاب شاہ دائرہ دین پناہ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی کرم نوازیاں ان کے شامل حال تھیں اور ان کے فیض باطنی سے مالا مال تھے بڑی پرہیزگاری کی زندگی بسر کی اور لقمہ حلال خواہ کم بھی ہوتا اس پر اکتفا کرتے فرمایا کرتے رزق حلال کے بغیر عبادت میں لذت حقیقی نصیب نہیں ہوتی عمر کے آخری چند سال کو شہ نشینی اختیار کر لی اور شب و روز ذکر و مراقبات میں مشغول رہتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔

حضرت جام گوہر دین رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت جام لال بیگ رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد حضرت جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا بڑے نیک اور پارسا انسان تھے کہا جاتا ہے کہ حضرت جام گوہر دین رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے والد حضرت جام لال بیگ رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی بہت عبادت و ریاضت کی اور ان کی دعاؤں کے صدقہ سے ہی پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازیاں ہوئیں حضرت جام گوہر دین نے بہت زیادہ زہد کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وجد طاری ہو جاتا اس عالم میں ویرانوں میں نکل جاتے اور بھوکے پیاسے محو حیرت رہتے اور بے ہوش ہو جاتے گھر والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسی حالت میں اٹھا لاتے اور روٹی پانی میں بھگو کر اس کے چند قطرات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالے جاتے تو کچھ ہوش آ جاتا چلنے پھرنے کے قابل ہوتے تو پھر ویرانوں میں نکل جاتے اپنی زندگی کے روز و شب اللہ کی یاد میں بسر کر دیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے انسان وہی اچھا جو ذکر خدا میں مشغول رہے ان کے والد جام لال بیگ رحمۃ اللہ علیہ جو مرشد کمال حضرت جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا ہیں انہیں اویسی سلسلہ سے فیض باطنی تھا اور حضرت سید عبدالوہاب شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خلافت سے نوازا بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے انہیں خصوصی فیض ملا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پتیل کے ایک درخت پر سرکنڈوں وغیرہ سے ایک مصلیٰ بنایا ہوا تھا اور جب سب لوگ سو جاتے یہ اس پر بیٹھ کر اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت جام غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے سر حضرت جام غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے پرہیز گار انسان تھے وہ اپنے علاقے کے ذیل دار تھے کھاتے پیتے گمرانے کے چشم و چراغ ہونے کے باوجود عبادت و ریاضت سے غافل نہ تھے میزک کے امتحان میں ایہ کے علاقہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی اس کے بعد ایک بنک میں ملازمت اختیار کی تو پہلے ہی روز سودی کاروبار کی وجہ سے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا گھر آکر زمینوں پر کاشتکاری شروع کر دی سات برس کی عمر میں نماز باقاعدگی سے شروع کی اور تادم وصال صوم و صلوٰۃ کے پابند رہے بڑے خوددار اور غیر متہ انسان تھے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے جب کبھی ٹھنڈا پانی پیتے تو اس کا شکر ادا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اسے پیچھے نہ ملے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے۔

حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ زہد و تقویٰ اور غیرت ایمانی میں اپنی مثال آپ تھے جوانی کی عمر میں ہی عبادت کا شوق طبیعت پر غالب تھا بڑے ایماندار انسان تھے چھوٹی عمر میں ہی چلہ کشیاں شروع کر دیں اس کے نتیجے میں طبیعت پر نحویت و استغراق اس قدر غالب ہوا کہ گلیوں اور بازاروں میں کاغذ اٹھاتے پھرتے کوئی سوچھو بوجھ نہ رہی یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ لٹانی میں کسی ادارے میں ملازمت کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضرت میرا بیٹا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں اس طرح دیوانہ ہو جائے دل نہیں مانتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

ہمارے خاندان کے بزرگوں پر بڑی کرم نوازیاں ہیں مگر میں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کو جب مانوں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ میرا بیٹا جیسے محنت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں کیا تھا اس سے بھی بہتر حالت میں لوٹا دیں اس دعا کے چند ہی دن بعد حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کو چھینک آئی اور اس میں خون کے قطرے باہر گرے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تندرست ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز مکوس بھی ادا فرمایا کرتے تھے (خیال رہے کہ حضرت بابا فرید کچھ شکر رحمۃ اللہ علیہ یہ نماز کوئیں میں اٹھا لک کر ادا فرمایا کرتے تھے اس کے علاوہ بھی بہت سے اولیاء اللہ نے یہ نماز ادا کی روایت میں آتا ہے کہ یہ نماز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ادا فرمائی تھی) شریعت کے خلاف کوئی بات کسی سے نہ سنتے جو کہتے دوسرے کے منہ پر کہتے پیچھے پیچھے بات نہ کرتے حق بات علی الاعلان کیا کرتے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ان عادات و خصال کی وجہ سے ان کو کاس مرد کہا کرتے زیارت حرمین شریفین سے اپنی والدہ کے ہمراہ شرف ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدا میں کسی کی بیعت نہ کی تھی پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ انہیں حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر گئے تو انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہاں چھپائے رکھا انہیں یہ تو مرد کاس ہے اس کے بعد باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خلافت و اجازت سے نواز دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شروع سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شامل حال تھا تا دم و وصل حق پر قائم رہے اور ہمیشہ رزقِ حلال سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی کفالت فرمائی اور زندگی کو یونہی ضائع نہیں ہونے دیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا ثمر آپ کے بیٹے حضرت جام شاہ نصیر باروی صاحب کی صورت عطا فرمایا جنہیں پیر و مرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی اکلوتی بیٹی کا شوہر ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے اور آستانہ عالیہ جاموہیہ کی زیب و زینت کا شرف

بھی آپ کو حاصل ہے ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت جام شاہ نصیر باروی صاحب کے حالات و واقعات یہاں درج کیے جائیں تاکہ سبھی مستفیض ہوں۔

حضرت جام شاہ نصیر باروی مدظلہ تعالیٰ

پیر طریقت رہبر شریعت محبت اولیاء کرام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت جام شاہ نصیر باروی صاحب مدظلہ عالی اپنے عادات و خصائص میں منفرد اور
بے مثل شخصیت کے مالک ہیں آپ کا حال بہت قوی اور عادات نیک ہیں جب سے
آستانہ عالیہ کی خدمت کی ذمہ داری سنبھالی سب کو نحو حیرت میں مبتلا کر دیا آپ کے
اوصاف سے واضح پتہ چلتا ہے کہ آپ بغیر فساد اور الجھن کے امن کے ساتھ سلسلہ عالیہ
کی ترویج و اشاعت کے قائل ہیں اور بہت سے ٹوٹے ٹوٹے لوگوں کو آپ کی تربیت سے قرار
ملا ابتدائی زندگی بظاہر دنیا داری میں گزاری لیکن اب کئی برسوں سے اولیاء کرام کی
مہربانیوں کا مرکز بنے ہوئے ہیں بڑی سلیقہ مندی اور تحمل مزاجی سے حالات کا جائزہ
رکھتے ہیں اور محسوس کروائے بغیر نتیجے تک پہنچتے ہیں آپ کی شفقت اور مہربانیوں کا
سلسلہ اللہ تعالیٰ یونہی قائم رکھے اور آپ کی روحانی توجہ اور ترقی آفتاب کی طرح چمکتی
رہے آپ پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور داماد ہیں حضرت
جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں یکم اپریل 1958ء میں پیدا ہوئے اپنے باپ اور
حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ 1967ء کو 9 برس کی عمر میں
حضرت پیر محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ان کے پاس خر بوزہ پڑا تھا
جوانہوں نے انہیں کھانے کے لیے دیا جب ان کی عمر گیارہ برس ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ

علیہ نے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے انہیں بیعت کے متعلق عرض کیا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ چھوٹی عمر کے لڑکوں کو بیعت نہیں فرماتے تھے لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت کی بدولت یہ منقر و سعادت انہیں نصیب ہوئی جس روز حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ہوا اس روز یہ کہتے ہیں میرے دل میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق پیدا ہوا میں سائیکل پر سوار ہو کر کوٹ سلطان سے آستانہ عالیہ کی طرف چل پڑا جب وہاں پہنچا تو حیران رہ گیا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا اس کے بعد پھر اعلان وغیرہ کرانے اور اطلاعات دینے کے لیے مختلف مقامات پر گئے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سعادت حج بھی نصیب ہوئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ بڑی محبت فرماتے تھے ان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا گاڑی نکالو انہوں نے عرض کیا کہاں جانا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دائرہ دین پناہ جانا ہے ٹریکٹر خریدنے یہ خوشی سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چل پڑے جب دائرہ دین پناہ پہنچے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چوک منڈا چلو یہ وہاں سے چوک منڈا پہنچے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر فرمایا چوک اعظم چلتے ہیں چوک اعظم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ پہنچے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چلو مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر بھی حاضری دیتے چلیں جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ آستانہ پر پہنچے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خبر ہوئے بغیر تمام روپے اپنے مرشد بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر کے لیے پیش کر دیئے جب واپس پلٹے تو یہ فرماتے ہیں میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا اب کہاں جانا ہے انہوں نے فرمایا واپس گھر میں نے عرض کیا ٹریکٹر فرمایا اس کے پیسے میں نے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی تعمیر کے لیے پیش کر دیئے ہیں آپ فرماتے ہیں جب ہم واپس گھر آئے تو چند

روز بعد ٹریکٹر کا بھی بندوبست ہو گیا آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں لاہور وانا علی
 بھویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا تو وہاں ایک بزرگ نے مجھے قریب
 بلا کر فرمایا جام صاحب کو میرا سلام دینا میں حیران تھا کہ یہ بزرگ مجھے جانتے
 نہیں پھر انہوں نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ میں جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سے
 آیا ہوں جب میں واپس آیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلا کر فرمایا سناؤ وانا صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا کیسی رونق تھی وہاں کوئی ملا تو نہیں تھا میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی
 طرف دیکھا تو وہ مسکرا دیے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ وصال سے
 قبل کچھ عرصہ بہت زیادہ علیل بھی رہے انہوں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت زیادہ
 خدمت فرمائی حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ عالی کی طرف سے انہیں اجازت و خلافت ہے
 حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ نے انہی کے ہاتھ تجدید بیعت
 کی تھی 23 اپریل بروز سوموار 2001ء کو جب حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ تعالیٰ دیرہ
 غازی خاں سے واپس عصر کے بعد آستانہ عالیہ جاموئہ پر پہنچے تو انہوں نے ان سے
 عرض کیا حضرت ہماری مسجد کے حافظ صاحب کو بیعت فرمائیں تو انہوں نے جواب میں
 فرمایا اب تم خود بیعت کیا کرو اس وقت میں اور میرے ساتھ ایک پیر بھائی کلیم اللہ
 صاحب اور بہت سے احباب بھی موجود تھے آپ کے ہاتھ بہت سارے لوگ بیعت
 ہو رہے ہیں اور فیض سے پھولیاں بھر رہے ہیں آپ فرماتے ہیں میں کوئی ایسا راستہ
 اختیار نہیں کر سکتا جو مجھ پر یا کسی پر بوجھ بنے میرے پاس جس نے آنا ہے اللہ کے لیے
 آئے اور اپنے رشتے کو اللہ ہی کے لیے رکھے فرمایا بہت سارے لوگوں کی حالت
 ہمارے سامنے ہوتی ہے مگر ہم اس کے سفر اور حاضری کو دیکھ کر کچھ نہیں کہتے اس لیے کہ
 تمہکے مائدے آدمی کو مایوس نہیں کرنا چاہیے آپ فرماتے ہیں میرا عقیدہ ہے جو سیدھے

راستے پر چلتا ہے اس کی حالت خود بتاتی ہے اور جو ٹیڑھے راستے پر چلتا ہے اس کی حالت بھی خود بتاتی ہے اس لیے مجھے کسی سے کچھ بھی کہنے کی حاجت نہیں آپ فرماتے ہیں ہمارے بڑے بزرگ ہمارے لیے اچھا کریں گے تو ہم اچھا کر سکتے ہیں ورنہ ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے فرمایا کامیابی انہی بزرگوں کی نظر عنایت پر ہے ایک مرتبہ بارہ ربیع الاول کی صبح شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر قدموں والی جانب ہاتھ رکھ کر کتنی دیر روتے رہے اور پھر جلوس میں جا کر شریک ہوئے اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت ان کے شامل حال فرمائے اور طریقت کے منفرد طور طریقے انہیں نصیب ہوں اپنے بچوں کو ہمیشہ اچھے اعمال کی تلقین فرماتے ہیں کبھی کسی غفلت پر حمایہ نہیں فرماتے ہمیشہ فرماتے ہیں کہ زندگی کی کامیابی کامیاب لوگوں کے رستے پر چل کر ہی نصیب ہوتی ہے تمام مریدین کو سلوک کی تلقین فرماتے ہیں اور خیر و برکت ان کے دامن سے لپٹی ہوئی نظر آتی ہے بے شک آپ کی شخصیت سادگی میں قیامت کی ادارت تھی ہے آپ کے دل میں اتحاد امت اور اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کا بہت شوق ہے اکثر اوقات اس سلسلہ میں مجالس کے انتظام میں سرگرم عمل نظر آنے لگے ہیں آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے جس وقت چاہتا ہے اپنے بندے کو اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لیتا ہے اس نے ہر بندے کے لیے ہدایت کا وقت مقرر کر رکھا ہے یہ وقت اس وقت سے پہلے نہیں آتا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر اور مسجد کی توسیع کا بہت جذبہ و شوق رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ان نیک ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کے مطابق سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی توفیق بخشے ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سرخرو کرے۔ آمین!

حضرت جام شہید نصیر باروی صاحب کو اللہ پاک نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا

ہے آپ کے بچوں کے دادا جام نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور نانا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ کی بیٹی کی شادی حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ عالی کے بیٹے خواجہ مجید صاحب مدظلہ عالی سے انجام پائی اور خواجہ فقیر محمد مدظلہ عالی کی بیٹی کی شادی جام شاہد نصیر باروی مدظلہ عالی کے صاحبزادہ محمد عبد اللہ مدنی صاحب سے طے پائی اور آپ کے دوسرے بیٹے صاحبزادہ جاسط رحمن کی صاحب کی شادی جام غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ کی نواسی اور پیر مرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر بستی جناب جام ریاض حسین صاحب کی بیٹی سے طے پائی دونوں بھائی ماشاء اللہ اپنے والد محترم کے ساتھ جہاں تک خدمت کا فریضہ ہے انجام دے رہے ہیں بڑی بیاری گھنگو فرماتے ہیں اور اپنے اچھے عادات و خصائص سے دوسروں کو متاثر فرماتے ہیں اور کوشش میں ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اپنی زندگی اپنے باپ کے ساتھ میں کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ نبیہا رکھ پر چلتے ہوئے دین اسلام کی ترویج کا شاعت میں بسر ہو ہر دور میں اللہ پاک ان کی راہنمائی فرمائے اور زمانے کے غیر ضروری کاموں سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور دلوں کی غیر زمینیں ان کے نظر عنایت کے طفیل شاداب ہوتی رہیں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا سینہ اور ان کے والدین کے دلوں کو ان سے ہمیشہ شہدک پہنچے زیارت حرمین شریفین سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی مشرف ہوئے اور وحد میں بھی سعادت حاصل ہوئی ان کی والدہ محترمہ اللہ تعالیٰ ان کی قسمت کے ستارہ کو ہمیشہ روشن رکھے ان سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی محبت تھی اور سلسلہ عالیہ کی عورتوں کے حوالہ سے ساری خدمت یہی انجام دیتی ہیں آپ بہت نیک سیرت اپنے بابا کے نقش قدم پر اور اپنے شوہر اور اولاد کے لیے شب و روز دعاؤں میں مشغول رہتی ہیں طریقت میں خاص سوجھ بوجھ رکھتی ہیں اور گھر گھر یہ کام حق پہنچاتی ہیں زندگی بہترین اصولوں کے مطابق

بہر فرما رہی ہیں عورتوں کے لیے اس پرفتن دور میں اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کے فضل جانے کتنے گھروں کو آباد کیے ہوئے ہے اور اپنے بابا جان رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے شوہر جام شاہ نصیر یا روی مدظلہ عالی کے مریدین کے لیے دعائیں فرماتی ہیں اور اس کی برکتیں ہم اپنی زندگی میں محسوس کرتے ہیں آپ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت فرماتی ہیں اور ان سے بھی شب و روز سب کے لیے دعائیں کراتی ہیں اللہ تعالیٰ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو عزت و شان ہمیشہ عطا فرمائے اور یہ گھر طالبان حق کے لیے ہمیشہ روحانیت کا مرکز رہے اور سب پر رحمت کی برسات ہوتی رہے۔ آمین!

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا واقعہ

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ آپ کو خواب میں ملیں تو اس کے چند روز بعد حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کوٹ سلطان کی عقیدت مند کے گھر تشریف لائے آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی خواب کے پیش نظر انہیں دیکھنے گئے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظریں ان کے چہرہ پر پڑیں تو دل سے ان کے متعجب ہو گئے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر جا کر بیعت کر لی بیعت کے وقت ایک بات عرض کی کہ حضرت میرا سارا خاندان سلسلہ قادریہ میں بیعت ہے اکیلا نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت ہو رہا ہوں خصوصی توجہ فرمائیے گا بندہ محروم نعمت نہ ہے اس پر فقیر بارو رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا انتساب اللہ قادریہ سلسلہ کا فیض بھی ملے گا اور نقشبندیہ سلسلہ کے کمالات بھی عطا ہوں گے بلکہ ہر سلسلہ کی عنایات ہوں گی۔

﴿ خواب میں پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ﴾

جس روز آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت ہوئے اسی رات آپ کو پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا جامِ خضر اللہ بچپن میں میں نے ہی تمہیں اپنی فرزندگی میں لیا تھا اور فقیر بارور رحمۃ اللہ علیہ کو بھی میں نے ہی تمہارے پاس بھیجا ہے۔

﴿ تکمیل سلوک و اجازت خلافت ﴾

پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے حسب وعدہ بیعت کے فوراً بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، حنفیہ، بارویہ کے سلوک و اسباق و مراقبات طے کرانا شروع کیے اور تقریباً آٹھ برس کے بعد اپنی استعمال شدہ دستار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر باندھ کر فرمایا لومیاں ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

﴿ زیارتِ حرمین شریفین ﴾

1966ء میں پہلی بار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سعادتِ حج کے لیے درخواست جمع کرائی تو قرعہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہ نکلا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بے چین سی ہو گئی دل ہی دل میں پریشان ہوئے اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور اپنی عرضی پیش کی۔

ایک اللہ والی بڑھیا سے ملاقات

جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے داتا دربار مراقبہ کیا اس کے بعد اٹھ کر باہر آئے تو ایک میلے کچلے لباس والی بڑھیا سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہوئی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرفات میں ملیں گے اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عرفات میں کیسے ملیں گے قرعہ میں تو نام نہیں آیا اس نے پھر کہا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرفات میں ملیں گے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرفات میں ملیں گے انشاء اللہ اس کے بعد وہ ایک طرف چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد نظروں سے اوجھل ہو گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ جب گھر واپس آئے تو کراچی سے اطلاع آئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً کراچی چلے آئیں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کراچی پہنچے تو وہاں پر بحری جہاز کی خصوصی نشستوں میں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دوست احباب کو سینیٹ میں گئیں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ عرفہ کے دن میدان عرفات میں پہنچے تو اچانک وہ بڑھیا ظاہر ہوئی اور کہنے لگی میرا سلام قبول کر لیجئے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد فوراً غائب ہو گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خاموشی کا حکم دیا۔ جس روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اس روز اس عورت کو ریلوے اسٹیشن کے قریب دیکھا گیا ایک ساتھی جب اس کی طرف گئے تو وہ غائب ہو گئی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہیں

ایک روز بیت الحرام میں عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا چلو عارِ حرا چلتے ہیں ان میں سے کچھ نے نہ جانے پر اصرار کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چلو چلتے ہیں آج عارِ حرا پر جانے کے لیے مل بے چین ہو رہا ہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا تو ساتھیوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ خدا نخواستہ وضو ٹوٹ گیا تو اوپر تو پانی بھی نہیں ملے گا اور ویسے بھی بیت الحرام میں نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کا ہے یعنی دوستوں میں مختلف چہ گوئیاں ہونے لگیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تمہیں خوشی نہیں کہ تم وہ مقام دیکھنے کے لیے چلے ہو جہاں اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ پہلی بار وہی لے کر آیا جہاں سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ برس ذکرِ خدا کیا اور جہاں تک اجر کا تعلق ہے تو میں بیت الحرام میں نماز کا کب انکاری ہوں جیسے بیت الحرام میں بار بار نہیں آیا جاسکتا ویسے ہی یہاں کونسا روز روز آیا جاسکتا ہے پس تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ سارے بند و ست کرے گا (مکہ میں چونکہ سال بھر گری رہتی ہے اسی لیے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے شاید عصر کے وقت کا انتخاب کیا) جب آپ رحمۃ اللہ علیہ عارِ حرا تک پہنچے تو تھوڑا سا اندھیرا ہو گیا ساتھیوں کو یہاں نے بے چین کیا تو دیکھا کہ ایک شخص بڑی تیزی سے عارِ حرا کی طرف پہاڑ پر چڑھتا آ رہا ہے تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ گیا اس کے پاس روشنی کے لیے (لائین) اور آپ زم زم کا گیلن تھا اور ایک بڑا برتن جسے اس نے اپنے کندھوں کے درمیان کمر کے قریب باندھ رکھا تھا کھیل کر پیش کیا اس میں گوشت پلاؤ تھا اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آکر عرض کیا حضرت یہ سب سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے مہمان ہیں اس کے بعد دو برتن لیے بغیر ہی چلا گیا۔

زیارتِ ملکین کتبہ خضرؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ منورہ پہنچے تو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صلوٰۃ والسلام پیش کرنے حاضر ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر استغراق طاری ہو گیا۔ یعنی ہر روز عشاء کی نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دوست تھی تمام کروہاں سے مقام رہائش تک لاتے جب آخری دن آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دینے کے دوران اس قدر بے چین اور اٹھک بار ہوئے کہ ایسے لگا جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرواز کر جائے گی چو کھٹ در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سر رکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں رہنا نہ جائے گا اپنے اس غلام کو سبیں رکھ لیجیے اس کے بعد بہت روئے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اسی دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی انہوں نے ارشاد فرمایا جامِ حقیر اللہ! اس وقت یہاں سے چلے جاؤ تمہیں بار بار یہاں آنے کی سعادت نصیب ہوتی رہے گی اور ساتھ تم میرا میلاد شریف برپا کرنا مجھے اپنے قریب پایا کرو گے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت سنبھل گئی (حضرت پیر یا روسائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو نقلی حج کرنے کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے) لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1966ء سے 1979ء تک مسلسل تیرہ سال حج ادا کیے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دفعہ کسی نے کہا دوسروں کو تو نقلی حج کی اجازت تھیں دیتے اور جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو روکتے تھیں ہیں اس پر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے روکوں ان کو تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بلا تے ہیں غلام کو آکا بلائے اور غلام کیوں نہ دوڑتا ہوا جائے۔

بیر کے دن کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اہمیت
 آپ رحمۃ اللہ علیہ یکم جنوری بروز پیر کو پیدا ہوئے اور پیر کے دن ہی
 پیر یا روسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی پیر کے دن ہی
 آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے خلافت و اجازت سے نوازا اور اپنی استعمال شدہ دستار
 آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سجائی اور پیر کے دن ہی حضور مکی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ رحمۃ
 اللہ علیہ کو زیارت ہوئی اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میلا شریف کا حکم صادر فرمایا۔

میلا شریف

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم مکی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلا شریف
 بر پیر کے دن منایا کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکستین تشریف لائے تو پاکستین
 کے تمام مشہور و معروف نعت خواں خصوصاً شہباز قمر فریدی، محمد صدیق عازمی، غلام
 مرسلین، سعید شاہ جوان دونوں مابین بھی تھے (شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان سے سکول میں تفریح
 کے وقت نعت سنایا کرتے تھے) دیگر نعت خواں حضرات بھی تقریباً ڈیڑھ سال کا رخانہ
 حاجی خورشید میں آتے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ شریف جاتے تو وہاں کے
 لوگوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور و معروف تھے میلا شریف کے حوالے سے
 1966 سے لے کر 1979 تک اور اس کے بعد پھر چند بار اس مقدس سفر پر گئے ہر
 بار میلا شریف وہاں منعقد کرایا بڑے بڑے علماء و فقہاء اور مشائخ عظام اس میں شرکت
 کرتے رہے میلا شریف کی برکات کے متعلق فیوضات جاموئہ کی دوسری مجلس میں
 ہے۔

مزارات سے فیض

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ بزرگان دین کے وصال کے بعد ان کے مزارات سے فیض بڑھ جانے کے قائل تھے فرمایا کرتے نہ ماننے والوں کو کیا کہوں اتنی بڑی ہستیوں کو فیض یاب ہوتا دیکھ کر بھی پردہ میں رہے تو اللہ کی رحمت سے محرومی والا معاملہ ہے اور تو کچھ نہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنا جنازہ پیش کرنے کا حکم، روضہ اقدس سے آواز کا آنا کہ حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ اور مزار کا دروازہ خود بخود کھلنا حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے سو سال سے بھی زیادہ عرصہ بعد پیدا ہو کر ان کے مزار سے فیض پانا، حضرت داتا علی بھویری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے فیض لینا پھر حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا داتا صاحب کے مزار پر فیض یاب ہونا، حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا بھی سب سے فیض یاب ہونا (خود حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے روضہ اقدس پر جب وہ بے ہوشی کی حالت میں تھے تو فرمایا میرا میلا دشرف پیر کے دن کرایا کرنا)۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت طریقت

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت و اجازت تھی انہوں نے وہی نعمت جو سلسلہ دار انہیں عطا ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کو چار سلاسل میں بیعت کی اجازت تھی چار سلاسل کا شجرہ شریف فیوضات بارودہ میں نظم و شعر کی صورت تحریر ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے کئی بار ارشاد فرمایا کہ مجھے چاروں سلاسل میں بیعت کرنے کی اجازت ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی زیادہ تعداد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ہے کچھ لوگوں کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی بیعت فرمایا جن میں میرے بڑے بھائی محمد اکرام صاحب اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز جام ایوب صاحب شامل ہیں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بیعت فرمایا ہو مجھے علم نہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی سب سلاسل کی عظمت اور نسبت کے قائل تھے لیکن سلوک کے معاملہ میں ایک ہی سلسلہ عالیہ کے اسباق ایک وقت میں جاری رکھنے کے اصول پر کاربند تھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی نسبت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر غالب تھی سلسلہ عالیہ قادریہ میں چونکہ پہلے سارا خاندان بیعت تھا سلسلہ سہروردیہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کو خاص نسبت باطن حاصل رہی خصوصاً حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ، جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ، جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ، سید عبدالوہاب دین پناہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت دین پناہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو باطن میں اجازت

وخلافت سے نواز حضرت قُل احمد نوری حضورِ رحمتہ اللہ علیہ کی بھی خاص نظر عنایت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاس حال تھی قادرِ یہ سلسلہ میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے باطن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت سے نوازا اور ظاہر میں سیدِ سراج مدظلہ تعالیٰ نے اجازت سے نوازا یہ خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آئے تھے اور اجازت سے نوازا تھا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے باطن میں حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا ہم آپ کے جام کو کیا نہیں دیتے جو یہ ہمارے پاس زیادہ دیر نہیں رہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی تو انہیں یہ عرض کیا تھا کہ میرا سارا خاندان قادرِ یہ سلسلہ میں بیعت ہے میں اکیلا تفتیشیہ سلسلہ میں بیعت ہو رہا ہوں خصوصی شفقت فرمائیے گا حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر سلسلہ کی نعمت عطا ہوگی انشاء اللہ چنانچہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ پر تمام سلاسل کے اولیاء کی خصوصی شفقت رہی اور فرمایا کرتے تقریباً چودہ ہستیوں سے مجھے اجازت حاصل ہے اپنے تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی مہربانی کو حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت تصور فرماتے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بڑی محبت سے فرمایا کرتے وصال سے چند روز قبل فرمایا کہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے رات مجھ سے قیامت کے دن مدد کا وعدہ فرمایا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفتیشیہ اور قادرِ یہ دونوں میں ہی لوگوں کو بیعت فرمایا دوسرے سلاسل میں بیعت کی روایت نہیں ملتی۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

شیخ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے خاندان سے ہی اپنا تعلق ارشاد فرمایا کرتے تھے اور عملی زندگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عادات و اطوار میں صوفیانہ جھلک نمایاں رہی شرعی معاملات میں مسلک اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے فتاویٰ جات کے تحت فیصلہ صادر فرمایا کرتے اور اسی مسلک کے مطابق تبلیغ فرمایا کرتے یہی مشائخ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم کا شعار رہا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ مجھے ہزار زندگی بھی عطا کرے تو میرا ایک سانس بھی اہل سنت سے جدائی میں نہ گزرے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین، اہل بیت رضوان اللہ اجمعین، تابعین رضوان اللہ اجمعین، اشیع تابعین رضوان اللہ اجمعین کے نقش قدم پر واحد یہی مسلک ہے جو اللہ کے احکامات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت و فضیلت کا اقرار زبان و دل سے کرتے ہوئے ہر صاحب فضیلت کی فضیلت کو تسلیم کرتے ہیں سارے اولیاء اللہ کا یہی مسلک رہا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ مسلک عطا فرمایا ہمارے مشائخ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم کی عملی زندگی میں جگہ جگہ اس مسلک کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تلقین ہے اور اس مسلک سے جدائی میں ذلت و روائی ہے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عادات و اطوار

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عادات و اطوار میں اپنے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا اعزاز نمایاں رہا جس بات پر امت رسول ﷺ کے علماء کرام کا شروع سے لے کر آج تک اتفاق چلا آ رہا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بلا توقف یا صرف تسلیم کیا بلکہ اس کی تائید میں اپنے مریدین و متعلمین کو تبلیغ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں بعد نماز جنازہ دعا فرض نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا قبرستان میں مرنے والے کو دفن کرنے کے بعد دعا، ختم قل ساتویں یا دسویں کا ختم، ختم جہلم، نماز تراویح باجماعت کے 20 رکعتیں ادا کرنا، محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد جو طوس میں شرکت کو باعث برکت سمجھنا، مزارات سے فیض ملنے پر یقین، اولیاء کرام کے ہاتھ بیعت کرنا ضروری، صلوٰۃ و سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ سے دعا کرنا، ممکنہ الکتزہ، مدینہ منورہ اور اولیاء کرام کے مزارات سے آنے والی چیزوں کو تبرک سمجھنا، قوالی چشتیہ سلسلہ میں جائز ہونے کی صورت میں خاموشی اختیار رکھتے تھے لیکن اسے غیر شرعی رنگ دینے کے سخت خلاف تھے اور اشعار میں خلاف شرع الفاظ کے اظہار کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور اس کا ذمہ دار نہ صرف سننے والوں کو بلکہ لکھنے والوں کو ان گناہ گاروں کا امام تصور کرتے تھے اور جو کچھ تحریر کیا گیا ان سب پر امت رسول ﷺ کا اجماع ہے پس آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے شرعی طور جائز ہونے کے قائل تھے اور اجر و ثواب کا ذریعہ سمجھتے تھے ان کو فرض واجب کی حیثیت نہیں دیتے تھے بلکہ فرماتے تھے چونکہ اہل سنت کا شعار بن چکا ہے لہذا ہم اس کے پابند ہیں کیونکہ ایسا نہ کرنے سے ہو سکتا ہے کچھ نادان اور ضعیف اعتقاد لوگ غلط مطلب اخذ کر لیں۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ تبلیغ

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک کو اس کے ماحول کے مطابق تبلیغ فرماتے کہ اس کو اس ماحول میں شریعت پر کیسے عمل کرنا ہے اسے اس کے متعلق آگاہ فرمایا کرتے، مسلک اہل سنت و جماعت پر قائم رہنا اس کو نہ چھوڑنا اس طریقہ کے بغیر زندگی میں نحوست ہی نحوست ہے، مرشد کی محبت کو لازم پکڑو بدن کو شریعت دل کو طریقت اور روح کو حقیقت سے آشنائی مرشد کی محبت سے عطا ہو جائے گی، مرشد رابطے کی بینک ہے تو حیدر رسالت اور ولایت کے اسرار اسی بینک سے تم پر ظاہر ہوں گے جس کی آنکھوں سے یہ بینک اتر گئی وہ آنکھوں کے باوجود اندھا ہے، قرآن پاک کی تلاوت نماز کی باقاعدگی اللہ سے محبت، درود و سلام کی زیادتی رسول کریم ﷺ سے مضبوط ترین نسبت کی دلیل اور پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ روحانیت میں اضافہ کا باعث ہے فیض کا ذریعہ ہے اور زندگی کا خزانہ ہے اپنے اعمال میں شریعت کی حدود کو قائم رکھو ورنہ تم کچھ بھی نہ کر پاؤ گے کبھی عزیز ترین رشتہ داروں یا دوستوں میں سے کوئی عقیدہ میں کمزوری ظاہر کر بیٹھتا تو چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا اسے جب تک سمجھانہ لیتے ہیں سے نہ بیٹھتے کسی کی داڑھی نہ ہوتی یا بہت چھوٹی ہوتی تو یہاں رو محبت سے فائل فرما لیتے کوئی فائل نہ ہوتا تو جبر نہ کرتے اور نہ ہی اس سے نفرت فرماتے بلکہ فرمایا کرتے پیغام دینا میرا کام تھا عطا کرنا خدا کا کام ہے میں نے دنگ دے دی اب جس نے جھولی بھرنا ہے دروازہ کھول لے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز گفتگو

آپ رحمۃ اللہ علیہ بچوں، جوانوں، بوڑھوں کے ساتھ ان کی طبیعت کے مطابق گفتگو فرماتے ان کی عمر کے مطابق کام فرماتے بچے کے ساتھ بچوں جیسا، جوانوں کے ساتھ جوانوں جیسا اور بوڑھوں کے ساتھ بوڑھوں جیسا رنگ اپنالیتے مدرسہ کے تھے مجھے بچوں کے ساتھ ان کی تفریح کے دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کا دل بہلاتے ان کے کھیل کود کو دیکھ کر خوش ہوتے جوانوں کی طبیعت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا بڑے لہریں انداز میں رنگ بھر دیتے گفتگو کے دوران دماغی مبارک آنسوؤں سے ہجک جایا کرتی بدن کا ایک ایک عضو کانپ رہا ہوتا بزرگوں سے دعا کی استدعا کرتے سب کا حال دریافت فرمایا کرتے اس کے علاوہ اس کے کام کاج اور اس کے علاوہ کے لوگوں کے متعلق ان سے گفتگو فرماتے اور ارشاد فرمایا کرتے ان سے اس طرح نہ پوچھیں تو ان بے چاروں کا دل کیسے بہلے گا کیونکہ سادہ لوح لوگوں کو سلوک کی کیا سمجھ بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں ماہ رمضان میں روزہ رکھ لیتے ہیں یہی کافی ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ شریعت کی خلاف ورزی پر معتقدین اور مریدین کا سخت الفاظ میں مواخذہ فرماتے ڈانٹ ڈپٹ کے بعد ایسے لگتا جیسے خفا ہو گئے پھر نرم گوئی سے کام لیتے فرماتے میرے بچو! دنیا کی زندگی عارضی ہے اس میں شریعت پر عمل کرو اور شریعت کو رواج دو شیطان نفاسی قوتوں سے مقابلہ کرتے نہ ہو ایک دن غالب آجاؤ گے پھر صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور الیاء کرام کے واقعات بیان فرماتا شروع کر دیتے جس سے احوال کی درنگی ہو جاتی۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خوراک

شیخ رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ پسند اس چیز کو فرماتے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسند فرمائی جب صحت ٹھیک تھا کبھی تو ایک دو مرتبہ میرے سامنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے کھانے کے ساتھ کچے پیاز کاٹ کر ملا دی صورت میں رکھے گئے تو نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے نہ کھائے اور فرمایا کہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات ناپسند ہے کہ کوئی یہ چیز کھا کر مسجد میں آئے اس کے علاوہ کھانے میں جو چیز آگے آ جاتی اسے ناپسند نہ فرماتے بلکہ جتنا کھانا کھا لیتے آخری چند سال بہت کم غذا کھائی وصال سے چالیس یوم قبل مجھ سے ایک لقمہ منہ میں ڈالنے کو فرمایا میں نے لقمہ منہ میں ڈالا تو تھوڑا چبا کر نکال دیا اور فرمایا ایک عرصہ کے بعد ایک لقمہ منہ میں ڈالا تھا وہ بھی نہ کھایا گیا کئی کئی دن بغیر کھائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ چار پائی پر آرام فرماتے رہے اس دوران اپنے مرشد بارود کریم رحمۃ اللہ علیہ کے کھانے پینے کے متعلق ارشاد فرماتے رہے کہ وہ آخری عمر میں اتنا کم کھاتے تھے کہ کئی بار ایک لقمہ کئی بار وہ بھی نہ کھاتے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ بارودی رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی میں بہت اچھا لباس بھی پہنا اور بہت سادہ بھی یعنی کئی بار بہت مہنگا کپڑا زیب تن فرمایا ہوتا اور کئی بار کپڑوں کو بیوہ لگے بھی دیکھے گئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ عامہ باندھا کرتے تھے کوئی مخصوص رنگ نشان نہ بنا بلکہ کئی رنگوں میں عمامہ شریف باندھا کرتے جب چار پائی پر تشریف فرما ہوتے تو اکیلی ٹوپی بھی پہن رکھتے لیکن زیادہ تر گجری میں ہی دیکھا گیا سفید رنگ کی گجری اور اس کے اوپر سفید رنگ کا کپڑا اوڑھ لیا کرتے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اس کپڑا اوڑھنے سے نظر بہکتی نہیں۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف کا وقت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تسبیح کا وقت پچاس برس نماز تہجد کے بعد رہا ہے باقی دن بھر جب کہیں بھی تشریف فرما ہوتے تسبیح لوگوں میں بیٹھ کر بھی کرتے اپنے مریدین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سلوک طے کرنے کے متعلق تہجد کے وقت کو زیادہ حیثیت دیتے ورنہ جس کو جس وقت یہ نعمت نصیب ہو سکے کرنے کی اجازت تھی۔

خدمت مرشد کی برکتیں

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے مرشد زمانے کا عزت دار آدمی ہے۔ ایک مرید کے لیے سعادت کی وہ گزریاں عظیم ہیں جو اس نے اپنے مرشد کی خدمت میں گزاریں حضرت داتا گلی بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اپنے مرشد حضرت محمد بن حسن خلی رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کرا رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ جب دنیا کے تمام کاموں کا تعلق قسمت و تقدیر سے ہے تو لوگ مرید بن کر اپنے مرشد کی غلامی کیوں اختیار کر لیتے ہیں؟ وہ آزادی پر غلامی کو ترجیح کیوں دیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خیال پر حضرت حسن خلی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جو تمہارے دل میں ہے مجھے خبر ہو گئی اچھی طرح جان لو کہ ہر حکم کے لیے ایک سبب ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک طالب صادق کے سر پر عزت و بزرگی کا تاج رکھنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اپنے کسی متبول و مقرب بندے کی خدمت میں لگا دیتا ہے آخر کار یہی خدمت اس کی عزت و بزرگی کا باعث بن جاتی ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے میں میں اس اپنے مرشد کی خدمت میں

گزار دیے اور سفر و حضر میں ان کا بستر اٹھاتے بچھاتے بر حکم بجالاتے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے جو کچھ بھی ملا اللہ کے بندوں کی خدمت سے ملا۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو خدمت ہونا چاہیے وہ اپنے مرشد کی خدمت کرے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس اپنے مرشد کی خدمت کی حضرت پیر محمد عبداللہ باروساکیں رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کے بعد اپنی ساری زندگی مرشد کی خدمت اور ان کے آستانے کی خدمت میں صرف فرمائی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی اولاد کی اولاد کو بھی عرض کیا کہ میں بھی آپ کا میرا سب کچھ آپ کا ذاکر اشرف نازش (راقم) نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے چند عرسوں پر حاضری دی تو خواجہ فقیر محمد مدظلہ تعالیٰ کو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ پر عرس پر انتظامات کے سلسلہ میں خدمات انجام دیتے دیکھا آپ مدظلہ تعالیٰ وہاں سے اس وقت گھر واپس تشریف لاتے کہ جب تک صفائی بھی مکمل نہ ہو جاتی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنا سب کچھ صرف فرمادیا۔ عرس کے دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سر پر بوری لاد کر کبھی دیگر خدمات کا فریضہ بھی سر انجام دیتے رہے جو روپیہ تنخواہ وغیرہ میں ملتا اس سے لوگوں کو باروساکیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سارے واقعات اسی کتاب کی مجالس میں موجود ہیں۔

توالی

شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے توالی کے متعلق سوال کیا گیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ نہیں لہذا میں انہیں کے طریقہ پر کار بند ہوں البتہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ دیدار کا کام توالی کے ذریعے ہی چیتے ہیں عرض کیا گیا آج کل توالی کی جو حالت بکڑ چکی ہے اس بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کیا ارشاد ہے فرمایا نہیں توالی آج بھی توالی ہے اور اپنی اصلی حالت میں ہے یہ جو تمہارا سوال ہے یہ ان بکڑے ہوئے لوگوں کے بکڑے ہوئے کلام کے متعلق ہے جنہوں نے اپنے اس بکاڑ کو توالی کے نام سے منسوب کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور ایسے کلام پر انگلیاں اٹھنے لگیں توالی تو آج بھی محبت بھرے لوگوں کے کلام کی صورت سنو تو قلب و روح کو اطمینان ملتا ہے حضرت قلب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا واقعہ بڑا مشہور و معروف ہے محفل سماع میں ایک شعر پڑھی ان کی وفات ہوئی وہ شعر یہ ہے

کشتنِ خنجرِ حلیم را

بر زمان از غیب جان بگرد است

خنجرِ حلیم و رضا کے شہیدوں کو ہر لمحہ غیب سے اک جی زندگی عطا ہوتی ہے پس آج کل لوگ جس طریقہ پر ہوتے نہیں اس طریقہ پر انگلی اٹھاتے ہیں حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ انکے علاوہ بے شمار ان کے بڑے مشائخ نے توالی سنی بھلا یہ عظیم لوگ اتنا بڑا غلط کام کیسے کر سکتے تھے بولتے وقت احرام طوطا رکھنا چاہیے جو کئی ہے وہ اپنے اندر ہی ہے میں اپنے حیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر ہوں انہوں نے توالی اگر کسی نہیں تو مخالفت بھی نہیں کی۔

شعر و شاعری

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضور مٹی اللہ علیہ دہلہ کی نعت شریف کے ساتھ ساتھ دیگر اشعار بھی سن لیا کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اشعار نفس کی تسکین کے لیے نہیں بلکہ روح کی تسکین کے لیے سنتا ہوں جیسا کہ حضور مٹی اللہ علیہ دہلہ نے فرمایا کہ "ان من الشعر حکمة" ترجمہ: بے شک بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

حضور مٹی اللہ علیہ دہلہ نے فرمایا اشعار میں جو اچھی بات ہے وہ اچھی اور جو بری بات ہے وہ بری بات ہے آپ مٹی اللہ علیہ دہلہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اپنے منبر پر بٹھا کر اشعار سننے اور پھر ان کے حق میں دعا فرمائی اے اللہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روح القدس کے ذریعے مدد فرما روایات میں ہے کہ آپ مٹی اللہ علیہ دہلہ نے کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ سے قصیدہ سن کر انہیں چادر عنایت فرمائی ایک مرتبہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے شعر پڑھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر پڑھنے اور سننے والا اہل نفس سے ہے تو پھر پڑھا اور سنا نفسانی اگر وہ اصحاب روح سے ہے تو پھر پڑھا اور سنا روحانی ہے آج کل نوجوان نسل کو خراب کرنے کے لیے جو شاعری میں الکہار خیال شاعر حضرات کر رہے ہیں یا جو فنش فلموں کے گانے گھر گھر بچے رہے ہیں یہ سب اخلاقی تباہی کا باعث ہیں ایسی شاعری سے اللہ پناہ دے جس سے انسان بد کردار بن جائے اور بد حالی کا شکار ہو جائے حضرت شیخ جام محمد تقی اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ خود بھی بسا اوقات بات سمجھانے کے لیے شعر کہہ لیا کرتے جو مختلف شعراء کے کلام سے تعلق رکھتے تھے میں نے خود ایک مرتبہ بیعت کے چند ماہ بعد ایک شعر پڑھا

انہی پتھروں پہ چل کر گر آ سکو تو آؤ

میرے گھر کے راستے میں کوئی کھکشاں نہیں

اس پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ شعر بار بار سنا پھر اس کو خود گنگنا نے لگے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز کافی خوش الحان تھی میلا دشریف میں سلام خود ہی پڑھتے تھے۔ دعا میں بھی کافی اشعار پڑھتے تھے۔ وہ اشعار حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور چند دیگر صوفیائے کرام کے ہوتے تھے وفات سے تین ماہ قبل شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کے حجرے میں گیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ دانت بھی ان دونوں گر چکے تھے مجھے پتہ لانے کے لیے فرمایا تھا وہ میں لے کر گیا تھا میں نے پھلکوں سے مغز نکال کر دیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے دو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پتہ پکڑ کر راتوں سے چلیا لیکن چھلکا نہ ٹوٹا آنکھوں سے آنسو نکلا میں نے اس دوران وہی شعر پڑھا

انہی پتھروں پہ چل کر گر آ سکو تو آؤ

میرے گھر کے راستے میں کوئی کھکشاں نہیں

تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اور فرمانے لگے بارہ برس سے ایک مشکل کا حل نکل آیا میں نے عرض کیا یہ شعر آٹھ برس پہلے بھی سنایا تھا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی اس کو پڑھا تھا فرمایا ہاں اس وقت بھی کچھ فائدہ ہوا تھا لیکن آج زیادہ فائدہ ملا کوئی اور شعر سناؤ میں نے یہ شعر پڑھا۔

تیری منزل تک پہنچنا آسان نہ تھا

سرحد عقل سے گزرے تو یہاں تک پہنچے

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ پہلے والا ہی پڑھو غرضیکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت زیادہ خوش محسوس کی اور فرمایا تمہاری آمد بہت خوب ثابت ہوئی میں تم سے بہت راضی تمہاری

آج کی آمد میرے لیے مبارک ثابت ہوئی اللہ تمہیں کامیابی دے اسی طرح کچھ پیر بھائیوں کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اچھے اشعار جن سے ان کے لیے راہ طریقت میں کچھ راحت و سکون کا سامان میسر ہو سکا تھا سن لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ریڈیو پر ایک صوتی کا کلام نشر ہوا تو ریڈیو والے کو قریب بلا کر وہ پورا کلام سنا پھر اسے ریڈیو بند کرنے کو فرما دیا اور اپنے شیخ حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں میں کھو گئے اپنی تقریروں میں علامہ اقبال کے اشعار بھی پڑھا کرتے تھے جن سے قوم میں بیداری پیدا ہو سکے کہیں سے یہ روایت نہیں ملتی کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی فنش اشعار سنے ہوں بلکہ ایک مرتبہ ایک پیر بھائی کو ایک مشہور گلوکار کے گانے سننے پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اپنے کو نئے مرشد کی تقلید میں سنتے ہو اچھا کلام سنو اچھے اشعار سنو جس سے تمہارا اخلاق اور تمہارے عادات و اطوار میں اچھی تبدیلی پیدا ہو۔

لنگر شریف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر آنے جانے والوں کے لیے لنگر کا اہتمام شب و روز جاری ہے کئی لوگ آکر عرض کرتے حضرت صاحب بھوک لگی ہے کھانا کھانا چاہے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ فوراً ان کو کھانا منگوا کر دیتے کئی بار لنگر شریف تیار ہونے میں دیر ہوتی تو بازار سے چنے وغیرہ منگوا کر کھانا کھلا دیتے فرمایا کرتے میرے پیر حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے کسی شخص کو بھی کھانا کھلائے بغیر نہ جانے دیا کرتے اور فرمایا کرتے باؤ کھانا کھلانے والے بنو صرف کھانے والے نہ بنو حضور ملی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ”کھانا کھلانا اور سلام کرنا جاننے والے کو اور

انسان کو، اسلام کی بہترین خصلت ہے۔“ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ستائیس برس خدا تعالیٰ کو جنگلوں ویرانوں میں یاد کیا لیکن اللہ تعالیٰ ایک بھوکے کو کھانا کھلانے پر مجھ پر مہربان ہوا اور فرمایا گیا ستائیس برس کی عبادت سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا کھانا کھلانے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک مرتبہ پریشان دیکھا گیا تو عرض کیا گیا کیا بات ہے یا حضرت آپ افسردہ ہیں جواب میں انہوں نے فرمایا کچھ دن ہو گئے میرے ہاں کھانا کھانے والا نہیں آیا فرمایا کامیاب انسان وہی جو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر ہوتا ہے پس جب کبھی کوئی آئے کھانا کھلانے کی کوشش کرو تا کہ برکتیں نصیب ہوں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک بزرگ آیا اس نے مجھے کھانا کھلانے کو کہا چنانچہ کوئی خام وغیرہ بھی اس وقت موجود نہ تھا میں نے خود ہی جیسی روٹی تیار ہو سکی بنا دی۔ اس نے کہا کہ میرے حق میں دعا کی اس دعا کی برکت سے مجھے بہت سی نعمتیں نصیب ہوئیں بزرگان دین کے آستانوں پر اور ان کے وصال کے بعد درباروں پر لنگر کا اہتمام ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت کئی بار کھانا آتا تو انگبار ہو جایا کرتے عقیدت مند عرض کرتے حضرت صاحب کیوں رو رہے ہیں تو جواب میں فرمایا کرتے پتہ نہیں کتنے لوگ ہوں گے جن کو کھانا نصیب نہیں ہوا ہوگا پھر وہ اسی طرح بغیر کھانا کھائے سو جایا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو پسند فرمایا جس نے خود پیٹ بھر کر کھایا اور اس کا پڑوسی بھوکا سو گیا بزرگوں کے آستانوں کی برکت سے جانے کتنے بچے بوڑھے جوان عورتیں کھانا کھاتے ہیں گھروں میں لے جاتے ہیں بے شک اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نشان ہیں اللہ مرتے دم تک اور مرنے کے بعد ہمارے فیض کو جاری و ساری رکھے تا کہ ہر دور میں سعادتیں نصیب ہوں۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتقاد

1966ء میں پہلی حاضری کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل 1979ء تک

(اسی سال حضرت پیر بار و سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا) حج بیت اللہ کی سعادت سے فیض یاب ہوتے رہے کئی بار عمرہ و حج کی سعادتیں نصیب ہوئیں تقریباً انیس کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حاضریاں بنتی ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ میں ہوتے یا مدینہ شریف میں ملازمت کے دوران پاکستان کے کسی بھی شہر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تالوہ ہو جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر جگہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہر سو موافق فرماتے رہے اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی دوسرے مقام پر ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر یعنی آستانہ پر مسجد میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں میلاد شریف ہوتا جہاں بکرے کا گوشت اور روٹی سب میں یکساں تقسیم کی جاتی کہ وہ شریف موسم کے اعتبار سے سالن میں شام کروایا جاتا یہ عمل تادم وصال جاری و ساری رہا محفلِ میلاد شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وقت انگیز اور درجہ پوری دعا ایمان کو روشن کر دیتی مدینہ شریف اور مکہ شریف میں بڑی بڑی ہستیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منعقد کردہ میلاد شریف میں تشریف لاتیں رہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی میلاد شریف کا سلسلہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ کوٹ سلطان (ضلع لیہ) میں جاری و ساری ہے۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﷺ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہا درجہ کی محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بولتے تو جسم کانپ رہا ہوتا اور آنکھوں سے اشک بہ رہے ہوتے بے اختیار زبان سے نکلا کرتا میرے بیٹو یا لو کو! سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ے سچے دل سے پیار کرو اور کبھی یہ الفاظ ارشاد فرمایا کرتے ”دردِ دل ہووے تے بنِ عشقِ پیامِ بروے مزے“ فرمایا کرتے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص عنایت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر تھی جس کا تذکرہ یہاں ممکن نہیں۔

خدمتِ مرشد و اشاعتِ سلسلہ ﷺ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت تھی جب دل چاہتا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے جاتے کئی بار گھر سے پیدل پچاس کلومیٹر سے زیادہ سفر طے کر کے چلے جاتے دیدارِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور محبتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ایمان کی سلامتی کا سرمایہ سمجھتے جس شہر میں گئے پیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس علاقہ سے بے شمار لوگ حاضر ہو کر فیض پاتے حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرا جام جس علاقہ میں بھی جاتا ہے بے شمار لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبت بنا دیتا ہے حضرت خواجہ حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر میں حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ گارا اور پتھر وغیرہ اٹھا کر لاتے رہے لنگر شریف کی جتنی ہو سکی خدمت کرتے رہے اپنی زندگی کی ہر کامیابی حضرت

باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کا صدقہ سمجھتے فرمایا کرتے بھولے بھٹکے لوگوں کو راجو حق پر چلانے کی تربیت حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ پر ختم ہے اور درویشی میں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثال آپ ہیں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ جام ظفر اللہ! لوگوں کو میرے پاس لانے کی بجائے خود ان کی تربیت کرو میرا دل اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ تمہارے ذریعے سلسلہ چلتے تو جواب میں عرض کیا کرتے حضرت ذرد کی کیا مجال کہ آفتاب کے سامنے روشنی کا دعویٰ کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے عرض کرتے حضرت میری خواہش یہی ہوتی ہے کہ میرا ہر جاننے والا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے خیر پائے یہی وجہ ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے ساتھ ساتھ کئی رشتہ داروں کو بھی ان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور انہیں روحانیت سے روشناس کرایا۔

اخلاق و عادات و معمولات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر 1953-54 میں بیعت کی اس کے بعد کبھی فرض و واجب کے ساتھ ساتھ سلوک و قضا نہ کیا اور نہ ہی نماز تہجد قضا کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں مسلسل کئی کئی راتیں اشک باری میں بسر ہو جاتیں جس دن بیعت کی اس دن کے بعد شریعت کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لی اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ہر چیز کو چھوڑ دیا جب گھنگو فرماتے تو اس کا بنیادی مقصد اصلاح احوال ہوتا اپنی زندگی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت خداوندی میں بسر کر دی۔ بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ سید نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کامل نمونہ تھے۔

بہت جی لگتا ہے ان کی محفل میں
وہ اپنی ذات میں خود انجمن ہیں

بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدین کے اچھے بیٹے، اولاد کے اچھے باپ، بیوی کے اچھے شوہر، پیر کے اچھے مرید، اساتذہ کے اچھے شاگرد، رشتہ داروں کے اچھے رشتہ دار، پیر بھائیوں کے اچھے پیر بھائی اور اپنے مریدین پر اس قدر شفقت و مہربانی فرمائی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد انہیں ایسے لگا کہ کائنات کی ہر خوشی ان سے روٹھ گئی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جس کی بھی ملاقات ہوئی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سادہ اور صاف ستھری زندگی سے بہت کچھ سیکھا اور پایا جس کسی نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درویشانہ زندگی کا ذکر سنا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میں درویشی کے نمایاں اثرات دیکھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و عادات نے انہیں بہت متاثر کیا۔

مہمان نوازی

فرمایا کرتے مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام مریدین کی مریدہ سمجھ کر نہیں بلکہ مہمان سمجھ کر ہمیشہ مہمان نوازی کی مریدین پر تکلف کھانے پر اصرار کرتے تو فرماتے میں تو تمہیں اپنے گھر اللہ کی رحمت سمجھتا ہوں بس تم مجھے اس چیز سے محروم نہ رکھو ایک روز کچھ مریدین دو روزہ کے علاقے سے آئے ہوئے تھے ان کے لیے خصوصی کھانا پکوا دیا اس دوران ایک ایسا شخص جو ہر روز لنگر سے دوپہر کا کھانا کھاتا تھا آیا اسے لنگر سے کھانا دیا تو اس نے کہا لنگر میں سب برابر ہوتے ہیں ان کے اور میرے سامن میں فرق کیوں تو جواب میں فرمایا تم ہر روز کے کھانے والے ہو اور روزانہ والے مہمان پر شریعت تین روز کے بعد گھر میں معمول کے مطابق پکینے والا کھانا

پیش کرنے کی رعایت دیتی ہے اور پہلے روز کے مہمان کی دعوت پر تکلف طریقہ سے کرنے کی اجازت دیتی ہے اس پر وہ شخص خاموش ہو گیا مجھے مریدین سے کوئی شمع نہیں سوائے اس کے کہ یہ ذکر اللہ میں مشغول رہیں بے شک میں انہیں اللہ کی طرف سے رحمت سمجھتا ہوں۔

نماز باجماعت کی ادائیگی

نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے اور فرمایا کرتے نماز باجماعت کے بغیر مزہ نہیں دیتی سفر کے دوران دو تین ساتھی ہمراہ رکھتے تاکہ بوقت نماز باجماعت کراہیں فرمایا کرتے جس پر اکیلے نماز پڑھنے کا بھوت سوار ہو گئے کہ اس پر شیطان کو قدرت حاصل ہوگئی ہے کیونکہ بکری وہی بھیڑیے کے ہاتھ لگتی ہے جو ریوڑ سے جدا ہو ایسے ہی اکیلے نماز پڑھنے والا اجر کے ساتھ ساتھ ایک دن خودی میں آکر ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے یعنی بے نمازی ہو جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ فجر کی نماز کے فوراً بعد تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو جاتے فرمایا کرتے کہ قرآن پاک کی تلاوت سے دل اور روح کو بہت تسکین ملتی ہے تلاوت قرآن پاک میں مشغول رہنے والا زندگی کی حقیقی خوشیوں سے کبھی محروم نہیں رہتا کیونکہ قرآن مرنے کے بعد بھی انسان کا ساتھ دیتا ہے یہ اللہ سے تقاضا کرتا ہے کہ مولا پاک یہ بندہ دنیا میں میری تلاوت کرتا رہا تو اب اس پر رحم فرما۔

دینی خدمات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے بے شمار لوگوں کو عقائد میں سوجھ بوجھ اور بے راہ روی سے راہِ حقیقت معلوم ہوئی اس کے علاوہ تین چار مدارس میں قرآن پاک حفظ کرانے کا بندوبست فرمایا اس کے علاوہ اپنے علاقے میں ایٹل سنت و جماعت کے اصل عقائد سے لوگوں کو روشناس کرایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی و اصلاحی کوششوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

محبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ، تصور شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور رابطہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو محبت و تصور اور رابطہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں کمال حاصل تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور میں تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تکیہ میں ایک سخت سی چیز محسوس ہوتی تھی خادم نے ایک روز عرض کیا حضرت اس میں کیا ہے تو جواب میں فرمایا تیرے جانے کی بات نہیں اس نے اصرار کی کوشش کی تو سختی سے منع فرمایا ایک روز خوشگوار موڈ میں تھے خادم نے عرض کیا حضرت آج تو بتا دیجیے تکیہ میں اس سخت چیز کا راز کیا ہے اچانک طبیعت کی خوشگواہی ناکواری میں تبدیل ہوگئی لیکن خادم نے عرض کیا آج ناراض بھی ہو جائیں تو یہ راز جانے بغیر نہیں رہوں گا چاہے اس تکیہ کو پھاڑ کر بھی راز کیوں نہ معلوم کرنا پڑے میری اس بات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو آگئے فرمانے لگے یہ راز بتانا نہ چاہتا تھا لیکن تیرے اصرار نے مجبور کر دیا اس میں میرے مرشد بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کردہ جوتے ہیں جن پر میں ہر رات سر رکھ کر سوتا ہوں اور اشکِ محبت بہاتا ہوں اور خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اللہ کے ایک ولی کی

نسبت مجھے عطا ہوگئی ورنہ میں تو ایسی ہستی کے قدموں کی خاک بھی بن جاتا تو راہِ نجات کے لیے کافی (سامان) تھا باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات اکثر اوقات بیان فرمایا کرتے ایک ایک عادت میں باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل تصویر تھے پورے شیخ رحمۃ اللہ علیہ، گھنگوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں منفرد شخصیت کے مالک تھے ایک مرتبہ مدینہ شریف میں کوئی تکلیف ہوئی تو تصویر شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں زبان سے نکلا حضرت یہاں بھیجنا ہی کیوں تھا جو بیمار کر کے حاضری سے محروم کرنا تھا اس وقت ظاہری طور مدینہ شریف میں باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جایی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر جھاڑو دیجئے اللہ بر شکل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آسان فرمادے گا آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف لائے اور آکر جھاڑو دینا شروع کیا تو وہ تکلیف جاتی رہی تو باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ پھر تشریف لائے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے خاص تو خاص، میرے عام مریدین پر بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا اکرام ہے یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ تو میرے خاص ہیں اس کے بعد تشریف لے گئے تو خادم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر کہنے لگا یہ بزرگ جو ابھی آیا تھا کون تھا؟ میں نے کہا ہمارے علاقہ کا ایک بزرگ تھا کوئی پتہ پوچھتا تھا وہ کہنے لگا نہیں یہ اللہ کا ولی تھا میں نے کہا تم نے کیسے جانا تو اس پر اس نے کہا میں نے خود انہیں اپنی آنکھوں سے باہر کنکریوں والے پلاٹ میں غائب ہوتے دیکھا ہے 27 ستمبر 1991ء کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکستن تشریف لائے تو دفتر میں کمرہ کے آدھے حصہ میں آرام گاہ بنی ہوئی تھی یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ماحول پسند نہ آیا واپسی کا ارادہ کر کے تھوڑی دیر آرام کے لیے لیٹے تو باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں آکر فرمایا یہاں غمیر واس کے بعد بے

شمار لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت و تربیت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا (اور)
 پاکپتن کی مشہور و معروف شخصیت حاجی خورشید احمد رحمۃ اللہ علیہ جنہیں بے شمار بزرگان کی
 خدمت کرنے کا شرف حاصل تھا انہوں نے یہ الفاظ اُس وقت کہے جب آپ رحمۃ اللہ
 علیہ کے ہاتھ تہجد پڑھتے کی کہ میں نے اپنی زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت
 میں ایسا کمال رکھنے والی شخصیت نہیں دیکھی اس کی وجہ یہ تھی کہ 1951ء کے بعد انہوں
 نے بہت مرتبہ کوشش کی کہ وہ مدینہ شریف سعادت عمرہ کے لیے چلے جائیں لیکن ہر بار
 پاسپورٹ اپنی چار سالہ مدت پوری کر کے ختم ہو جاتا لیکن سعادت عمرہ نصیب نہ ہوتی
 تہجد پڑھتے کے بعد دو مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے یہ سعادت ہاتھ آئی)
 باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں کا اکثر اوقات تذکرہ کیا کرتے فرمایا کرتے آپ
 رحمۃ اللہ علیہ کے احسانوں کا بدلہ میں نہیں دے سکتا مجھ پر جو نظر شفقت آپ رحمۃ اللہ علیہ
 نے فرمائی آج جو کچھ ہوں اس کا صدق ہے وصال سے کچھ عرصہ قبل حضرت باروسائیں
 رحمۃ اللہ علیہ کافی علیل تھے لوگ چارپائی پر اٹھا کر گھر لے جا رہے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ
 کے دل میں خیال آیا کہ کاش باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے محبت بھرا کلام کرتے اسی
 دوران حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو
 بلاؤ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلا دیا گیا تو باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ
 علیہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت بھائی ہے اب آپ رحمۃ اللہ علیہ جانیں اور یہ جوان
 جانیں۔ (یعنی حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اپنی اولاد کی طرف تھا)

اولاد و مرشد کا احترام

حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سب سے پہلے حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت صحبت کی ان کا ہمیشہ ادب و احترام کیا ان کی اولاد عزیز و اقارب سے نہایت ادب سے پیش آتے ان کو دیکھ کر فرط مسرت سے اٹھتا رہو جایا کرتے اور فرمایا کرتے ان میں مجھے اپنے مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک نظر آتی ہے بے شمار لوگوں کو شرف بیعت کے لیے آستانہ عالیہ پر بھیج دیا کرتے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے قدموں، ہاتھوں پر بوسہ لیا کرتے اور التجائے دعا کرتے وہ اگر فرمایا کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تو خود مقبول نظر ہیں تو جواب میں نہایت عاجزی سے عرض کرتے نہیں نہیں میں تو کچھ بھی نہیں میں تو آپ کی دعاؤں کا طالب ہوں اور شب و روز آپ کی نظر عنایت کا منتظر رہتا ہوں۔

علم کی اہمیت و فضیلت

ایک روز ارشاد ہوا علم کے بغیر انسان اللہ کا ہے اور اللہ کا قدم قدم پر چھو کریں کھاتا ہے فرمایا تو حید و رسالت کے متعلق علم نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل کے متعلق علم اس کے علاوہ عقائد اہل سنت و جماعت سے اچھی طرح واقفیت ہونا ضروری ہے تا کہ گمراہ فرقوں کی صحبت سے نفرت سے محرومی نہ ہو سکے ایک روز صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا کوئی بہترین عمل بتا دیجیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”علم حاصل کرو“ صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا ہم نے عمل کے متعلق پوچھا؟ جواب میں فرمایا ”علم حاصل کرو“ صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے

تیسری بار پھر عرض کیا ہم نے عمل کے متعلق پوچھا؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسی لیے علم کے متعلق کہتا ہوں کہ علم سے دو قدم آگے عمل ہے“ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم قرآن مجید کی تلاوت ترک نہ کرو خواہ آہستہ ہو یا بلند آواز میں، زبانی ہو یا دیکھ کر، تمام اسور میں قرآن کی پناہ لو کیونکہ بندوں پر خدا کی طرف سے قرآن سے بڑی کوئی دلیل نہیں ہے علم فقہ کی طلب سے ایک قدم بھی دور نہ رہو علم حدیث سے لیکھو جاہل صوفیوں اور دین کے چوروں سے ہوشیار رہو مذہب اہل سنت و جماعت پر کاربند رہو اور اسی مسلک کو اختیار کیے رکھو جو نبی یا تم پیدا ہوئیں وہ مگر اسی کا باعث ہیں حضرت خواجہ امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”تم جب تک زندہ رہو طلب علم سے ایک قدم بھی دور نہ رہو کیونکہ علم کا حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے“ فرمایا (1) علم ایمان (2) علم نماز (3) روزہ (4) زکوٰۃ (5) حج (6) والدین کی خدمت (7) صلہ رحمی اور رعایہ سے بھلائی (8) خرید و فروخت کا علم (9) حلال و حرام میں تمیز کا علم ہونا چاہیے کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو بے علمی نے تباہی کے بھنور میں پھنسا دیا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”علم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت خواجہ محمد مصمم رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے اور بے پناہ کمالات انہیں عطا کیے گئے تھے لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حصول علم کا حکم دیا اور خود بھی انہیں تعلیم دی پس تم اچھی طرح جان لو کہ علم کے بغیر انسان کچھ نہیں“۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے ماتحت ہے علم کے بغیر عمل اور عمل کے بغیر علم بے کار ہے ان دونوں کا آپس میں جسم اور روح کا تعلق ہے طالب کے لیے بہت ضروری ہے کہ فرض و واجب کے ساتھ عملی زندگی کے معاملات کے علم سے واقف ہوگا کہ اس کی زندگی تباہی اور بربادی سے بچ سکے اور

عبادت و ریاضت اس کے لیے اجر کا باعث ہو کیونکہ اگر کسی بندے کو یہ نہیں پتہ کہ ناپاکی کے بعد پاک کیسے ہوتا ہے یعنی وضو اور غسل کس طرح کرنا ہے نماز کس طرح ادا کرنا ہے روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل کیا ہیں تو ایسا شخص اندھیرے میں ہی رہ جائے گا اور شیطان جب چاہے گا اس پر اپنا وار چلا دے گا بے شک علم کے بغیر انسان مخر شیطان ہے۔

❦ دینی کتب کی اہمیت و فضیلت کے متعلق ارشادات ❦

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز صبح اور شام قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے جہاں سے وہ تلاوت فرما رہے ہوتے ان آیات کے ترجمہ و تفسیر کو بڑے احسن طریقہ سے پاس بیٹھے لوگوں کو سمجھا دیا کرتے فرمایا کرتے میرے اللہ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس پاک کتاب کو اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ پر نازل فرمایا اور یہ قرآن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں ہیں جنہیں ہم تلاوت کرتے ہیں ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں سبحان اللہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے بس جو کوئی کامیابی کی طرف گامزن ہونا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی تلاوت کرے اور اس کی برکت سے فیض یاب ہو اس کے علاوہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ بے شمار دینی کتب کا مطالعہ فرمایا کرتے ان کی لائبریری میں بے شمار کتابیں موجود ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا کثرت سے مطالعہ فرماتے تصوف میں حضرت داتا گلی بخشوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کا آئین قرار دیا اور فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ علم تصوف پر اس کے بعد کسی اور کتاب کی حاجت ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے علاوہ حضرت شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عوارف المعارف کی بھی بہت

تعریف فرماتے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف کے بہت شیدائی تھے ایک روز خود ہی ارشاد فرمایا میں نے پتا نہیں کتنی بار ان کو پڑھا ہے اور یہ مجھے حفظ ہو گئے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض یزدانی، نعیمیہ الطائین اور بہت سے ان کے حالات و واقعات پر کتب و رسائل کا مطالعہ فرماتے تھے الطائین کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ان کی ابتدائے حال کی کتاب ہے اس کے علاوہ سیرت مبارکہ اور تمام سلاسل کے بزرگان کے حالات و واقعات بڑی اچھی طرح جانتے تھے اپنے پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی طرح موجودہ دور میں حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء وان کے عقیدت مندوں کی تصانیف کو بہت اہمیت دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نہ ہوتے تو شاید اس دور کا مسلمان پڑھا لکھا جا مل ہوتا اور خدا تعالیٰ سے بہت دور ہوتا کیونکہ دنیاوی تعلیم جو اس دور میں دی جا رہی ہے اس میں بظاہر تو عہدے ہیں لیکن خانہ خراب بھی ہے کیونکہ دنیاوی تعلیم سے غرور پیدا ہوتا ہے آدمی بلا سوچے سمجھے بڑی ہستیوں کو تنقید کا نشانہ بنادیتا ہے غرور شیطان نے سب سے پہلے کیا اور بناک ہوا مفتی نعیمی صاحب کی کتاب شان حبیب الرحمن اور جاء الحق کے مطالعہ کا حکم صادر فرماتے کہ یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اہم کتابیں ہیں اس کے علاوہ دلی لگاؤ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے مثنوی شریف سے تھا فرمایا یہ ایسی لفریب کتاب ہے اللہ اللہ یقین نہیں آتا ایسے لوگ زمین پر آئے جنہوں نے انسانیت کے لیے اللہ کی طرف جانے کے لیے اتنا کچھ کر دیا نسل در نسل لا جواب کتاب ہے اور براہیمان والے کے لیے بڑی اہمیت کی حامل ہے اس کے علاوہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات پر فیوض باروینا ایف فرمائی جس کی جلد میرے پاس موجود ہے۔

عقائد اہل سنت و جماعت

عقیدہ اہل سنت و جماعت کے مطابق رکھنے کی تلقین ہمیشہ فرمایا کرتے اپنے ہر محقق اور اس کے علاوہ جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھتا اسے یہی فرماتے عقیدہ وہی ہوتا چاہیے جس پر رہنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور وہ ہے اہل سنت و جماعت فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضوان اللہ اجمعین اہل بیت عظام اور اولیاء اللہ کی شان اور ان سے محبت میں زندگی بسر کرنا حقیقی ایمان ہے۔

فرمایا مجھے اپنے مرشد حضرت بار و سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے احسان یاد آتے ہیں تو آنکھیں بے اختیار اشک بہانے لگتی ہیں ان کا فرمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو راقدس میں اہل سنت کے سوا کوئی فرقہ نہ تھا بعد میں کسی نے اہل بیت کی محبت میں آکر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شان میں گستاخیاں شروع کر دیں کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر اعتراضات کر دیے کسی نے صالحین کی شان کا انکار کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے فرقے وجود میں آ گئے اسلام دشمن طاقتیں تو چاہتی یہی تھیں کہ مسلمان تنہ نہ ہو سکیں وہ اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے امت میں ایسے عظیم لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے روحانی قوتوں کے پیش نظر جانے کتنے لوگوں کو نہ صرف دائرہ اسلام میں داخل کیا بلکہ بے شمار بھولے بھٹکے لوگوں کو روایت دکھائی۔ کبھی دل میں خیال پیدا ہو کہ جب سب فرقے خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور اپنے عقائد کو بہتر بتاتے ہیں تو پھر تاریخ اسلام کو دیکھنا چاہیے کہ پہلے دن سے ہی اہل سنت موجود تھے باقی تمام چھوٹے چھوٹے فرقے ان سے نکل کر بنے گئے کئی مٹ گئے کئی موجود ہیں ان کے عقائد گمراہ کن ان کے نظریات عظیم ہستیوں کے مقام کو گراتا ان کی عظمت اور بزرگی کا انکار ہے فرمایا اے اہل سنت و جماعت تمہیں گھبراتا نہیں چاہیے اس

لیے کہ جس طرح ایک دوکاندار گلے سڑے پھل صاف ستھرے پھلوں سے نکال پھینکتا ہے اسی طرح اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے وہ لوگ باہر نکال پھینکتے ہیں جو بے ادب اور گستاخ ہوتے ہیں تاکہ ان کے عقائد باطلہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے امتی آگاہ ہو سکیں موجودہ دور میں چونکہ لوگوں کو شرعی علوم سے واقفیت کم ہے۔ جب ان کے دل میں دین کی تربیت پیدا ہوتی ہے تو جعلی دوکاندار علماء اور بد عقیدہ لوگوں کے اثرات سے ان کی عملی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے لہذا ان کی تربیت اور سوجھ بوجھ کے لیے ان باتوں سے واقفیت ان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق ہیں انہوں نے جو غیب کی خبریں دیں وہ سب کی سب برحق ہیں ان کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت رضوان اللہ اجمعین کا مقام ساری امت سے بلند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اولیاء اللہ سے کرامات کا صادر ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فطری کرم کا صدق ہے جو ان سب کی بزرگی اور ان کے مقام کو تسلیم نہ کرے وہ بد عقیدہ ہے حضرت عبدالحق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم پر لازم ہے کہ عقائد اہل سنت و جماعت پر کاربند رہو اور آئمہ مہلف کے مسلک کو اختیار کرو جو نئے فرقے پیدا ہوتے ہیں وہ سب کے سب گمراہ اور الحادی راہ پر گامزن ہیں تم ان نئی باتوں سے بچو اور اپنے دین کو برباد مت کرو اگر کسی کی صحبت میں بیٹھنا ہے تو فقط درویشوں کی صحبت میں بیٹھو خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ جو اپنی صدی کے مجدد تھے فرماتے ہیں اگر عقائد اہل سنت نہ دیے جائیں اور تمام مراتب عطا کر دیے جائیں تو سب خرابیاں جمع ہیں لیکن اگر عقائد اہل سنت و جماعت دیے جائیں اور کچھ نہ دیا جائے تو کوئی خوف نہیں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے طریقہ کا دار و مدار ہی عقیدہ اہل سنت و

جماعت پر ثابت قدم رہتا ہے جس کو اس میں خلل آجائے وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمہارے لیے سب سے ضروری بات عقائد اہل سنت پر کاربند رہنا ہے کیونکہ اس میں نجات آخرت اور کامیابی ہے یہی فرقہ ناجید ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دلا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستہ پر اس مسلک کے بزرگوں نے قرآن و حدیث سے وہی معانی و مطالب اخذ کیے جو اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق ہیں اس کے علاوہ اگر کسی فرقہ نے کوشش کی بھی تو انہوں نے معانی و مطالب اپنے ظاہر کیے ایسا کر لینے سے مطلب واضح نہیں ہوتا پس ان کے نظریات باطل اور غیر موثر ہیں تم ان کے عقائد باطلہ سے بچو اور بزرگان دین کے راستہ پر چلو حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مخالف طریقہ کی صحبت سے بچو اور ان کی صحبت سے پرہیز کرو حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اخیر وقت آیا تو ایک طعیب بڑایا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صورت دیکھتے ہی فرمایا اس کے عقائد اہل سنت و جماعت سے جھٹ کر ہیں اسے فوراً یہاں سے نکال دو جس کا راستہ میرے راستہ کے خلاف ہے میں اس کی دعا بھی کیوں لوں چنانچہ اسے اسی وقت نکال دیا گیا۔

محبت رسول ﷺ وآلہ وسلم اور شانِ مصطفیٰ ﷺ اللہ علیہ

آلہ وسلم کے متعلق ارشادات

آپ رحمۃ اللہ علیہ شب و روز اپنی گفتگو میں خاص طور پر حضور اکرم ﷺ اللہ علیہ وسلم کی شان میں قرآن پاک میں جو آیات ہیں وہ اور دیگر سابقہ صحیفوں اور کتابوں میں جو انبیاء کرام نے بیان کیں کثرت سے گفتگو فرمایا کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے آج کل بعض لوگ دین اسلام کے سچے خدمت گار بننے کا دعویٰ کر کے ذاتِ مصطفیٰ ﷺ اللہ علیہ وسلم پر اعتراض اور ان کی شان کو دنیا کے تمام کاموں میں مقبول لوگوں کی طرح بیان کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں دشمنانِ اسلام نے شروع سے ہی اپنی تمام تر کوششیں اسی کام میں صرف کیں کہ مسلمانوں کے دلوں سے کسی نہ کسی طرح سے محبت رسول ﷺ اللہ علیہ وسلم کے نعوش مٹا دیے جائیں اور ان میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایسا اختلاف پیدا کیا جائے کہ یہ لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و دیگر نیک کام انجام بھی دیں تو ان میں محبت رسول ﷺ اللہ علیہ وسلم کی خوشبو نہ ہو آئے دن وہ اپنے برے ارادوں کا اظہار کسی نہ کسی رنگ میں کرتے رہتے ہیں ان کی دیکھا دکھی مسلمانوں میں بھی بعض گروہ محبت رسول ﷺ اللہ علیہ وسلم میں زندگی بسر کرنے والے لوگوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے لگے میرے پیر حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی انہی لوگوں کے مقابلہ میں بسر کر دی کلی کلی نگر نگر انہوں نے شانِ مصطفیٰ ﷺ اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جلسے اور محافل کا انعقاد فرمایا بڑے بڑے علماء فقہاء سے اس موضوع پر تقاریر کروائیں اور بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کا دامن نادانی میں نہ صرف داغدار ہونے سے بچایا بلکہ بہت سے لوگوں کو سرمایہ دین اسلام بنا دیا فرمایا اس بات کو

جہاں کہیں بھی جاؤں عام کرتا ہوں کہ لوگو! ان لوگوں کے دام ترویج سے بچو جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمزور کرنے کا درس دیتے ہیں جو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں ان کو اپنی طرح کا بتاتے ہیں اور اپنے اور ان کے درمیان فقط وہی کافریں بتاتے ہیں حالانکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا ساری مخلوق کا سر دار بنایا ان پر خود بھی درود پڑھا۔ فرشتوں کو بھی اور ایمان والوں کو بھی درود و سلام کا حکم دیا انکی ہر ادا اور ہر گھڑی کو عروج بخشا ان کے نور کو ساری تخلیق سے پہلے تخلیق فرمایا ہر نبی علیہ السلام جو بھی دنیا میں آتا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھوائی اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمہیں پیدا نہ فرماتا تو کائنات کی کوئی چیز پیدا نہ فرماتا تھی! کد اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا اپنے ہاں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام طہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا آسمان والوں کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، زمین والوں کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، زمین کے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانی صحیفوں میں عاقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو رات میں موڈ موڈ، انجیل میں طاب طاب، زبور میں فاروق، اہل جنت کے نزدیک عبدالکریم، اہل جہنم کے نزدیک عبدالجبار، انبیاء کے نزدیک عبدالوہاب، عرش والوں کے نزدیک عبدالحمید، ملائکہ کے نزدیک عبدالحمید، جنات کی زبانوں پر عبدالرحیم، پہاڑوں پر عبدالخالق، خشکیوں پر عبدالقادر، دریاؤں پر **عبدالغنی**، وحشی جانوروں کی زبان پر عبدالرزاق، کیڑے مکوڑوں کی زبان پر عبدالغیاث اور شیاطین کے منہ پر عبدالقابر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب بتایا سب سے بلند شان و شوکت عطا فرمائی۔ اعلیٰ اللہ کے نزدیک روح کی ترقی نو اقسام پر ہے اول مومن دوم عابد سوم زاہد

چہارم عارف پنجم ولی ششم نبی ہفتم مرسل ہشتم اولوالعزم نهم خاتم یہ تمام مراتب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ کسی میں نہیں ہے ساری خدائی کو اللہ تعالیٰ نے ان کا محتاج بنایا اور ان کو اپنے درک محتاج رکھا ہر نبی کی نبوت کسی قوم قبیلے یا علاقے کے لیے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمگیر نبوت عطا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محتاج عطا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو اتر آں پاک عطا فرمایا۔ عجب قدر عطا فرمائی جانے کتنے ایسے مراتب ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے فرمایا آج تک عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باطل قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر دور میں بے شمار کتا میں تحریر کیں تاکہ لوگ بھٹکنے سے محفوظ رہیں فرمایا میرے بچو! سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرو۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرو اگر عجیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں نصیب ہوگی تو پھر تم زندگی کی اصل لذت سے آشنا ہو گے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب ارشاد فرمایا

محمد ﷺ از توی خواہم خدا را

الہی از تو محب مصطفیٰ ﷺ را

یعنی یا رسول ﷺ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کو مانگتا ہوں اور اے اللہ میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا طالب ہوں اسی لیے تو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام اور یہ صرف ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی میں نصیب ہوتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی کے تمام راستے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت و عشق کے بغیر نصیب نہیں ہوتے اور جو بندہ

بھی آپ مٹى اللہ عیہ دہ دلم کی محبت میں سچا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت کے لائق نہیں ہوتا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آپ مٹى اللہ عیہ دہ دلم سے اس قدر محبت فرماتے تھے کہ ایک روز ارشاد فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کو اس لیے دوست رکھتا ہوں کہ وہ حضرت محمد مٹى اللہ عیہ دہ دلم کا رب ہے یا در کھو حضور مٹى اللہ عیہ دہ دلم کی ذات سے اللہ تعالیٰ کو بے انتہا محبت ہے اور اس نے ایمان والوں کو بھی ان سے محبت کا حکم دیا ہے ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب قرآن پاک میں سکھائے ہیں نہ ان کی بارگاہ میں آواز اونچی کرنے کا حکم نہ کسی کو ان کے دروازہ اقدس کو کھٹکھٹانے کی اجازت بلکہ خود آپ مٹى اللہ عیہ دہ دلم اپنی مرضی سے اپنے گھر سے باہر تشریف لائیں نہ ان سے کسی عمل میں تجاوز کا حکم اور نہ ہی عام لوگوں کو جیسے پکارا جاتا ہے ویسے ان کو پکارنے کا حکم ہے بلکہ جب بھی ان کو پکارا جائے یا رسول اللہ مٹى اللہ عیہ دہ دلم کہہ کر پکارا جائے۔

آپ مٹى اللہ عیہ دہ دلم جو فرما دیں وہی ہم پر لازم ہے خواہ قرآن پاک میں اس کا کوئی ثبوت ملے نہ ملے آپ مٹى اللہ عیہ دہ دلم کا حکم ہی اسلام ہے آپ مٹى اللہ عیہ دہ دلم کی محبت کا سلیقہ صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت عظام سے سیکھنا چاہیے جنہوں نے اپنے جان و مال اپنے پیارے نبی مٹى اللہ عیہ دہ دلم کی محبت میں قربان کر دیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھتے کوئے تھقی ریت، جسم پر بھاری پتھر ہاتھوں میں ان کے میٹھیں گاڑیں گئیں سب کچھ محبت رسول مٹى اللہ عیہ دہ دلم میں برداشت کیا اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ نصیب فرمائی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھا کر اذان طائی گئی اور ان کا چہرہ حضرت محمد مٹى اللہ عیہ دہ دلم کی طرف تھا سب ایمان والوں کو، آنے والی نسلوں کو اور مکہ المکرمہ میں جو لوگ ان کی بے بسی پر ہستے تھے آج ان کو دکھا دیا گیا کہ محبت رسول مٹى اللہ عیہ دہ دلم میں زندگی بسر کرنے والے عاشق کا اللہ کی بارگاہ میں کیا

مقام ہے حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کا محبت و عشق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو تھا اس کے بدلے حشر والے دن ستر ہزار فرشتہ ان کی صورت میں ہوگا سبحان اللہ حضرت اولیس رضی اللہ عنہ کی محبت پر قربان جائیں جو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی فرمایا اچھی طرح جان لو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کو بھی نصیب ہوئی اس کو عظیم اور بلند مقام نصیب ہوا پس میرا تو صبح و شام یہی لوگوں کو پیغام ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی بسر کرو۔ میرے مرشد حضرت پیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مرشد حضرت غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے شب و روز مخلوق خدا کی بھلائی اور خدمت میں انہوں نے زندگی بسر فرمائی لوگوں کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس بھی دیتے اور خود بھی ان کی محبت میں آئسو بہاتے۔ بے چین رہتے اور ان کے احکام کی پیروی میں زندگی بسر فرماتے آج ان کی قبروں پر چراغ، بر سال ان کا عرس محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ بوتا ثبوت ہے ان کے آستانے آباد ہیں ان کی اولادیں نیک ہیں ان کے گھروں میں قرآنی تعلیم عام ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محافل کا انعقاد عام ہے گھر گھر چراغ محبت جلا رہے ہیں گلی گلی گھر گھر شہروں صوبوں ملکوں میں یہ عمل چل رہا ہے یہی زندگی کا حسین مقصود ہونا چاہیے اسی میں بھلائی اسی میں عبادات کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت ہے قرآن پاک کی تلاوت کرو تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کرو کیونکہ جب قرآن لوح محفوظ پر تھا تو اس میں نازل ہونے سے پہلے الفاظ، معانی احکام عرفان مضامین ایمان سب کچھ تھا مگر سوز و گداز نہ تھا یہ صفت قرآن میں تب پیدا ہوئی جب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر نازل ہوا پھر زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مَس ہو کر اس میں سوز و گداز اور عشق و محبت سب کچھ آگیا نماز پڑھو تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرو کیونکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اس طرح ادا کرو جیسا کہ مجھے دیکھتے ہو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں نماز کی امامت فرما رہے تھے جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارکہ کی کھڑکی کھولی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز میں ہی چہرہ اس طرف کر لیا اور مسجد قبلتین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں کے بعد چہرہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کی طرف فرمایا تو 10 صحابہ رضوان اللہ اجمعین جن میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں نے نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہی چہرہ پھیر لیا یہ سب رضوان اللہ اجمعین جانتے تھے کہ جہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خدا تعالیٰ ادھر ہے حج ادا کرو تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرو جو انہوں نے کیا وہ ہمیں کرنا ہے مکتہ المکرمہ کی ہوا ہو یا مدینہ منورہ کی فضا ہو ہر جگہ انہی کا جلوہ ان کی ہی محبت بکھری ہوئی ہے اسی طرح صدقہ و خیرات دیگر عبادات جو بھی کرو اسی خیال سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں سے جو کچھ بھی ملتا ہے انہی کی محبت کے طفیل ملتا ہے۔

مقام آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک سے محبت کا حکم نازل فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولاد مبارک میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت بی بی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت کی کوئی حد نہیں ساری امت پر فرض ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک کو محبوب رکھیں جو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب نہ رکھو وہ تباہ و برباد ہو گیا اس کا مقدور ذلت ہی ذلت ہے۔

مقام فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا کی شان اقدس بیان فرمایا کرتے اور بہت زیادہ انگبار ہو جایا کرتے فرمایا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر پر جاتے تو آخر میں ان سے مل کر جاتے واپس آتے تو سب سے پہلے ان سے ملتے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا کو ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے مجھ سے ملو گی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد کچھ ماہ اس دنیا میں رہیں تو انگبار رہیں غم وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں تر رہیں ایک مرتبہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک روز سورج طلوع نہیں ہو رہا تھا صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا جاؤ راگھر جا کر دیکھو شاید فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر سے دو پتہ سرک گیا ہو گا جب آپ کرم اللہ وجہہ گھر تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آرام فرما رہی تھیں اور تھوڑا سا دوپٹہ ان کے سر مبارک سے ہٹا ہوا تھا جس کی وجہ سے کچھ بال ننگے ہو رہے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جیسے ہی ان کا دوپٹہ مبارک درست فرمایا تو سورج طلوع ہو گیا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی چادر نصیر کے ذریعے مانگی اور اللہ پاک نے بخشش کا وعدہ فرمایا جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہونے والا تھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش کے لیے اللہ کی بارگاہ میں رورو کر دعائیں کیں کہ اے اللہ میرے ابا جان کو اپنی امت بڑی پیاری ہے تو میرے ابا کی امت کو بخش دے

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے وصل مبارک فرمایا آپ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبہ کی حقیقی خبر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو نہیں بے شک آپ رضی اللہ عنہا ساری عورتوں کی ملکہ ہیں آپ رضی اللہ عنہا کا جو مبارک زمین پر اللہ کے کرم کی عظیم جھلک اور برکت ہے آپ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے بے شک آپ رضی اللہ عنہا کے احسان ساری امت پر روشن و نور ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ساری امت کی عظیم محسنہ ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ حضرت کرم علی بیہ کا بہت زیادہ تذکرہ فرمایا کرتے آنکھیں ان کے ذکر میں ہمیشہ پر ہم رہیں کبھی انہیں محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شیر خدا، کبھی حیدر کرار (یعنی پلٹ کر حملہ کرنے والا) کبھی ابو الحسین کریمین کبھی سراج بتول رضی اللہ عنہا اور مشکل کشا، امام الاولیاء و سلطان الاولیاء کے القابات سے گھنگو میں ان کا ذکر فرمایا کرتے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے ان کی پہلی خوراک لعاب دہن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں سب سے پہلے جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (یعنی جب پیدا ہوئے تو آنکھیں بند تھیں ان کی والدہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ آنکھیں نہیں کھولتے جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو دھیں لیا انہوں نے آنکھیں کھول دیں) ایک روز چند احباب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود تھے تو بہت زبردست انداز میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف پر گھنگو فرمائی سب لوگ انگبار ہو گئے اس دن سے لے کر آج تک ان کی محبت والفت کا عالم یہ ہے کہ یہ ہر روز بڑھ رہی ہے کبھی کم

نہیں ہوئی انہوں نے فرمایا حضور مٹنی اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ مولا ہے علی رضی اللہ عنہ ہر مومن کے ولی ہیں علی رضی اللہ عنہ اور میں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے علی رضی اللہ عنہ کا گوشت میرا گوشت، علی رضی اللہ عنہ کا خون میرا خون، علی رضی اللہ عنہ کا جسم میرا جسم، مجھ سے محبت علی رضی اللہ عنہ سے محبت، جو علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے علی رضی اللہ عنہ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے آپ مٹنی اللہ علیہ السلام نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں علی رضی اللہ عنہ شیر خدا ہیں غدیر خم کے مقام پر فرمایا جس طرح تم مجھے محبوب رکھتے ہو اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھو ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر سے پتہ کیا تو معلوم ہوا باہر نکلے ہیں تلاش کے بعد پتہ چلا کہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں مٹی کندھے مبارک پر لگی ہوئی ہے حضور مٹنی اللہ علیہ السلام نے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا اٹھو اے ابو تراب (مٹی کے باپ) حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قربان جاؤں اپنا لقب سب سے زیادہ یہی پسند فرمایا جو کوئی اس نام سے پکارتا خوش ہو جاتے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور مٹنی اللہ علیہ السلام کی محبت میں دشمنوں کی صفوں کو چیر دینے والے، بڑے سے بڑے طاقتور کاغذ کو ایک ہی وار میں واصل جہنم فرمادیجے خیبر کی فتح کا کسے علم نہیں خیبر کے دروازہ کو اکھاڑ کر اس کا ایک پلہ شیر خدا نے ڈھال کے طور پر اٹھالیا جسے بعد میں چالیس لوگوں نے اٹھالیا تو انہیں دقت ہوئی میں نے خیبر کا قلعہ دیکھا (مجھے ٹھیک طرح سے یاد نہیں شاید شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دروازے کا بھی تذکرہ فرمایا کہ وہ ابھی تک پڑا ہے) پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ انگبار ہو گئے اور فرمانے لگے جب عبد العہود نے غزوہ خندق میں لٹکرا کر اے محمد مٹنی اللہ علیہ السلام نکالوا پیے آدمیوں میں سے میرے مقابلے کے لیے حضور مٹنی اللہ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ علی رضی اللہ عنہ اسے

جہنم داخل کر دو عبد العبد و ایک ہزار آدمیوں جتنی طاقت رکھتا تھا پورا بدن لوہے کے لباس سے ڈھکا ہوا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہو کر چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے اللہ اے میں تجھ سے اپنا علی رضی اللہ عنہ مانگتا ہوں اسے فتح یاب کر (شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ پرورد ہوئے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار تھا کتنی محبت تھی کہ اللہ سے ان کو مانگ لیا) پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مقابلہ میں آئے تو اس کو ایک زوردار وار سے لوہے کے لباس میں چیر ڈالا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھگی چکی تھی جسم کپکپا رہا تھا فرمایا امت کے لوگوں سے امام پاک رضی اللہ عنہ کو بہت تکالیف آئیں یہاں تک کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں طے فرمایا کیا بات ہے علی ابن ابی طالب بہت غمزدہ لگ رہے ہو تو روتے ہوئے عرض کیا لوگوں سے بڑی تکلیفیں آئی ہیں فرمایا پس دعا کرو ان کو ان جیسا حاکم میں جائے اور تمہیں تم جیسے لوگ اگلی صبح یعنی ۱۹ رمضان المبارک کو حجر کی سنتوں کی دوسری رکعت کے قیام میں بد بخت عبد الرحمن ابن طلحہ نے زہر ڈلوںکو اس سے سر پر وار کیا اور کئی تک کو مار ڈھنس گئی لہو کا فوارہ پھوٹ پڑا لوگ تڑپ کر رہ گئے چیخ و پکار شروع ہو گئی یارے حسن و حسین علیہم السلام کو زبردی گئی تو دوڑے چلے آئے بابا، بابا زبان پر جاری تھا امام پاک علیہ السلام نے اپنے یارے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے بچے حجر کی نماز کا وقت جا رہا ہے ذرا نماز کی امامت فرما دو پس مختصر نماز پڑھانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو گھر لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں سیدہ زینب اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما رونے لگیں فرمایا میری بچیو اے جان پدر غم نہ کرو تمہارے بابا نے جو چاہا اللہ نے اسے دے دیا تمہارا باپ اس پر راضی ہے دیکھو آنسو نہ بہاؤ خود کو سنبھالو یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت آبدیدہ ہو گئے سبھی

رونے لگے ایک عجیب سماں بندھ گیا کچھ خاموشی چھا گئی سسکیوں اور آہوں کی آواز آتی رہی۔

مقام حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ
فرمایا آپ رضی اللہ عنہ ایسی ہستی ہیں کہ تو رات، انجیل، زبور قرآن تمام میں
آپ رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ خصوصیات کا ذکر مذکور ہے آپ رضی اللہ عنہ حضور مٹلی اللہ عنہ کا
دلہ کے محبوب ہیں ایمان آپ رضی اللہ عنہ سے محبت میں کامل اور انقض سے فاسد ہو جاتا
ہے مومن ہونے کی نشانی آپ رضی اللہ عنہ سے محبت ہے جو آپ رضی اللہ عنہ سے محبت
کرے اور صحابہ ثلاثہ سے محبت نہ کرے آپ رضی اللہ عنہ اس کو پسند نہیں فرماتے جو
معاذ حق آپ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں کسی اور کا نصیب نہیں ہیں کعبہ پیدائش کی
جگہ، مسجد میں شہادت، آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے جنت کے سردار، ملکہ آپ رضی اللہ عنہ
کی زوجہ محترمہ، سارے جہاں کے سردار آپ رضی اللہ عنہ کے سر، آپ رضی اللہ عنہ
امت رسول مٹلی اللہ عنہ کا دلہ کے تمام اولیاء کے بلا اختلاف امام ہیں ساری امت کے
مشکل کشا ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے محبت حضور مٹلی اللہ عنہ کا دلہ سے محبت ہے آپ رضی
اللہ عنہ سے انقض حضور مٹلی اللہ عنہ کا دلہ سے انقض ہے اللہ تعالیٰ ہر دل میں محبوب رسول
اللہ مٹلی اللہ عنہ کا دلہ کی محبت پیدا کرے۔

مقام حسنین کریمین رضوان اللہ الجمیعین

فرمایا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دونوں نواسوں سے انتہا درجہ محبت تھی ساری امت کو ان کے ساتھ محبت کا حکم ہے۔ جو ان کے ساتھ محبت نہ کرے اس کے دین کی کوئی حیثیت نہیں ہے دونوں بھائی جنتی جوانوں کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے غم خوار ہیں لوگوں سے جانے کتنے دکھا گئے پھر بھی درگزر سے کام لیا نادان لوگوں کو کیا خبر کہ یہ دونوں بھائی زمین پر اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی اور عظیم نعمت تھے حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں جام شہادت نوش فرما کر اسلام کو اپنے لیے مبارک سے زندگی بخشی حضرت امام حسن علیہ السلام نے امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتحاد کے لیے عظیم قربانیاں دیں یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو زبردے کر شہید کر دیا گیا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت قاتل کا نام جان بوجھ کر ظاہر نہ کیا تا کہ کوئی فساد پیدا نہ ہو جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فقط اتنا فرمایا کہ قاتل کو اللہ بہتر جانے والا ہے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے انتہا درجہ محبت رکھتے تھے اور یہی حکم دیتے تھے کہ آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن کبھی نہ چھوڑنا ان کے حالات پر دعوت کہ دین کی سچی محبت پیدا ہو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کاش میں کسی سید کے پاؤں کا جوتا ہوتا۔

ازواج مطہرات کے متعلق ہمارا عقیدہ

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں بے مثل و بے مثال ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی ساری عورتوں میں بے مثل و بے مثال ہیں ازواج مطہرات میں ہر ایک کا اپنا اپنا مقام اور اعزاز ہے لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باقی ازواج سے بلند مقام رکھتی ہیں کیونکہ ابتدائے اسلام میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قربانیاں اور وصال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے احسانات فراموش نہیں کیے جاسکتے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری بیویاں امت کی مائیں ہیں لہذا جب بھی اہل ایمان کے سامنے ان پاک بیبیوں کا تذکرہ ہو عزت و احترام اور عظمت کا خاص خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ یہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہیں اور نہ ہی کسی ایمان والے کو اجازت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ان سے نکاح کرے۔

محبت صحابہ و مقام صحابہ رضوان اللہ اجمعین

فرمایا کرتے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ سے محبت ہے اسی طرح صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے محبت حقیقت میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اتباع صحابہ رضوان اللہ اجمعین امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم و ملزوم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کا مقام سارے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے بلند فرمایا پھر عشرہ مبشرہ کا، پھر بدر والوں کا پھر اسی طرح بعد میں آنے

والوں کا گمراہی میں یہ خیال رکھنا ہے کہ وہ مقامات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آپس میں ہیں امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برتری ہر اعتبار سے ہے اس کا انکار کرنے والا اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ملائکہ اور ساری مخلوق کی لعنت کا مرتکب ہو جاتا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہر لمحہ دین کے لیے قربانیاں دیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے جام پینے قربان جائیں ان کی مبارک آنکھوں پر جو دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزے لٹتی رہیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان، ان کے متعلق ہمارا عقیدہ

فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اعلان نبوت سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست تھے اور بعد میں بھی یہی اعزاز نصیب رہا ہجرت کے وقت عارثو میں بھی قرآن پاک کے فیصلہ کے مطابق یہی اعزاز رہا اور وصال کے وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق روضہ اقدس میں بھی یہی مقام حاصل رہا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے فرمایا جس کا لقب صدیق ہو اس کی صداقت کا انجام بھی یہی ہونا چاہیے تھا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رتبہ وہی تھا جو اس وقت ہے یعنی روضہ انور میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو ابو بکر اور عمر فاروق رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سنت کو نہیں جانتا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فیصلہ فرمادیا کہ میری محبت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بغض کسی مومن کے دل میں صحیح نہیں ہو سکتے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے حکم ہے کہ آپ کوڑا سے ۷۰۰۰ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو میرے ہی درجہ میں جگہ دینا ایک روز ارشاد ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و خوشنودی تھا راتوں کو کروٹیں بدلتے، دن کو رفاقت میں رہتے آج روزہ اقدس میں موجود ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے صدیق اور منکر کا اندازہ لگانا چاہیے کہ ساری زندگی ابو جہل کو دعوت حق دی لیکن وہ منکر تھا منکر ہی رہا اس کے مرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میری امت کا فرعون تھا جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دعوت دی تو بغیر تردد کے قبول کر لیا پھر ہمیشہ برائے پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غالب رکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں کسی کو دلی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں ۹ ہجری کو ان کو امیر حج بتایا اپنی حیات طیبہ میں سترہ نمازوں کی امامت کا اعزاز ان کو بخشا ایک روز ارشاد ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مقدر پر قربان جاؤں والدین، بچے سبھی شرف صحابیت پانے والے ہیں ایک بیٹی ام المومنین ہے زمین پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہیں ایک روز ارشاد ہوا محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خزانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وافر نصیب ہوا رات کو وصال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہجری کی آئیں بھرا کرتے وصال کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ حجرہ مبارک کی چھت سیاہ ہے پوچھنے پر پتہ چلا کہ لوگوں سے رات کو چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں رویا کرتے بہت کم کو تھے شجیدہ طبیعت کے مالک تھے لیکن نیکی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تو رات، زور، انجیل میں ان کی شان مذکور ہے پیغمبروں کے بعد افضل مقام رکھنے والی ہستی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان کے احترام کی توفیق عطا فرمائے یہ اپنے مقام میں بے مثل ہیں جن کی ایک نیکی کے برابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ساری

زندگی نہیں ان کے مرتبہ کا کیا مقام ہے انسانی عقل احاطہ کرنے سے قاصر ہے اپنے وصال کے قریب رسول مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں امامت کے مصلیٰ پر کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا جن میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہوں اس میں کسی کو امام بننے کا حق نہیں ایک روز ارشاد ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے پانچ لوگوں میں اسلام قبول کرنے والے ہیں عاشق رسول مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کرانے والے جی بات پوچھو تو محبت کو آزاد کرانے والے کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اگر ساری زندگی زنجیروں میں گزار دیتے تو ہر عاشق کا یہی انجام رہتا انہوں نے خرید کر محبت کو آزاد کر دیا آج ہر مسلمان کسی بھی طبقہ و نسل سے تعلق رکھتا ہو حضور مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت آزادی سے کر سکتا ہے اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ روپے کچھ دیر چپ رہے پھر فرمایا) تیرا خرید اعلان کعبہ کی چھت پر اذان دے رہا ہے کعبہ اللہ کی چھت اس کے ٹکڑوں کے بوسے لے رہی ہے حضور مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی و خدمت کا بند و بست فرما رہا ہے حضور مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے بلال رضی اللہ عنہ میری راحت کا بند و بست کرو پھر ارشاد فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جگہ خریدی اس مقام پر ہی ریاض الجنۃ، اسی جگہ منبر رسول مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسی جگہ محراب رسول مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسی جگہ روضہ رسول مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے ابو بکر رضی اللہ عنہ تیرے نصیب پر ہزاروں زندگیاں قربان یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت زیادہ درد مند ہو گئی اپنی سفید چادر جو انہیں بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے عطا کی تھی کو آنکھوں سے لگایا اسی چادر کو اپنے اوپر ڈال کر لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت فرمایا کرتے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ لیٹ گئے اوپر چادر اوڑھ لی ایک روز ارشاد ہوا غزوہ تبوک میں گھر کا سارا مال قدموں میں لا کر رکھ دیا دیوار پر ہاتھ پھیر کر آئے کہ

کوئی سوئی یا دیگر چیز دیواروں سے چٹنی نہ رہ جائے حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا والہانہ جذبہ دیکھ کر فرمایا گھر کیا چھوڑ آئے تو جواب میں فرمایا اللہ اور اس کا رسول مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے امت رسول مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان ہی احسان ہیں کہ انہوں نے زندگی میں بھی محبت رسول مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نسبت رسول مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کو آشکار فرمایا اور بعد از وصال اپنا جنازہ روضہ اقدس کے سامنے لے جانے کو فرمایا اور فرمایا اگر دروازہ خود بخود کھل جائے تو ٹھیک ورنہ جہاں مرضی دفنا دینا دروازہ بھی کھلا اور روضہ اقدس کے اندر جگہ بھی ملی۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جسم کی مٹی جسم مصطفیٰ مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے اٹھائی گئی اور اس کا اثر زندگی میں اور بعد از وصال ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان کہ اس نے اولیائے کرام کی راہ پر چلنے کی سعادت بخشی اور ہمارے عقیدہ و سلسلہ میں کسی بھی کام، ہستی کی بے ادبی نہیں رکھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں تمہیں بھی یہی تلقین ہے سب اگلے آنے والوں کو بھی یہی تلقین یہی نصیحت کرتا ہوں اللہ توفیق دے آمین!

مقام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بلا اختلاف تمام صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے سردار ہیں حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شکر ادا کرے براہیمان والا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میری محبت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے بغض ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جن کے ایمان لانے پر آسمان والوں نے مبارکباد دی ان جیسی ہستی کو حضرت محمد مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی قرار دیا۔

مقام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد میں سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے مگر ان کے لیے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو عزت دے آپ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو فرشتوں نے ان کے اسلام لانے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارکباد دی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی بے مثال ہے ایک سانس بھی دین اسلام کے بغیر آپ رضی اللہ عنہ نے اس دنیا میں نہیں لیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خلافت کے دوران راتوں کو جاگتے رعایا کی خدمت کرتے عدل و انصاف کو قائم رکھا اپنے پرانے سب کے ساتھ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ کے تحت تعلق رکھا امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کے احسانوں کی بھی حد نہیں آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور ام المؤمنین ہونے کا اعزاز حاصل ہے خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو وہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بعد از وصال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس میں دفن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے جہاں صبح و شام فرشتے اور ولی ایمان آپ رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر جب تک میری امت میں زندہ رہیں گے میرا کوئی اتنی جہنم میں نہیں گرے گا اسی لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں لوگوں سے فرمایا اے لوگو تمہیں خبر نہیں یہ دو خبیث کیڑوں میں لپٹا انسان کتنا عظیم تھا یہ جب تک زندہ رہا ان کی برکت سے کوئی مسلمان جہنم میں نہیں گرا تمہیں خبر نہیں تم نے کس کو کھو دیا ہے (نوٹ: شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف فتوؤں میں یہ ارشادات فرمائے)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایک روز ارشاد ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ جن کے شرم و حیا پر اللہ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے اور ایمان والے کواد ہیں داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں اور وہ انتقال کرتی جاتیں تو میں اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں انہیں بشارت دی گئی کہ جو چاہے کرواے عثمان رضی اللہ عنہ بخش دیے گئے ہو پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے فرمانے لگے! اے عثمان رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو سلام صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر عمرہ نہ کر کے عظیم مقام پایا (کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ہاتھ مبارک کو اپنا ہاتھ قرار دیا) پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بے خبر لوگ ان کی شرافت پر تنقید کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے یہ ہمارے دلوں کی دھڑکن ہمارا اسلام ان کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ان کی عظمت پہ لاکھوں سلام کہ یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقبول و منظور ہیں ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین یعنی دونوروں والا اس لیے کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اس سے قبل کسی بھی نبی علیہ السلام کی دو بیٹیاں ایک شخص کے نکاح میں نہیں آئیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کا پھوپھی زانہ ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ارؤئی کے بیٹے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ

حضرت عبداللہ علیہ السلام جو حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد ہیں کے ساتھ جزواں پیدا ہوئیں تھیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جس ہاتھ سے حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت فرمائی اسے کبھی شرم گاہ تک نہیں لے گئے یہ ادب کی ایک اعلیٰ اور عظیم ترین مثال ہے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں دی شہادت سے قبل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا جب وہ پہنچے تو خارجیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ان سے ملنے نہیں دیا بے شمار لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھیرے میں لے لیا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا علم انا کر ان کے گھر میں پھینکا تاکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خبر ہو کہ میں ان سے ملنے آیا ہوں آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے پچھلے راستہ سے دو بد بختوں نے شہید کر دیا یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے اور فرمانے لگے اس کے بعد مسلمانوں میں کبھی فتنہ ختم نہ ہوا قتل و عارت کا بازار آج تک سرگرم ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کلام نہ فرما سکے۔

مقام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

فرمایا جس ہستی کا رسول خدا مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا کریں اس کا مرتبہ مجھ سے کیا بیان ہو حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیوں کے شوہر ہیں کسی ہستی کو ایسا اعزاز حاصل نہیں آیا رو قریانی کا مجسمہ تھے جنت کی بتا رت دنیا میں کئی بار پائی امت رسول مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فساد نہ پڑنے دیا خود شہادت کا جام نوش فرمایا جس ہاتھ سے حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اسے اپنی شرم گاہ تک نہ لے گئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہمارا عقیدہ **بسم اللہ** ایک روز کسی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تو جواب میں فرمایا ہم ان کے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کاتب وحی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں چونکہ ان کے مقابلہ میں خلافت کے صحیح حقدار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے مگر ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کے قائل نہیں ہمارے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی عقیدہ ہے ہمیں صحابہ کے اختلاف اور لڑائیوں پر تنقید کا حق نہیں اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں اپنی زبانوں کو قابو میں رکھا جائے کسی نے حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سوال کیا کہ وہ پانچویں خلیفہ راشد ہیں تو پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے حیرت کی نگاہ سے سوال کرنے والے کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ایسا بھی وقت آئے گا جب لوگ صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے مقام کے متعلق سوال کریں گے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سنو! حضرت معاویہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا اور جس گھوڑے پر وہ سوار تھے اس کے دوڑنے سے جو خاک اڑتی تھی اس خاک کے جو ذرات اڑ کر گھوڑے کے نتھنے میں جمع ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اس کے برابر بھی نہیں۔

شانِ اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ علیہم

دیکھو بیٹا بروی اللہ اور اس کے رسول مقلد مذہب کا شیر ہوتا ہے اسی لیے ولی اللہ اسے کہا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب مقلد مذہب کا علم کی اطاعت میں زندگی بسر کرتا ہے ولی کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گناہوں سے محفوظ فرماتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ کسی نئی علیہ السلام کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی اسے کسی خیر علیہ السلام کی طرح معصوم کہا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رسول کریم مقلد مذہب کا علم کی نظر عنایت کی بدولت وہ باطل قوتوں کا مقابلہ کرتا ہے اور اسلام دشمن قوتوں کو نچا دکھاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تربیت کرتا ہے۔ اس کی تربیت کی بدولت جاہل علم، ریاکار اخلاص، گناہ گار قویاں اور گمراہ ہدایت کی دولت پاتے ہیں ولی مجرہ نہیں بلکہ کرامت دکھاتا ہے اور اس کی کرامت اس کے نئی علیہ السلام کا مجرہ ہوتی ہے کسی ولی کی صحبت میں بیٹھنا، اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا یا اولیاء کے مزارات کی زیارت کرنا باعث برکت اور نجات آخرت کا سامان ہے کیونکہ اللہ جس پر فضل فرماتا ہے اسے اپنے دوستوں کی صحبت نصیب فرماتا ہے اور جس سے ناراض ہو اسے برے لوگوں میں دھکیل دیتا ہے اچھی طرح سمجھ لو کہ جب بھی کوئی خدا کی تلاش میں نکلے گا وہ خدا کے بندے تک پہنچے گا پھر اس کے وسیلہ کی بدولت اسے خدا ملے گا اس لیے اولیاء اللہ کی شان بڑی بلند اور انسانوں کے لیے تحفہ کی اہمیت رکھتی ہے پس جوان کے قریب ہو اور خدا کے قریب ہو اور جوان سے دور ہو اور گمراہ اور باندہ ہو گیا۔

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ ہاروی رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے سچے معتقد اور بارہا مجالس میں ان کا تذکرہ فرماتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے تمام سلاسل کے بزرگان کے سردار ہیں اور ہر بزرگ کے روحانی مراتب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت و محبت نمایاں ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ یہ برصغیر کے وائسرائے ہیں ان کی تصنیف کردہ کشف الکجوب کتاب تصوف میں آئین کی حیثیت رکھتی ہے میرے نزدیک تصوف کی باقی کتابوں میں اس کے بعد ہیں حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے کہ جسے کامل پیر نہ ملے وہ کشف الکجوب کا مطالعہ کرے اسے کامل پیر بن جائے گا اس لیے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اپنے دور کے تمام بزرگان تک عقائد کے حوالہ سے رسم و رواج کے حوالہ سے سنت و بدعت مذہبی زندگی میں طالبان طریقت کے لیے بے شمار نصیحتیں بیان فرمائی ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بذات خود بہت بڑے بزرگ تھے اس لیے اللہ پاک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے لیے بڑے بڑے بزرگوں کا انتخاب فرمایا ان میں سے بعض کا تعلق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم سے بھی ہے ان میں حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ جن کی نسبت حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے ان کی حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی کہ ایک مرتبہ میں اپنے احوال و واردات ان کی خدمت

میں بیان کر رہا تھا میں اس وقت جوان تھا لہذا میری گفتگو میں شوخی اور جوش و جذبہ نمایاں تھا میں باتیں بڑھ چڑھ کر بیان کر رہا تھا حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت مہذب انداز میں گفتگوں رہے تھے میرے دل میں خیال گزرا شاید شیخ رحمۃ اللہ علیہ پر ایسے احوال و واردات نہیں گزرے جو وہ اس قدر توجہ اور محبت سے میری گفتگوں رہے ہیں میرے اس خیال پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے میرے بیٹے! میرا یہ احترام اور توجہ کرنا تیری ذات یا تیرے احوال کے لیے نہیں ہے اس لیے کہ حالات کو تبدیل کرنے والا تبدیلی کی جگہ نہیں کیا کرتا میں تو احوال کے خالق کے احترام کی خاطر ایسا کر رہا ہوں یہ باتیں تمام طالبان طریقت کو پیش آتی ہیں اس میں تمہاری کوئی خصوصیت نہیں میں نے جب یہ سنا تو میرے ہوش ٹھکانے آگئے کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ تو میرے دل کی حالت کو بھی بھانپ گئے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ایک مشکل کے حل کے لیے میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گیا اور انہوں نے میری مشکل حل فرمادی حضرت داتا علی جویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ سے حد درجہ متاثر تھے اسی لیے وہ ان سے خاص دلچسپی رکھتے تھے اور ان کے مرید و خلیفہ حضرت ابو علی قاسم دی رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں) کی بھی انہوں نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی کہ حضرت ابو علی قاسم دی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سب کچھ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے وقف کر دیا اور ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی زبانی بتا دیا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے حضرت داتا علی جویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے انتہائی ادب و انکساری کا اظہار فرماتے گفتگو میں آنسو جاری ہو

جاتے تھے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ پر خصوصی نظر شفقت تھی بقول حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مجھ پر کسی بھی بزرگ نے جس کے بھی مزار پر میں نے حاضری دی محروم و خالی نہ لوٹا حضرت جام شاہ نصیر باروی مدظلہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر خدمت تھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ مجھے ملے اور فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میرا سلام کہنا حضرت جام شاہ نصیر باروی مدظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں سمجھا شاید ہمارے جاننے والوں میں سے کوئی ہوں گے میں واپس آگیا تو سلام کہنا بھول گیا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ میاں دا تا صاحب حاضری دی تھی میں نے عرض کیا جی حضور والا گیا تھا فرمایا وہاں کوئی ملا بھی تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے یاد دلانے پر مجھے فوراً یاد آیا اور میں نے معذرت کر کے عرض کیا ایک بزرگ ملے تھے انہوں نے آپ کو سلام دیا تھا فرمایا جانتے ہو وہ کون تھے عرض کیا نہیں فرمایا وہ حضرت دا تا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علاقہ سے ایک شخص دا تا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر اس لیے حاضر ہوا کہ کسی کمال پیر کی نشاندہی فرمادیں رات جب وہ مزار اقدس کے احاطہ میں سویا تو دا تا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور انہوں نے فرمایا مجھے حیرت ہے کہ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ کے ہوتے ہوئے بھی تمہیں کسی بزرگ کی تلاش ہے اس کے بعد وہ شخص کچھ دن لاہور کام کاج کے سلسلہ میں رکارہ اس دوران اس کی ٹانگ پر چوٹ آگئی ٹانگ کے ٹھیک ہونے پر جب وہ آستانہ عالیہ جاموہ پر حاضر ہوا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا اور وہ جیتے آنسوؤں کے ساتھ اپنا یہ بیان کر رہا تھا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ان کے غوث اعظم و اولیاء اللہ کے امام ہونے پر مکمل یقین رکھتے تھے اور گفتگو کے دوران محبوب سبحانی، محبوب کبریا، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ، غوث پاک، غوث اعظم اور دیگر خطابات سے شروع کرتے گیا جوہیں شریف کے ختم کا اہتمام فرماتے اور آج بھی ختم پاک کا یہ سلسلہ جاری ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے قبل ایک رات فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں میری مدد تمہارے ساتھ ہے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ جو نعمت انہیں حاصل تھی بغیر کی کے وہ تمام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو فرمائی تھی اس میں چار سلاسل میں بیعت کی اجازت شامل تھی لیکن اس کے علاوہ بھی حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سراج مدظلہ تعالیٰ اور حضرت پیر مہتاب رحمۃ اللہ علیہ و تخی شریف والے نے گھر آکر حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اشارہ سے عنایت فرمائی حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے بڑے بھائی محمد اکرام اور اپنے ایک عزیز جام محبوب کو قادری طریقہ پر بیعت فرمایا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات انتہائی ادب اور پردہ و حجب میں بیان فرماتے ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو مرتبہ حاصل ہے اس کی مثال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ذات بابرکت ہے ہمارے پیر ان کبار رحمۃ اللہ علیہم نے ان کے مراتب کی تعریف فرمائی اور عظمت و بزرگی کا اعتراف فرمایا جب حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوران تعلیم کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان تک پہنچنے کے لیے بڑی مشقت

انھانا پڑی یعنی کبھی اس جگہ کبھی اس جگہ ڈھونڈنا پڑا اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدہ سے شراور ہو گئے حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے جیٹا تو تو خود غوث القیوث ہے کس بڑے بڑے بزرگ تیرے صدقہ سے راہ حق پائیں گے حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں منزل سلوک میں اس مقام پر پہنچا جہاں پہنچے بنا عاشق حقیقت کو قرار نہیں ملتا دیکھا تو ایک طرف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور دوسری طرف مشائخ خواجگان میں نے حضرت خواجگان کی طرف اپنے دل کو زیادہ مائل دیکھا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ جاؤ گھبرانے کی کوئی بات نہیں وہ ہمارے ہی بھائی ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں وصیت فرمائی کہ ایک مرد خدا پیدا ہو گا جو دین کو نیا کرے گا میرا یہ فرقہ اس کو عمامت کر دینا چنانچہ حضرت کمال کیہلی نے بچپن میں اپنی زبان حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالی اور ان کے صاحبزادے شاہ سکندر کیہلی کے ذریعے یہ فرقہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا اسی لیے تمام سلسلہ کے راستے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے کھلتے ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ
 شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کے حالات و واقعات اکثر اوقات بیان فرمایا کرتے
 آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے ان کا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک
 جاتا ہے بہت سارے اولیاء اللہ نے ان کی مثنوی شریف سے فیوض و برکات حاصل
 کیے بڑی بلند پائے ہستی کے مالک تھے یہ ابتدا میں غصہ پر ایک کتاب لکھ رہے تھے جسے کئی
 برس گزر جانے کے بعد بھی مکمل نہیں کر سکے ایک روز اسی کتاب کی تحریر کے دوران
 حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا مولانا کیا تحریر
 فرما رہے ہو آپ چونکہ بہت بڑے عالم دین تھے دنیا جہاں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی
 شہرت تھی آپ نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا تمہارے جاننے کی بات نہیں کہ
 میں کتنا قیمتی سرمایہ تحریر کر رہا ہوں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کسی کام کے لیے اندر تشریف لے
 گئے تو حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اٹھا کر حوض میں پھینک دی مولانا
 جب واپس تشریف لائے تو کتاب نہ پا کر حیران ہوئے اور ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ
 کتاب کہاں ہے حضرت شاہ شمس رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا وہ تو میں نے حوض میں
 پھینک دی کیونکہ اس پر کافی گرد تھی میں نے کہا دخل جائے گی مولانا نے سر پکڑ کر فرمایا
 میرے سالوں کی محنت پر آپ نے پانی پھیر دیا بھلا پانی میں کتاب خاک دھلے گی وہ تو
 خراب ہو جائے گی اس پر حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آگئے اور انہوں
 نے حوض میں ہاتھ ڈالا اور کتاب کو نکال کر مولانا کے سامنے رکھ دیا مولانا رحمۃ اللہ علیہ
 حیران رہ گئے کہ کتاب بالکل خشک تھی اس کے بعد مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ
 شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے اور ایسے کمالات نصیب ہوئے کہ قیامت تک
 ہر خاص و عام کے منظور نظر ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو پرندہ زمین سے

اوپر اڑے اگر چہ آسمان تک نہیں پہنچتا پھر بھی وہ شکاری کے جال سے دور ہو جاتا ہے اسی طرح کوئی درویشی اختیار کرے مکمل کو نہ پہنچ سکے تو کم از کم بازاری لوگوں اور مخلوق سے ممتاز ہوتا ہے اور دنیا کی زخمتوں سے چھوٹ جاتا ہے اور ہلکا ہو جاتا ہے سب یار بن جاتا ہے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی مشوی شریف ضرور پڑھنی چاہیے انسان دین و دنیا کی نعمتیں اس سے پاتا ہے اور اللہ کے بندوں کی عظمت اور بزرگی بڑے شامدار طریقہ سے اس پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ طریقت اور طریقت والوں سے بے گانہ نہیں رہتا۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات ان کی دینی معاملات میں خدمات کا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے ذکر فرمایا کرتے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت پر بہت زیادہ ان سے محبت فرماتے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے بچپن سے لے کر اپنے وصال تک اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کے لیے وقف کیں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ چھوٹے تھے تو کھیل کود میں کبھی دلچسپی نہ لیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گھر والے کہتے بھی کہ بیٹا کھیل بھی لیا کرو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کھیل کا مقصد دل کو خوش کرنا ہے اور مجھے خوشی پڑھ کر ملتی ہے رات کو گھر والوں سے چوری پڑھتے رہتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب پوچھتے کیا کر رہے ہو تو لیت جاتے اور فرماتے میں لیتا ہوا ہوں (لینے کا مقصد جھوٹ نہ بولا جائے) حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ

علیہ ان کے بچپن میں دینی علوم سے لگاؤ پر بہت رویا کرتے اور فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ جنہیں اپنا جانا ہے بچپن سے ہی ان کی طبیعت میں اپنی طرف آنے کے جذبے پیدا فرما دیتا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہندوستان کے حالات چونکہ خراب تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ خانہ کعبہ چلے گئے اور ایک عرصہ وہاں مقیم رہے جب مدینہ منورہ کی طرف گئے تو ننگے پاؤں تشریف لے گئے ادب و احترام کا خاص خیال رکھا پھر اپنے استاد حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر واپس ہندوستان آگئے اور یہاں ایک بڑے مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور دنیا کو علم کی نعمتیں بانٹنے لگے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے اس کے بعد نقشبندیہ سلسلہ میں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پایا بعد میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی رجوع فرمایا اور اس کا ذکر اپنی کتابوں میں بھی کیا کہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے درمیان کوئی پردہ نہیں رکھا اور جو باطنی صفائی عنایت ہوئی وہ بے حد و شمار ہے اور ایسی مہربانی شفقت فرمائی جس کا بیان زبان سے نہیں ہو سکتا اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جو لوگوں کو پھیرتا ہے اور حالات درست کرتا ہے بعض لوگوں کو شاید میری بات کی سمجھ نہ آئے اور وہ کچھ اور بولیں مگر مجھے پتا ہے کہ مجھ پہ کیا کرم ہوا حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتابیں تحریر فرمائیں اور برصغیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمی و روحانی انقلاب برپا کیا آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کے منکوب نظر ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد شریف مناتے صلوٰۃ و سلام پڑھتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اللہ سے مانگتے اور اپنے ہر عمل سے بہتر اسی عمل کو سمجھتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر مدارج النبوت جیسی عظیم کتاب تصنیف فرمائی اور بے شمار اور کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن کے حوالے آج بھی علمائے دین

دیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے اولیاء کرام کے کمالات کو نہیں پہچانا اس نے اللہ کی خاص قسم کی نعمت جو مفت میں ملی اس کی قدر نہ جانی اس نے نہ شکر ادا کیا نہ ان کی محبت کو اپنایا یقین جانو انہوں نے خدا کو بھی نہیں پہچانا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعثِ رحمت و برکت ہے اس لیے کہ عاشق کو محبوب کا تذکرہ اور محبوب کو بھی اپنے عاشق کا تذکرہ پسند ہوتا ہے بس یوں سمجھ لو کہ ان بزرگوں کا تذکرہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جسے ہر آدمی محنت و مشقت کے بغیر ہر حال میں ادا کر سکتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں گز رہے ہوئے لوگوں کو خیر سے یاد کروں گا تو امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی مجھے خیر سے یاد کریں گے جب میں دوسروں کی روح کو خوش کروں گا تو ہو سکتا ہے کہ میری روح کو بھی خوش کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری نعمتوں کا چرچا کرو“ پس بزرگانِ دین سے عقیدت و محبت رکھنا اس کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ﷺ
ایک روز کچھ لوگوں کے عرض کرنے پر حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات بیان فرما رہے تھے کہ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم میں محبوب الہی تھے اور ان کو اپنے بلند اوصاف کی وجہ سے یہ منفر د مقام ملا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے دینی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف ہے مخلوق خدا پر بڑی شفقت فرمانے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر شریف بڑا وسیع تھا جانے سیکڑوں کے حساب سے لوگ کھانا کھاتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانہ پر بڑے حاسدوں نے واویلا کیا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنے روحانی اثر و رسوخ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بر عمل کو جاری رکھا ایک مرتبہ ایک درویش دروازے پر آیا تو ایک خادم نے اسے کھانا دیے بغیر لوٹا دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت دوپہر کو قیلولہ فرما رہے تھے حضرت بابا فرید اللہ بن گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ گھر میں اگر کوئی چیز نہ بھی ہو تو کم از کم آنے والے کے ساتھ حسن سلوک کی تو رعایت کیا کرو یہ کہاں کا قاعدہ ہے کہ خستہ دل مجبور اور معذور کو یونہی لوٹا دیا جائے اس پر محبوب الہی بیدار ہوئے اور واقعہ کی تحقیق کے لیے خادمین کو بلا کر ایک خادم نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت بتائی کہ قیلولہ کے بعد دریافت فرمایا کرتے کوئی آیا تھا کہ نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے روزہ رکھتے اور شام کو کئی بار تھوڑا سا کھانا کھاتے جب کمزوری بڑھنے لگی تو خادم پریشان ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا جانے کتنے مسکین غریب لوگ مزاروں مسجدوں گھروں میں بھوکے پڑے فاقہ کر رہے ہیں اب بتاؤ انہیں بھوکا دیکھ کر میرے حلق سے کھانا کیسے نیچے اترے آخری وقت جب دنیا سے تشریف لے جا رہے تھے چالیس یوم پہلے کھانا ترک کر دیا اور گھر میں جو کچھ تھا اسے بانٹ دیا خادم نے غلہ رہنے دیا فرمایا اس مرد دہال کو کیوں رکھا ہوا ہے اسے بھی بانٹ دو گھر میں جھاڑو دے دو خادمین نے عرض کیا ہم غریبوں کا کیا بنے گا فرمایا میرے روضہ سے تمہیں اتنا کچھ مل جائے گا جو تمہاری ضرورتوں کے لیے کافی ہوگا عرض کیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی آمدنی تقسیم کرنے کا حق کس کا ہے فرمایا اس کا جو اپنے حق سے دست بردار ہو جائے اپنے مرشد حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی الطاف و مہربانی کو یاد کر کے بہت رویا کرتے تھے۔

حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مرشد حضرت بار و سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی طرح لوگوں کو حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر عقیدہ رکھنے کی تلقین فرماتے اور بیعت کرتے وقت بھی وصیت فرماتے اور فرمایا کرتے کہ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام کو بڑے احسن طریقہ سے سمجھنے والے بھی تھے اور سمجھانے والے بھی ہندوستان کی سرزمین پر اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود نہ ہوتا تو انگریزوں کی سازشوں اور خوستوں کا اثر جانے کتنے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیتا آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ممتاز علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علمی میدان میں بڑی خدمات سر انجام دیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باقی علمی احسان تو الگ ہے لیکن قرآن پاک کا ترجمہ کنز الایمان آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرما کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کھول دیئے اس دور میں عموماً جو ترجمے کیے جا رہے تھے ان میں حضور ربیہ الصلوٰۃ والسلام کے شبلیانِ شان الفاظ کا درست استعمال نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ ایک عام انسان کی طرح الفاظ بیان کیے جاتے اور کئی مقامات پر دھوکہ بھی کھایا گیا جس میں معاذ اللہ حضور ربیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا پہلو نظر آتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کا ترجمہ کرتے وقت ہر پہلو کو مد نظر رکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ سادات کرام کا بہت احترام فرماتے ایک مرتب ایک سید صاحب تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ زنانہ خانہ میں تصنیف و تالیف میں مشغول تھے وہ غلطی سے سیدھے ہی اندر آ گئے جب گھر میں عورتوں کو دیکھا تو شرمندگی سے رک گیا اور سوچنے لگا یہ پتھان ہیں پتا نہیں کیا کریں گے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شرماتے کیوں ہیں اندر تشریف لے آئیے یہ

سب آپ کی باندیاں ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی قاضی اگر کسی سید کو سزا دے تو یہ نہ سمجھے کہ وہ سزا دے رہا ہے بلکہ یہ سمجھے کہ شہزادے کے پاؤں سے کچھ اٹا رہا ہے

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھرپور واقعات کا اکثر و بیشتر ذکر فرمایا کرتے فرمایا کرتے کہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی سر بلندی کے لیے بہت کام کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں روحانی طور پر مقبول و منظور ہوئے اور امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہمیشہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیا جاتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نام نہاد سادات کے خلاف بھی بہت کام کیا اور بتایا کہ تمہارے باپ دادوں کا تعلق اور خاندانوں سے ہے اور تم نے سیادت کا ابادہ اوڑھ لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں عموماً لوگ اپنے آپ کو سید بتاتے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت و خلافت حضرت خواجہ عید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد سے محبت و عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقر کی صحیح تعریف لکھنے کے لیے خواجہ عید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی نوک قلم درکار ہے ہمارے خواجہ جیسا درخشش کسی نقشبند نے حتیٰ پر نہیں بتایا جب فقر شاہی لباس میں جلوہ گرہو تو میرے عید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

کی تدبیر سے ہوا بڑے سے بڑا بادشاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرماں کا خوشہ چین ہے کون ہے جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درویشی کا علم نہیں سرداری کی چادر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں لپیٹی ہوئی ہے جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانی سے فقر نصیب ہوا اس کی کوڑی اپکن بن گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں دنیا آخرت کی کھتی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کھتی سے آخرت کا کام لیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر کاشت ہزاروں کھیت ہیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بہشت کے سفیر کا توشہ اختیار کر رہے ہیں خواجہ کے مقام کی بلندی تک خیال نہیں پہنچ سکتا نہ ہی تقریر تحریر میں اسے بیان کر سکتے ہیں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں بیٹھتے ہیں تو دونوں جہانوں سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ یا دالہی میں اپنی ہستی بھول جاتے ہیں اور وہم کی آنکھ دوئی کی آنکھ کی طرف سے بند ہو جاتی ہے کیونکہ تاج قطرہ دریا میں مل جاتا ہے تو اس میں اور دریا میں تمیز نہیں کر سکتے وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو خواجہ کی خاک پر سر رکھتے ہیں اور دل و جان سے آپ کے شکار بند سے بندھے ہوئے ہیں آپ کی فیض رسائی سے مالا مال اور آپ کا سایہ دنیا میں قائم رہے تاکہ زمانے کی آنکھیں روشن رہیں فرشتہ سیرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی عمر گردش آسمان سے بھی زیادہ ہو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگان میں حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے بہت شہرت حاصل ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جب عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مدینے جانے والے قافلوں کو سلام پیش کرتے کبھی ہواؤں کے ذریعے اپنا سلام روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت و عشق نمایاں نظر آتا ہے اور شاید ہی یہ نعمت کسی اور کے حصہ

میں آئی ہو جب طبیعت پر روضہ اقدس میں حاضری کا غلبہ ہوا تو اہل دل کی مجالس میں سنا گیا ہے کہ والی مدینہ کو خواب میں حکم دیا گیا کہ میرے عاشق کو شہر سے باہر روک لیا جائے ورنہ جس جذب و کیفیت سے وہ آرہا ہے مجھے اس کی دل جوئی کے لیے گنبد خضراء سے باہر آنا پڑے گا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک سالار قلعہ سے بات کر کے خود کو صندوق میں بند کر کے گنبد خضراء تک پہنچنے کی بھی کوشش کی۔

حضرت آدم علیہ السلام

ایک روز ارشاد ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے سجدہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کیا پھر حضرت اسرافیل پھر حضرت میکائیل اور عزرائیل علیہ السلام نے اللہ پاک نے انہیں فرشتوں میں بڑا مرتبہ عطا فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام اس کے پیارے انبیائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی پر خدا تعالیٰ نے قرآن لکھ دیا شیطان لعنتی نے انہیں سجدہ نہیں کیا اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا۔ فرشتوں نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو سر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان حضرت آدم علیہ السلام کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہے فرشتوں نے دوبارہ سجدہ کیا دوسرا سجدہ ان کا پہلے سجدہ کے شکرانہ میں تھا اسی لیے نماز میں ہم دو سجدے کرتے ہیں فرشتوں نے جب دوسرا سجدہ کے بعد سر اٹھا کر دیکھا تو شیطان کا جسم خنزیر کا اور صورت بندر کی طرح ہو چکی تھی ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے تو اللہ پاک نے انہیں اسد اللہ امام الاولیاء، مشکل کشا اور باب علم کے اعزازات سے نوازا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق و متیق کے لقب عطا ہوئے یہ بھی فرمایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ روضہ اقدس میں رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والی قبر انور آپ رضی اللہ عنہ کی ہے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو انعام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو جنم دینے کا اعزاز بخشا گیا اور جنت کی ملکہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہما کی بیٹی ہیں انہیں سے آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ جاری ہے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دنیا و آخرت کے سردار ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بے پناہ مراتب سے نوازا گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کعبہ اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا اعزاز حاصل ہوا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے پناہ محبت کا انکار کون کر سکتا ہے حضرت آدم علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو عرش کے پائے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کو اللہ پاک کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آئے تو انہیں وحشت محسوس ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بحکم الہی زمین پر اذان کہی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر حضرت آدم علیہ السلام کو سکون ملا حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو ان کے ساتھ کچھ چیزیں بھی آئیں جن میں حجر اسود بھی شامل ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے نور نکلتا تھا جس جہاں تک اس کی روشنی گئی وہاں تک حرم کی حدود مقرر کر دی گئی جیسے آج کل ہم حج و عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو جدہ سے مکہ جاتے ہوئے مکہ المکرمہ کی حدود کا اشارہ ان الفاظ میں ملتا ہے کہ یہ حرم کی حدود ہے غیر مسلم کا داخلہ بند ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کچھ حج ہمراہ لائے کچھ اوزار بھی لائے کچھ سونا چاندی بھی اور عصا بھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی رہا اس کی لمبائی دس گز بتائی جاتی ہے حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو ان کا سر آسمانوں کو چھوتا تھا جو جبرائیل علیہ السلام کے پر مارنے سے چھوٹا ہو گیا آپ علیہ

السلام پر زمین پر آنے سے پہلے گریہ طاری ہو گیا جس کی وجہ سے شیطان نے موقع پا کر کچھ جھجھکیا اس کے ہاتھ کی نحوست سے وہ جھجھکیا ہو گئے جو جھجھکیا گئے ان کا پھل ٹٹھا ہے یہ تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو پورے کھالے جاتے ہیں ایک روز وہ جن کا اوپری حصہ کھایا جاتا ہے اور گھٹلی پھینک دی جاتی ہے اور ایک وہ جن کا اوپری حصہ پھینک دیا جاتا ہے اور اندرونی کھایا جاتا ہے حضرت آدم علیہ السلام اور ماں حوا علیہم السلام کی ملاقات میدان عرقات میں جبل رحمت پر ہوئی کہا جاتا ہے کہ صبح و شام اولاد پیدا ہوتی تھی ایک لڑکا لڑکی صبح ایک شام، صبح والے جوڑے کی شام والے جوڑے سے شادی طے پاتی یہ بچے جلد ہی جوان ہو جاتے تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کا وقت وصال قریب آیا تو انہوں نے اپنے بچوں سے فرمایا میرے لیے کعبۃ اللہ میں دعا کرو میرے دل میں جنتی میوے کھانے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ جب اولاد آدم علیہ السلام کعبۃ اللہ میں پہنچی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے طے ان سے انہوں نے اپنے باپ کی فرمائش کا اظہار کیا وہ فرشتے ان کے ہمراہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور جنت کے میوے ساتھ لائے حضرت ماں حوا انہیں دیکھ کر فکرمند ہوئیں اور وہ آدم علیہ السلام کے قریب ہوئیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ذرا مجھ سے الگ رہو میرے اور خدا تعالیٰ کے قاصدوں کے درمیان مت آؤ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کر لی اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے فرمایا کہ جس طرح ہم کفن دفن کا اہتمام کریں اسی طرح تم کیا کرنا چاہیے حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے غسل دیا جنتی میویوں کے چوں کو پانی میں ملایا پھر جنتی خوشبو ملی، جنتی کفن پہنایا پھر نماز جنازہ ادا کی امامت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمائی جنازہ پر چار گھیریں فرمائیں مکۃ المکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر منیٰ جہاں حاجیوں کے

لیے قربان گاہ ہے اسی جگہ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانی قبول ہوئی تھی یہاں مسجد خیف ہے اسی کے قریب حضرت آدم علیہ السلام کو دفن فرمایا گیا۔

توبہ

ایک روز ارشاد ہوا توبہ کے بغیر عمل میں درنگی اور عبادت میں خلوص پیدا نہیں ہوتا کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ سے دوری اور نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے۔ جو گناہ کرتا ہے اس کا چہرہ شیطان کی طرف ہوتا ہے اور جو نیکی کرتا ہے اس کا چہرہ خدا کی طرف ہوتا ہے اچھی طرح سمجھ لو کہ بندہ وہی پیارا اور کامیاب جس کا چہرہ اللہ کی طرف ہو گناہوں پر نام ہونا اپنے برے اعمال پر توبہ کر کے اچھی زندگی گزارنے کی کوشش شروع کرنا ایسے ہی ہے جیسے پہلے کبھی گناہ نہ کیا ہو فرمایا اس بات سے پرہیز کرو کہ توبہ ٹھکنی ہو کیونکہ توبہ ٹھکنی کا عمل انسان کو اندر سے توڑ پھوڑ دیتا ہے جب کسی کی طبیعت گناہوں کی طرف بہت رجوع کرے لیکن دل ہی دل میں مذمت کا احساس بھی پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ جو چیز گناہ کی وجہ بنتی ہے اسے ترک کرے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دہم کے پاس ایک شخص آیا وہ زانی شرابی اور چور تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نصیحت فرمائی تم جھوٹ نہ بولا کرو اس ایک بات پر عمل نے اس کے سب گناہ چھڑوا دیئے عملی زندگی میں کامیابی کے لیے یک دم سب گناہ نہ چھوڑے جائیں تو ایک گناہ ترک کرتے رہو تمہیں اس گناہ کے چھوڑنے کا اجر ملتا جائے گا آخر ایک دن ایسا بھی آ جائے گا جب تمہیں گناہ چھوڑنے میں کامیابی نصیب ہو جائے گی یاد رکھو جب تم کسی گناہ کو چھوڑ دو کوشش کرو وہ گناہ دوبارہ سرزد نہ ہو ہاں اگر تم پر گناہ دوبارہ غلبہ پاتا ہے تو تم وہ ماحول چھوڑ دو جہاں اس گناہ کے دوبارہ ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ یہ فطری عمل اور تقاضائے بشریت ہے کہ طبیعت جس چیز کی عادی ہو جائے اس چیز کو دیکھ کر بھلتی ہے

لیکن جب اسے وہ چیز دکھائی نہ دے یا بندہ کسی نئے ماحول میں چلا جائے اور پھر ایک مدت کے بعد اگر وہ چیز دکھائی بھی دے گی تو انسان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ کم ہے اگر کبھی کسی پر ایسا وقت آجائے کہ گناہ سے بچنے کی کوشش کے باوجود گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ توبہ کرے گناہ کی عادت نہ جائے تو توبہ کی عادت بھی ترک نہ کرے ایک بزرگ نے ستر مرتبہ ایک گناہ چھوڑنے سے توبہ کی لیکن ہر بار اس کی توبہ ٹوٹ گئی آخر اکہترویں بار اسے بھی توبہ نصیب ہو گئی ایک شخص رابعہ بھری رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگا میں توبہ کروں تو کیا اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا اس پر رابعہ بھری رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا تو توبہ ہی اس وقت کرے گا جب اللہ تجھے بخشے کا ارادہ فرمائے گا بصرہ میں ایک رئیس کے باغ پر مزدور کام کر رہا تھا مزدور کی بیوی بہت خوبصورت تھی رئیس کی نیت اس عورت پر بدل گئی اس نے مزدور کو بہانے سے کسی کام بھیج دیا اور پھر اس عورت سے کہا کہ باغ کے سارے دروازے بند کر دو وہ عورت گئی اور سارے دروازے بند کر آئی رئیس نے کہا سارے دروازے بند کر آئی اس عورت نے کہا ہاں لیکن ایک دروازہ میری ساری کوششوں کے باوجود بند نہ ہو سکا رئیس نے حیرت سے کہا میں نے تو باغ کا کوئی ایسا دروازہ ہی نہیں بنوایا جسے بند کرنے میں مشقت اٹھانا پڑے اس عورت نے جواب میں کہا میں ان دروازوں کی نہیں بلکہ اپنے اور خدا کے درمیان والے دروازے کی بات کر رہی ہوں اس بات کا رئیس پر گہرا اثر ہوا اور وہ بری نیت سے تائب ہو گیا فرمایا اولیاء اللہ نے تائب ہونے والوں کی تین قسمیں بتائی ہیں عام لوگ گناہوں سے خاص لوگ غفلت سے اور خاص الخاص اپنے پچھلے درجے پر توبہ کرتے ہیں (یعنی جب اللہ خاص الخاص لوگوں کے درجات میں بلندی فرماتا ہے تو وہ اپنے پچھلے درجہ پر توبہ کرتے ہیں)۔

طہارت و پاکیزگی

ایک روز ارشاد ہوا جو اپنے بدن اور لباس کو صاف ستھرا رکھتا ہے اس کی صحبت میں فرشتے رہتے ہیں کیونکہ طہارت جسم و لباس کے بغیر بندہ نماز کی ادائیگی نہیں کر سکتا فرمایا پاکیزگی دو قسم کی ہے ایک تو انسان ظاہر میں پاک صاف ہو اور دوسری قسم دل کا پاک و صاف ہونا جس طرح ظاہری پاکیزگی کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح دل کی صفائی کے بغیر خدا کی معرفت نصیب نہیں ہوتی اسی لیے اللہ قرآن پاک میں فرماتا ہے تم پاکیزگی اختیار کرو بے شک اللہ پاک اور صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے حضور مٹنی اللہ غیہ دگر دلم فرمایا کرتے اے اللہ میرے دل کو خالق سے پاک رکھ حالانکہ آپ مٹنی اللہ غیہ دگر دلم کے دل مبارک پر کبھی خالق کا گز رہی نہ ہو خیال رہے کہ خاص اور عام لوگوں کے دل کی صفائی میں فرق ہوتا ہے عام لوگ مراتب کے خواہاں ہوتے ہیں جبکہ دوستانِ خدا اپنے رب کے قرب کے محتاجی ہوتے ہیں اسی لیے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں دنیا کا خیال آتا تو میں وضو کر لیتا اور آخرت کا خیال آتا تو میں غسل کر لیتا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دلوں میں پاک دل وہی ہے جو مخلوق کی محبت سے آزاد ہو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کو غفلت سے بچائے رکھو اس میں مخلوق کو نہ آنے دو حضرت عزیر علی رامینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”سالک کو دس چیزوں پر نگاہ رکھنی چاہیے اور پہلی چیز طہارت ہے“ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ظاہر کو پاک کر لے اللہ اس کے باطن کو بھی پاک کر دیتا ہے حضرت پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل دنیا کی محبت سے پاک رہے تو بہتر ہے کیونکہ اصل فساد کی جز دنیا کی محبت ہے۔

نماز

ایک روز ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے دل بے چین ہوا تو سارے کام اٹھوڑے چھوڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دوڑا چلا آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عصر کی نماز کہاں ادا کی چونکہ ظہر تو وہ گھر سے پڑھ کر چلا تھا عصر راستے میں قضا ہو گئی تھی شرمندگی میں عرض کرنے لگا عصر تو ادا نہ کر سکا فرمایا دیکھو میاں اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے ملاقات کا شوق دل میں پیدا ہو تو فرائض کی ادائیگی سے غافل نہیں ہونا چاہیے اگر غفلت ہو تو سمجھ لو تمہارا دعویٰ صادق نہیں ہے فرمایا عبادات میں اہم رکن نماز ہے جس نے اسے کھو دیا اس نے ایمان کھو دیا فرمایا حتیٰ الامکان کوشش کرو نماز جماعت سے ادا ہو کیونکہ اللہ قرآن میں فرمانا ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

سوال: نماز میں خیالات بہت آتے ہیں ان سے بچنے کی کوئی صورت بتا دیجیے جواب میں فرمایا خیالات کا آنا اور بات ہے خیالات کا لانا اور بات ہے جو خیالات خود بخود پیدا ہوتے ہیں وہ نماز میں تھوڑی سی توجہ کرنے سے ہی رفع ہو جاتے ہیں اور جو خیالات بندہ خود لائے ان کے متعلق تم خود اچھی طرح سمجھتے ہو نماز میں خشوع و خضوع اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک انسان عبادت کو مشقت سمجھتا ہے لیکن جب انسان میں اخلاص پیدا ہوتا ہے تو پھر عبادت یعنی نماز میں دل بھی لگتا ہے اور روح کو تسکین بھی ملتی ہے لیکن جو بندے نماز میں حساب کتاب کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ایسی نماز کا کیا فائدہ جس میں خیالات آتے ہیں انہیں چاہیے اپنی سوچ کا قبلہ درست کریں ایک مرتبہ ایک مسجد میں امام صاحب جماعت کرا رہے تھے اس وقت بجلی گئی ہوئی تھی جب وہ دوسری رکعت میں التحیات سے اٹھنے لگے تو اس وقت بجلی آگئی بجائے اللہ اکبر کہنے کے

اس کی زبان سے بھلا اوہ کئی آگئی اس پر سارے نمازی خفا ہو گئے اور کہنے لگے پہلے ہی بڑی مشکل سے مساجد میں آتے ہیں اوپر سے نماز ایسی ملے تو کیا بنے گا ہمارا یعنی نمازی بھی اسی طرح کے اور امام بھی اسی طرح کے۔ اسی طرح ایک مسجد میں ظہر کی نماز سے قبل ایک شخص سنتیں ادا کر رہا تھا باہر سے دوسرا آدمی آیا اس نے سنتیں ادا کرنے والے شخص کے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے پوچھا سنتوں کا وقت ہے تو بجائے اس کے سنتیں ادا کرنے والا بول پڑا کہ ابھی وقت ہے میں بھی سنتیں پڑھ رہا ہوں اللہ ایسی غفلت کی نماز سے بچائے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو امام صاحب کے جماعت کرانے کے دوران فیس رہے ہوتے ہیں انہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں کیا یہ اللہ کا فضل نہیں کہ وہ کسی کو اپنے گھر لائے اور نماز کی توفیق عطا فرمائے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں جو بچکارے کوشش کرتے ہیں کہ نماز میں خیالات نہ آئیں لیکن خیالات آتے رہتے ہیں جن سے ان کی طبیعت میں خوف پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں قیامت کے دن سزا کے زیادہ مستحق نہ ہو جائیں ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ نماز کو چھوڑ دیں ایک ایسی ہی طبیعت کا شخص ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا حضرت نماز کو دل تو بہت چاہتا ہے لیکن خیالات کی وجہ سے طبیعت افسردہ ہو جاتی ہے اور دل بے چین ہو کر نماز ترک کرنے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے اس پر صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے گھر کو آگ لگ جائے اور گھر کے قریب صاف پانی کا بندوبست نہ ہو جبکہ ایک گندے پانی کا تالاب تمہارے گھر کے قریب ہو تو کیا تم صاف پانی لینے دو رہاؤ گے یا گندے پانی سے ہی آگ بجھا دو گے اس پر اس شخص نے کہا کیونکہ میرے لیے آگ بجھانا مقصود ہے لہذا میں گندے پانی بھی آگ پر ڈال دوں گا اس پر صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز پڑھتے رہو کیونکہ تمہاری ایسی نماز بھی دوزخ کی

آگ بجھانے کے لیے کافی ہوگی۔

سَمَاع

ایک روز ارشاد ہوا ہم قوالی نہیں سنتے کیونکہ ہم اپنے سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قواعد و ضوابط کے پابند ہے مگر جن سلاسل کے اولیاء قوالی سنتے ہیں ہم ان کو منع نہیں کرتے پس سماع چونکہ رخصت ہے اور ہمارا سلسلہ کی بنیاد عزیمت پر ہے اس لیے رخصت کا عزیمت کے مقابلہ میں کوئی اعتبار نہیں میرے مرشد حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے ہم نہ قوالی سنتے ہیں اور نہ ہی کسی کو منع کرتے ہیں اس لیے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے قوالی سنی اور بھولے بھٹکے لوگوں کو حق کی راہ دکھلائی حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ہم قوالی کی حمایت یا مخالفت میں کچھ نہیں کہیں گے حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت مسافر خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ رہا کرتے تھے ان کا سماع کی طرف بہت میلان تھا ایک دن انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مریدین کے ہمراہ سماع کی محفل کا انعقاد کرنے پر اتفاق رائے کیا چنانچہ انہوں نے محفل سماع منعقد کی تو حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی محفل میں بیٹھ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی طرح سے بھی منع نہ کیا جب محفل ختم ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا نہ ہم یہ کام کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے منع کرتے ہیں جب حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ خرقان میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں آئے تو انہوں نے قوالی کرانے کی اجازت چاہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں سماع کی پرواہ نہیں مگر تمہاری موافقت میں سن لیتے ہیں قوالی کے دوران حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ انھیں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اٹھائی آستین کو سات بار

حرکت دی پھر سات بار زمین پر قدم مارا تو خانقاہ کی ساری دیواریں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت میں ہلنے لگیں حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت! پس کیجیے کہیں خانقاہ کی دیواریں بوسیدہ نہ ہو جائیں بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تو زمین و آسمان بھی رقص کرنے لگیں گے اس کے بعد حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سماع اس کے لیے جائز ہے جو عرش سے تختِ اُختری تک سب کچھ دیکھ سکتا ہو انہوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم سے اگر سوال کیا جائے کہ رقص کیوں کرتے ہو تو جواب دینا کہ ان لوگوں کی موافقت سے جو ہو گزرے وہ ایسا کرتے تھے حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ جن پر مریدین کی تربیت ختم ہے وہ فرماتے ہیں کہ سماع اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سفر ہے یہ ارواح کی خوراک جسم کی غذا قلوب کی زندگی اور اسرار کی بناء ہے یہ پردہ کو پھاڑنے والا اور عہد کو ظاہر کرنے والا ہے یہ برق درخشاں آفتاب تاباں ہے یہ عالم میں بر فکر بر لحظہ بر تدبر و شہر بر ہوا کے جھونکے اور بردرخت کی حرکت ہر ناطق کی نطق سے ہوتا ہے پس تو اہل حقیقت کو ہمیشہ سماع میں مقید و اسیر اور صاحبِ خشوع و مست دیکھے گا حضرت عبدالخالق عجد وانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع کا انکار نہ کر کیونکہ اہل سماع بہت ہیں سماع اس کے لیے برائیں جس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہے ورنہ نماز روزے میں مشغول رہو یہی بہتر ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع میں بہت زیادہ نینٹھو کیونکہ سماع کی کثرت سے غفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو صوفیہ راگ سنتے ہیں انہوں نے اس میں یہ حقیقت دیکھی ہے کہ راگ سننے سے طبیعت ساکن و برقرار رہتی ہے اور ناچار روح معانی کا ادراک کرتی ہے اہل سماع کا قصود چونکہ معانی ہے وہ فقرہ کو معانی کا زیور سمجھتے ہیں کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک شعر پڑھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

جواب میں فرمایا اگر پڑھنے اور سننے والا اہل نفس سے ہے تو پھر سنا اور پڑھا نفسانی ہے اگر وہ اصحاب روح سے ہے تو پھر پڑھا اور سنا روحانی ہے ایک مرتبہ حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں محفل سماع ہو رہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد کی نماز کے لیے اٹھے اچانک سماع سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مست و بے خود ہو گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ زمین پر گر پڑے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر چوٹ آگئی پھر بے ہوش ہو گئے جب تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو آنا شروع ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک ہی بار سماع سننے سے ایسے لگا جیسے بدن سے روح پرواز کر جائے گی لوگ ساری زندگی سماع کیسے سنتے ہیں پھر فرمایا سننے والوں کو انصاف کرنا چاہیے ہمارے اندر کتنا درد ہے ہم ظاہر نہیں کرتے بلکہ ظاہر میں راکھ کی طرح سکون کرتے ہیں لوگ ہمیں بے درد کہتے ہیں ہم پردہ نشین لوگ بال کھول کر کپڑے بھاڑ کر کسی کو نہیں دکھاتے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ زیادہ دلوں کو آفت بجھتے تھے اور منہ میں کنکریاں رکھتے تھے اس لیے ہم بھی اپنے احوال باطنی کی کسی کو خبر نہیں دیتے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع رقت پیدا کرتا ہے رقت باعثِ رحمت ہے جو چیز باعثِ رحمت ہو وہ حرام نہیں ہو سکتی لیکن ہم چونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے نسبت رکھتے ہیں ہمارے سلسلہ میں رخصت سے پرہیز اور عزیمت پر عمل ہے اس لیے ہم سماع سے پرہیز کرتے ہیں کیونکہ سماع کے متعلق علماء میں اختلاف ہے بعض نے اس کے ترک کو افضل قرار دیا ہے اور حد درجہ تقویٰ کے لیے ذکر خفی اختیار کیا اور اونچی آواز میں ذکر کرنے سے پرہیز کیا حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ چشتیہ کے بزرگ دیدار یا ر کے نشہ میں مست و بے خود رہنے کے لیے محفل سماع کا انعقاد کرتے ہیں جس سے وہ اپنے دل کی کیفیت کو

بدلتا محسوس کرتے ہیں اور رخ یار سے پردہ ہٹا دیکھتے ہیں لیکن ہم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے لوگ جام محبت کا پیالہ درود و صدیہ کی صورت پیتے ہیں اور ایسے مست و بے خود رہتے ہیں کہ سماع کی حاجت نہیں رہتی۔

﴿صبر و شکر﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی صبر و استقامت کا ایک عظیم نمونہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جیسے بھی مشکل وقت آئے یعنی اپنے پرانے سب سے جو تکلیفیں پہنچتی رہیں وہ جب یاد آتے ہیں تو میری آنکھیں بے اختیار آنسو بہانے لگتی ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی حالت کیا ہوگی ایک مرتبہ میں ان کے پاس پہنچا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سامنے کھڑے ٹریکٹر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تیل والوں کے پیسے دیا تھے اور انہوں نے اسے اپنے پاس کھڑا کر لینے کی دھمکی دی ہے میرے پاس روپے نہیں ہیں اس طرح پچاس ہزار سے زیادہ بازار میں لنگر کے سودا سلف کے پیسے ہو گئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زمین بیچ کر تمام قرض اتارا اور ان کی سخت باتوں کو برداشت کیا آخری چند سال آپ رحمۃ اللہ علیہ پاؤں سے معذور ہو گئے میں نے پوچھا حضرت کیسا محسوس کرتے ہیں پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ چلتے پھرتے تھے مزارات پر جایا کرتے تھے اپنی مرضی سے گھربار ادھر ادھر کے معاملات نمٹایا کرتے تھے لیکن آج کل ایک ہی جگہ پڑے رہتے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس جواب پر قربان جاؤں فرمانے لگے میں کل بھی اپنے اللہ پر خوش تھا آج بھی خوش بلکہ آج کل زیادہ خوش ہوں کہ اس نے مجھے بیماری کی نعمت سے نوازا اور میرا اپنی محبت میں رہنے کی توفیق بخشی مجھے آج اور کل میں کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا عملی زندگی کے بے شمار واقعات شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتلائے جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

صبر و استقامت کی انتہا کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ میرے اللہ کا کرم تھا ورنہ ایسے معاملات پر صبر انتہائی دشوار ہوتا ہے (بعض معاملات صحت کے تحت یہاں درج نہیں کیے) مگر چونکہ اس نے مجھے نعمتیں عطا کرنے کی بھی حد کر دی ہے اس لیے اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑوں تو اس کی نعمتوں کی ناشکری ہوگی آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے صبر و شکر کے بغیر منزل یقین تک پہنچنا ممکن نہیں بڑے انبیاء، اولیاء، آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ایسے ہیں کہ صبر و شکر ان کا اثاثہ ہر دور میں رہا ہے یہاں تک کہ ان کی زندگیوں اللہ تعالیٰ کے نام پر فدا ہو گئیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بندہ ہر سانس پر اللہ کا شکر اور ہر مشکل پر صبر کرے بے شک اللہ صبر اور شکر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اخلاق

شیخ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی اچھے اخلاق کے مالک تھے بچوں، بڑوں سے بڑے اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے تھے دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے اچھا اخلاق علیہ خداوندی ہے حضور مکی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا ہے جس کا اخلاق بہت اچھا ہے اور بد اخلاق سے پناہ مانگی ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آج کل لوگ برائیوں کے دریا میں غرق ہیں انہیں نرمی اور اچھے اخلاق سے ہی دین کی طرف بلایا جاسکتا ہے پیار سے ان کی تربیت کی جاسکتی ہے کوئی اعلیٰ اخلاق کی صفات نہیں رکھتا تو دین کا سچا خدمت گار نہیں بن سکتا ایک مرتبہ ایک نعت خواں ایک دور دراز علاقہ سے بن بلائے آیا یہاں رات ٹھہرا اگلے روز اسے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو روپے پیش کیے تو وہ الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جناب جو کچھ تھا پیش کر دیا ایک مرتبہ آپ

رحمۃ اللہ علیہ کھانا تناول فرمانے لگے تو ایک شخص کا ہاتھ دسترخوان پر پڑے جگ سے ٹکرایا اور سارا پانی سالن اور روٹی پر گر گیا دیگر احباب نے اس کی حرکت کو برا محسوس کیا لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کھانا جاری رکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر امانت کی بجائے ان کے حق میں دعا فرماتے تاکہ وہ ہدایت پا جائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے انہیں کے راستے پر ہوتے ہیں نادان اور نا سمجھ لوگوں کی باتیں برداشت کرنا بڑی نیکی ہے اور ان کے حق میں دعا کرنا اچھے اخلاق کی صفت ہے ایک مرتبہ ایک شخص نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کی دعوت دی کہ فلاں وقت غالباً اس دن جمعۃ المبارک تھا میں بھی اس دعوت میں مدعو تھا لیکن وہ مقررہ وقت پر نہ آیا ہمیں کافی بھوک محسوس ہو رہی تھی لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ خاموش تھے وہ شخص عصر تک نہ آیا ہمیں بہت غصہ آیا لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں ہو سکتا ہے اسے کوئی مجبوری بن گئی ہو دو تین دن بعد وہ حضرت صاحب آئے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کی لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں تمہارا کھانا ہمارے مقدس میں نہ تھا۔

بزرگوں کا احترام

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے بزرگوں کے احترام میں عزت ہے اور کامیاب زندگی کی طرف سفر ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے بڑوں سے زبان درازی مناسب نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری امت کے بزرگوں کا احترام کیا اللہ میری امت میں اگلی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو بڑھاپے میں ان کا احترام کریں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بڑوں کی غلطی پکڑ کر جوانوں کو انہیں شرمسار نہیں کرنا چاہیے یعنی بزرگوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینا چاہیے تاکہ بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رہے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک بوڑھے کے سفید بالوں کا حیا کرنا ہے لہذا ہمیں بھی سعادت مندی کا ثبوت دینا چاہیے مشہور روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لارہے تھے کہ راستہ میں ایک بوڑھا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بوڑھے کے پیچھے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا تاکہ اسے محسوس نہ ہو یہاں تک کہ نماز میں تھوڑی دیر ہو گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پہنچے تو کچھ حضرات صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیر سے کیوں آئے؟ تو جواب میں فرمایا ایک بوڑھا میرے آگے آگے چل رہا تھا اس کی وجہ سے میں آہستہ آہستہ چلا صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو خود سارے جہاں کے بزرگ ہیں پھر اس کا اتنا خیال کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا اگر میں ایسا نہ کرتا تو میری امت کے جوان میری امت کے بزرگوں کا احترام ترک کر دیتے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ پاک بزرگوں کے احترام کی توفیق بخشے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر بہت سے نامیاء معززہ اور کمزور و نحیف بزرگ دیکھے گئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر طرح سے

ان کی نگہداشت فرمایا کرتے اور ہمیں بھی ان سے پیار و محبت کی ترغیب دیتے رہے۔

﴿﴾ نو جوانوں کے لیے نصیحت ﴿﴾

شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے اے جوان تجھ پر بڑی ذمہ داری ہے اپنے رسول مکی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کی، اپنی جوانی میں بری خواہشات پر قابو پانے کی اور اپنی قوم کو ترقی کی راہ پر چلانے کے لیے قربانی و ایثار سے کام لینے کی حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے جوان بہت پسند ہیں صالحین نے جوانی کی عبادت کو بہت اجر و ثواب کا باعث خیال کیا ہے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے جوان عبادت گزار ہو جائیں تو بھی خود کو بیز رکوں کے مرتبہ پر نہ سمجھیں بلکہ فرمایا کرتے یہ خدمت کی عمر ہے اس عمر میں خدمت کرو تا کہ کل خدمت بن جاؤ ایک بزرگ نے ایک بوڑھے شخص کو بھیک مانگتے دیکھا تو فرمایا اس نے جوانی میں خود کو ضائع کر دیا اور بڑھاپے میں اللہ نے اسے ضائع کر دیا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں جوانوں سے فرمایا کرتے میرے بیٹو زیادہ سے زیادہ عبادت کرو ورنہ بڑھاپے کی عمر میں میری طرح کمزور ہو جاؤ گے حالانکہ بڑھاپے میں بھی وہ جوانوں سے زیادہ عبادت کرتے تھے۔

﴿ تلاوت قرآن پاک کی تلقین ﴾

ایک روز ارشاد ہوا قرآن پاک کی تلاوت صبح شام لازم کرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تلاوت سے اچھی کوئی آواز نہیں جو اس کی بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور جو آہستہ پڑھے وہ پوشیدہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے قرآن پاک لوح محفوظ سے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر اترا اور زبان مبارک سے بیان ہوا جب بھی قرآن پاک کی تلاوت کرو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کرو کیونکہ قرآن پاک کی آیات کے معانی و مطالب ان کی محبت کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتے آخری خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں قرآن اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں پس جب بھی قرآن پاک اٹھاؤ تو اس محبت اور ادب سے اٹھاؤ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہمیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے (وہ اپنے رب تعالیٰ کی اس کی صفات سے پہچان کرا سکے اور احکامات کی پیروی میں لگ جاتا ہے جس کی بدولت اسے ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے) مگر اسی سے نجات ملتی ہے اس کی اخلاقی عادات بہتر ہو جاتی ہیں اور تمام حق کے راستے اس پر کھل جاتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران اپنے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے فرمایا کہ تم نیکوں کی زندگی، شبیدوں کی موت، حشر کے دن کی نجات، گرمی کے دن سایہ اور گرمی سے ہدایت چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کرو یہ شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ اور میزان کو جھکا دینے والا ہے قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں کچھ آیات ایسی ہیں جن کا ظہور نزول قرآن سے پہلے ہو چکا ہے اور بعض وہ آیات ہیں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہو چکا ہے بعض وہ آیات کہ جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے دور اقتداس میں ہوا

اور بعض کا صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور کے بعد قریب قیامت ہوگا اور بعض کا ظہور قیامت میں ہوگا اور بعض کا ظہور قیامت کے بعد ہوگا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قرآن پاک پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے اور قیامت کے دن وہ شخص کو بھی ہو کر آئے گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا قرآن پاک کی تلاوت کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ اور ساتھ ہی ان سورتوں کا تذکرہ فرمادیں جن کی شب و روز تلاوت کے بعد برکتیں حاصل ہوتی رہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا سارا قرآن پاک ہی شفا ہے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایات اور مہربانیاں ہیں جن کی بدولت بعض سورتوں کی تلاوت صبح و شام میں بعض سورتوں کی نسبت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اور جہاں تک قرآن پاک کا تعلق ہے تو اس میں تورات، انجیل، زبور اور دیگر صحیفوں میں جو کچھ تھا وہ قرآن پاک میں آچکا ہے اور جیسا میں نے تمام زمانوں کا تذکرہ کیا ہے احکامات کا قرآن میں ظہور ہو چکا ہے اور بعد میں بھی ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو دیکھ کر پڑھنے میں زیادہ اجر رکھا ہے یہ نسبت زبانی پڑھنے کے کیونکہ اس میں چھوٹا، دیکھنا، پڑھنا سب کچھ آجاتا ہے قرآن پاک کو بغیر وضو چھونا گناہ ہے اور حکم ہے کہ خوب پاک صاف ہو کر اس کو چھو قرآن کی تلاوت کا جب آغاز کرو تو تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پھر تسبیح یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو تعوذ ایک بار شروع میں ہی کافی ہے بعض لوگ تلاوت قرآن پاک جب شروع کرتے ہیں تو فقط بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے پہلی بار تعوذ کا حکم لازمی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی میں ہی بھلائی ہے فرمایا قرآن پاک کی سورۃ فاتحہ بڑی عظمت والی سورت ہے یہ جب نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے

بھی نازل فرمایا یہ سورت ام الکتاب ہے فرمایا اس کے آخر میں آمین لازمی ہے اس کے بغیر سورۃ فاتحہ مکمل نہیں ہوتی سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے دو تہائی قرآن پاک کا ثواب ہے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آمین مہر ہے اور بغیر مہر کے کتاب مکمل نہیں ہوتی جو بندہ آمین کہتا ہے چار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ فاتحہ جیسی سورۃ نازل نہیں ہوئی تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک میں فرمایا سورۃ بقرہ کی چند آیات کی تلاوت ہر روز ضرور کرو خاص طور پر آخری دو آیات کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ وہ شخص بڑا بیوقوف ہے جو سوتے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت نہ کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے سورۃ بقرہ جن دو آیات پر ختم فرمائی وہ عرش کا خزانہ ہیں انہیں خود بھی سیکھو اور اپنے بیوی بچوں کو بھی سکھاؤ یہ صلوٰۃ ہیں یہ قرآن ہیں یہ دعائیں ہیں فرمایا ایک اور بات ذہن میں رہے کہ یہ دونوں آیات اللہ تعالیٰ نے معراج شریف میں بلا واسطہ عطا فرمائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ دو آیات صبح پڑھیں اس نے شام تک قرآن پاک کی تلاوت کی اور جس نے رات کو پڑھیں اس نے ساری رات تلاوت کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو رات کو سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھ لے شیاطین صبح تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتے فرمایا سورۃ بقرہ میں ہی آیت الکرسی ہے اس کی فضیلت بھی بیانہتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیت الکرسی مجھے عرش کے نیچے عنایت فرمائی گئی فرمایا آیت الکرسی چارم قرآن پاک ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد نماز آیت الکرسی پڑھنے والا جنت میں صدیقین و عابدین میں شام ہوگا فرمایا جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے شیطان ایک سال تک اور جادوگر چالیس دن دور رہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرش کے خاص خزانے سے

مجھے چار چیزیں ملی ہیں اور کوئی چیز کسی کو اس خزانے سے نہیں ملی سورۃ فاتحہ پڑھ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دم فرمایا کرتے تھے اس سے ہر قسم کے مریضوں کو شفا ملتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت عنایت فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ کوثر کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جو جس کوثر سے پانی پلائے گا اور اس کے نامہ اعمال میں یومِ نحر کی قربانیوں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی فرمایا سورۃ اخلاص تین بار پڑھنے سے ختم قرآن پاک کا ثواب ملتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے تو موت کے سوا ہر بلا سے محفوظ رہے گا“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ نسیح صبح تلاوت کرنے سے تمام دن حاجتیں پوری ہوتی ہیں جو سورۃ واقعہ کو رات کو پڑھ کر سوئے اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا جو سورۃ تملک کی رات کو تلاوت کرے سورۃ تملک اس کی شفاعت کرے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ سجدہ اور سورۃ تملک کی تلاوت نہ فرما لیتے فرمایا ہمارے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام فرمایا کرتے اور تمام مریدین کو تلاوت قرآن پاک کی تلقین فرمایا کرتے میں بھی تم سب کو یہی کہتا ہوں کہ قرآن پاک کی تلاوت کبھی ترک نہ کرو زبانی پڑھو دیکھ کر پڑھو تلاوت ضرور کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی خبر گیری کیا کرو مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہتھ لکھتے ہیں میری جان ہے قرآن بہت جلد سینوں سے نکل جانے والا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی کے اللہ تعالیٰ ہمیں تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرمائے آمین!

﴿﴾ پردہ پوشی کے متعلق ارشادات ﴿﴾

ایک روز ارشاد ہامیاء درویشی کا مطلب پردہ پوشی ہے میرے پیر حضرت پیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے اپنے پیر بھائیوں کی برائیاں مرشد سے بیان کر کے اس کا دل نہ دکھایا کرو بلکہ ان کے متعلق مرشد کا اچھا لگان ہی بہتر ہے ساتھ دعا کے لیے عرض کر دیا کرو کہ اس مرشد غافل نہیں ہوتا فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک گناہ گار کو گناہ گاروں کی صف سے اٹھا کر جنت میں بھجوا دے گا تو فرشتے عرض کریں گے مولایہ تیرا بندہ گناہ گار تھا آج ہر اک سے سواہل و جواب کا دن ہے پھر اس کے ساتھ بغیر سوال و جواب کے درگزر کا مطلب کیا ہے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا یہ میرا اور میرے بندے کا معاملہ ہے فرشتے عرض کریں گے آخر ایسی کیا بات ہے ہم تیرے فضل و کرم کی وجہ جانتا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہو اللہ فرمائے گا کہ میرا یہ بندہ بلا شک گناہ گار تھا مگر دنیا میں یہ جب کسی کے عیب کو دیکھتا تو اس پر پردہ ڈال دیتا آج مجھے شرم آتی ہے کہ جو دنیا میں میرے بندوں کے عیب چھپاتا رہا ہو میں اسکے عیب اتنے سارے لوگوں کے سامنے ظاہر کر دوں“ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے بہت روئے داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیک گئی اپنی چادر مبارک جو سفید رنگ کی تھی اور تسبیح کرتے وقت اوڑھتے تھے اس کو پانچوں سے پکڑ کر چہرہ اور ناک صاف فرماتے اور ارشاد فرماتے گئے ہم جانے صبح سے شام تک اپنے گھر والوں کے، رشتہ داروں کے، پیر بھائیوں کے، دوستوں کے لوگوں کے جو عیب دیکھے بھی نہیں ہوتے فقط سننے ہوتے ہیں ہر خاص و عام کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے بدظن کرتے ہیں دین کے قریب کرنے کی بجائے انہیں دین سے دور کرتے ہیں کتنی بری بات، کتنی بری بات پھر

اچانک شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم تھر تھر کاپنے لگا اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے فضا میں بلند کر دیے اونچی آواز میں اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے اے میرے اللہ اے میرے اللہ معاف کرنا ہمیں معاف کرنا میرے اللہ معاف کرنا ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں جانے کیا اثر تھا کہ دلوں کو ہلا کر رکھ دیا سب رونے لگے آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا میں ہی عرض کرتے رہے مولا پاک ہمیں معاف کرنا ہم کیا ہماری اوقات کیا ہم سب تیرے بندے ہیں سب مسلمان تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں نہ ہم کسی کو سزا دے سکتے ہیں نہ جزا دے سکتے ہیں پھر ہم کیوں تیرے بندوں کو برا کہیں دیر تک روتے رہے پھر وہی سفید چادر آنکھوں سے لگالی سارا سلسلہ خاموشی میں بدل گیا سسکیوں کی آواز جو چند احباب تھے انکی بھی کبھی کبھی محسوس ہو جاتی پھر فرمایا ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں قحط آیا ان کے پاس لوگ آئے عرض کیا دعا فرمائیں انہوں نے دعا کی تو اللہ نے فرمایا ستر ہزار آدمی لے کر بابر میدان میں آکر دعا کرو پھر دعا قبول کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی ستر ہزار لوگوں کے ساتھ میدان میں آگئے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں ایک ایسا شخص ہے جو چالیس برس سے گناہوں میں مبتلا ہے کبھی نیک کام نہیں کیا اس کو نکال دو میں دعا قبول کروں گا انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے جو چالیس برس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہے وہ مجمع سے نکل جائے تو اللہ تعالیٰ بارش برسا دے گا تمام لوگوں کو آپ علیہ السلام نے بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا اس گنہگار شخص نے جب دیکھا کہ تمام لوگ بیٹھ گئے ہیں تو وہ بھی بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر دیا مولا پاک اب میں کبھی گناہ نہیں کروں گا مجھے رسوائی سے بچالے میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اس کی دعا کے فوراً بعد بارش برسنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تمام لوگ حیران رہ

مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا! مولانا پاک کوئی گتہ کار نکلا نہیں اور تو نے بارشِ بر سادی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نے مجھ سے معافی مانگ لی ہے اور میں نے اسے معاف فرما دیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ بندہ مجھے بھی دکھا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب گتہ کار تھا تو نہیں دکھایا اب جب اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیا تو کیسے دکھا دوں اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع و عریض ہے ساری زندگی کے گناہ بخش دے تب بھی اس کی رحمت میں فرق نہیں آئے گا ایک روز ایک بزرگ نے عرض کیا کشمیر کے لیے بھی اور دیگر علاقوں کے لیے بھی بہت سی دعائیں مانگتے ہیں دعائیں قبول نہیں ہوتیں لگتا ہے آج کل لوگوں کے اعمال کچھ زیادہ ہی خراب ہیں جواب میں فرمایا لوگوں کے اعمال کو چھوڑو ہم صرف اپنی طرف ہی دیکھیں اور تھوڑی دیر کے لیے خود ہی اپنا فیصلہ کر لیں تو سوائے ہماری زندگی میں قصوری تصور کے کچھ نظر نہیں آئے گا اس لیے دوسروں پر نظر کرنے کی بجائے اپنے آپ پر نظر رکھو کسی کے گناہ تمہاری بھولی میں نہیں آجائیں گے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **فَمَنْ يَعْمَلْ مِثَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ**۔ **وَمَنْ يَعْمَلْ مِثَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ** یعنی جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا پس ہمیں لوگوں سے جس حد تک ہو سکتا ہے پردہ داری کا خیال رکھنا چاہیے اور ساتھ ساتھ انہیں ترغیب دینی چاہیے اچھے لوگوں کے اچھے کاموں کے حوالہ سے ہمیں خود کو برا کہنے کی بجائے ہمیں لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ اے فلاں تو نے فلاں کام بہت اچھا کیا اس کو اس کا گناہ دیا دلائے بغیر ہی اس سے وہ گناہ چھڑ لیا جاسکتا ہے میرے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ قربان جاؤں ان کی تربیت کے طریقہ سے کہ اتنے اعلیٰ ذہن تک سے گفتگو فرماتے کہ خود بخود ہی بندہ گناہ چھوڑ جاتا میں کئی شیروں سے ایسے لوگ جو نایابی گناہ گارہوتے

ان کی خدمت میں بھیجتا وہ ان کی طرف ایسی نظر عنایت فرماتے کہ وہ بے اختیار نیکی کی طرف مائل ہو جاتے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کے صدقے پردہ پوشی کی توفیق دے۔

مرشد کی محبت کے متعلق ارشادات ﷺ

ایک روز ارشاد ہوا مرشد سے اس قدر ریا کر کہ خود مرشد بن جاؤ فرمایا مرید وہ ہے جو اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکل پڑے اور جب اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرما کر اسے اپنا بندہ عطا فرما دے تو وہ اپنے دل سے اپنی مرضی کا ارادہ نکال دے اپنے مرشد کے حکم کا پابند رہے خدمت کا موقع ملے تو خدمت کرے گھنگو سننے کا موقع ملے تو گھنگو اس انداز میں سنے کہ عقل کو قلم بنا کر دل کی تختی پر ایک ایک لفظ تحریر کرے اس کا رنگ ڈھنگ انداز سب کچھ اس کے طریقہ پر ہوا دھرا دھرا دھریاں نہ دے جب اپنا آپ اللہ کے نام پر سچ دیا تو بعد میں چوں چاں کیسی اپنی خواہش اپنی مرضی بیعت کے بعد زندہ رکھنا انتہائی بری بات ہے دو خواہشوں کی ایک وقت میں سوچ رکھنے والا کچھ نہیں پاسکتا فرمایا میں نے جب بیعت کی تو اپنے مرشد کریم حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے بر حکم کی تقلید کی پھر ان کے صدقے مجھے سب کچھ ملا میرا دل اپنے مرشد کے بغیر نہیں لگتا تھا لوگ مجھ سے ملنے آتے مجھ سے عقیدت رکھتے مگر میں انہیں اپنے مرشد کی خدمت میں پیش کر دیتا میرا دل انہی کا مشتاق آنکھیں انہی کے دیدار کی بخشش میں کبھی اپنے مرشد کی خدمت میں غافل نہ بیٹھا اور کئی بار مجھ پر عنایت ایسی ہوتی کہ کچھ باتوں کی خبر کسی کو نہ ہوتی فقط وہ باتیں میرے لیے ہوتیں سننے والے بہت ہوتے مگر ان باتوں کی سوجھ بوجھ انہی کے کرم کی بدولت مجھے نصیب ہوتی میرے مرشد نے اپنی نظر کرم سے غیب کے بہت سے خزانے جو انہیں عطا ہوئے مجھے بھی عطا

فرمادیے یہ انہی کا فیض تھا جو لوگ کرتے میں وہ نہ کرنا کئی مقام پر کئی جگہوں پر میں نے وہ کیا جو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں تھا اور لوگوں نے وہ کیا جو وہ نہیں چاہے تھے اس لیے وہ مجھے سینے سے لگا لیتے اور فرماتے تم نے میری لاج رکھ لی ان کے وصال کے بعد نہ پوچھو کیا قیامت ٹوٹی مجھ پر میرے پاس زمانے کی ہر نعمت (دولت، شہرت، عزت، مقام) تھی مگر سب ان کی جدائی میں تھیر تھی ان کی سادہ طبیعت اور ان کا یہ ابھرا مقام میں تم لوگوں کو کس طرح بیان کروں جب وہ چلے تو میرا دل چاہتا میں ان کے قدموں سے آنے والی زمین ہوتا جہاں ان کی نظر پڑتی وہ مقام ہوتا مگر میرا نصیب اتنا کہاں مرشد کو پایا تو وہ محبت نہ کر سکے جو کرنا چاہیے تھی اور جو ہوئی وہ سب ان ہی کا کرم تھا اے میرے بچے! آج موجود ہوں تو خدا اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے راستے پوچھ لو پھر آسمان پر بھی ڈھونڈو گے نہ لوں گا فرمایا میرا دل اپنے مرشد کی جدائی میں چوٹ کھا چکا یہ بہت زخمی ہے یہ دنیا سے بیگانہ ہے دنیا کی کوئی نعمت اسے اپنی طرف مائل نہیں کر سکتی کیونکہ یہ فقیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کا دیوانہ ہے میرے لہجہ میں میرے خیر خواہ، میرے پردہ پوش ہیں میرے حکم پنا کو کال انہوں نے کیا فرمایا میں تمہارے سامنے قسم اٹھا کر کہہ سکتا ہوں تم نے ان کو دیکھا نہیں محبت کو پایا نہیں تم دونوں جہانوں کو بھول جاتے ان کی جھلک پر وہ سادگی میں قیامت کی ادا رکھتے تھے اندازہ کرنا چاہو تو کر سکتے ہو کوئی مجھ سے میرا سب کچھ لے لے مجھے ایک جھلک میرے مرشد کی دے دے اب میں ان کے قدموں میں گر کر کبھی نہ بھوں وہیں دم دے دوں گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت رونے اپنی سفید چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا بس روتے ہی چلے گئے اور فرماتے رہے اے میرے بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اے میرے لہجہ میں تیرے کرم پر قربان جاؤں کچھ دیر سلسلہ گفتگو رک گیا پھر ارشاد ہوا مرشد کی محبت بڑی شے ہے دنیا

کے اندر جو کچھ بھی ہے پیر ہے مرید کے لیے جس نے مرشد کے حکم کی پیروی کی اس نے سب کچھ پالیا مرید کی لاج مرشد کے ہاتھ میں، مرید کی کامیابی مرشد کی دعا اور نظر کرم میں ہے جو جتنا باادب ہے اتنا ہی بافضیلت ہے جو جتنا بجا ادب ہے اتنا ہی بے نصیب ہے یا در کھو مرشد خدائی طاقتوں کا مالک ہے زمانے کا سب سے خوش نصیب انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد دی اپنے خزانوں سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے نعمتیں عطا کیں انہیں حکمت و دانائی دی تدبیر دی تاکہ وہ اس کی مخلوق کو حق کی راہ دکھائیں۔

﴿﴾ خلفاء کے لیے نصیحت ﴿﴾

فرمایا میں تمہیں ایک ہی بات بتائے دیتا ہوں کہ تم جس سے بھی تعلق رکھنا اللہ کے لیے رکھنا جو تمہارے پاس آئے اسے اللہ اللہ سکھاؤ۔

﴿﴾ مریدین کے لیے نصیحت ﴿﴾

فرمایا بیعت کے بعد دنیاوی تعلقات کم کر دے جن کو اس نے بلاوجہ ناراض کیا انہیں راضی کرے سلوک شروع کرے تو اس سے قبل ظاہری و باطنی برائیوں سے توبہ کرے کبھی اپنے مرشد کی مخالفت نہ کرے ہمیشہ اس کی فرمانبرداری میں رہے اس کا ادب و احترام بجالائے کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو اعتراض نہ کرے بلکہ انتظار کرے اگر خواب یا مشاہدات ہوں تو اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے متعلق بات چیت کرے کوئی بات نہ چھپائے اگر ایسا کرے گا تو وہ حق محبت میں خیانت کرے گا اپنے پیر بھائیوں سے بھلائی کرے ان کی شکایت اپنے مرشد سے نہ کرے بلکہ ان کی طرف شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا اچھا گمان رکھنے کی کوشش کرے لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اگر

اصلاح مقصود ہو تو تنہائی میں بات کرے بروقت با وضو رہے دل کی طرف خیال کرے کہ دل اللہ اللہ کر رہا ہے مرید جہان ہو تو بزرگوں کا احترام کرے ان کی خدمت کرے خود کو بلند مرتبہ نہ سمجھے کوئی پیر سے یا عقیدہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرے تو اپنے مرشد کی طرف رجوع کرے جب مرید تو بہ کرتا ہے تو بعض لوگ تنقید کرتے ہیں ان کی باتوں پر صبر کرے الجھے نہ بلکہ ان کے حق میں بھی دعا کرے کہ اللہ ان کو بھی ہدایت دے جو حلال میں جائے کھائے، جہاں جگہ میں جائے سوئے، جیسا کیڑا میں جائے شکر کرے پکین لے اپنے مرشد کا دیا ہوا سبق قضاء نہ کرے سب اولیاء کی تعظیم کرے لیکن اپنے مرشد سے سب سے زیادہ محبت کرے کیونکہ اسے فیض اپنے مرشد سے ہی ملتا ہے فرمایا میں نے بیعت کے بعد کبھی اپنے مرشد کا دیا ہوا سلوک قضاء نہ کیا (آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت کے بعد 45 سال حیات رہے یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 45 سال اپنے مرشد کا سبق باقاعدگی سے کیا) مرید فرض نماز کے بعد تہجد کو پانے کی بھرپور کوشش کرے جسے یہ نماز نصیب ہو جائے اس کے سارے گناہے سنور جاتے ہیں اس نماز سے بہت سے اسرار کھلتے ہیں اور سینہ علم و حکمت کا خزینہ بن جاتا ہے مرشد کی خدمت میں اگر روزانہ آسکے تو آئے دور رہتا ہو تو ہفتہ بعد مہینہ بعد یا سال میں ایک مرتبہ ضرور آئے مرید کے لیے ان تمام چیزوں پر عمل کے بعد عقیدہ اہل سنت و جماعت رکھنا ضروری ہے اگر عقیدہ صحیح متقی نہیں ہے تو سب کام فضول ہیں کیونکہ یہ عقیدہ کسی انسان کے پاس ہو تو ساری برکتیں خود بخود جمع ہو جاتی ہیں۔

ایصالِ ثواب کے متعلق ارشادات

ایک روز ارشاد ہوا جو لوگ ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ان کے ایصالِ ثواب کے لیے کوئی چیز بانٹا جائے ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی بہترین صدقہ ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک کنواں کھدوایا اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ یہ کنواں میری ماں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے اور میں اسے اپنی ماں کے نام سے منسوب کرتا ہوں جو آج تک نثر ام سعد رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہے فرمایا ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرقبرستان سے ہوا انہوں نے دیکھا کہ ایک قبر میں ایک شخص پر عذاب ہو رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سربز شاخ توڑ کر اس کی قبر پر رکھ دی اور ارشاد فرمایا کہ جب تک یہ سربز رہے گی اس پر عذاب نہیں ہوگا فرمایا احادیث سے ثابت ہے کہ اگر تم کسی ایمان والے کے مرنے کے بعد اسے کچھ ایصالِ ثواب کرتے ہو خواہ وہ قرآن پاک کی سورت ہو یا کوئی کھانے پینے والی چیز ہو اس کو اس مرنے والے کے سامنے طباق میں تجھے کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے سوال: بعض لوگ تو ان باتوں کو مانتے ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں؟ جواب میں فرمایا بیاتم ضعف کی بیماری سے بچو عرض کیا وہ کیا ہوتی ہے؟ فرمایا چار بندے اللہ کا ذکر اکٹھے بیٹھ کر کر لیں بدعت، مزارات یا عرس منانا بدعت، اولیاء کے ہاتھ بیعت کرنا بدعت، نفل پڑھنا بدعت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا بدعت چنانچہ بروہ چیز جو اللہ کے فضل کی صورت

بندے پر ہوگی بدعت قرار دینا ضعف کی بیماری ہے۔ یعنی ان لوگوں کو ضعف کی بیماری ہے جس حدیث یا قول کا اپنے ذہن کے خلاف دیکھتے ہیں اسے ضعف قرار دے دیتے ہیں پس تم اچھی طرح جان لو صالحین کا راستہ ہی کامیابی کا راستہ ہے دعا کرتے رہا کرو اللہ مرتے دم تک اس عقیدہ (اہل سنت و جماعت) پر کار بند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

﴿﴾ نعت خواں اور واعظ کو دینا کیسا ہے؟ ﴿﴾

ایک روز ارشاد ہوا بیٹا اس بات کو قابل بحث مت بتایا کرو کہ نعت خواں نعت یا آج کل خطیب روپے کے لالچ میں تفریر کرتے ہیں۔ بس تم میں توفیق ہو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر انہیں کچھ پیش کر دو اگر نہ ہو تو الفاظ سے ان کی حوصلہ افزائی کر دیا حضرت امیر انیم علیہ السلام کے سامنے جب بھیں بدل کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ کا ذکر کیا تو حضرت امیر انیم علیہ السلام کی روح تڑپ اٹھی انہوں نے آکر ان سے فرمایا میرے محبوب کا نام پھر لو (حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز چونکہ بہت سریلی تھی) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں مفت نہیں بولوں گا حضرت امیر انیم علیہ السلام نے اپنا سارا مال دے دیا پھر اپنے آپ کو غلامی کے طور پر پیش کر دیا اچھی طرح سمجھ لو تم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کسی ثناء خواں یا واعظ کو چند روپے دے کر گھبراہٹ محسوس نہ کرو خدا کی قسم جو تمہارے سامنے تمہارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام لے جان بھی قربان کرنا پڑے تو کر دو اور اگر اس کی زبان کے الفاظ تمہاری طبیعت پر اثر کرتے ہوں تو اس سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سننے رہو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی چادر مبارک بچھائی جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھی صحابہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دینا پیش کیے حضرت امام بصری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف لکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنی چادر مبارک ڈال دی اور ان کی بیماری بھی دور فرمادی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کی شان میں جب فرزوق شاعر نے قصیدہ پڑھا تو انہوں نے اسے بارہ ہزار دینار پیش فرمائے سوال: جو لوگ تقریر یا نعت پڑھنے کے لیے معاوضہ طے کرتے ہیں ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ جواب میں فرمایا اپنی اپنی کچھ کی بات ہوتی ہے پس جو کسی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سن کر اپنی طبیعت کو مسحور سمجھتا ہے جتنا خرچ کرنا پڑے کرے گا کیونکہ جو کچھ اس نے ان کو دینا ہے خدا کے دیے ہوئے رزق سے ہی دینا ہے نہ اس پڑھنے والے نے کچھ ساتھ لے جانا ہے نہ تم نے کچھ ساتھ لے جانا ہے پس جانا ہے تو اچھی نیت اور نیک عمل نے پس تم اپنی نیت اور عمل کو درست رکھو تم میں معاوضہ کی ادائیگی کی طاقت ہے تو انہیں بلاؤ نہیں تو خود جہاں کہیں وہ محفل سمجھاتے ہیں چلے جاؤ اپنے آپ کو بغیر کسی قائد کے ایسی باتوں میں الجھانے کی کیا ضرورت ہے۔

نوٹ: پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ خود بھی نعت خواں حضرات اور علماء کرام کی خدمت فرماتے رہتے ہر سو موار شریف کو ہونے والے میلا و شریف میں بھی ثناء خواں حضرات کی خدمت فرماتے کبھی سفر کے دوران کسی نعت خواں سے نعت سننے کا اتفاق ہوا تو اسے بھی نذرانہ دیا اور فرمایا کرتے میں تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پڑھتا ہوں۔

﴿﴾ حیاء کے متعلق ارشادات و واقعات ﴿﴾

ایک روز کسی نے ایک شخص کی بد کوئی کی تو جواب میں فرمایا تم اسے نہیں جانتے اس شخص کی نظر میں حیاء ہے میں نے اسے کبھی کسی طرف خیانت کی نگاہ کرتے نہیں دیکھا تم کبھی اپنے ایمان والے بھائی کی بد کوئی نہ کرو پھر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس میں حیاء نہیں اس میں ایمان نہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے حیاء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک طرف اللہ کی نعمتوں کو دیکھنا دوسری طرف اپنی کوتاہیوں کو دیکھنا پھر ان دونوں کے درمیان جو حالت پیدا ہوگی وہ حیاء ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تارک جگہ پر غسل کرتے تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے تو ان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے حیائی بد بختی کی علامت ہے اہل اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سب سے زیادہ شرف اور مقام والا وہی ہے جو حیاء پر عمل کرے اس کو یہ وصف حاصل ہو جاتا ہے کہ جس طرح لوگ اپنے گناہوں پر شرماتے ہیں وہ اپنی نیکیوں پر شرماتا ہے کیونکہ اسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اللہ اسے ہر جگہ دیکھتا ہے ایک درویش جنگل میں ایک خطرناک جگہ پر لیٹا ہوا تھا جہاں درندوں وغیرہ کا خطرہ تھا چند لوگ ادھر سے گزرے تو انہوں نے اسے دیکھا تو ہچکا کر کہا کہ میاں اتنی خطرناک جگہ پر سوتے ہوئے ڈر نہیں لگتا اس درویش نے جواب میں کہا مجھے تو اس بات پر شرم آتی ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی سے ڈروں یہ کہہ کر وہ دوبارہ سو گیا۔

﴿﴾ محبت کے متعلق ارشادات و واقعات ﴿﴾

ایک روز ارشاد ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو کیونکہ محبت اللہ کا بند ہے پر بہت بڑا انعام ہے یہ بندے کو ہر شے سے بیگانہ کر دیتی ہے سوائے محبوب کی قربت کے کسی اور چیز کی طلب دل سے منادیتی ہے سالک کو سلوک طے کرانے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی محبت ہے کہ اس کا دل اللہ کی محبت میں مغلوب ہو جائے اور اگر کسی کو یہ یوفیق نہ بھی ملے تو کم از کم اتنا ضرور ہو جائے کہ وہ دوسری چیزوں پر اللہ کی محبت کو ترجیح دے سکے خاصانِ خدا کا فرمان ہے کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ایک حالت ہے جسے بندہ اپنے دل میں پاتا ہے مگر اسے الفاظ اور عبارت میں بیان نہیں کیا جاسکتا بعض اوقات یہ حالت انسان کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی رضا کو ترجیح دینے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کی عبدائی پر صبر نہ کر سکے اور اس کی طرف جانے کا جوش پایا جاتا ہے اس کے بغیر دل کفر حاصل نہ ہو دل سے ہمیشہ اس کا ذکر کر کے انس حاصل کیا جائے حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ کے دل میں اللہ کی جو محبت ہے اس میں جسمانی میلان مقصود نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی حدود متعین ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و منزہ ہے کہ کوئی وہاں تک پہنچ سکے یا اسے پا سکے یا اس کا احاطہ کر سکے ہاں البتہ عاشق جو محبوب کی محبت میں مر رہا ہو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے وہ کسی غلط یا احاطہ کے اندر آسکتا ہے محبت کی نہ تو ایسی کوئی تعریف کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسی حد مقرر کی جاسکتی ہے جو لفظ محبت سے زیادہ واضح ہو اور فہم کے زیادہ قریب ہو کسی بحث کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب اس کی کوئی شکل ہو لیکن جب ابہام ہی اٹھ گیا ہو تو بحث کی تشریح میں مبالغہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی (رسالہ قشیریہ) محبت کے متعلق بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کا اظہار کیا

بعض کا خیال ہے پاکیزہ اور صاف محبت کا نام حب ہے کیونکہ عرب جب حب الانسان بولتے ہیں ان کی اس سے مراد انسانوں کی سفیدی اور تروتازگی ہے بعض کہتے ہیں کہ سخت بارش کے وقت جب طیلے اٹھتے ہیں انھیں حباب الماء کہا جاتا ہے اس بناء پر محبوب کی ملاقات کے جوش اور یاس کے ٹھٹھکے کا نام محبت ہے بعض نے کہا محبت لفظ حب سے ماخوذ ہے اس کے معنی جنگلی جج کے ہیں جس طرح جج نباتات کا مغز ہے اسی طرح محبت زندگی کا مغز ہے اس لیے اس کا نام حب سے حب رکھا گیا ہے بعض نے کہا یہ لفظ لازم ہونے اور ثابت قدم رہنے کے معنی میں آتا ہے کیونکہ عربی محاورہ ہے ”احب البعير“ یعنی جب وہ بیٹھ جائے پھر نہ اٹھے اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ عاشق کا دل معشوق کے ذکر سے نہیں ہٹتا بعض نے کہا چار ٹکڑیوں کی گھڑی جس پر مڑا رکھا جاتا ہے اسے حب کہتے ہیں اور محبت کو حب اس لیے کہتے ہیں کہ جس طرح لکڑیاں منگے کا بو بھرا داشت کرتی ہیں اسی طرح محبت محبوب کی طرف سے بر عزت و ذلت کو برداشت کرتی ہے اور بعض نے کہا کہ لفظ محبت کی اصل وہ مڑکا (حب) ہے جس میں پانی ہوتا ہے مڑکا اسے روکے رکھتا ہے اس میں صرف اتنا ہی پانی سا سکتا ہے جس سے وہ بھر جائے یعنی اس میں مزید پانی کی گنجائش نہیں ہوتی اسی طرح جب دل کسی کی محبت سے بھر جاتا ہے تو پھر اس دل میں محبوب کے سوا کسی اور کے داخل ہونے کی گنجائش نہیں رہتی بعض نے کہا لفظ محبت حب سے ماخوذ ہے جو حب کی جمع ہے اور حبۃ القلب دل کا وہ مقام ہے جس پر دل کا دار و مدار ہے لہذا محبت کا نام اپنے محل کے نام پر رکھا گیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب کی قلیل چیز کو کثیر اور اپنی کثیر چیز کو قلیل سمجھنا محبت ہے ایک روایت کا قول ہے محبوب کی موجودگی اور غیر موجودگی میں محبوب کی موافقت محبت ہے۔

﴿ معرفت نفس کے متعلق ارشادات و واقعات ﴾

ایک روز ارشاد ہوا اپنی پہچان کے بغیر خالق کی پہچان ممکن نہیں کیونکہ جب تک بندہ نفس کے فریب سے آگاہ نہیں ہوتا سرخرو کیسے ہو حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے خواہشات کا نام ہی نفس ہے جس نے ان پر قابو پا لیا فلاج پا گیا اور جو خواہشات کا بیمار ہو گیا وہ تباہ ہو گیا جتنے اولیاء اللہ ہیں سب نے خواہشات نفس پر قابو پا کر بلند مقام پایا حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نفس کہے کیا کھاؤں تو جواب دے جوں جائے گا جب کہے کہاں سوؤں تو جواب دے جہاں جگہ مل جائے گی خیال رہے نفس پر قدرت اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس کے سامنے بندہ ایسے ہے جیسے شیر کے سامنے چوٹی ہے پس خدا کا فضل شاس حال نہ ہو تو اس پر قدرت ممکن نہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفسانی خواہشات انسان کو شہوات کی طرف بلاتی ہیں پس جس نے ان کی سنی اس کی روح اور عقل جاتی رہی۔ حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے تین باتوں کی حد نہیں ملی جن میں سے ایک نفس کا مکر ہے حضرت خواجہ عبدالخالق چمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم اپنے نفس کی ضروریات کا خیال رکھو کہ وہ درست ہو جائے لیکن اپنے نفس کی عزت نہ کرو اور خواہشات نفس پر نگاہ رکھو تا کہ غفلت میں نہ پڑے رہو صوفیاء کرام مجاہدات اور زہد و عبادت کی کثرت اسی وجہ سے کرتے ہیں کہ نفس کو اچھی عادات کی طرف راغب کیا جائے تاکہ ہلاکت کی راہ سے محفوظ ہو سکیں۔

شیطان کے فریب کے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشاد ہوا بندہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے دل سے لو لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی راہ سے شیطانی وساوس اور رکاوٹیں کھڑی کر کے جالے کی طرح بنادیتا ہے فرمایا شیطان نے اللہ تعالیٰ کے عزت و جلال کی قسم اٹھائی تھی کہ وہ نسل آدم کو گمراہی اور بربادی کی طرف بلائے گا اسی لیے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ”شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے“ ایک جگہ اور ارشاد ہے کہ ”اس کا تو کام ہی یہی ہے کہ تمہیں بے حیائی کے کاموں کی طرف بلائے“ فرمایا انسان سے جب ایک گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو شیطان اس انسان کو کئی اور گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے پھر اسکے بعد اس میں مایوسی پیدا کرتا ہے۔ پھر اسے فریب دے کر خالق کی بجائے مخلوق سے ڈراتا ہے ایسی حالت میں کئی لوگ کفر تک پہنچ جاتے ہیں تمہیں اچھی طرح جانتا چاہیے کہ نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند اور گناہ ناپسند ہے۔ پس جب کوئی کام کرے تو دیکھو وہ اللہ کے لیے ہے تو پھر اس کی راہ میں جو بھی رکاوٹ آئے عبور کر جاؤ لیکن جو کام اللہ کے لیے نہیں ہے وہ گناہ ہے پس اس کے متعلق تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ خالق سے دوری کی طرف لے جاتا ہے فرمایا بڑے بڑے صاحب علم اور عابد و زاہد لوگوں سے اس نے عجیب و غریب دعوے کرائے اور انہیں اس طرح برباد کیا کہ ان پر رحمت کے دروازے بند ہو گئے پس جہاں تک ہو سکے تین باتوں سے خصوصاً بچو! غرور، حسد اور جھوٹ یہ تینوں چیزیں نہ صرف بندے پر شیطان کو قدرت کا موقع دیتی ہیں بلکہ نیک اعمال کو تباہ اور خدا کی نعمت کا مرکب بنا دیتی ہیں یہ تینوں باتیں سب سے پہلے شیطان میں پیدا ہوتی ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سب سے پہلے شیطان کے دل میں حسد پیدا ہوا پھر غرور اور پھر اس نے جھوٹ کی راہ اختیار کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مومن سے برگناہ ہو سکتا ہے لیکن وہ جھوٹ

نہیں بولتا۔“ حدیث پاک میں ارشاد ہے ”جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا“ حضور مٹی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ”حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے“ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس غیبت کی پناہ مانگتے رہو تا کہ خدا اس کی شرارتوں اور فریب سے تمہیں مطلع فرمائے۔ آمین!

عیب جوئی کے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشاد ہوا کسی کی عیب جوئی اچھی بات نہیں کیونکہ قیامت کے دن انسان اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو اپنے بھائی کو ہوتا دیکھے اور اسے بالکل بچا کر دے اس پر انہوں نے عرض کیا ایسا کون شخص ہو سکتا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا ”تم لوگ ایسا ہی کرتے ہو۔ جب تم اپنے بھائی کے عیب ظاہر کرتے ہو اسے نشر کرتے ہو تا کہ دوسرے لوگ بھی اس سے آگاہ ہو جائیں“ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے بھائی کے عیب ظاہر کرتے ہو تو ایسا ہوتا ہے جیسے تم اسے اپنے پاس کھڑا کر کے کسی سے پڑاتے ہو۔ پس اچھی طرح سمجھ لو کہ درویشی پر پردہ پوشی کا نام ہے اصلاح کا طریقہ نشر کرنے میں نہیں بلکہ پردہ پوشی میں ہے کسی کی اصلاح کرنا ہے تو اسے پیار سے سمجھاتے ہیں اسے نرمی سے دین کی طرف راغب کرتے ہیں تا کہ وہ باغی نہ بنے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیارا بندہ وہی ہے جو دنیا میں کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بھائیوں پر پردہ ڈالتا ہے اور اس پر اپنی رحمت فرماتا ہے اہل اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی انسان کی اس سے بڑھ کر کسی اور کام میں بد بختی نہیں کہ وہ خود سے بے خبر ہو اور اسے دوسروں کے عیب دکھائی دیں۔

سخاوت و ایثار کے متعلق ارشادات و واقعات ﷺ

ایک روز ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے ہاں سچی کی بہت عزت ہے جو شخص لوگوں کی خدمت اور ضرورت کے وقت ان کے کام آتا ہے وہ عظیم ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سچی اللہ کا دوست ہے سخاوت جنت کا درخت ہے اس کی شاخیں دنیا میں لٹک رہی ہیں جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کی شاخیں پکڑ لے اور کجروی دوزخ کا ایک درخت ہے اس کی شاخیں بھی دنیا میں لٹک رہی ہیں جو دوزخ میں جانا چاہتا ہے وہ اس کی شاخ پکڑ لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہد کے دن صدقہ خیرات ضرور کرو چاہے ایک گھونٹ پانی یا مٹھی بھر آنا ہی کیوں نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے ایک دفعہ ایک شخص خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر اونچی آواز میں رورہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا اے اللہ مجھے معاف کر دے پھر خود ہی جواب میں کہتا کہ مجھے یقین ہے تو مجھے معاف نہیں کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت طواف میں مصروف تھے طواف مکمل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ دعا کا کونسا طریقہ ہے کہ نامقبولیت پر بھی تمہارا یقین ہے اور دعا بھی کر رہے ہو آخر ایسی کوئی خرابی ہے تم میں؟ اس پر اس شخص نے کہا کہ میں کسی سائل کو اپنی طرف آنا دیکھتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آگ میری طرف آرہی ہے یعنی میں بہت کجیوں آدمی ہوں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ کے عزت و جلال کی قسم تجھے ہزار زندگیاں بھی دی جائیں اور تمہارا انتقال کجیوں کی حالت میں ہو تو تمہاری نجات ممکن نہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء اللہ نے اپنے جان و مال اللہ کی راہ میں شہر کر کے بلند مراتب پائے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ شام کو ہر چیز خیرات کر کے عبادت میں مشغول ہوتے ایک روز ان کو نماز میں لطف نہ آیا خادم کو بلا کر فرمایا دیکھو کہیں گھر میں کوئی

چیز تو نہیں رہ گئی اس نے دیکھا تو عجباً کوئی دینا ریا انگور کا خوشہ پڑا تھا فوراً اسے خیرات کر دیا گیا خود پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ جو کچھ جیب میں ہوتا اللہ کی راہ میں خرچ دیا کرتے ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جیب میں صرف پچاس روپے تھے ان دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن میں تشریف فرما تھے نحوہ ملنے میں ایک یا دو روز ابھی باقی تھے ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا تذکرہ ہی فرما رہے تھے کہ پچاس روپے رہ گئے ہیں کہ اسی دوران ایک سالک آیا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں کچھ کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پچاس روپے نکال کر اسے دے دیے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے عرض کیا حضرت اب تو آپ کے پاس کچھ نہ پچاس پر جواب میں فرمایا اللہ اور اس کا رسول ملے اللہ علیہ السلام کافى ہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ریٹائرڈ ہوئے تو تقریباً آٹھ لاکھ روپے ملے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ سب روپے اللہ کی راہ میں مختلف طریقوں سے خرچ کر دیے اعلیٰ خانہ نے عرض کیا اب تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نحوہ بھی نہیں ملتا ہے احتیاط سے روپے استعمال کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا ”اللہ بہتر نگہبانی کرنے والا ہے“ پس جان لو میرے ہاتھوں میں تو سوراخ ہے یہاں کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی اور بچ جانے والا سرمایہ تو وہی ہے جو اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا جائے۔

﴿﴾ توکل کے متعلق ارشادات و واقعات ﴿﴾

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا کی کسی چیز کو ضروری نہ سمجھو کیونکہ تجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ تیرے دنیا میں کتنے سانس باقی ہیں تیرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اللہ کی راہ میں ایثار کر دے تا کہ تیرا اعتماد اور بھروسہ اللہ ہی پر رہے اور تجھے یقین کی دولت نصیب ہو سکے میں نے بے شمار حج کیے لیکن کسی حج پر میں بندوبست کر کے نہیں گیا بلکہ میرے بندوبست کرا دیے جاتے ہیں میں تو اللہ پر اعتماد کر کے سفر کا آغاز کرتا رہا میں خود بخود آسان ہو جاتیں (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حج پر جانے والے کئی ساتھیوں سے میری ملاقات ہوئی سب کا یہی بیان ہے کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ خیرات بہت کرتے شام تک اپنے پاس کچھ نہ چھوڑتے پھر چادر اوڑھ کر لیٹ جاتے کوئی نہ کوئی شخص دستک دیتا اور بہت سارے روپے دے جاتا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اسی روز ہی انھیں بھی خیرات کر دیتے پہلی جلد میں دو واقعات کا ذکر ہے ریٹائرمنٹ پر ملنے والے دن لاکھ خیرات کر دیے اور ایک مرتبہ ٹریکٹر خریدنے نکلے تو اپنے پیارے دوستوں کے ہزاروں روپے ملے تمام رقم روضہ کی تعمیر میں دے دی اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اپنے فضل و کرم کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھا سب نعمتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ پر بھروسہ کرنے پر نصیب ہوئیں) آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے اللہ پر توکل بڑی نعمت ہے اللہ اپنے ایسے بندوں کو محروم اور مایوس نہیں کرتا ایک مرتبہ ابو تراب جمشی رحمۃ اللہ علیہ یا ابراہیم خواں رحمۃ اللہ علیہ میں سے ایک بزرگ ہیں سفر حج پر نکلے تو راستے میں ایک چودہ سالہ لڑکے کو دیکھا اور پوچھا بیٹا کہاں جا رہے ہو اس نے کہا حج پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے پاس تو معمولی سا سامان بھی نہیں پھر اتنا لمبا سفر کیسے کرو گے اس لڑکے نے کہا اے بوڑھے آسمان کی طرف دیکھ انہوں نے آسمان کی

طرف دیکھا تو اس لڑکے نے کہا اللہ کے سوا کوئی نظر آیا میرے ساتھ وہ ہے مجھے سامان کی حاجت نہیں جب یہ بزرگ خانہ کعبہ پہنچے تو طواف کے دوران دیکھا کہ وہ لڑکا غلاف کعبہ چکر کر رہا ہے جب یہ بزرگ طواف کعبہ سے فارغ ہوئے تو اس لڑکے نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے بوڑھے یقین آیا یا ابھی بھی بے یقینی کے مقام پر ہو ایک مرتبہ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک سے ہم واپس پاکستان آ رہے تھے تو ہمارے ساتھیوں میں سے کچھ نے ایک ساتھی کو مذاق کیا میرے روکنے کے باوجود وہ ہلکی پھلکی تنقید سے باز نہ آئے وہ لڑکا ایک جگہ ونگن رکی تو حاجت کے بہانے عائب ہو گیا ہم نے بہت ڈھونڈا وہ نہ ملا ہم پریشان تھے کہ اس کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا وہ ہمارے آسر پر گیا تھا کافی دیر بعد ہم چل پڑے جب ہم پاکستان پہنچ گئے تو ہمارے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ بعد وہ میرے پاس سامان لینے آیا میں نے اسے کہا کہ شرم نہیں آئی تمہیں مجھے بتائے بغیر نیچا تر گئے اس نے کہا میرا ضمیر مجھے ملامت کرنے لگا میں نے دعا کی اے اللہ میں تیرے ولی کے عرس سے آ رہا ہوں تو میری مدد کر میں جس ونگن میں بیٹھا وہ مجھے حرکت کہتے میں کہتا نہیں ہے بس فوراً ہی ڈرائیور کہہ دیتا کوئی بات نہیں سفر میں ایسے ہو جاتا ہے میں سکون سے گھر آ گیا اور ساتھ یہ دولت ملی کہ اللہ کے بحرو سے پر نکل پڑا کوئی راہ مشکل نہیں رہتی۔

اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے بندہ کا تعلق اللہ ہی کی خاطر لوگوں سے ہونا چاہیے اور اللہ ہی کی خاطر نفرت ہونی چاہیے جو لوگ اپنی خواہشات کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ لوگ کبھی خدا کی راہ پر چلنے والوں کو پسند نہیں کرتے لیکن اللہ سے محبت کرنے والے ایسے لوگوں کو یا رسول اللہ سے راہ حق کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں ان میں سے جو قبول کرے اور صدق دل کے ساتھ اس راہ پر گامزن ہو جائے وہ دوست ہے اور جو دین سے دوری اختیار کیے رکھے وہ دوست نہیں ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جنت اس بندہ کی مشاق ہے جو ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں قرآن پاک میں مومنین کی تعریف خدا تعالیٰ نے اس انداز میں فرمائی کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور اللہ پاک کی رویت کا انکار کرنے والوں پر سخت ہیں پس کوئی کتنا قریبی رشتہ دار ہو یا دوستی کا دعویدار ہو اگر احکام خداوندی کی پیروی نہیں کرتا دوستی کے قائل نہیں ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرا خاندان اور سلسلہ وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں مجھے کسی ایسے نام کے رشتہ دار کی حاجت نہیں جو اسلام سے دوری اختیار کرے اور میرے قریب محض رسم و رواج کی خاطر ہونا چاہے میں ایسے شخص سے ملاقات کا خواہشمند نہیں میرے تعلق دار، رشتہ دار وہی جو خدا کو محبوب رکھیں یہی وجہ ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اولاد پر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو، اپنے خاندان پر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو اور اپنے رشتہ داروں سے زیادہ حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر سلاسل کے بزرگوں کو عزیز رکھا اور تادم وصال اس حالت پر قائم رہے۔

﴿ تقدیر، قضاء، قدر کے متعلق ارشادات و واقعات ﴾

ایک روز ارشاد ہوا: تقدیر، قضاء، قدر کے موضوع پر بحث کرنا اپنی رائے پیش کرنا مناسب نہیں جو بات اللہ تعالیٰ نے انسان سے پوشیدہ رکھی اس پر نظر نہیں بلکہ اسے تسلیم کر لینے میں بھلائی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں یہ تمام چیزیں انسانوں سے پوشیدہ رکھے میں حکمت ہے ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا بتائیے تقدیر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا ”جو بات تیرے جاننے کی نہیں اسے جاننے کی کوشش نہ کر“ اس نے پھر کہا میں جاننا چاہتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو بات تجھ سے پوشیدہ رکھی گئی تھے اسے جاننے کی آرزو نہیں ہونی چاہیے اس نے تیسری بار پھر کہا میں جاننے بغیر نہیں جاؤں گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب تجھے پیدا کیا تو کیا تجھ سے تیری مرضی دریافت کی تھی سے پوچھا تجھے کیسا بتاؤں؟ اس پر اس شخص نے کہا نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کرتے وقت نہیں پوچھا کہ تجھے کیا بتاؤں تو وہ تمہیں استعمال کرتے وقت بھی نہیں پوچھے گا کہ اس نے تمہیں کس کام کے لیے پیدا کیا بلکہ جو کام وہ چاہے گا تجھ سے لے لے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو شدت غضب سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا کہ ان کے دامن جیسے ان کے چہرہ انور پر چھوڑ دیے گئے ہوں پھر فرمایا ”تمہاری طرف جو لے کر آیا ہوں تمہیں اسی کا حکم دیا گیا ہے کھجلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے تقدیر کے مسئلہ پر بحث کی میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اس مسئلہ پر بحث نہ کرنا“ سوال: جو ہونا تھا وہ سب کچھ پہلے ہی لکھ دیا گیا تو پھر دعا، دوا یا پچاؤ کے معاملہ کی اور تدبیروں کی کیا حیثیت ہے؟ جواب:

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتر کے بارے میں جسے ہم پڑھتے ہیں اور وہ جسے ہم بیماری میں استعمال کرتے ہیں اور بچاؤ کے بارے میں جسے ہم (جنگ وغیرہ میں) اختیار کرتے ہیں کیا یہ چیزیں خدا کی قضاء و قدر کو تبدیل کر دیتی ہیں فرمایا کہ یہ چیزیں اللہ کی قضاء و قدر سے ہیں۔

ادب کے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشادِ ہابندہ عبادت سے جنت اور ادب کے ذریعے خدا تک پہنچنا ہے ہمارے سلسلہ عالیہ میں ادب ہی ادب ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب میں عارِ ثور میں سانپ کے ڈس لینے کے باوجود ٹانگ نہ ہلائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے صلح نامہ حدیبیہ میں لکھا گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کفار کے اعتراض پر نہ منایا (جسے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی منا دیا) ایک مرید کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مرشد کا ادب خلوت و جلوت میں رکھے تاکہ شیخ اسے بارگاہِ خداوندی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب سکھا دے حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید اپنے مرشد کا ادب خلوت و جلوت میں رکھے طالب کو اگر اپنے شیخ یا اقتدا کے معاملہ میں کوئی مشکل پیش آئی ہے تو اسے صبر سے برداشت کرے اور حتی الامکان کوشش کرے کہ بات بد اعتقادی تک نہ پہنچے اور اگر طالب یا مرید میں صبر کی قوت نہ ہو تو شیخ سے معاملہ دریافت کر لے کیونکہ ایسی صورت میں سوال کرنا جائز ہے لیکن اگر مرید یا طالب متوسط الحال ہے تو سوال نہ کرے کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس پر حقیقت آشکار ہو جاتی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید اپنے مرشد کا ادب اس حد تک کرے کہ جہاں وہ

کھڑا ہے اس کا سایہ مرشد کے سائے پر نہ پڑے مرشد کے مصلیٰ پر پاؤں نہ رکھے اس کے وضو کی مخصوص جگہ پر وضو نہ کرے اس کے برتنوں کو استعمال نہ کرے اپنے مرشد کے سامنے کھانا کھانے اور پانی پینے سے گریز کرے یعنی جب تک مرشد ایسا حکم نہ دے چلتا رہے اپنے مرشد کے سامنے کسی اور سے گفتگو میں مشغول نہ رہے اس کی طرف تھو کے نہ اور اگر کوئی معاملہ مرشد کی طرف سے سمجھ میں نہ آئے اور بظاہر درست دکھائی نہ دے تو اس صورت میں اعتراض کی گنجائش نہیں کیونکہ مرشد جو کرتا ہے الہام الہی سے کرتا ہے مرید کبھی اپنے مرشد سے کرامت کا طالب نہ بنے کیونکہ انبیاء سے معجزات کے طالب کا فرہوا کرتے تھے، کبھی کسی مومن نے اپنے نبی سے معجزہ کی درخواست نہ کی اس لیے مرید کو یہ ذہب نہیں دیتا کہ وہ اپنے شیخ سے کرامت کا طالب بنے مرید کو چاہیے کہ اپنے آپ کو آداب میں کوتاہی والا سمجھے ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آیات قرآنی کی کتابت میں مشغول تھے کہ اچانک پیٹاب کی حاجت ہوئی، ہاتھ کر بیت الخلاء میں گئے تو فوراً ہی باہر نکل آئے تھوڑا سا پانی لے کر ہاتھ دھوئے پھر رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو مریدین و معتقدین نے عرض کیا حضرت کیا بات ہوئی کہ فوراً ہی باہر چلے آئے اور پھر بیت الخلاء میں گئے جواب میں فرمایا انگوٹھے پر تھوڑی سی سیاہی لگی تھی یہ حروف قرآنی کی کتابت کا سامان تھا اچھا نہ سمجھا کہ اس کے سمیت وہاں بیٹھوں حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا ادب و احترام ملحوظ خاطر رکھو اور اپنے مرشد کا مقام و ادب ملحوظ نفیض و قائمہ اٹھانے کے افضل خیال کرو اگر ایسا کرو گے تو کامیابی و محبت سے دور نہ رہو گے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس اپنے مرشد اور ان کی اولاد کی خدمت کی حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں جب ان کی عمر سو برس سے

زیادہ تھی اپنے مرشد کی اولاد کا بے انتہا ادب کرتے تھے (خود پیر و مرشد حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی ادب و احترام میں بسر ہو گئی علماء و صوفیاء کا تہہ دل سے ادب کرتے کوئی سید زادہ دل جاتا تو اس کے ہاتھ پاؤں چومتے فرمایا کرتے، کاش میں کسی سید کے پاؤں کا جوتا ہوتا تمام مریدین کو حضور ملتی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام دوڑا تو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم صادر فرماتے)۔

والدین سے محبت کے متعلق ارشادات و واقعات ﷺ

ایک روز بیٹھے بیٹھا شک بارہوئے لگے سوال پر جواب دیا کہ آج ماں کی محبت یاد آگئی بڑا پیار کیا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ میری زندگی کا خواب ہے کہ تو حضور ملتی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں زندگی بسر کرے جب وہ مدینہ شریف تشریف لے گئیں تو میرے لیے روضہ رسول ملتی اللہ علیہ وسلم پر دعا کی کہ میرے بیٹے جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو قبول فرمالیجیے اسی رات امی جان کو حضور نبی کریم ملتی اللہ علیہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا ”ہم نے تیرے بیٹے کو قبول فرمایا ہے“ اس کے بعد بہت روئے فرمانے لگے ماں کی دعاؤں میں بڑی برکت ہے ماں کی محبت اور شفقت سے محروم انسان کی کیا زندگی ہے۔ بس جس کے ماں باپ زندہ ہیں انہیں چاہیے ان سے محبت کریں ان کی خدمت کریں کیونکہ جس درود سے ماں اپنی اولاد کے لیے دعا کر سکتی ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ ماں باپ کی سوائے دین کے کسی اور معاملہ میں مخالفت نہیں کرنی چاہیے ان کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ انہیں ہدایت دے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی ماں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے دونوں ماں بیٹے کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کے بغیر کھانا نہ کھاتے جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ماں ناراض ہوئی تین دن ان کے ساتھ کھانا نہ کھایا تو اس کے باوجود حضرت سعد بن ابی

وقاس رضی اللہ عنہ نے پرواہ نہ کی اور کہا امی جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر میں ہر
 رشتہ قربان کر سکتا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں التجائیں کر کے اپنی ماؤں کو دائرہ اسلام میں
 داخل کروالیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میری ماں نے
 مجھے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ گھر میں موجود نہ تھا مجھے کچھ فاصلہ پر پانی لینے کے لیے جانا
 پڑا جب میں پانی لے کر واپس آیا تو دیکھا امی جان سو چکی ہیں سردی کی وجہ سے پانی بھی
 ٹھنڈا ہو گیا میں ان کے پاس ہی کھڑا رہا کہ جب امی اٹھیں گی تو پانی پیش کر دوں گا اور
 ساتھ ہی بتا دوں گا کہ پانی ٹھنڈا ہے تبہ کے وقت امی جان بیدار ہوئیں مجھے پاس کھڑا
 دیکھ کر بولیں تم سوئے نہیں میں نے عرض کیا امی جان آپ نے پانی مانگا تھا یعنی میں نے
 سارا معاملہ بیان کر دیا تو امی جان نے مجھے دعا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نام روشن
 کرے گا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے بھائی دونوں میں یہ طے تھا کہ
 ایک دن ایک بھائی عبادت کرے گا اور ایک ماں کی خدمت کرے گا ایک روز ایسا ہوا
 کہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی نے کہا کہ میرا دل آج بھی عبادت کو چاہتا ہے
 آپ رحمۃ اللہ میری جگہ امی کی خدمت کریں چنانچہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ نے بات
 مان لی اسی رات ہاتف نے صدا دی کہ اللہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ہے لیکن تمہارے
 والدین تمہاری خدمت کے محتاج ہیں اے ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ تم پر اللہ کے فضل کے
 دروازے کھل گئے ہیں پس اولاً دو چاہیے کہ اپنے والدین کی خدمت کا دامن نہ چھوڑیں
 فرمایا میرا دل تو کہتا ہے کہ کاش میری ماں زندہ ہوتی تو میں آج بھی ان کی خدمت میں
 مشغول رہتا۔

وسیلہ پکڑنا کے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشاد ہوا اللہ کی بارگاہ میں اسکے محبوب بندوں کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے ایک مرتبہ قحط سالی کے دوران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور مکی اللہ علیہ السلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر یوں دعا کی اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے پیارے رسول مکی اللہ علیہ السلام کے پیارے چچا کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں تو ہماری دعا قبول فرمائے اسی وقت بارش برسنے لگی حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تم دوستان خدا کی بارگاہ میں جا کر التجا کیا کرو تا کہ وہ تمہارے واسطے دعا کیا کریں حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”اللہ کی بارگاہ میں پہنچنے کے لیے وسیلہ پکڑو میں نے جتنے بھی مراتب پائے سب اولیاء اللہ کے وسیلہ سے پائے“ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ایک مرتبہ ایک کتا آگیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھ کر یوں بارگاہ رب العزت میں التجا کی ”الہی میں کون ہوں کہ تیرے پیارے بندوں کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بناؤں تو اس مخلوق کے صدقہ سے مجھ پر کرم فرما“ وہ اپنے مریدین یا جو طالب بھی آتا اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا کرتے۔ سلطان محمود غزنوی نے حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے جیہ مبارک کے صدقہ سے سومات کامندر فتح کرایا حالانکہ اس سے قبل وہ کئی جملے سومات کے مندر پر کر چکے تھے قیامت کے دن ساری امت حضور مکی اللہ علیہ السلام کے وسیلہ جمیلہ سے ہی بخشی جائے گی۔

مزارات سے فیض سے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشاد ہوا مزارات سے فیض ملتا ہے صحابہ کے تابع اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وصال سے قبل وصیت فرمائی میرا جنازہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دینا اگر روضہ کا دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے اندر دفن دینا ورنہ جہاں مل جائے دفن دینا آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وصیت کے مطابق جنازہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا نہ صرف دروازہ خود بخود کھل گیا بلکہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آواز سنائی دی گئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ بارہ برس خرقان سے بسطام حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر عشاء سے فجر تک حاضری دیتے رہے واپسی پر کبھی مزار کی طرف پیچھنے کی بارہ برس کے بعد مزار سے آواز آئی تم اپنی مرا کو پہنچ گئے علوم ظاہری و باطنی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کر دیے گئے (حالانکہ آپ اُسی رحمۃ اللہ علیہ تھے) حضرت دانا علی بخویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک مشکل پیش آئی جس کا حل نہ ملا تو میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا تو میری مشکل حل ہو گئی حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت دانا علی بخویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی وہاں مراقبہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کلمات باطنی عطا ہو گئے حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے بے اختیار نکلا

سچ بخش فیض عالم منظر نور خدا

ناقصاں را بجز کمالاں را راہنما

حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”تم مزارات پر جایا کرو صاحب مزار

سے تمہیں فیض اسی قدر ملے گا جس قدر تم اس کی صفت کو پہچانو گے۔ پس مزارات کی زیارت سے مقصود حق تعالیٰ کا قرب ہونا چاہیے۔

3 مارچ 1993ء گورنمنٹ ہائی سکول پاکپتن میں الوداعی خطاب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بحسب اللہ فرحمن الرحیم

اللہم صل علی میلنا محمد و علی آل میلنا محمد و بارک وسلم

عزیز! سائذہ کرام اور عزیز طلباء! آج اللہ تعالیٰ کی مرضی سے میرا اس سکول سے جانا لکھ دیا گیا میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر راضی ہوں بے شک اس نے وہی کیا جو میرے لیے بہتر تھا اور وہ انسان کے لیے بہتر ہی کرتا ہے میں نے اپنے فرائض کی ادائیگی جس حد تک ہو سکی کی میں نے کسی کو تکلیف دینے سے گریز کیا کسی استاد کو حقیر نہیں جانا اور نہ ہی کسی طالب علم کو تکلیف پہنچنے دی میں نے سکول کے انتظام میں وہی کچھ کیا جس کی مجھے آئی اور میں نے وہی کچھ کیا جسے آپ کے اور اس شہر والوں کے حق میں بہتر جانا میں نے لڑے ہوؤں کو صلح کا پیغام دیا اور سائذہ کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی تنبیہ کی میں نے بہت کم سخت رویہ اپنایا اس لیے کہ یہ شہر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور وہ اللہ پاک کے ان برگزیدہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت بلند مراتب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ان کے صدقے تمہارے حال پر ہمیشہ نظر کرم رکھے میرے پیارے بچو! تم آج ایسے وقت اور حالات سے گزر رہے ہو کہ تم چاہو تو اپنا کس روشن بنا سکتے ہو اور تم ہی اگر چاہو تو اپنی زندگی کی راہوں کو ریک کر سکتے ہو

آج تمہارے پاس ہمت ہے موقع ہے والدین، اساتذہ تمہارے سر پرست تمہارے علم حاصل کرنے پر راضی ہیں لہذا تعلیم حاصل کرنے پر بھرپور توجہ دو موقع سے صحیح فائدہ اٹھاؤ پڑھ لکھ کر اپنے ملک کا اپنے گھر والوں کا نام روشن کرو زندگی کے کسی حصہ میں تم اپنے مذہب سے روگردانی نہ کرنا تمہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ تم مسلمان ہو اور تم دنیا کے کسی بھی فائدہ کے لیے اپنے دین کو قربان نہیں کر سکتے اس وطن کی سرحدوں کا، اس دین کی خدمت کا بوجھ کسی تمہارے کندھوں پر ہو گا اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچاؤ اپنی عمر کو غلط راستوں پر مت لے جاؤ اگر تم درست راستہ پر نہیں چلو گے تو پھر تمہارا برا حال ہو گا

اب نہ سمجھو گے اگر تو مٹ جاؤ گے

مسلمانو! تمہاری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں

تم اگر آج اپنی جانتیاں مغربی تہذیب کے نتائج کر دو گے تو پھر تمہیں کیا دین کی سمجھ آئے گی اور تم کیا خدمت کرو گے میں جانتے ہوں تمہیں وصیت کرتا ہوں اپنے اساتذہ اور اپنے والدین کا احترام کرو ورنہ نافرمان کبھی سرخرو نہیں ہوتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو ان کی سیرت مبارکہ پر کتابیں پڑھو اپنی زندگی کو ان کے طریقہ کے مطابق سیدھا کرو ان کی محبت کے بغیر زندگی دیران ہے میرے بچو! جب تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو گی تبھی تمہیں منزل ملے گی تم پر زندگی کی اصل حقیقتیں کھلیں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر رحم فرماتے، جانوروں، پرندوں، انسانوں سب پر شفقت فرماتے اللہ پاک نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بلند مرتبہ عطا فرمایا ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، ان کے اہل بیت اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کرو دنیا کا بوجھ اٹھانے والے بنو خود بوجھ نہ بنو لوگوں کو اچھا بننے کا کہنے سے پہلے

خود کو بھی اچھا بنانا کھیلا کرتا نہیں کہ سارا دن بی گزر جائے ہر کام کے لیے ایک مناسب وقت ہے سکول کے وقت سکول آؤ۔ کھیل کے وقت کھیلو والدین کے پاس بیٹھو چلے پھرتے استاذ نظر آجائے ادب سے ملوانا اللہ ترقی کرو گے

اے معزز اساتذہ کرام! آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ آپ بچوں کے بہتر اخلاق بنانے کی کوشش کریں اپنی ذمہ داری پوری کریں آپ کی محبت، آپ کی اچھی گفتگو، آپ کی اعلیٰ اخلاق سے یہ بچے اس وطن کے، دین کے، سچے خدمت گار بن جائیں تو پھر آپ کو اجر ملے گا آپ سرخرو گئے جائیں گے صرف ایک آدمی پر بوجھ نہ ڈالو۔ ہم سب مل کر کام کریں گے تو انشا اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی میں نے تم میں محبت بانٹی ہے میں نے یہاں کسی کا نقصان نہیں کیا سب کو فتح پہنچایا تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے برداشت کیا، یہاں سکون سے رہنے دیا اللہ تعالیٰ تمہیں خوشیاں عطا فرمائے میں تمہاری اچھی یادیں لے کر یہاں سے رخصت ہو رہا ہوں اور ابھی یادیں دے کر جا رہا ہوں اللہ نے نصیب میں کیا تو ملاقات ہوگی اگر دنیا میں نہ ہوئی تو آخرت میں ضرور ہوگی اللہ تعالیٰ تمہیں مجھے کامیابی سے ہمکنار کرے مجھے پاکتیں ہمیشہ یاد رہے گا آپ کے بہت سارے اساتذہ نے میری خدمت کی میں ان کا شکر گزار ہوں زندگی کے کسی حصہ میں میری ضرورت پڑے میرا گھر اور میں حاضر رہوں گا پھر آنکھوں سے آنسو چھلکے اور فرمایا اللہ وار میرے پیارے بچو، اللہ وار معزز اساتذہ کرام اللہ تمہارا حامی و ناصر رہے سدا تمہیں دین کی سوجھ بوجھ رہے اپنے فرائض کی ادائیگی احسن طریقے سے کرتے رہو۔

السلام علیکم اللہ نگہبان۔ خدا حافظ

﴿﴾ نظر فراست ﴿﴾

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ مومن کی نظر فراست سے بچے کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے ایک اور ارشاد ہے کہ جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا جو بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کے ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھیں، کان بن جاتا ہے یعنی بندہ اللہ پاک کے فضل و کرم کی بدولت وہی دیکھتا ہے جو اللہ دکھانا چاہتا ہے پھر بندہ خدا کو عام بندوں پر اس قدر فوقیت ہو جاتی ہے کہ جہاں ان کی سوچ کی انتہا ہوتی ہے وہاں اُس کی سوچ کی ابتداء ہوتی ہے عام لوگ اندازوں اور تحقیق سے چلتے ہیں اور کئی بار شیطان کے دامِ تزویر میں پھنس جاتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں لیکن ولی اللہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے یقین کے ساتھ اور ہر اس حد کا پابند ہوتا ہے جو اللہ پاک نے مقرر فرمائی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرتبہ ایک شخص آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نا پاک حالت میں ایسی مجلس میں نہیں آتے جہاں ذکر خدا ہوتا ہے (اس شخص کو اصل میں حلیہ غسل تھی) اس نے حیرانگی کے عالم میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور عرض کیا حضرت کیا ابھی بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے تو جواب میں فرمایا نہیں یہ قرآن پاک کا نور ہے حضرت پیرِ سواگ رحمۃ اللہ علیہ امامت فرمانے لگے تھے کہ ایک شخص کا ناکھل وضو تھا اور وہ نماز میں شامل ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نظر فراست سے فرمایا کہ جاؤ وضو کر کے آؤ اگر شریعت میں نماز بغیر وضو پڑھنے کی رعایت ہوتی تو کبھی یہ بات ظاہر نہ کرتا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حج پر جانے کی اجازت لینے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بیان کرنے سے پہلے ہی پاس بیٹھے شخص سے فرمادیا کہ جب حج کا ارادہ ہو جائے تو دعا کرانے کی ضرورت نہیں رہتی بعض لوگ ایسے نیک عمل کا ارادہ کر کے بھی دعا کرانا

چاہے ہیں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ جنگلی زندگی اولیاء اللہ کی خدمت و محبت کی ایک عظیم ترین مثال بن گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اعلیٰ ایمان کے لیے بے مثال تربیتی اور حوصلہ بخش کارنامے چھوڑ گئی ہر سلسلہ کے ولی سے فیض یاب ہونے کی سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے خود کامل ہو کر بھی دوسروں کا احساس کرنا اور ان کے تھوڑے درجے کے معاملات کو بھی تسلیم کرنا بڑے لوگوں کی شخصیت کا بڑا اپن ہوتا ہے جس کی مثالوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بھری پڑی ہے یہاں ان کے مکاشفات اور چند واقعات پیش کرتا ہوں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد جیسے جیسے لوگوں کو ان کے کمالات اور بلند اوصاف کی خبر ہونے لگی تو بے اختیار شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات کو جاننے کی جستجو ان کے دلوں میں پیدا ہوئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بہت سارے لوگوں کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی بہت سارے لوگ حاضری کی سعادت سے فی الوقت محروم رہے مجھے حافظ آباد کے ایک میاں بیوی کے آنسو نہیں بھولتے جنہوں نے فیوض جامعہ اور روحانی جواہرات میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پڑھے اور ان کی زیارت کے سفر کا شوق دل میں پیدا ہوا تو ایک دن انہوں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضری کا پروگرام بنایا اس دوران کتابوں کا مطالعہ جاری رکھا جیسے ہی انہوں نے وصال کے متعلق پڑھا تو ان کے جذبات اور احساسات دل میں عی رہ کر ان کی طبیعت سہم کر رہ گئی جس کا اظہار انہوں نے خود پاپتین آکر مجھ سے کیا میں نے ان سے کہا کہ ان کے مزار اقدس پر حاضری دے لیجیے گلہ قہیناً کرم نوازی ضرور ہوگی ان کے جواب نے مجھے حد درجہ متاثر کیا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا اس پر ایمان ہے لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیوں چھوڑ دیا حاضری کا اپنا مقام ہے دیدار کا

اپنا مزہ ہے۔ پھر ان کی آنکھوں میں آنسو جاری رہے اس عبارت سے چند منٹ پہلے ہمارے بھائی اسد اللہ صاحب نے لندن سے فون کیا کہ ستائیسویں کو میں پاکستان آ رہا ہوں میں نے پوچھا سناؤ لندن کے پرفتن ماحول میں عریانی فحاشی بے راہ روی سے نجات کیسے نصیب ہوئی تو انہوں نے بیان کیا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہیں زندگی میں دیکھا نہیں بس ان کے در اقدس پر حاضری دی تھی بس انہوں نے ایسا کرم کیا کہ کبھی تہائی محسوس ہی نہیں ہوتی ہر مقام پر وہ نظر کر فرماتے نظر آتے ہیں میں کیا تھا اور انہوں نے مجھے کیا دیا، جس کام پر مجھے یقین نہیں ہوتا وہ اس کام کو وقت سے پہلے کروا دیتے ہیں بس ان کی عنایتوں کا کہاں تک بیان کروں ہمارے پڑوس میں چوہدری اکرم صاحب رہتے ہیں انہیں محکمہ میں بڑی پریشانی تھی جو جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے بعد اللہ تعالیٰ نے حل فرمادی اس کے بعد سفر مدینہ کا شوق تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر دوبارہ حاضری دی اور تین بار سفر مدینہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور اس سال میرے ساتھ ہی حج کی سعادت کے لیے بھی جا رہے ہیں ان کا کہنا ہے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے لچال فقیر ہیں بے شمار لوگ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت و محبت میں زندگی بسر کر رہے ہیں بعض لوگوں کا قصداً تھا کہ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی آواز سن لیتے کوئی کیسٹ ہوتی یا ان کی تحریر ہوتی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر چونکہ فیوضات با رویہ کا ابتدائی ایڈیشن تھا اس میں ان کے حوالہ سے کافی چیزیں پڑھنے کو مل جاتی تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فیوضات با رویہ کے نئے ایڈیشن چھپتے رہے اور جام صاحب رحمۃ اللہ کے حالات و واقعات کی جھلک بھی نمایاں نہ رہی میں نے اسی سال فیوضات حصہ کا نیا ایڈیشن خریدا جو صاحبزادہ احمد حسن مدظلہ تعالیٰ کا تصنیف کردہ ہے اس کے آخر میں پیر سواگ رحمۃ اللہ

علیہ کے بہت سارے خلفاء کے حالات و واقعات پر روشنی پڑے نمایاں اور حوصلہ افزاء انداز میں ڈالی گئی ہے کہ پڑھنے والوں کو بے پناہ ادب و احترام، خدمت مرشد و سلسلہ عالیہ کے ساتھ ساتھ طریقت کی راہ میں درپیش مسائل کا مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا ہوتی دکھائی دیتی ہے اور ساتھ ساتھ ان خلفاء کی زندگی کی کامیابیاں ساری کی ساری حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے فرائین و بٹا رات کے صدقہ سے نظر آتی ہیں فیوضات حسنیہ کے آخر میں اگرچہ خلفائے کرام کے حالات و واقعات پر چند صفحات ہیں لیکن میں قسم اٹھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ چند صفحات مریدین کی زندگی کے سہرے اصول بن کر انہیں حق کا سچا علمبردار بنا سکتے ہیں میں ان خلفاء کے متعلق پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے فرائین نقل کیے دیتا ہوں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے جب بھی اپنی مرضی کے مطابق فیض دینے کی کوشش کی تو کوئی شخص نہ لے سکا سوائے مولوی بارور رحمۃ اللہ علیہ کے ان کو جتنا فیض دیا وہ لیتے گئے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے صفحہ 687 فیوضات حسنیہ حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب سے روایت ہے کہ خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کسی نے ادب سیکھنا ہو تو مولوی گل حسن صاحب سے سیکھے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دو زانو تشریف فرما ہوتے دکھائی جاتی رکھتے اور سر جھکا کر رکھتے ان کا وصال حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں ہو گیا تھا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کے پاس ایک مرد آیا تھا مگر انہوں نے زندگی میں اس سے وفادہ کی کہ ان کے بعد خواجہ عبدالغفور صاحب دریا شریف والے نے خواب میں ایک بزرگ سے بیعت کی جستجو میں پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت ہوئے تو انہوں نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک گل حسن لے لیا اور دوسرا گل حسن دے دیا ”فیوضات حسنیہ صفحہ 482 اور صفحہ 491“

حضرت خواجہ غلام قاسم مکیہ کو حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ موسیٰ زلیٰ لے گئے اور خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر ہاتھ رکھوا کر اپنا دست اقدس بھی رکھ دیا اور فرمایا جو کچھ مجھے صاحب مزار سے ملا میں نے فی سبیل اللہ تیرے حوالے کیا پھر یہ الفاظ بیان فرمائے مبارک مبارک مبارک ”فیوضات جمعہ صفحہ 495“

کرامات و کمالات و تصرفات و مکاشفات ﷺ

☆ خواب میں دیکھری

محمد عرفان جاموی (اُچ شریف والے) بیان کرتے ہیں میں نے کاروباری پریشانی کی وجہ سے دوکان ایک جگہ سے چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل کر لی لیکن وہاں پہلے سے بھی زیادہ پریشانیاں بڑھ گئیں میں بہت فکر مند ہو گیا میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ یاد کیا تو اسی رات شیخ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بہت سارے بزرگ ملتے ملتے بیٹھے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کاروبار کی وجہ سے پریشان ہو عرض کیا جی حضرت! فرمایا جاؤ سب ٹھیک ہو گیا میں جب صبح اٹھا تو طبیعت میں ایک قدرتی راحت پائی جب دوکان پر پہنچا تو میرا کاروبار اسی دن سے نفع کی طرف رواں دواں ہو گیا اور آج تک اللہ کا فضل و کرم ہے۔

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بھرم رکھ لیا

ثناء خواں مدیم نیاز جاموی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے بہت گہرے دوست کسی دوسرے شہر سے آئے میرے پاس ان کی خدمت کے لیے قدرتی طور پر اس وقت کچھ نہ تھا میں جب ان کے پاس جایا کرتا تو وہ خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے میں پریشان ہوا اب کیا کروں میں نے سوچا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان دوستوں کو لے چلتا ہوں ہو سکتا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نعت شریف سن لیں اور کچھ نذرانہ عنایت فرمادیں میں ان کو لے کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں پہنچا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دوستوں سے مل کر خوشی محسوس کی اور پھر مجھے ارشاد فرمایا نعت شریف پر محو میں نے آنکھیں بند کر کے نعت شریف پڑھنا شروع کر دی دل میں بہت خوش تھا کہ آرزو پوری ہو گئی لیکن جیسے ہی میں نے نعت شریف ختم کر کے آنکھیں کھولیں تو میرے سامنے کچھ بھی نہ پڑا تھا میری فکر میں اور اضافہ ہو گیا جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا تمہیں اجازت ہے۔ جب میں ٹوٹے دل کے ساتھ کمرہ سے باہر نکلا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھے سے آواز دی مدیم ذرا اکیلے اندر آنا میں واپس کمرہ میں آیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قریب بلا کر مسکراتے ہوئے میرے ہاتھ میں کچھ روپے دیے اور فرمایا جاؤ اپنی ضرورت پوری کرو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا بھرم رکھ لیا اور ضرورت بھی پوری فرمادی۔

☆ ملاقات کی دعوت

سید فقیر محمد شاہ حضرت والا (راجن پور) بیان کرتے ہیں کہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حاضر ہوا میں رات کو یہاں لیٹا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے ایک نور ظاہر ہوا جو سید ہامیرے چہرے کی طرف آیا اور غائب ہو

گیا چند دن بعد ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی وہ مجھ سے فرما رہے تھے کیا بات ہے مجھ سے ملنے نہیں آئے میں نے عرض کیا حضرت ابھی چند دن ہی تو ہوئے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہو کر گیا ہوں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں بہت دن ہو گئے پھر آؤ میں نے ایک دو دوستوں سے بات کی کہ چلو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلتے ہیں میرے ان دوستوں نے کوئی نہ کوئی عذر پیش کیا اسی وجہ سے مجھے مزار شریف پر جانے میں کچھ دن کی دیر ہو گئی میں نے محسوس کیا کہ جیسے میرے بدن کو آگ لگ جائے گی چنانچہ میں اکیلا ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا۔

☆ کامران صاحب کہتے ہیں کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت ہوئے ابھی چند دن ہی ہوئے تھے کبھی کبھی رے خیال آ جاتے تھے دل میں خیال گزرا کہ چلو دو تین دوستوں سے مشورہ کر کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کرا تا ہوں دوستوں سے اتفاق رائے اس بات پر ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اگر ہماری خواہش کے مطابق خود ہی دعا فرمادیں تو پھر مزہ ہے جب ہم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کہیں جانے کی تیاری میں تھے ہم سے سلام کے بعد فرمایا کہ بیٹا میں کہیں جانے والا تھا تمہارے لیے دعا کر دوں پھر اجازت اس شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جو ہماری خواہش تھی وہ اونچی آواز میں الفاظ کہہ کر دعا فرمادی فرط محبت سے واپسی پر ایک دوسرے کے ساتھ گھنگو کرتے واپس لوٹ آئے۔

☆ محمد اشرف کراکری سٹور والے کہتے ہیں کہ یہ ماہ رمضان 1994ء کی بات ہے جب ہم آٹھ آدمی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لیے کوٹ سلطان آستانہ عالیہ پر پہنچے گھر سے باہر کھانے کی عادت نہ تھی کاروباری سلسلہ میں باہر جاتے

بھی تو مخصوص ٹھکانوں پر کھاتے یہاں آ کر میرے ساتھ دوسرے دوستوں کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ چہ نہیں کھانے میں کیا ہوتا ہے ہم حیران رہ گئے کہ اظہاری میں وہ سب کچھ تھا جو ہم تمام نے الگ الگ دل میں سوچا تھا جب سامنے آیا تو سب پکارا اٹھے یہ میری پسند ہے یہ میری پسند ہے اس کے علاوہ بیعت کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوائیاں آج تک جاری و ساری ہیں جب بھی کوئی نقصان اٹھاتا ہوں تو کرم نوازی فوراً ہوتی ہے حالانکہ نقصان اٹھانے میں میری اپنی غلطی ہوتی ہے۔

☆ حاجی غلام حسین صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے حالات کچھ ناسازگار ہو گئے کوئی بندہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ اس کو اپنی حالت بتاؤں اچانک میرے دل میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال آیا میں ان کی خدمت میں پہنچا تو میرے گھر میں داخل ہوتے ہی انہوں نے مجھے اپنے حجرہ کی طرف بلا لیا میں نے سلام عرض کیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ہاتھ میں 3 ہزار روپے دے دیئے اس دور میں یہ بہت روپے تھے اور میں بڑی مشکل میں بھی تھا یہ کیفیت دیکھ کر کہ ابھی میں نے کچھ بیان نہیں کیا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بس خاموشی سے لکھو کسی کو خبر نہ ہو میں نے فرض پورا کیا ہے حاجی غلام حسین کا بیان ہے میں جب واپس پلٹا تو میرے قدم زمین پر نہیں لگ رہے تھے حاجی غلام حسین صاحب کے متعلق عرض کرنا چلوں کہ یہ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہیں جوانی میں پہلوانی کرتے تھے پولیس میں نوکری کی باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی ان کی شرافت اور صداقت کو دیکھ کر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ”بھلے مانس لوگ بھٹکتے ہوتے ہیں“ کے مصداق قرار دیا ان کے ایک بیٹے سعودی عرب میں رہتے ہیں انہوں نے ان کو جام صاحب

رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر جانے سے روکا اور کہا کہ وہاں قبر پر کیا ہے جو تم جا کر بیٹھ جاتے ہو انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ کے ولی کے مزار پر خدا کی رحمت برستی ہے میں صبح سے شام تک اس کا نظارہ کرتا ہوں وفات سے تین چار سال قبل یہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر ہر روز مسلسل حاضری دیتے رہے یہاں تک کہ کمزور ہو گئے مگر سائیکل پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر پہنچتے رہے (اللہ ان پر رحمتیں نازل فرمائے)۔

☆ محمد ادریس صاحب آف یہاڑپور کے والد محترم سے مدینہ منورہ میں میری ملاقات ہوئی وہ اس وقت چوبیسویں مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے انہوں نے مجھے بیان کیا ایک مرتبہ میں آپ کے شیخ حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عمرہ کی سعادت کے لیے جا رہا ہوں یہ میرا بارہواں سفر ہے اور مجھے کوئی خاص کیفیت نصیب نہیں ہوئی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرا عہدہ اہل اسلام عرض کر دینا ان کا بیان ہے میں نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچ کر ان کی طرف سے سلام عرض کر دیا اس کے بعد میں دیگر زیارات اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا آخری رات جب میں سویا تو میرا مقدر جاگ اٹھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا تم نے جام صاحب کا سلام مجھے دیا اب میرا سلام بھی ان کو دے دینا یہ بیان کر کے یہ رونے لگے اور کہنے لگے جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام بھیجیں ان کے مقام کے کیا کہنے۔

☆ جام ممتاز حسین قادری صاحب کا بیان ہے کہ ایام جوانی میں طبیعت میں ذرا شوخی تھی اپنے علاقے کے ایک مشہور دیوبند عالم کی تقریریں سننے کا شوق تھا ایک روز میں قبلہ جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ

کڑی کے موٹے دانوں والی تسبیح تیز تیز پھیر رہے ہیں میں نے مذاق میں کہا کہ یہ کیا طریقہ تسبیح کرنے کا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اللہ اللہ کرنے کا طریقہ ہے اس پر میں نے عرض کیا اور زبان سے تو کچھ بول نہیں رہے ہیں اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جوش میں آکر فرمایا دل جو اللہ اللہ کرتا ہے جاؤ تمہارا بھی کرے گا میں جس کر جب باہر نکلا تو میری صورتحال اچانک بدل گئی ہر چیز سے مجھے اللہ اللہ کی آوازیں سنائی دینے لگیں میں پریشان حال گھر پہنچا پسینے سے شرابو تھا بس میرے گھر والوں کو میری فکر ہوئی انہوں نے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا جام ممتاز کو کچھ ہو گیا ہے فرمایا اسے کچھ نہیں ہوتا اس کے بعد ان کی طبیعت آہستہ آہستہ درست ہو گئی۔

☆ محمد شفیع ساجد کلایان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی تلاش میں رہتا ان کی زیارت کرتا ایک رات میں نے دیکھا کہ حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر ایک بزرگ سفید چادر اوڑھ کر کڑی کے موٹے دانوں والی تسبیح چلا رہے ہیں اس کی ٹک ٹک کی آواز میرے دل کو بہت بھاری تھی ایک ماہ تک میں روزانہ رات کو 2 بجے آتا ان کو تسبیح کرتے دیکھتا رہتا لیکن ان بزرگ کی زیارت نہ کر سکا میں دن کے وقت بے چین سا رہتا میرا ایک دوست بابا نیاز تھا میں نے اپنی اس کیفیت کا تذکرہ اس سے کر دیا اس نے کہا اگر میں تمہیں ان کی زیارت کرا دوں تو پھر میں نے کہا میں تمہارا شکر گزار ہوں گا اس نے کہا وہ تیرے افسر جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں 1966ء میں بطور اسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر آئے تھے اور میں انکا ماتحت تھا لہذا جب میں نے ان کی زیارت کی تو اس وقت یہ واپس جا رہے تھے میں نے دل میں کہا اگر بزرگ ملا بھی تو ہاتھ سے نکل گیا میں نے بھی کسی اور بزرگ کی بیعت نہ کی 1991ء میں بطور سینئر ہیڈ ماسٹر کورنٹنٹ ہائی سکول پاکستان میں تشریف

لائے تو میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں کامیاب ہو گیا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی کرم نوازیاں میرے حال پر ہوئیں پھر یہ شخص حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کر کے رونے لگا۔

☆ سید شمشاد علی شاہ کا بیان ہے کہ مختلف بزرگوں اور مزارات پر جاتے جاتے بوڑھا ہو گیا لیکن کسی بزرگ یا صاحب مزار کی توجہ شاہاں حال نہ ہوئی جب میں نے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات پڑھے اور سنے تو دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ ان کے مزار شریف پر حاضری دوں چنانچہ ان کے عرس مبارک پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی میں نے یہاں ایک عظیم روحانی منظر دیکھا جب دو دن میں یہاں رہ کر واپس پلٹا تو اسی رات میں نے خواب دیکھا کہ جن لوگوں کے ساتھ پچیس سال سے میری دشمنی ہے وہ لوگ میرے پیچھے ہتھیار وغیرہ لے کر لگ جاتے ہیں کہ آج تمہیں ختم کرنا ہے میں دوڑ پڑتا ہوں دوڑتے دوڑتے سامنے دریا آ جاتا ہے پیچھے دشمن ہوتے ہیں میری زبان سے بجا اختیار نکلتا ہے جام صاحب میں تو آج ہی تیرے عرس پر حاضری دے کر آیا ہوں مجھ پر نظر کرم کہ اسی وقت جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں تمہیں کچھ نہیں ہوگا میرا ہاتھ پکڑ کر دریا کے پار پہنچا کر فرماتے ہیں جاؤ آج سے تمہاری ساری مشکلیں آسان ہوئیں بس اس دن کے بعد میری ساری زندگی کی خامیاں درست ہونے لگیں میری اخلاقی حالت ستور گئی اور اللہ تعالیٰ کا وہ کرم جس کا میں طالب تھا ان کے در پر حاضری کے صدقے مجھ پر ہو گیا

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں پریشانی دور فرمادی

مگر زمان جاسوی ایچ شریف والے کا بیان ہے کہ میں کاروباری معاملہ میں پریشان ہو گیا میں نے دوکان تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن دوکان تبدیل کر کے

کاروبار مزید گھائے کی طرف چلا گیا دن رات پریشان رہنے لگا میں نے شیخ رحمۃ اللہ کو ایک رات یاد کیا اور سو گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے پریشان ہو عرض کیا جی حضرت پریشانی تو حد سے بڑھ چکی ہے فرمایا سب ٹھیک ہو جائے گا گلے روز صبح جب میں اٹھا تو اسی دن سے لے کر آج تک کاروباری معاملات قطع بخش ہو گئے ہیں کسی قسم کی کمی نہیں رہی (یہ واقعہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کا ہے)۔

☆ محمد مناظر اسلام جاموی آف انج شریف کا بیان ہے کہ بڑی مصیبت میں مبتلا تھا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ با روی رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور کمالات کا سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا اس قدر مجھ پر اثر ہوا کہ میں فوراً پہلے بیعت ہوا پھر معاملہ عرض کیا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں سے واپس پلٹا تو سب ٹھیک ہو چکا تھا پھر دھڑکی کی سعادت بھی نصیب ہو گئی حج و عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہو گئی اور آج تک شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت دل میں ہے (یہاں ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے) حالانکہ میری صرف ایک ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہے۔

☆ ڈاکٹر محمد شبیر احمد بھٹہ جاموی آف پاکپتن شریف کا بیان ہے کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی اور پھر میرے ساتھ میرے جن بھائیوں نے تعاون کرنا تھا یہ کیا میں بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا پریشان ہو گیا یہاں تک کہ ولیمہ کا دن آ گیا میں ایک رات درمیان میں باقی تھی پریشانی کے عالم میں میں سوچتا رہا کہ صبح جو کارڈ لوگوں کو دیے ہیں وہ آجائیں گے تو کیا جواب دوں گا اسی سوچ و بچار میں میری آنکھ لگ گئی تو

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا غمزدہ کیوں ہو تیری شادی کا بندوبست میرے ذمہ ہے صبح فجر کی نماز سے پہلے میرے دروازے پر دستک ہو گئی ایک قریبی عزیز میرے لیے روپے لے کر کھڑا تھا مجھے پیش کر دیے اور بہترین قسم کا کھانا میں نے پکایا اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میرا بھرم رکھ لیا۔

☆ محمد حسین نیل باروی آف چو بارہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ سے واپسی پر میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی کار میں بٹھا کر واپس لا رہا تھا کہ میں نے گاڑی اپنی زمینوں کی طرف موڑ دی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پوچھنے پر کہ کدھر چل پڑے میں نے کہا ایک نئے راستے سے لے کر چلا ہوں یہاں تک کہ اپنی زمینوں پر آ گیا پھر میں نے کار کا دروازہ بند کر دیا اور کہا جب تک آپ رحمۃ اللہ علیہ بارش کے لیے دعا نہیں کریں گے یہاں سے نہیں جاسکتے کیونکہ میری پانچ مربوہ زمین پر چنے کاشت تھے بارش کے بغیر فصل بے کار ہو رہی تھی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں کیا دعا کروں میری کیا حیثیت میں نے اصرار کیا کہ سارا کچھ اللہ تعالیٰ نے فقیر کے صدقے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیا ہے مہربانی فرمائیں پس اڑھائی گھنٹوں کے بعد فقیر کی طبیعت میں جوش آیا فرمایا جاؤ فلاں دن بارش ہو گئی میں نے ازراہ مزاح عرض کیا اگر نہ ہوئی تو فصلوں کے روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے لوں گا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں غیرت آ گئی فرمایا بس تیرے بولنے کی ضرورت نہیں لہذا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے بارش مقررہ وقت پر ہوئی فصل آنے پر کچھ روپے لے کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روپے بابت کفر فرمایا فقیر کو ان چیزوں کی حاجت نہیں ہوتی۔

☆ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا حضور والا تجھ کے وقت آنکھ نہیں کھلتی فرمایا آنکھ نہیں کھلتی یا دل نہیں چاہتا اس نے عرض کیا آنکھ نہیں کھلتی فرمایا ٹھیک ہے وہ شخص واپس اپنے شہر گیا ایک ماہ بعد واپس آیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سناؤ بھیجی بہانے خور اس نے قدم بوسی کرتے ہوئے عرض کیا غریب نواز ہر رات مجھے کوئی جگا دیتا ہے لیکن میں سستی میں اٹھتا ہی نہیں واقعی میں بہانے خور ہوں۔

☆ ایسا ہی ایک واقعہ ابتدائے حال میرے ساتھ پیش آیا مجھے نسبت سے قبل ہی نماز تہجد کی عادت تھی بیعت کے بعد ایک روز نیند گہری تھی مجھے آواز سنائی دی اٹھو جیٹا تہجد پڑھ لو میں نہ اٹھا پھر آواز آئی پھر نہ اٹھا تیسری بار میرا تکیہ زمین پر زور سے گرا ایسے جیسے کسی نے زمین پر زور سے مارا ہے میں جلدی سے گھبرا کر بیدار ہوا صبح فجر کے لیے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا آج تو مشکل سے ہی آنکھ کھلی ہوگی۔

☆ رشید احمد نظامی آف کجرا نوالہ کا بیان ہے کہ میرے گھر دو بیٹیاں ہو گئیں میں کچھ پریشان تھا کہ خدا تعالیٰ بیٹا دے تو حوصلہ بڑھ جائے میں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تیرے گھر بیٹا نہیں ہوتا تو پھر کس کے گھر ہوتا ہے پس میری بیوی کو چوتھے ماہ کا حمل تھا اس حمل کی تکمیل پر میرے گھر بیٹا پیدا ہوا اس کے بعد پھر ایک اور بیٹا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے مجھ پر کرم نوازی فرمادی۔

☆ محمد اہمل جاموی صاحب جو آج کل امریکہ میں مقیم ہیں کا بیان ہے کہ میری بیوی پنجاب یونیورسٹی میں ٹیکچرر تھی اور میری رہائش جوہر ٹاؤن میں میں دفتر جاتے

ہوئے اسے یونہی رٹی اتار دیا اس طرح کوئی تکلیف نہ تھی ایک مرتبہ کسی بات پر اعلیٰ حکام سے تلخی ہو گئی انہوں نے میری بیوی کو نکالنے کا فیصلہ کر دیا اور کہا کہ اس پر کل فیصلہ کریں گے میری بیوی نے جب مجھے بتایا میں اُسی وقت لاہور سے چلا اور کوٹ سلطان صبح آٹھ بجے پہنچا ساڑھے نو بجے میری بیوی کا فیصلہ تھا میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ میری بیوی ہے پھر فرمایا تم جاؤ تمہارا کام ختم اب ہمارا کام ہے جامل صاحب کا بیان ہے جب میں لاہور پہنچا تو میری بیوی نے کہا آج تو عجیب ہی معاملہ ہوا داکس چانسلر نے مجھے بلایا اور کہنے لگے تم میری بیوی کی طرح ہو کس جو معاملہ ہوا اس پر شرمندہ ہوں۔

☆ ایک ساٹھ سالہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میری بیوی کو مرے کچھ عرصہ ہو چکا ہے اب شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن قدرت نہیں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بڑے میاں شریف میں کیا دو گے اگر تمہارا کام کروں (شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب کے طور پر یہ الفاظ بیان فرمائے) ایک بھینس دوں گا فرمایا جاؤ تمہیں قدرت مل گئی وہ شخص گیا ایک جوان لڑکی سے شادی کر لی کچھ عرصہ کے بعد آیا تو ایک بکری کا بچہ لے کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے ہاں بھینس اس قدر کی ہوتی ہے اس نے نال مٹول کی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے وعدہ خلافی کی ہے لہذا سزا کے مستحق ہو پس شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے اس کی ساقہ حالت میں لٹا دیا تو معافی مانگنے آیا فرمایا خدا کے دوستوں سے مذاقی بری بات اور وعدہ خلافی بے دینی ہے۔ خدا حافظ۔

☆ حاجی خورشید احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حج کی سعادت 1951ء میں حاصل کی اس کے بعد ہر بار پاسپورٹ بنواتا لیکن عمرہ یا حج پر نہ

جاسکا میرے دل میں سفرِ بندہ کی حسرتیں شب و روز کروٹیں بدلتی رہتیں آخر کار اللہ تعالیٰ نے میرے گھر میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا تو انہوں نے میرے حق میں ایسی دعا کی کہ دوسرے حاضری کی سعادت نصیب ہوئی لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہیڈ ماسٹر ہی سمجھا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عاشقِ رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندے اور ولی تھے حاجی خورشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ایک بہت بڑے بچے تھے اور ان کا گھر اللہ کے بندوں کی آمد و رفت کا پاکستان بننے سے لے کر آج تک مرکز ہے شب و روز ان کے گھر سے بے شمار لوگ کھانا کھاتے اور بے شمار لوگ اپنی ضرورتوں کے لیے ان کے در پر دستک دیتے ہیں پاکستان کی بے شمار مساجد، کئی مدارس، بنوائے اور بیوہ، غریب، مسکین، یتیم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے چلتے رہے حاجی خورشید احمد صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان سے بڑا عاشقِ رسول ﷺ اپنے گھر آتے نہیں دیکھا اور انہوں نے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ تجدید بیعت کی 1995ء میں آپ کا وصال ہوا۔

☆ غلام مصطفیٰ جاموی آف کوٹ ادو کا بیان ہے کہ میں پریشان تھا کہ میرے گھر بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہیں ہے دعا کرانے کی غرض سے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا جاؤ خدا تمہیں بیٹے کی نعمت عطا فرمائے گا بس اسی سال اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹے کی نعمت سے نوازا دیا اور آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر بیعت سے سرفراز ہوا۔

☆ بشیر احمد باروی آف کوٹ ادو کا بیان ہے کہ میری شادی ہوئی تو بیوی پر قدرت حاصل نہ ہو سکی لہذا اطلاق ہو گئی چھ یا سات برس گزر گئے ایک روز شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا شادی کیوں نہیں کرتے میں نے عرض کیا

حضور والا نامرہوں شادی کیا کروں اس پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں جوش آیا فرمایا جاؤ شادی کرو سب درست ہو جائے گا پس میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے شادی کی پہلی دوسری رات ناجانے اتنی تندرتی کہاں سے آگئی اللہ تعالیٰ نے مجھے سات بچوں سے نوازا یہ سب کچھ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اور توجہ کا اثر ہے اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔

☆ حاجی مشتاق احمد صاحب آف فیصل آباد کا بیان ہے ایک مرتبہ ہم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کس راستہ سے آئے ہم نے عرض کیا پور کی طرف سے فرمایا ادھر سے ہی جانا واپسی پر غفلت ہو گئی اور ہم چوک اعظم سے سیدھا نکل گئے بجائے فتح پور کی طرف سے جانے کے پس پھر کیا ساری رات ریت کے ٹیلوں کے ارد گرد سفر ہوتا رہا جدھر جائیں راستہ بند جب صبح ہوئی تو پھر راستہ تنصیب ہوا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کی حکمت ہمیں اچھی طرح سمجھ آ چکی تھی

☆ محمد احسان صاحب آف فیصل آباد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت و اندس میں حاضری کے لیے بس میں سوار ہوا چوک اعظم سے پیچھے ہی ڈاکوؤں نے بس کو گھیرے میں لے لیا انہوں نے ڈرائیور، کنڈیکٹر سے بھی سب کچھ چھین لیا اور ایک ایک سواری کو کھڑا کر کے اس کی تلاشی لیتے جاتے اور بٹھاتے جاتے میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دل میں یاد کیا کیونکہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشکل شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب مشکل آئے تو مرشد کا تصور کر لو اللہ تعالیٰ رحمت کر دے گا بس میں نے آنکھیں بند کر کے عرض کیا یا شیخ رحمۃ اللہ علیہ میری جیب یا تو واپسی کا کرایہ ہے اور یا پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانہ کے لیے کچھ روپے میری حفاظت کیجئے میں حیران رہ گیا اور سواریاں بھی حیران رہ گئیں کہ ڈاکوؤں

نے مجھے کچھ کہانی نہیں اور چلے گئے حالانکہ میرے ساتھ بیٹھی ساریوں سے ڈاکوؤں نے سب کچھ لے لیا۔

☆ چوہدری خالد صاحب آف فیصل آباد کا بیان ہے میں نے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کافی باتیں سنی تھیں کہ وہ اللہ والے ہیں میں چونکہ سیاست میں حصہ لیتا ہوں اس لیے کبھی کوٹ سلطان شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضری نہ دے سکا ایک مرتبہ کسی شرعی مسئلہ کے حل کے لیے میں اپنے بھائی حاجی مشتاق صاحب کے ہمراہ آستانہ عالیہ پر پہنچا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عادات وخصائل نے مجھے اس قدر متاثر کیا کہ فوراً بیعت کی استدعا کی جسے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمایا اور مجھے بیعت فرمایا۔

چوہدری خالد صاحب کا ہی بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رواری سلسلہ میں ارشاد فرمائیں میرا ارادہ ایک فیکٹری لگانے کا ہے اس کے جواب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فیکٹری دنیا ہے تم فقیر ہو اللہ کا ذکر کرو جیسے حضرت سلطان بابور رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سواگ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کا ذکر کیا اور آج دیکھ لو ان کی اولادوں کو بھی نہ عزت کی، نہ دولت کی، نہ علم کی اور نہ کسی دوسری چیز کی ضرورت ہے یا در کھو فیکٹری کا نفع عارضی اور محبت الہی کا نفع دائمی ہے جاؤ اللہ اللہ کرو ان کا بیان ہے کہ میں نے چونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ داڑھی نہیں رکھوں گا لیکن جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ہوئی تو میرا تہ من بے چین و مضطرب ہو گیا پس میں نے محبت مرشد میں داڑھی بھی رکھ لی اور علامہ بھی سر پر باندھ لیا پس میں نے ٹھان لی کہ اپنی صورت مرشد کی صورت کے طریقہ پر بتالوں ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو بھائی عبدالرحیم

آف بہاولپور بھی موجود تھے گنگو کے بعد شام کو خود ویل چیز پر گھر تشریف لے جاتے وقت ہمیں بھی اجازت عنایت فرمادی بھائی عبدالرحیم ویل چیز کے ساتھ ساتھ بڑے گیٹ کی طرف چل پڑے میں حاجی مشتاق احمد صاحب ادھر کھڑے رہے تاکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے جائیں پھر بعد میں جائیں گے میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک حدیث پاک بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا اپنی عاقبت کے لیے کچھ کرو اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت رونے لگے ان الفاظ نے مجھے بیدار کر دیا کیونکہ اس سے پہلے میں نماز نہیں پڑھتا تھا اب آج تک اس کے بعد نماز ترک نہیں ہوئی اور میری یہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی زندگی مبارکہ میں آخری ملاقات تھی۔

☆ ایک بڑے ہی گناہ گار شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر عرض کیا حضرت بہت گناہ گار ہوں فرمایا اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے تیرے گناہوں پر چھا جائے گی تو اس سے معافی مانگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حوصلہ دینے پر اس نے بیعت کر لی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے رخصت کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے دوست اگر ہاتھ پکڑتے ہیں تو راہ پر چلنے کا ڈھنگ بھی سکھا دیجے ہیں یہ کسی کا ساتھ نہیں چھوڑتے کچھ ہی عرصہ میں اس شخص کی طبیعت میں بے انتہا تبدیلی واقع ہو گئی اس کے بعد اس کی شادی ہوئی اور اس کے ہاں دو بیٹیاں ہوئیں دونوں ہی آپریشن کے ساتھ اب آخری آپریشن تھا بیٹا نہ ہوتا تو شادی اور کرنا پڑتی ادھر شیخ کا وصال ہو چکا تھا مزار شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا حضرت پریشانی پھر آگئی ایک امید کی کرن ہے کہ اس بار بیٹا ہو جائے اللہ تعالیٰ نے تیسرے آپریشن میں بیٹے سے نوازا دیا یہ شخص رو کر کہنے لگا بیوہ تو ایسا جو ہر حال میں مرید کی پاسبانی کرے۔

☆ فرزند علی ساجد کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کا مکان شریف ہسپتال میں پیٹ کی کسی آنت کا آپریشن تھا پچھلے بھی چھوٹا تھا اور ہمیں عزیز بھی بہت تھا کافی منتوں کے بعد یہ بیٹا پیدا ہوا تھا میں آپریشن تھیٹر کے باہر بارگاہِ خداوندی میں دعائیں کر رہا تھا کہ اے مولا میرے بیٹے کو شفاء دے دے رات کا تقریباً ایک بج چکا تھا دعا کے دوران میری طبیعت پر غم و غی طاری ہو گئی اسی عالم میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا غم نہ کر میرے بیٹے کو خدا نے شفا بخش دی ہے اس کے فوراً بعد ہی میری آنکھیں کھل گئیں چند لمحوں بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا اور کہا مبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا ہے اس کے چند روز بعد میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا سناؤ اب بیٹا کیسا ہے؟ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے اور فقط اتنا ہی عرض کر سکا حضرت آپ کی دعا سے کرم ہو گیا۔

☆ سرفراز ظلیل کہتے ہیں کہ میں ایک عجیب پریشانی میں مبتلا تھا اس پریشانی کا ذکر کسی کے سامنے بھی نہیں کر سکتا تھا بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا جب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر دریافت کیے اس پریشانی کا حل بتا دیا پس اس کے بعد پھر کبھی وہ پریشانی لاحق نہ ہوئی۔

☆ اظہر علی کہتے ہیں میں اپنے دوست کے ہمراہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر فقط ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا جاتے ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام عرض کیا تو مجھ سے فرمایا کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا زیارت کے لیے آیا ہوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا بہت خوب شیخ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی دیر کے بعد گھر تشریف لے گئے رات کو میرے دوست نے کافی دیر مجھے فائل کرنے کی کوشش کی کہ میں بھی بیعت

ہو جاؤں مگر میری طبیعت اس طرف مائل نہیں ہوئی میرے دوست نے میری اس بات پر حنفی کا اظہار کیا اگلے روز صبح جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دوست سے فرمایا بیٹا نہ کسی کو مجبور کرتے ہیں اور نہ ہی ایسی بات پر غصا ہوتے ہیں پس پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر توجہ فرمائی تو طبیعت خود بخود شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مائل ہو گئی میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور آج اسی نسبت سے بے پناہ عنایات میرے شامل حال ہیں۔

☆ سعید احمد باروی کہتے ہیں میں نے ایک روز حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا آپ لوگوں کو بیعت کیوں نہیں کرتے جب کہ حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی عنایت آپ کے شامل حال ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بس اس بات کو چھوڑو تم نہیں سمجھ سکتے ہو میرا چونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مزاج بھی تھا میں نے کہا بس پھر آج میں حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کو شکایت کروں گا کہ آپ لوگوں کو بیعت نہیں کرتے اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے مجھ سے ہاتھ باندھ کر فرمانے لگے میری شکایت نہ کرنا پھر شفقت میرے لیے میں فرمایا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے کئی برس بعد حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض پایا اگر ہم منکوب بارگاہ ہیں تو ہماری قبر بھی فیض کا ذریعہ بن جائے گی (یہ اس وقت کی بات ہے جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ کسی کو بیعت نہیں فرمایا کرتے تھے خود بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرا دل بڑا چاہتا ہے کہ تیرے مرید دیکھوں مگر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محبت تھی اس لیے اس شخص کو بھی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت کرواتے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنا چاہتا خلافت کے کافی عرصہ بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کا سلسلہ کسی خاص وجہ سے

شروع کیا) انہی سعید احمد باروی سے روایت ہے کہ 1973ء میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مدینہ شریف میں تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بہت نئی طبع تھے پس مال جمع نہ کرنا ان کی عادت تھی مدینہ شریف میں پیسے ختم ہو گئے تو مجھے فرمانے لگے کل میلا دشریف بھی کروانا ہے جاؤ فلاں پیر بھائی سے پیسے پکڑ لاؤ یہ کہتے ہیں میں اس پیر بھائی کو جا کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا تو اس نے کہا میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں نے آکر اسی طرح جواب دے دیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ یہ جواب سن کر خوش نہ ہوئے (شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ جب کبھی بظاہر کام نہ ہوتا تو چادر اوڑھ کر لیٹ جاتے پس یہ بات سننے ہی ایسے ہی کیا) اگلے روز صبح دروازہ کھکا وہی پیر بھائی پانچ سو یا ہزار ریال لے کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا اب تیرے پیسوں کی ضرورت نہیں اور نہ ہی تیرے محتاج ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پیسے قبول نہ کیے تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک شخص حاضر ہوا اور تقریباً ستر ہزار ریال پیش کرتے ہوئے یہ عرض کیا کہ میں نے دل میں ٹھان رکھی تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں تشریف لائیں گے تو یہ روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کروں گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پیسے بھی اللہ کی راہ میں خیرات کر دیئے ہمیں کبھی خبر نہ ہوئی کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کہاں سے مل آتا ہے اور کہاں جاتا ہے۔

✽ خواجہ عبدالرحیم بہاولپور والے بیان فرماتے ہیں کہ جب میں سکول کے دنوں میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتا تھا میرا ایک دوست جو آج کل وکیل ہے بیان کرتا ہے ایک مرتبہ میں سائیکل سے نیچے گر پڑا مجھے آکر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھایا اور فرمایا چوٹ تو نہیں لگی میں نے عرض کیا نہیں پھر دیکھا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ غائب ہو گئے اور سڑک پر کوئی نہ تھا (اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حال میں

شروع سے قوی تھے۔

☆ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کار میں جا رہا تھا دل میں یہ خیال آیا کہ یہ اب بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں میری تربیت کا کیا بنے گا بس بار بار یہی خیال دل میں آ رہا تھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ میرے کھٹے پر مارا اور فرمایا خدا کا دوست کبھی نہیں مرنے اور نہ ہی ایسے خیال دل میں لاتے ہیں پس مرید اگر اپنے مرشد سے محبت کرتا ہے تو اس کے لیے کبھی فیض کا دروازہ بند نہیں ہوتا پھر بھٹے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پڑھا

بھٹے شاہ میں مرنے نہیں تے کوریا کوئی ہو

پھر اپنے ڈرائیو ریاں محمد بخش سے فرمانے لگے دیکھو میں خیالوں میں مار رہا تھا (یہ واقعہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے آٹھ سال قبل کا ہے)۔

☆ مولوی محمد رمضان اُنچ شریف والے بیان فرماتے ہیں میں بیعت کے بعد اس کش مکش میں تھا کہ ہمارے شہر میں بہت سے مزار ہیں پتہ نہیں بیعت کے بعد مزارات پر جانا بھی چاہیے کہ نہیں جب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا مزارات پہ جایا کرو بیعت کے بعد مزارات پر جانے پر پابندی نہیں لگ جاتی بس حصول فیض کے لیے اپنے مرشد کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں تاکہ ہر صاحب مزار مرشد کے صدقے خصوصی تکریم کرے میرے نزدیک تو اُنچ شریف کا صحیح التحدید پیر پیر بھی ولی ہے اُنچ شریف کی گلیوں میں روحانیت برستی ہے پس تم جانتے نہیں کہ رسول عربی ﷺ کی اولاد سے کیسے باکمال اولیاء یہاں ہیں۔

☆ امجد حسین جاموی کہتے ہیں مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں آکر فرمانے لگے میرے بیٹے حضرت جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

دیا کرو تمہیں خبر نہیں کہ یہ کتنی بڑی ہستی ہے بعد ازاں مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کے مزار پر لے گئے صبح جب میں اٹھا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر دل میں یہ خیال لے کر آیا کہ میں تو زیادہ تر حضرت جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتا ہوں جب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا قدم بوسی کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہی بیٹھ گیا ویسے بھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کے قریب نیچے بیٹھنا میری عادت تھی اور مجھے بہت اچھا لگتا تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کان کھول کر سن لو تم نے زندگی بھر حضرت جلال الدین جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ہر روز عصر کے بعد حاضری دینا ہے اور حضرت جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں کے مزار پر بھی حاضری دیتے رہنا۔

☆ جام پور کا ایک پیر بھائی بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک مشہور و معروف گلوکار کے گانے سننے کی عادت پڑ گئی اس دوران میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سلام عرض کیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب کے بعد مجھے ہنچھوڑتے ہوئے فرمایا میں بھی اس کے گانے سنتا ہوں جو تم میرے فضل کی تقلید کر رہے ہو یہ کہتے ہیں میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر ششدر رہ گیا۔

☆ احسان صاحب (فیصل آباد والے) کہتے ہیں بیعت سے پہلے بے شمار مشکلات شامل حال رہتی تھیں جیسے ہی 1993ء میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی اس کے بعد جب کبھی کوئی مشکل آئی جہاں کہیں ہوتا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرنا تو فوراً مشکل حل ہو جاتی میں اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی کیا کیا ہر باتیں آپ کو بتاؤں۔

☆ حاجی مشتاق احمد صاحب جو پیر بھائیوں میں سب سے پہلے بیعت ہونے والوں میں سے ہیں یہ فرماتے ہیں میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے جب بھی کسی موضوع پر

بات کرنے کے لیے فیصل آباد سے کوٹ سلطان جانا شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھے وہ بات بیان کرنے سے پہلے ہی اس کا حل بتادیا کرتے اور فرمایا کرتے مرشد اپنے مرید کے حال سے بے خبر نہیں ان کو آخری ملاقات میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے پروردگار میں اشک بار ہو کر رخصت کیا اور فرمایا اپنے پیر بھائیوں کو سلوک سمجھا دیا کرنا۔

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت و خلافت ☆

- (۱) حاجی مشتاق صاحب کا بیان ہے کہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو میری آخری ملاقات تھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے رخصت کرتے وقت فرمایا فیصل آباد کے تمام پیر بھائی تمہارے پیر دائیں اللہ اللہ سکھانا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کرنے کے لیے چٹائی پر ہاتھ رکھا اور انہیں رخصت فرمایا حاجی مشتاق صاحب ایک اچھے اور محبت والے آدمی ہیں جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو پیر بھائیوں کے لیے موٹے دانے والی تسمیاں بھی لا کر دیا کرتے تھے اور لنگر خانہ کی خدمت بھی محبت سے کرتے بہت سارے دم اور اوراد و وظائف بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت تندرستی سے نوازے آمین!
- (۲) مولوی محمد رمضان صاحب کا بیان ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ان تمام پیر بھائیوں کو سلوک طے کرانے کی اجازت دی جو میرے ذریعہ سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ بیعت ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ بیار محبت فرمایا کرتے اور اچھی اچھی باتیں کرتے ان کا بیان ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں رات کے دانے کی طرح دنیا کو دیکھتا ہوں ان کا بیان ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر پیر بھائی پر کرم نوازی کی کسی پر کم یا زیادہ یہ اس کا نصب ہے مگر خالی کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت تندرستی سے نوازے آمین!

(۳) خواجہ عبدالرحیم: شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی ہیں اور بعد میں بیعت کی سعادت بھی نصیب ہوئی بہاولپور میں بہت سارے باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی زیارت انہیں نصیب رہی اور بہت کچھ ان سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سننے کا موقع ملا ان کے پاس بہت سارے ارشادات و ملفوظات اور ان پر گزری واردات کے متعلق کافی مجموعہ موجود ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی سے نوازے کافی عرصہ سے پیار ہیں بڑے پیارے اور فطریہ انسان ہیں انہیں سلوک طے کرانے کی اجازت ہے ان کے بیٹے کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر ہستیوں کی زیارت نصیب ہوئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر یہ کوٹ سلطان میں ہی آستانہ عالیہ پر موجود تھے پیر بھائیوں سے محبت کرتے ہیں اور توجہ بھی دیتے ہیں۔

(۴) محمد علی اور محمد سلیم آف جام پور: ان دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہمیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک طے کرانے کی اجازت عنایت فرمائی یہ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت کرتے ہیں اور شب و روز حاضری کی سعادت انہیں نصیب ہوتی رہی بہت سارے لوگ ان کے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے اللہ ان پر اپنی مہربانی فرمائے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ محبت رکھے اور سلسلہ عالیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے کچھ لوگ شاید اور بھی ہوں جنہیں اجازت عنایت ہوئی اس کے متعلق وہی جانتے ہوں گے کیونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر مرید کے ساتھ شفقت و مہربانی کا اپنا تعلق تھا۔

(۵) مجھ ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا سلسلہ چلے گا اور لوگ زبردستی بیعت کریں گے سلوک تمام طے کروایا اور ساتھ ساتھ بہت ساری بیانات بھی دیں جن میں تقریباً تمام کی تمام پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں اور حضرت

جام شہد نصیر صاحب مدظلہ عالی کی طرف سے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی اجازت دو تین مرتبہ نصیب ہوئی حضرت خواجہ خواجگان خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ عالی نے اپنے آستانہ عالیہ کی مسجد میں بٹھا کر کچھ گفتگو فرمائی اور ساتھ ارشاد فرمایا ہمت کرو میں نے جب بھی شیخ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ تمہاری طرف متوجہ تھے۔

وصالِ بر ملا

زندگی من کی مرادیں پوری کرتے کرتے جانے کتنے مشکل ترین مراحل سے گزرتی جاتی ہے ہر مشکل کی کوئی نہ کوئی تدبیر یا کوئی حل نکل ہی آتا ہے لیکن کبھی کبھی کچھ لوگوں کی زندگی جیتے جی مر جاتی ہے ان کے پاس نہ کوئی حل اور نہ کوئی تدبیر ہوتی ہے سکتہ طاری ہو جاتا ہے آنکھیں تو بے اختیار رہتی ہی ہیں ساتھ دل بھی روتا ہے اور روح بھی روتی ہے اس انسان کی دنیا بھی روتی ہے اس کی دنیا کی رونقیں بھی روتی ہیں سب کچھ پاس ہوتے ہوئے سب کچھ چھن چکا ہوتا ہے بے اختیار زبان صدائیں دیتی ہے ہائے ہائے ہوا، اے فضاء اے درختو اے پرندو، اے نظارو، اے بہارو آنسو بہاؤ آج میرے من کا بادشاہ، میرے دل کا چھن، میرے دوشیں مجھ سے چھن گئے میں کس کا دامن پکڑ کر روؤں میری سانس میری دھڑکن میرے بس میں نہیں میرے درد کا درماں کون بنے خوشیوں کا ارماں کون بنے دنیا بھری پڑی ہوتی ہے ہر جگہ بھینز ہوتی ہے آسمان پر رات کے وقت ستارے چمک رہے ہوتے ہیں دن کے جالوں میں جہان کی رونقیں اسی طرح ہوتی ہیں مگر وہ جس کی ہر شے جس سے وابستہ ہو جس کی زندگی اس سے وابستہ تھی اس کا سب کچھ چھن گیا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے وصالِ بر ملا کی خبر 19 جون 1999ء (ان للہ و ان علیہ راجعون) زندگی کے آباد جہان پر بجلی بن کر ایسی گری کہ پھر ہر شے اجڑ گئی وہ دل کی شہر زمینوں کو شاداب کرنے والا، جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کے لیے علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے والا جس کی زبان سے کئی زبانوں کو زبان ملی جس کی محبت و ادب سے بھرپور دادوں سے بھولے بھٹکے کو راہ حق کی دولت ملی جس نے ہر میدانِ زندگی کو اپنی سچائی، محبت اور ادب سے آباد کیا ماں باپ کی خدمت کا میدان، عزیز و اقارب کی

کفالت وراثتی کا میدان، مرشد کریم کی محبت و خدمت کا میدان، دین اسلام کی ترویج و اشاعت کا میدان، اولیاء اللہ کی نسبت کا میدان، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت عظام کی عظمت و بزرگی کے چہ چوں کا میدان، محبت رسول ﷺ کی اور محبت الہی میں اطاعت و بندگی کا میدان، اپنی محبت سے خدمت سے فرماں برداری سے، بجز واکساری سے اپنے تمام فرائض کی احسن طریقے سے ادا کی فرمائی ان کے وصال پر کوئی ہوش نہ دبا بس ماں کی آواز رات کے درمیانی حصہ میں کانوں میں پڑی بیٹا جنازہ کو کادھا نہیں دو گے کچھ ساتھیوں سمیت سفرِ غم کرتے ہوئے صبح کے وقت کوٹ سلطان پہنچے درختوں، ہواؤں، فضاؤں اور درودیوار پر سناٹے کا عالم طاری تھا نماز جنازہ کے لیے جسدِ مقدس چارپائی پر باہر لایا گیا تو آنسوؤں کی جھڑپاں آنکھ میں بندھ گئیں ایک دم جون کی تھقی دوپہر میں بادلوں نے جلوہ دکھایا اور جنازہ گاہ کو سایہ میں لے لیا تھوڑی دیر کے لیے عاشقِ رسول ﷺ اور باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے منکوحہ نظر کا چہرہ سب کو دیدار کرانے کے لیے رکھ دیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر سے پسینے کی بوندیں ہم بار بار صاف کرتے رہے جسمِ اطہر اسی طرح تروتازہ اور بونٹ ایسے جیسے ابھی اللہ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے چلنے والے ہیں چہرہ کی شگفتگی بتا رہی تھی کہ آج دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرنے کی گھڑیاں قبر شریف میں آنے والی ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی شگفتگی بتا رہی تھی ہم یونہی دنیا سے نہیں گئے ہم نے مرکز اس مقام کو پایا جس کے لیے تڑپے اس کے ہو گئے ہم سے محبت کرنے والو اللہ حافظ ہم سے چلنے والو اللہ حافظ ہم سے محبت کرنے والو ہم تمہارے ضامن ہیں اور چلنے والو ہم سے کوئی شکوہ نہیں تم نے مفت کی نعمت کی بے قدری کی ہے اللہ سے اس کا نتیجہ خود ہی پاؤ گے اے میرے بچو ہم مرکز بھی زندہ ہو گئے ہماری آہیں، ہماری صدائیں رائیگاں نہیں گئیں انہیں

قبول کر لیا گیا انہیں سن لیا گیا ہم نے گھائے کا سودا نہیں کیا تھوڑی زندگی سے دائمی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا ہم نے جن سے محبت کی انہوں نے ہمیں قبول فرمایا اپنا بتایا ہمارے وجود کی تازگی ہمارے چہرے کی شگفتگی ہمارے جنازے پر بادلوں کا سایہ گرمی میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے دیکھو تمہیں کیا پیغام دے رہے ہیں کہ ایک بندہ خدا کوٹ سلطان کی دھرتی پر بھیجا گیا اس شہر کو بسانے کے لیے کچھ کو آزمانے کے لیے اس نے کوٹ سلطان کی گلیوں میں تو حیدر رسالت کے ذکر کے جلے سجائے میاں دپاک کے جلوس نکالے اپنے گلیاں بازار سجائے غریبوں، بھوکوں، ضرورت مندوں کی کفالت کر کے ان کی زندگیوں کو بڑا دیا آج کوٹ سلطان کو اس مقدس مقام کو بابرکت بنا دیا گیا آج وقتی طور پر نہ کسی گٹر کی جب ظاہر کریں گے تو لوگ دیکھ لیں گے اللہ نے اپنے بندہ کو کیا دیا اور اس کے صدقے کس کس کو کیا دیا اس کے وجود کی برکتوں کا کیا اثر پڑا ہے اور کیا پڑے گا میرے کوٹ سلطان کی دھرتی ماں میرے وجود کی خوشبو کو پوری دھرتی پر پھیلانے کی یہ میرے وجود کی محبت بھری کہانی پوری دھرتی پر بسنے والوں کو سنائے گی کہ میرا یہ بیٹا مجھ پر جب چلتا پھرتا تھا میرے لیے قابلِ فخر تھا آج میں نے اسے محبت میں اپنی آغوش میں چھپا لیا اب جو اسے ڈھونڈے گا وہی اسے پائے گا دوسرا کوئی نہیں اس دوران آواز آئی نماز کے لیے صفیں باندھ لو خواجہ خواجگان خواجہ فقیر محمد مدظلہ عالی نے اپنے بیٹے خواجہ محمد حسن صاحب مدظلہ عالی سے فرمایا نماز جنازہ پڑھاؤ نماز ہوئی سسکیوں آہوں کا دور چل پڑا جنازہ کو کندھا دیا جا رہا ہے قبر مبارک تک لے جایا جا رہا ہے ارے دیکھو وہاں روسائیں رحمۃ اللہ علیہ کا دیوانہ وہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی عطاؤں کا مرکز جس کی قبر مسجد کے ساتھ بالکل اسی طرح بن گئی جس طرح اس کے پیر کی قبر ہے اور پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر بھی مسجد کے ساتھ اسی طرح ہے اور موسیٰ زئی

شریف میں بھی خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبریں بھی مسجد کے ساتھ ہی ہیں (موکئی زئی میں قبریں دائیں طرف ہیں اور پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی بائیں طرف اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک بھی مسجد میں داخل ہوں تو بائیں جانب ہے) اپنے مرشد سے محبت اپنے پیران کبار سے محبت اس کا انجام اس کی محبت کاملہ ہوتا ہے۔ دل اب پھٹنے کو ہے وہ صورت جس کے دیدار سے دل آباد ہوتا آنکھیں چمکن پاتیں وہ پردہ پوش ہو رہا ہے اس نے جو کہا تھا وہ کر پلا آخری وقت تک قبر میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اقدس کے پاس رہا قبر میں حضرت جام شاہ صاحب اور حضرت جام اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میں ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی اترے اور سب سے آخر تک قبر میں میں ہی رہا (قرآن پاک شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا حید اقدس قبر میں اتارنے سے پہلے پڑھتا رہا) جب قبر پر آخری سلیپ رکھنے والی رہ گئی اس وقت دیدار شیخ رحمۃ اللہ علیہ کیا تو مسکراتا چہرہ کعبۃ اللہ کی طرف دیدار الہی دیدار مصطفیٰ ﷺ میں مشغول ہونے لگا قبر سے باہر آگیا قبر بند ہو گئی پھر مزار اقدس کی تعمیر شروع ہو گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہر روز اپنی دھرتی پر رہنے والوں کو پیغام دے رہی ہے اے کوٹ سلطان میں بسنے والوں میں تم میں محبت رسول ﷺ بانٹی بارہ رنج الاول کی صبح تمہاری گلیوں اور بازاروں کو میلا و پاک کی خوشی میں بھولیا ان میں درود و سلام پڑھاتم سے کبھی تمہاری دنیا سے کچھ نہیں مانگا بلکہ باٹھا جو کچھ تمہاری زندگی بتانے پر صرف کر دیا اہل بیت عظام کی محبت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی محبت اولیاء کرام کی محبت تمہیں تمہاری نسلوں کو ان کی نسلوں کو نسل در نسل پیغام کا سلسلہ چلا رہے گا میری قبر کا نشان میرے متعلق ہر نسل کو سوال کرنے پر مجبور کرتا رہے گا انہیں جواب ملتا رہے گا کہ یہ ایک عاشق رسول ﷺ کا

مزار ہے یہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے دیوانے کا مزار ہے ہمارا محبت بھرا کلام
فیوضات جامویہ کی صورت میں ایمان والوں کے دلوں کی دھڑکن بن کر ان کی
زندگیوں میں ایمان کی تازگی بنے گا انہیں اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ کی محبت کی
طرف قرآن پاک کی تلاوت کی طرف اہل رسول ﷺ و اصحاب رسول ﷺ کی
طرف اولیائے کرام کی نسبت کی طرف بلاتا رہے گا دنیا جب تک رہے گی ہماری محبت
بھری زندگی کی کہانی زندہ رہے گی ہم سے محبت کرنے والوں کے لیے نجات کا باعث
اور حسد کرنے والوں کے لیے سوال بن کر کہ ہم نے ان کا کیا بگاڑا ہے پس کیا تو بھلا کیا
ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم نے سچائی کو بیان کیا حق کی طرف بلایا سوچو اے حسد کرنے والو
اے دل میں بغض رکھنے والو تم نے ہمارے لیے کیا کیا تمہاری رکاوٹیں ہمارے جنازہ پر
بادلوں کو سایہ کرنے سے نہ روک سکیں ہماری محبت دلوں سے نہ مٹا سکیں حسد فی نفع
کے ساتھ ہونا حدیث پاک کے مطابق ہے سوچو حسد تم نے کیا ہم نے نہیں جھڑم نے
ہمیں جانا ہم نے نہیں فیصلہ دھرتی ماں پر ہو گیا ہماری قبر بھی فیض کا مرکز و جو بھی فیض کا
مرکز ہر لمحہ ہر گھڑی بہت سے لوگ زمین پر ہمیں محبت سے یاد کرتے رہیں گے فیض کا
سلسلہ جاری و ساری رہے گا کوٹ سلطان کی ہواؤ، فضاؤ، بہار و کواد رہتا ہم نے محبت
بانٹی ہے نفرت نہیں ہم نے امن کی کوشش کی ہے جھگڑے کی نہیں ہم نے محبت الہی اور
محبت رسول ﷺ کا درس دیا ہے فرقہ واریت کا نہیں ہم نے ادب اور نسبت کی طرف
بلایا گستاخی یا جہاد کی طرف نہیں خیر کی طرف بلایا ہے شر کی طرف نہیں حقیقت کی طرف
بلایا ہے مگر اسی کی طرف نہیں ہم نے کمزوروں کا حوصلہ بڑھایا بھوکوں کو کھانا کھلایا
بھولے بھنگوں کو راستہ دکھایا اللہ کے ولیوں کا احترام کیا آؤ حقیقت کی طرف محبت کی
طرف نسبت والوں کی طرف ان کے رنگ میں رنگ جاؤ وہ تمہیں رنگ دے گا ایسا رنگ

دے گا کہ پھر تمہارا رنگ اس کا رنگ دے گا اس کا رنگ دے گا۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاداتِ عالیہ

فرمایا اللہ اللہ کرو غفلت سے بچو اپنے تعلقات خدا تعالیٰ کے لیے مخلوق سے رکھو گناہ ہو جائے تو توبہ کرو، کسی پر ظلم نہ کرو کوئی اختیار میں جائے تو اس کا درست استعمال کرو جیسا کہ اللہ پاک کو پسند ہو، جہاں لوگوں سے مشورہ کی ضرورت ہو ضرور لو، جہاں ضرورت نہ ہو وہاں گفتگو بے معنی ہے فرمایا جو میرے دل میں وہی میری زبان پر ہوتا ہے میں نے خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مانگی یہی میں لوگوں سے کہتا ہوں فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے قاتلِ گفتگو دو ہی آدمی ہیں ایک وہ جو قرآن پڑھے اور بے چین رہے کہ دوسروں کو کھادوں دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ دولت دے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر خرچ کرے پس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے گھر میں، مسجد میں، دوسرا کوئیں پر قرآن پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے ساتھ ہی جو میرے پاس اللہ کا دیا ہے میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہوں یا د رکھو محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس سے تم محبت کرتے ہو اس کے پسندیدہ کام تمہارے عملی کام ہونے چاہئیں مرشد سے محبت کرو تمہارے سارے بگڑے سنور جائیں گے اور جو کام سنور چکے ہیں وہ مقبول بارگاہ ہو جائیں مرشد قدرت کا عطیہ ہے نصیب والوں کو بیعت کی سعادت ملتی ہے سلسلے چاروں ہی خوب ہیں مگر نقشہ بند یہ سلسلہ خوب تر ہے اس لیے کہ اس میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام سلاسل کی نسبتیں تمام بزرگان کبار رحمۃ اللہ علیہم کے صدقہ سے نصیب ہوئیں اس کی انتہا ایک طرف

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے اور دوسری طرف سید امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے حضرت علی المرتضیٰ حیدر خدا کریم اللہ وجہ تک جاتی ہے مرید اصل میں وہی مرید ہے جس نے مرشد کا دامن پکڑا پھر اس کی حکم بدولی نہ کی وہی مرید کامل مرید ہے لیکن جس نے بیعت کر لی نہ کبھی سبق کیا نہ کبھی تسبیح کی نہ کبھی نماز پڑھی اللہ اس پر رحم فرمائے اسے ہدایت فرمائے اسے تھیں زندگی سے آشنا کرے اس نے خدا تعالیٰ کی مفت کی نعمت کی یہ قدری کی اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا! لوہے کا جوتا پہنو، لوہے کی لانچی ہاتھ میں پکڑو اور میرے بندے کو زمین پر ڈھونڈو یہاں تک کہ دونوں چیزیں گھس جائیں پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ انگلیاں ہونگے فرمایا میرا نصیب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کامل مرشد عطا فرمایا یا بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ بڑے لچال تھے، غریب نواز تھے مرید کی ہر قدم پر بہت بڑھاتے اچھے کاموں پر حوصلہ افزائی فرماتے پیری کا جو فن اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا اس میں وہ بے مثال تھے راتوں کو جاگتے دن کو مخلوق خدا کی خدمت فرماتے زہد و تقویٰ، صبر و استقامت کی عملی تصویر تھے، بھوک، پیاس سادہ غذا غرضیکہ حالات جیسے بھی ہوں گھبراتے نہ تھے دین کی فکر میں دن رات بسر فرماتے فرمایا مرید تسبیح کرتا ہے تو مرشد سے رابطہ ہے تسبیح کا ترک مرشد سے رابطہ توڑ دیتا ہے مرید کا اختیار وہی تھا جسے اس نے بیعت پر ثار کر دیا اب وہ مرشد کے اختیار میں ہے جو حکم دے کر ساجی من مانی اچھی چیز نہیں فرمایا حضرت علی کریم اللہ وجہ کا ارشاد ہے دنیا منافقت سے بھری پڑی ہے اور اس میں چٹائی قلیل ہے اللہ کے سچے بندے بھی دنیا میں قلیل ہیں اس لیے لوگوں کی طرف سے زیادتی، اعتراض، تنقید اور بے مروتی سے پریشان نہیں ہونا چاہیے حساس طبیعت نہیں بننا چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں محسوس کرے پھر اگر ایک چیز نہیں ملی

تو کوئی غم نہیں زندگی ہر قدم پر ہزاروں نعمتیں لیے کھڑی ہے دنیا کی زندگی بڑی قیمتی اس کی ایک ایک سانسِ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے آخرت بنتی ہے اچھی یا بُری فیصلہ لوگوں نے خود کرنا ہے فرمایا رب کا بندہ جس جائے سجان اللہ سمجھو سب کچھ مل گیا رب کا بندہ ہندہ باتدبیر ہوتا ہے زندگی کی کٹھن منزلوں پر چلنے کے ایسے سلیقے سکھا دیتا ہے کہ آدمی وہی ہوتا ہے زادِ سفر بھی وہی منزل کی راہ بھی وہی لیکن اس میں رنگ بھر دیتا ہے خدا کے بندوں سے عداوت بُری چیز ہے کسی نے ہمارے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ کو مفت خور کہا تو خدا تعالیٰ نے اس کے گردہ میں ایسا دروڑ والا کردہ جان لیوا تاربت ہوا اس لیے رب کے بندوں سے عداوت اچھی چیز نہیں عبد اللہ بن ابی سے لے کر آج تک جتنے لوگ بھی گزرے انہیں رب کے بندوں سے عداوت و منافقت سے ذلت ملی لعنت کا طوق ان کے گلے میں پڑا اور اللہ کے بندوں کی اطاعت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مہر حاضر کے بزرگان تک سب کے نام زندہ، عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ان کی قبروں پر چراغ جل رہا ہے ان کے آستانوں پر رونقیں ہیں غریب، یتیم، مسکین پہ رہے ہیں دولت مند لوگ خدا کے بندوں کے ماننے والوں اور ان کی اولادوں کے قدموں میں دولت کے ڈمیر لگا دیتے ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے! اے اللہ مجھ پر دنیا فراخ فرما اور مجھے اس سے آزاد رکھ پس راہِ حق کے مسافر کو اپنے اور خالق کے درمیان کسی چیز کو حائل نہیں ہونے دینا چاہیے نہ صرف وہی نہیں جسے مٹی سے بنا کر سامنے سر جھکا دیا بروہ خواہش جس سے انسان حق سے رک جائے نہت ہے فرمایا انسان کی راہ میں شیطان بڑی رکاوٹیں پیدا کرتا ہے لیکن جو بندہ خدا تعالیٰ سے صدقِ دل سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ مکڑی کے جالے کی طرح اس کی راہ سے

شیطان رکاوٹیں دور کرتا ہے فرمایا نماز باجماعت ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو کیونکہ بکری ویسی بھیڑیے کا شکار ہوتی ہے جو ریوڑ سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا فرائض و واجبات کی ادائیگی احسن طریقہ سے کرو تا کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاؤ اور پھر وہ تمہیں اپنا قرب عطا کرنے کے لیے رات کے پچھلے پہر نوافل، ذکر و فکر کی طاقت عطا فرما دے بس اچھی طرح سمجھ لو جو سنن و نوافل کا تارک بن جاتا ہے اس کے فرائض و واجبات میں بھی خلل پڑ جاتا ہے اور پھر ایسا دن بھی آ جاتا ہے کہ ایمان بھی سینے سے نکل جاتا ہے جیسے آج کل بہت سارے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ بن گئے کوئی خلفائے راشدین اور کوئی اولیائے کاملین کے منکر ہوئے اپنا عقیدہ درست رکھو ہمیشہ اہل سنت و جماعت کے مطابق نماز پڑھو، عبادت کرو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہٴ جمیلہ سے دعا کرو صحابہ رضوان اللہ اجمعین و اہل بیت عظام کی عظمت و بزرگی کو تسلیم رکھو اور کسی بھی بزرگ کے اور ادو وظائف کے طریقہ پر اعتراض نہ کرو اپنی عقل میں خلل سمجھو مرشد جو حکم دے کرو جو وہ کرتا ہے نہ کرو یہ الفاظ تمہارے شہر کے بزرگ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھی ہیں یا درکھو حیر کا اپنا مرتبہ ہے مرید کا اپنا مرتبہ ہے مرید کو ہر دور میں مرید رہنا چاہیے سارے درجات کی ترقی خدمت پر موقوف ہے ہر دن رات کو تقیمت جانو بڑے دن اور بڑی رات کے انتظار میں یہ دن بھی ضائع نہ کرنا پتھر پتھر نہیں کب بلاوا آجائے اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ تم نے کیا کیا کرنا ہے کہاں ہو کیسے ہو بیوی بچے گھر والے لازمی نہیں موت کے وقت پاس ہوں اور منصوبہ بندی کے ساتھ آپ کو مرنے کے لیے پوچھا جائے بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے ہے اور وہی جانتا ہے کب کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے اور اس نے جو کرنا ہے ٹھیک کرنا ہے میں نے بہت سارے لوگوں کو دیکھا ملا باتیں سنیں کم لوگوں بلکہ نہ

ہونے کے برابر لوگوں کو ایک سچا طالب حق پایا کل لوگ بیعت اسلام سمجھتے، ایک اچھا انسان بننے اور گناہوں سے نجات کے لیے کرتے تھے۔ ان بیعتوں کا نام بیعت اراوت، بیعت سلوک، بیعت تمرک، بیعت خرق، بیعت محبت لیکن آج کل بیعت دولت، بیعت من پسند شادی، بیعت خلافت اور بیعت من مرضی کی ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور سچا طالب حق بتائے میرے پیر و مرشد حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کاش میرے پاس کوئی بندہ اللہ اللہ سیکھنے والا آئے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس آدھا آدمی اللہ اللہ سیکھنے آیا خولہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک بندہ سیکھنے آیا۔ پھر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا لوگ اللہ کے بندے کو سامنے پا کر اندھے بہرے ہو جاتے ہیں اور جب بندے رخصت ہو جاتے ہیں تو پچھتاتے ہیں میں تو کہتا ہوں لوگو! جو پوچھنا ہے پوچھ لو پھر آسمانوں پہ بھی ڈھونڈو گے تو نہ ملوں گا آج میں بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کو ڈھونڈتا ہوں تو اس رنگ میں نہیں ملے لیکن یہ تو کرم ہے کہ میرا دل باطنی دولت سے مالا مال ہے اس لیے ہر وقت دیدار کے جلوے ٹوٹتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں لوگ نہیں کر سکتے جو میں دیکھتا ہوں لوگ نہیں دیکھ سکتے خدا تعالیٰ نے مجھے وہ کچھ دیا جس کی حسرت و تمنائے کر جانے کتنے لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے کتنے راہبوں میں بھک گئے۔ میں بہت خوش نصیب ہوں جسے بہت کچھ ملا۔ میں فضلی آدمی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوں نمازیں، روزے، حج، عبادتیں اپنی جگہ بجا مگر ولایت اس کا فضل جس پر چاہے کرے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کعبہ میں پیدا ہوئے، بی بی خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے شوہر، حسنین کریمین رضوان اللہ اجمعین کے والد ہوئے، سب اللہ کا فضل بس انہی کی عطا سے ولی فیض یاب ہوتے ہیں دنیا میں جتنے بھی انسان آئے سب کو ان کا شہید ملا کسی نے کسی

کا نصیب گنایا نہیں کسی نے کسی کا نصیب بڑھایا نہیں۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو معبود مانے یا نہ مانے اس کے کلمے بڑھنے کا اس سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح کسی رسول علیہ السلام کو کوئی مانے یا نہ مانے اس کی رسالت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ بہت سارے پیغمبر ایسے بھی آئے ہیں جن کی کئی سالہ تبلیغ کا لوگوں نے کوئی اثر نہ لیا یہاں تک کہ ایک مسلمان نہ ہو سکا۔ اس پیغمبر کی پیغمبری میں کوئی فرق نہ آیا اسی طرح رب کے بہت سارے بندے ہیں جن کے مزارات ہیں بہت سارے ایسے ہیں جن کے مزارات نہیں ولی دونوں ہی ہیں فرمایا اللہ بڑے سے بڑے گناہ گار کو معاف فرمادیتا ہے لیکن گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو معاف نہیں فرماتا۔

پہلی مجلس

ماہ جولائی ۱۹۹۲ء میں پہلی بار آستانہ عالیہ پر پہنچ کر سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو عرض کیا کامیاب زندگی کا راز کیا ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت عرض کیا کیسے نصیب ہوتی ہے فرمایا بعض لوگ تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بدولت شروع ہی سے اس نعمت خاص سے مالا مال ہوتے ہیں بعض وہ جو دنیا میں اپنے خالق و مالک سے بیگانے رہتے ہیں اگر کسی اللہ والے کی نگاہ ان پر پڑ جائے یا انہیں ان کی تربیت میں رہنے کا موقع مل جائے تو پھر ان کی غیر شرعی عادات آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ ساتھ احکام شریعت کے مطابق سلجھ جاتی ہیں پھر دنیا و جہاں کے سارے خوف ان کے دل سے نکل جاتے ہیں دنیا کے ہونے یا نہ ہونے کا انہیں غم نہیں رہتا ایک مرتبہ جنگل میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے راستہ میں کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا راستہ میں شیر بیٹھا ہے اس لیے ڈر کے مارے یہاں کھڑے ہیں آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور جا کر شیر کے ایک تھپڑ رسید کیا اور فرمایا تجھے شرم نہیں آتی مخلوق خدا کو تنگ کرتا ہے اس شیر نے راستہ چھوڑ دیا اور ایک طرف چلا گیا لوگوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ کو ڈر نہیں لگتا فرمایا میں اللہ کے ہوا کسی سے نہیں ڈرتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی آدم اس وقت مخلوق سے ڈرنے لگیں گے جب ان کے دل سے خدا کی محبت نکل جائے گی پس خالق کو خالق اور مخلوق کو مخلوق سمجھو جو احکام اللہ نے مقرر فرمائے ہیں ان کی حدود میں رہنا چاہیے اور مخلوق کو تنہا نہیں جانا چاہیے پتہ نہیں خدا کس پر راضی ہے اور کس پر راضی نہیں ایک بزرگ کا گزر سفر حج کے دوران ایک گاؤں سے ہوا دیکھا کہ ایک عورت رو رہی ہے انہوں نے دریافت فرمایا اے عورت تو کیوں رو رہی ہے اس

نے کہا میرے بیٹے نے کوئی شرارت کر دی جس کی وجہ سے یہ لوگ اس کو گاؤں سے نکل رہے ہیں اس بزرگ نے گاؤں والوں کو لڑکے کی خطا معاف کرنے کو کہا گاؤں والوں نے اس بات پر معاف کر دیا کہ یہ آئندہ کوئی الٹ حرکت نہیں کرے گا وہ بزرگ جب حج سے واپس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ پھر اس گھر سے اس عورت کے رونے کی آواز آرہی ہے انہوں نے محسوس کیا کہ شاید پھر اس کے بیٹے سے کوئی غلطی ہو گئی جو رورہی ہے انہوں نے اس عورت سے سبب دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا حضرت اس دن کے بعد میرے بیٹے نے کوئی خطا نہیں کی بلکہ علیحدہ علیحدہ رہنے لگا پھر اچانک ایک دن مجھے بلایا اور کہنے لگا ای جان آج میرا اس فانی دنیا سے ابدی دنیا کی طرف سفر ہے میں اپنی قبر فلاں جگہ کھود آیا ہوں تو میرے مرنے کے بعد مجھے وہاں خٹا دینا اور گاؤں والوں کو میرے جنازہ میں شامل نہ کرنا اس لیے کہ یہ میری کیفیت کو جانتے ہی نہیں اس کے بعد میرا بیٹا دنیا سے رخصت ہو گیا میں اسے جا کر دفن کر آئی میں غم زدہ ہو کر جب واپس آنے لگی تو اس کی قبر سے آواز آئی ای غم نہ کر میں اپنے رب کریم کے پاس پہنچ گیا ہوں اسی طرح ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک جنازہ آ رہا ہے جسے تین مردوں اور ایک عورت نے اٹھا رکھا ہے میں نے آگے بڑھ کر اس عورت کی جگہ لے لی جب مردے کو خٹا پکے تو میں نے ان لوگوں سے ماجرا دریافت کیا تو اس عورت نے کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا لوگوں نے اسے حقیر جانا اور اس کے جنازہ میں شرکت نہ کی چنانچہ ہم گھر والے ہی اسے اٹھا کر لا رہے تھے کہ آپس میں گئے یہ بزرگ کہتے ہیں جب رات کو میں سویا تو ایک نورانی چہرے والا تخت پر بیٹھا ہے میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا وہی جس کے جنازہ کو تو نے کندھا دیا میں نے پوچھا یہ مقام اس نے کہا لوگوں نے مجھے حقیر جانا میرے خالق نے مجھ پر مہربانی فرمادی اور سن

تجھے بھی روز قیامت اس کا انعام ملے گا جو تو نے میرے جنازہ میں شرکت کی پس اس راہ میں قدم رواں دواں رکھنے کے لیے خود کو زمانے سے حقیر جانتے رہنا چاہیے دوسروں پر بدگن ہونے کی بجائے اپنے نفس پر ہی بدگن ہونا چاہیے ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں محرومی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل و کرم سے راہ حقیقت عطا فرمائے گا اگلے روز صبح دوبارہ ملاقات نصیب ہوئی تو لکڑی کے موٹے دانوں والی سیج عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا مرشد سے رابطہ کا بہترین ذریعہ ہے اور ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر کر کے اجر و ثواب و برکتیں الگ نصیب ہوں گی لیکن خیال رہے تمہارے معاملات اور خیالات سدھرنے میں کافی وقت لگے گا اس لیے گھبرانا نہیں سفر حق جاری رکھنا ہے شیطانی نفسانی قوتیں ارواح خبیثہ کے حملے غیر شرعی ماحول اور ایسے حالات پیدا کریں گے کہ ایک وقت میں ذلت ہی ذلت بندے کو اپنا مقدمہ لگتی ہے لیکن بندہ ثابت قدمی سے پورے حوصلے سے اگر مقابلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور نواز دے گا تم میں سے ایک صفت دیکھ رہا ہوں کہ خدام سے دین کی خدمت ضرور لے گا تم بولا کرو لوگ تمہیں سنا کریں گے اور ان کو برکتیں نصیب ہوں گی اور فیوضات تم ہی تحریر کرو گے میرے وصال کے بعد اس کے بعد ایک رجسٹر اپنے نواسہ مدنی صاحب سے لانے کو کہا کہ وہ لانے تو مجھے عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا نصیحت بھولنا نہیں اگر اس راہ میں آئے ہو تو گھبرانا نہیں تم سے کچھ بھی ہو جائے راہ را اختیار نہ کرنا اللہ اس کا رسول ملے اللہ عز و جل دہم اور پیران کبار رحمت اللہ علیہم کا لشکر تمہاری مدد کرے گا ان کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں پس مایوس نہیں ہونا حالات جیسے بھی ہوں اللہ مدد کرے گا چھ اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں فرمائے آمین!

۵۰ دوسری مجلس

ربیع الاول کے مہینہ میں سعادت قدم ہوسی نصیب ہوئی تو فرمایا سنو ۱۲ ربیع الاول کو میلا دشریف کی رونقیں کیسی رہیں جلوس کے ساتھ گئے تھے عرض کیا جی حضرت جلوس کے ساتھ بھی گیا اور مسجد میں بھی محفل میلا دپاک سجائی فرمایا زمین پر اس محفل سے بڑھ کر کسی اور جگہ اللہ کی طرف سے خیر و برکت کا نزول نہیں ہوتا حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ چنے منگوا کر ان پر میلا دشریف پڑھ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی انہوں نے فرمایا شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ تیرا یہ میلا د بہت پسند آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں سنا کرتے

واحسن منك لم ترقط عيني واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبراء من كل عيب كاتك قد خلقت كما تلاء

یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے بڑھ کر حسین پوری کائنات میں میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمیل کسی ماں نے جنم ہی نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر عیب اور نقص سے پاک و منزہ پیدا فرمایا کو یا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالق نے آپ ﷺ کو اپنی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخبار میں اپنی مناجات میں میلا دپاک کا ذکر کیا ہے اور اسی کے فضل اللہ کی بارگاہ سے اپنی حاجات طلب کیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ المکرمہ میں جس گھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی وہاں محفل میلا د میں شرکت کے لیے گیا تو اس محفل میں انوار رحمت کا نزول دیکھا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدنی دور میں حضور صلی

الصلوة والسلام نے اپنا میلاد پاک خود بھی منایا اور اس میں بکرے ذبح کر کے فقراء و مساکین میں تقسیم فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی ترغیب دی کہ پیر کے دن کا روزہ رکھا کرو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس روز روزہ کیوں؟ تو فرمایا اس روز میری ولادت پاک ہوئی اور قرآن پاک نازل ہوا میلاد پاک کی خوشی منانا چیزیں جمع کر کے رکھے سے کہیں بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ یونس میں فرمایا قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون یعنی ”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں کہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے انہیں خوش ہونا چاہیے یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں“ یاد رکھو اللہ کی رحمت اور فضل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پاک مراد ہے پس ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اللہ تعالیٰ نیت کا بھل ضرور دیتا ہے عقلمند کے لیے اتنا اشارہ کافی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پاک سے دنیا میں بہار آگئی بھولے بھٹکوں کو ہدایت ملی میں نے بے شمار لوگ ایسے دیکھے جن کو میاں مبارک کی محفل میں بیٹھنے کی سعادت ملی تو نعت شریف کے چند اشعار سننے سے ہی ان کی آنکھیں برسنے لگیں اور معصیتوں کے داغ ان کے قلب سے دھل گئے بے شمار لوگوں کو میاں پاک میں مانگی گئی دعا کی برکت کے طفیل نعمتیں ہی نعمتیں نصیب ہوئیں اگر کوئی ایسا شخص جو میلاد پاک کی محفل کے اختلاف میں گھٹکھو کرنا چاہے تو اسے کہو تمہارے نزدیک ایسے ہی ہو گا ہمارے نزدیک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز مبارک ہے خواہ وہ دن ہو یا رات یا دنیا کی کوئی بھی چیز ویسے بھی جلوس میں ناچ گانا نہیں ہوتا لوگ درود و سلام پڑھتے ہیں خوشی کا اظہار کرتے ہیں جب حضور ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی کوہ مبارک میں آئے تو حورو و غلمان فرشتگان عرش بھی نے خوشیاں منائیں زمین و آسمان نئے لباس سے آراستہ اور روشن و

منور کیے گئے نہ ماننے والوں کا علاج تمہارے پاس نہ ہے اور نہ ہی تم ان کو درست کر سکتے ہو ابو جہل ہاتھ میں کنکریوں سے کلہاڑی کر نہیں مانا چاند کو دو ٹکڑے ہوتا دیکھ کر نہیں مانا ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہے اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی اس پر اللہ راضی ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وجہ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں کہ ان کی صورت مبارک میں دھوکہ نہیں ہے ان کی قربت میں صرف ہدایت ہے جو ان تک پہنچ گیا اس کی نجات ہو گئی تم کسی سے کبھی نہ لپھٹنا نہ بحث کرنا فساد بھی بات نہیں فقط مخالف طریقہ سے اتنا کہہ دو

اُن ﷺ کی تعریف میں گرب نہیں کھلتے تیرے
چھوڑ تعقید کو تعقید میں کیا رکھا ہے

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

تیسری مجلس

ایک دفعہ موسم بہار میں سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی جس جگہ آج کل مزار شریف ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اسی جگہ تشریف فرما تھے کسی نے اپنا خواب بیان کیا تو فرمایا یہ تمہارے دن بھر کے خیالات ہیں جن کا تصور تمہارے وہم میں اس وقت آیا جب ابھی نیند تمہارے شعور پر پوری طرح غالب نہیں آئی تھی اور تم نے صبح اٹھ کر انہیں خواب سمجھ لیا حالانکہ یہ صرف تصور اور خیال ذہن ہے کیونکہ خواب وہ ہے کہ جب تمہارے خیال ذہن سے نکل جائیں نیند پوری طرح تمہارے شعور پر غالب آجائے ایسی صورت میں جب آنکھ کھلتی ہے تو اس وقت کے حالات جو نیند کی صورت میں ظاہر ہوئے تمہیں یاد رہ جائیں اسے

خواب کہتے ہیں اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا خواب اس شخص کا ہوگا جو زیادہ سچا ہوگا اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنے بانیں جانب تین بار تھک کرے اور اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ طَرَحِمْہُ پڑھے اس طرح یہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا عرض کیا حضرت یہ جو مشہور ہے کہ اگر خواب دیکھا ہے تو اس کا تذکرہ کسی کے سامنے نہیں کرنا چاہیے نقصان ہو جاتا ہے اور بھی ایسی ہی باتیں کی جاتی ہیں جواب میں فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ اس معاملہ میں احتیاط کا حکم ضرور ہے وہ یہ کہ اپنا خواب ایسے شخص کے سامنے بیان کرنا چاہیے جس پر تمہیں بھروسہ ہے یا جو اس کی تعبیر بتا سکتا ہے بلاوجہ لوگوں میں خواب بیان کرنے سے حسد پیدا ہونے یا غلط فہمی کا اندیشہ ہوتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور چاند و سورج ان کو سجدہ کر رہے ہیں یہ خواب جب انہوں نے اپنے ابا جان حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے مت کرنا مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا دیں اس خواب کے حوالہ سے ایک اور بات میں تمہیں بتا دوں کہ خواب کی تعبیر کی بھی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض خواب رات کو آتے ہیں تو اگلے روز ہی ان کی تعبیر مل جاتی ہے بعض کی تھوڑے عرصہ کے بعد اور بعض کی کافی عرصہ کے بعد تعبیر ظاہر ہوتی ہے خوابوں میں سب سے بہترین خواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت والا ہے یہ انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہے کہ اسے خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہو جائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں شیطان نہیں آسکتا یہ وہ خواب ہے جس کی تعبیر کی ضرورت نہیں بلکہ یہ سعادت ہے جو خواب میں نصیب ہو گئی۔ بعض خوابوں میں بشارت ہوتی ہے بعض خوابوں میں نصیحت ہوتی

ہے اور بعض خوابوں میں دنیوی نعمتوں کے ملنے اور بعض خوابوں میں نعمتیں چھن جانے کا بھی معاملہ دکھایا جاتا ہے اور بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جو آدمی دیکھتا تو خود ہے لیکن تعبیر کسی دوسرے پر ظاہر ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے جب خواب دیکھا کہ ستارے، چاند اور سورج انہیں بجدہ کر رہے ہیں تو اس کی تعبیر ایک مدت کے بعد جب وہ مصر کے بادشاہ بنے پوری ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں نور دیکھا جب حضور مکی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعوت اسلام دی تو انہیں اسی خواب کا اشارہ فرمایا جس سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے حضرت بارہ سالیں رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے تو وہاں انہوں نے خواب دیکھا کہ کسی چیز کا جج لا کر وہ اپنی زوجہ کو دیتے ہیں اور دوسرا خواب یہ دیکھا کہ حضرت بارہ کریم رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھے رو رہے ہیں جب وہ واپس آئے تو حضرت بارہ کریم رحمۃ اللہ علیہ نے (جو ابھی بچپن کی عمر میں تھے) پوچھا ابا جان وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی خواب بھی دیکھا تو انہوں نے ان دونوں خوابوں کا تذکرہ کیا اور ساتھ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میرا کنواں بھی آباؤ ہوگا اور تمہیں بھی علم دین حاصل ہوگا چنانچہ یہ دونوں تعبیریں پوری ہوئیں اللہ تعالیٰ اپنے بے شمار بندوں کو ایسی دولت عطا فرمادیتا ہے کہ جس کی بدولت وہ دوسروں کو بالکل ٹھیک ٹھیک تعبیر بتلا دیتے ہیں اور ایسے ہی ہوتا ہے جیسے انہوں نے فرمایا ہوتا ہے ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خواب بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو لوہڑی کے ساتھ دوڑتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا تم زبان درازی اور جھوٹ میں مبتلا ہو تو یہ کرو ایک شخص حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میرے ایک دوست نے خواب دیکھا کہ انڈہ لے کر توڑتا ہوں پیدہ کی رکھ لیتا ہوں اور

زردی بھیک دیتا ہوں آپ نے فرمایا جس نے خواب دیکھا اسی کو لاؤ اس نے بہت اصرار کیا کہ وہ نہیں آسکتا آپ مجھے ہی بتادیں لیکن آپ نے صاف جواب دے دیا اس پر اس نے کہا وہ میں ہی ہوں آپ نے حاضرین سے فرمایا اسے پکڑو اور بادشاہ کے پاس لے جاؤ کہ یہ کفن چور ہے اس شخص نے رورور اپنی خطا کی معافی مانگی اور آئندہ کے لیے توبہ کر لی ایک مرتبہ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے خواب بیان کیا کہ ایک جانور آسمان سے اڑ کر ایک درخت پر بیٹھا اور تمام کلیاں جن کر نکل گیا یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ زرد ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ علماء کی موت کا اشارہ ہے چنانچہ چند روز بعد حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو لوگ سلوک طے کرتے ہیں شروع میں ان کو بھی بہت خواب آتے ہیں اس سے ان کے دل کو تسکین ملتی ہے ذوق شوق میں اضافہ ہوتا ہے ایک مرتبہ حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا کہ میں اس وقت حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا جب وہ دسترخوان پر کھانا تناول فرما رہے تھے ان پر غنودگی طاری ہو گئی اس وقت حضور منی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے منہ میں لقمہ ڈال دیا حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ خیالات ہیں جن سے اطفال طریقہ پرورش پاتے ہیں تقریباً دواڑ حائے کھنڈے اسی موضوع پر گفتگو فرمانے کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے جاتے ہوئے فرمایا تم رات یہاں رہنا اور صبح چلے جانا میں تم سے صبح نہیں ملوں گا اللہ تعالیٰ فریب نفس و شیطان سے تمہیں بچائے اور نیک لوگوں کی راہ نصیب فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

چوتھی مجلس

ایک روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی دیکھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر انتہائی خوشگوار تابانی تھی اور ایسے محسوس ہوا جیسے قلب کو ان کے دیدار سے اک نئی زندگی مل گئی ہے ابھی یہ خیال دل ہی میں تھا کہ فرمایا قلب کی زندگی تو بیداری شب میں ہے اللہ پاک فرماتا ہے جو میرا ہو کر پچھلے پہر بستر کی نرمی نہیں چھوڑتا اسے مجھ سے محبت نہیں ہے رات کا پچھلا پہر قلب کی بیداری کی دوا ہے اس وقت اللہ پاک خصوصی رحمت اپنے بندوں پر فرماتا ہے جو کوئی بھی چاہے اس قیمتی وقت سے فائدہ اٹھا سکا ہے ایک شخص نے عرض کیا حضرت تہجد کا شوق تو بہت ہے لیکن کیا کروں آنکھ نہیں کھلتی فرمایا آنکھ کھلنا کوئی مشکل نہیں کوشش دل کو جگانے کی کرو چند دن بعد دوبارہ اسی شخص سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا جس دن سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بات ہوئی اسی دن سے تہجد کے وقت کوئی بیدار کر دیتا ہے کبھی سر پر شفقت بھر ہاتھ محسوس ہوتا ہے اور کبھی یہ آواز سنائی دیتی ہے اٹھو میاں جاگ جاؤ جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو فرمانے لگے اولیاء اللہ کی ارواح ہوں گی ایک مرتبہ حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے ایک مرید نے عرض کیا حضرت نماز تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلتی نظر کرم فرمائیے حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے خادم سے کہہ دو ہمیں تہجد کے وقت یاد دلا دیا کرے اٹھا کر بٹھا دینا ہمارا کام باقی احتیاج تھا رہا ہے وہ شخص کہتا کوئی تہجد کے وقت مجھے اٹھا کر بٹھا دیتا۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عقل دو قسم کی ہے ایک نورانی ایک ظلمانی، نورانی عقل وہ ہے جو بغیر واسطہ کے مقصود کو پالے یعنی گناہ کی طرف رغبت نہ کرے بلکہ ہمہ تن نیک اعمال کی طرف راغب ہو دوسری جو ظلمانی ہے وہ مرشد کی ہدایت کے چراغ سے راہ پاتی ہے پھر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ

منیب کے احسانوں کو یاد کرنے لگے فرمایا دل میں پیر بار و رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی ایسی محبت پیدا کر دی کہ بیعت کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی نماز تہجد قضاء ہوئی اور اس بات کو چالیس برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے (جو مد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا سلاخی بچا ہے شیخ کامل کے حکم کی پیروی کرے) پھر یہ شعر پڑھا

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرار شہنشاہی
عطار ہو، روی ہو، رازی ہو، غزالی ہو کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آؤ سحر گاہی
فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت بندہ کو اسی انداز میں ہونی چاہیے جس انداز کو اللہ

پاک پسند فرماتا ہے عبادت و ریاضت میں جو مشقت تکلیف بظاہر اٹھانا پڑتی ہے وہ مشقت اور تکلیف بھی ایک حجاب ہے جب یہ مشقت اور تکلیف اٹھ جاتی ہے تو اخلاص کی نعمت ہاتھ آتی ہے بندہ رات کے پچھلے پہر نیند کے طہل غلبہ میں ہوتا ہے اس غلبہ کو اللہ کی محبت میں جب دور کرے گا تو خود بخود ذوق و شوق طبعیت میں پائے گا اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایات اپنے شام حال پائے گا لیکن اگر وہ مشقت سمجھ کر اٹھے گا تو اللہ تعالیٰ نے تو کسی جان پر ایسا بوجھ ڈالا ہی نہیں جسے وہ اٹھانہ سکے پس جب تک بوجھ کی جگہ اخلاص نہ آئے گا پچھلا پہر روحانیت کی نعمت سے مالا مال نہ کرے گا اہل حق تو عشاء سے فجر تک اپنے خالق و مالک کی یاد میں لگے رہتے تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے مشقتوں سے چھٹکارا پایا تھا اور ان کے دل میں اخلاص و وقار نے جگہ پالی تھی

میں نے پایا ہے اسے اٹک سحر گاہی میں جس و ساب سے خالی ہے صدف کی آغوش
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں کسی نے ان کے وصال کے بعد دیکھا تو عرض کیا حضرت کیا بنا تو جواب میں فرمایا دو رکعت جو رات کے پچھلے پہر ادا کیا کرتا تھا اس کے سوا کوئی عبادت کام نہ آسکی پس اسی کے صدقے اللہ نے کرم فرمادیا

نماز تہجد کی کوشش کرو کم از کم چار رکعتیں زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ادا کرو ہر رکعت میں تین بار قل ھو اللہ (سورۃ اخلاص) پڑھ لیا کرو واللہ نے خواہشات نفسانی سے چھٹکارا پا کر اس کو قائم کیا مریدین نے ان صالحین کرام کے صدقہ سے اس نعمت کو پایا بعض روایات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص بھونکا ہے جو مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے اور پھر رات کے پچھلے پہر بیدار ہو کر مجھ کو یاد نہ کرے ایک شخص نے عرض کیا حضرت ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس کسی سے نماز تہجد نہ پڑھی جائے اسے چاہیے کہ اس وقت اگر آنکھ کھلے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے یہی کافی ہے اس کے جواب میں فرمایا یہی کافی نہیں اللہ تعالیٰ سے محبت کا عملی ثبوت دینا چاہیے اگر اللہ تعالیٰ سے پیار ہے تو انشاء اللہ ادائیگی کی توفیق ضرور ملتی ہے پھر اس دوران ایک بھائی جس کو کئی بار تہجد کے وقت ایک آواز سنائی دیتی کہ اٹھو بھائی نماز تہجد ادا کر لو وہ اٹھتا نہیں تھا فرمایا کہ ایک یہ بھی ہے کوئی نہ اٹھے تو پیر کیا کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ اشراق اس کے ساتھ دو نفل بیٹھ کر صلوٰۃ الخیر کے، چاشت، ادا بین اور مزید نوافل کی اگر کوئی اجازت طلب کرتا تو منع نہ فرماتے بلکہ فرمایا کرتے نوافل اللہ کے قرب کا ذریعہ ہیں جس سے اللہ پیار کرتا ہے اسے یہ نعمت عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

پانچویں مجلس

ایک روز گہری سوچ میں تشریف فرما تھے عرض کرنے پر جواب ملا اپنے پرانے
 کی پہچان خود بخود ہو جاتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ سے جچی محبت کرتا ہے بندہ جب تک
 غفلت میں مبتلا رہتا ہے ہر کوئی اسے سمجھاتا ہے اچھی راہ پر چلنے کی تلقین کرتا ہے لیکن
 جیسے ہی وہ حق کو دل سے قبول کرتا ہے گھر سے ڈواریاں اور مشکلیں راہ میں پیدا ہو جاتی
 ہیں پھر فرمانے لگے ہزاروں لوگ میرے پاس آئے ہیں مگر راہ حق پر دل سے چلنے
 والے نہیں ملے دنیا کی محبت میں ہی سب کچھ پایا پیر بھائیوں میں چند ایک کو ہی قلعہ پاتا
 ہوں جن سے دل کی بات کر لوں کئی بار تو ایک عرصہ گزر جاتا ہے کسی ایسے شخص کو دیکھنے
 کے لیے نگاہیں ترس جاتی ہیں جو خالص میرے پاس اللہ کے لیے آئے ایک دم سے شیخ
 رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی اڑی بندھ گئی بہت ہی زیادہ مغموں پر آنے لگے
 رومال بہت جلد آنسو پونچھتے پونچھتے تر ہو گیا پھر اچانک نگاہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا تو
 ہماری نظریں ادب سے جھک گئیں فرمانے لگے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا
 کرتے کہ میرے پاس آدھا آدمی اللہ اللہ کیلئے آیا ہے اور مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم میں
 سے بھی ایک بزرگ کا فرمان سنایا کہ وہ فرمایا کرتے میرے پاس ایک ہی شخص اللہ اللہ
 کیلئے آیا پھر فرمانے لگے میرے شیخ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرے پاس تو وہ
 آدھا آدمی بھی نہیں آیا حالانکہ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اپنی نظر کال سے سالک کی زندگی
 پہلی توجہ ہی میں بدل دیا کرتے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ یاد آتے ہیں تو چپ
 نہیں رہا جانا جانے کس طرح کے آدمی کی تلاش تھی انہیں کاش میرا وجود میرے مرشد کی
 خواہش پر پورا اتر جاتا میری زندگی مرشد کے خواہوں کی تعبیر بن جاتی مرشد کی نگاہ
 عنایت کسی نہ کسی طرح میرے شال حال رہتی (یہ باتیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ادب و

احترام و عجز و انکساری کے عالم میں بیان فرمائیں کیونکہ انہوں نے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے بعد کبھی بھی فرض و واجب و سنن تو درکنار سلوک و مراقبات بھی قضاء نہ کیے تھے کی نماز بیعت کے بعد کبھی قضاء نہ کی یہ چھیا لیس برس کا عمر صغیر تھا ہے پھر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ خود ہی فرمایا کرتے جام ظفر اللہ تمہیں اجازت ہے سلسلہ چلاؤ اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر ان کے سر پر سجادی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ بیڑہ رکھا کرتے تھے حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی موافقت میں یہ عمل کیا جب کبھی بیڑہ رکھتے تھے تو ساتھ فرمایا کرتے ایک تیری نانی پہلو میں لیے بیٹھا ہوں (اب بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان میں کیا حکمت ہے مجھے خبر نہیں) پھر فرمایا حق کی راہ میں جو رکاوٹیں بھی آئیں ان کی پروا نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے اچھے اعمال کو جاری و ساری رکھنا چاہیے اللہ پاک خود ہی مدد فرماتا ہے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے سو سال تو فقر و قاذو میں ہی بسر ہو گئے طرح طرح کے مصائب و آکام کا انہیں سامنا کرنا پڑا جب ادھر ادھر سے قافلے ان کے پاس آنے لگے عقیدت مند ذرا نہ پیش کرنے لگے انہوں نے فرمایا اب ہمارے دل میں ان کی چاہت نہیں دنیا کا مال دنیا والوں پر ہی صرف فرمایا کرتے فرمایا میں نے کبھی اس بات کی پروا نہیں کی کہ مال کہاں سے آتا ہے کہاں جاتا ہے میرا دل کبھی اپنی ذات کے لیے دولت کی طلب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے اس بات کی حقیقت مجھ پر آشکار کر دی ہے کہ دنیا کا مال وہی سود مند ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف ہو جائے۔ ایک مرتبہ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ان کے مرشد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے درویشی کے غیر میں مصروف تھے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سو برس سے زیادہ عمر ہونے کے باوجود کام کرنے میں جوانوں سے زیادہ تندرست و توانا نظر آ رہے تھے

ایٹیش اور گارا اٹھاتے تھے میں حیران ہو کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھتا تو فرماتے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا دیکھتے ہو میں نے ہاتھ باندھ کر سر جھکا دیا اور عرض کیا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کچھ نہیں فرمایا دیکھتے ہو کہ اس بوڑھے کے بدن میں طاقت کہاں سے آئی۔ یہ طاقت نہیں مرشد کی محبت ہے پھر شیخ جام مظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو بیان کر کے بہت روئے (یہ بات شیخ نے کئی بار مختلف ایام میں ہمارے سامنے بیان فرمائی ہر بار شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُبھ آیا) پھر فرمایا کہ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کے نواسوں کو دیکھا تو گھٹنوں کے بل چل کر ان کی طرف گئے ان کی خدمت میں جیب میں جو کچھ تھا پیش کر دیا انہوں نے فرمایا کہ روضہ کی تعمیر میں بھی خرچ کر رہے ہو اب ان کی کیا ضرورت ہے تو جواب میں فرمایا وہ بھی آپ کے تھے یہ بھی آپ کے ہیں میں بھی آپ کا ہوں حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی مرشد کی محبت کا اعزاز دیکھے ہمیں تو مرشد سے محبت کرنا ہی نہ آئی (ہمارے لیے شیخ جام مظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ حیرانگی کا باعث تھے ہم ان کی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے محبت دیکھ کر یہ بیان کیا کرتے کہ شاید ہی کسی مرید کو اپنے مرشد سے اس قدر محبت ہو جس قدر انہیں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے کیونکہ بدن کا انگ انگ مرشد کی محبت میں فنا ہو چکا تھا اپنے مرشد کی کوئی عادت یا فرمان ایسا نہ تھا جس پر عمل نہ کیا ہو بیعت کے بعد کی عمر کے چھیا لیس برس ایک مثالی کردار میں گزار دیے اور مرشد کی محبت میں ایسا کمال حاصل کیا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو نگر نگر پہچاننے کی بنیادیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی قائم کیں اور آج ان مضبوط بنیادوں کا صدقہ بے شمار لوگ کھا رہے ہیں اور فیض یاب ہو کر دوسروں کو بھی فیض یاب کر رہے ہیں)۔ اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

چھٹی مجلس

ایک دن اولیاء اللہ کے حالات واقعات پر گفتگو کے دوران کسی نے عرض کیا حضرت ان ہستیوں کے ذکر سے طالب کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ ولی کے پاس بیٹھنے سے اور اس کی کتابیں پڑھنے سے کیا سعادت نصیب ہوتی ہے؟ جواب میں فرمایا ایک روز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا حکایات مشائخ اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے لشکریں جن سے مریدوں کے دل قوی ہوتے ہیں ان سے عرض کیا گیا حضرت اس کی قرآن پاک سے کوئی دلیل پیش کریں تو انہوں نے سورۃ ہوکا ارشاد فرمایا ”و کلا نفص علیک من قبلاء المرسل ما تثبت به فؤادک“ یعنی ”ہم پیغمبروں کے قصے اور اخبار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے ہیں اور ان کے حالات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقف کرتے ہیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ثابت قدمی اور تقویٰ پیدا ہو“ پس اسی طرح مریدین کے لیے مشائخ کی حکایات اور حالات تربیت کا ذریعہ ہیں جن سے مریدین کو ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے رنج و الم میں بھی وہ گھبرانے کی بجائے صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے قدم اس راہ میں جم جاتے ہیں حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو اگر یہ میسر نہ آئے تو اس شخص کے ساتھ محبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھتا ہے حضرت خواجہ عبداللہ لقی عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم اولیاء اللہ کی محبت میں بیٹھو انہی کے طریقہ پر رہو جاہل اور دنیا داروں کی محبت سے دور رہنا کہ تمہارا دین مباد نہ ہو حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم بزرگوں کی باتیں یاد رکھو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان کا نام ہی یاد رکھو تو تمہیں اس سے بھی فائدہ حاصل ہوگا حضرت خواجہ محمد یار سا

رحمۃ اللہ علیہ بے پناہ کمالات کے مالک تھے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم کے رسالوں کو اپنے پاس رکھتے تاکہ ان سے فوائد حاصل کرتے رہیں میرے مرشد حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فرامین کو اپنے معتقدین کے سامنے بیان کرتے ہوئے آپیں بھرا کرتے اور فرمایا کرتے دل چاہتا ہے کہ ان فرامین کے تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال لوں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا اسرار نامہ ساتھ رکھتے جہاں کہیں کچھ بیان کرتے حصول برکت کے لیے اسی رسالہ سے آغاز فرماتے حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تم ان ہستیوں کے پاس بیٹھا کرو ان کی خدمت کرو کہ امت رسول ملئی اللہ علیہ وسلم کے چراغ ہیں حضرت بہاؤ اللہ بن نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل حق مخلوق کا بوجھ اٹھاتے ہیں اس واسطے کہ ان کے اخلاق و عادات اچھے ہو جائیں جو کوئی ان سے ملے گا اللہ تعالیٰ کی مہربانی ضرور اس پر ہوگی اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آدمی جس طرح کے لوگوں میں بیٹھے گا اسی طرح کا اثر اس کی طبیعت قبول کرے گی دوستانہ خدا کی صحبت میں چند لمحے بیٹھ جانا ہی نصرت و کامرانی کی دلیل ہے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے قابلِ صحبت لوگ بہت کم ہوتے ہیں انہوں نے ایک مزار پر پھول کے ہمراہ ڈالیاں بھی دیکھیں دل میں خیال گزرا کہ پھول تو مزاروں پر ہونے چاہئیں مگر یہ ڈالیاں کیوں جواب ملا ہوش کر سعدی پھول کے ساتھ نسبت ہے اسی نسبت کے طفیل مزار پر بھی ساتھ ہیں ایک مرتبہ ایک مرید اپنے شیخ سے غما ہو کر چل پڑا جب یہ تھی کہ انھارہ برس نہ کوئی کرامت دیکھی اور نہ ہی اس میں کوئی کمال پیدا ہوا اس کے مرشد نے فرمایا بیٹا ان انھارہ سالوں میں یہ تو بتاؤ کہ میں نے خلافِ شرع کیا کام کیا اس نے کہا کوئی نہیں اس پر حضرت نے فرمایا اس سے بڑی کرامت اور کیا پیش کروں اور تمہارے لیے کمال

کی بات یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ رہے ہو اس پر اس مرید نے کہا مجھے تو مدینہ دکھا دیں پھر مانوں گا اس شیخ نے فرمایا مدینے والا ضرور کر فرمائے گا لیکن وہ مرید تھا ہو کر چل پڑا راستے میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہاں چلے اس نے کہا اٹھارہ برس ایک بزرگ کی صحبت میں رہا مدینہ نہیں دکھا سکے اس پر اس بزرگ نے فرمایا آؤ ہمارے کندھوں پر بیٹھو وہ کندھوں پر بیٹھا آنکھیں بند کیں تو مدینہ دکھا دیا پھر اس بزرگ نے فرمایا میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں آؤ تم میرے مرید بن جاؤ اس پر اس مرید کی آنکھیں کھل گئیں اور کہنے لگا مرید تو اسی کارہوں گا جس نے اے خضر علیہ السلام تیرے کندھوں پر بیٹھا کہ مدینہ دکھا دیا پھر وہ واپس لوٹا اور اپنے حضرت سے معافی مانگی 1966ء میں میں پاکستان شریف بلورائے ای او (اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر) گیا تو میں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتا رہا ملازمت کے اوقات کے بعد میں زیادہ مزار پر ہی رہتا رات کو تسبیح و مراقبات ادھر ہی کیا کرتا لیکن حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے بغیر میرا دل نہ لگا میں جلد ہی ادھر سے تادمہ کرا کے چلا گیا جب حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو وہ وضو فرما رہے تھے اس سے پہلے کہ میں کوئی بات کرتا انہوں نے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں ٹھہرے رہنے میں کیا حرج تھا شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارا یہ بیٹا میرے پاس کیوں نہیں رہتا اس سے پوچھئے گا کہ میرے شہر میں اسے کیا تکلیف پہنچی پھر حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہاں ٹھہر جاتے میں نے آگے بڑھ کر حضرت کی قدم بوسی کی اور عرض کیا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بغیر سکوں نہیں ملتا یہ بات میرے اختیار میں ہی نہیں اس پر حضرت نے فرمایا میرے بچے مرشد کی محبت بڑی شے ہے ایک درویشوں سے محبت رکھنے والے شخص نے خواب دیکھا کہ کچھ نورانی چہرے

والے بزرگ ایک جگہ منقائی میں مصروف ہیں تھوڑی ہی دیر بعد وہاں بہت سے اور بزرگ بھی اکٹھے ہو گئے پھر ایک تخت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے انہوں نے اپنے پاس کھڑے ہوئے دو بزرگوں سے فرمایا سب کو وضو کراؤ وہ شخص کہتا ہے میں بھی ان بزرگوں میں جا کر بیٹھ گیا جب انہوں نے سب کو وضو کرا دیا تو مجھے وضو نہ کرایا اور میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا یہ سب تو اللہ کے ولی ہیں تم ولی نہیں ہو وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے آگے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ”جو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا“ میں اگرچہ درویش نہ کی مگر ان سے پیار تو کرتا ہوں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا تو سچ کہتا ہے پھر ان دونوں بزرگوں سے فرمایا اسے بھی وضو کراؤ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے بس اچھی طرح سمجھ لو کہ نیک لوگوں سے محبت اور ان کی محبت روحانیت کا خزانہ ہے ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ پریشان کھڑے ہیں ان سے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں رہتا ہوں تو قلبی حالت بہت بلند رہتی ہے جیسے ہی وہاں سے آتے ہیں تو پھر دل دنیاوی معاملات کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی ایسے ہی محسوس کرتا ہوں آؤ چل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں دونوں حضرات رضوان اللہ اجمعین نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عرض کیا تو جواب ملا اے میرے صحابیو! اگر تمہارے ساتھ ایسا نہ ہو تو تمہیں میرے وجود کی برکت اور صحبت میں رہنے کی عظمت کا کیسے پتہ چلے میں (جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ) تو جہاں کہیں بھی ہوتا جس شہر بھی جانا وہاں سے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

حاضری ضرور دیا کرتا ان کی خدمت میں پہنچ کر دونوں جہاں کی خوشیاں نصیب ہوتیں کئی بار ایک ہفتہ بعد حاضری دیتا اور کئی بار تو ایک دن گزارتا بھی ان کے بغیر مشکل ہو جاتا جو نعمتیں بھی حاصل ہوئیں انہیں ہستیوں کے طفیل حاصل ہوئیں یہ لوگ زمین والوں کے پاس خدا کی طرف سے مفت کی نعمتیں ہیں حضرت جنید بخدا دی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس طرح آسمان ستاروں کے بغیر خوبصورت نہیں لگتا اسی طرح زمین کی رونق بھی لوگ ہیں حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں فرمایا کرتے لوگو! آج تم میں موجود ہوں تو مجھ سے فائدہ اٹھاؤ پھر آسمانوں پر بھی ڈھونڈو گے تو نہ ملوں گا اس کے بعد حضرت جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کر کے کاشک بہانے لگے فرمانے لگے انہیں بڑا ڈھونڈنا ہوں مگر نہیں ملے اگرچہ نظر باطن سے بروقت دکھائی دیتے ہیں مگر اس دنیا میں جلوہ افروز جب ہوتے تھے تو اور ہی رنگ تھا پھر فرمانے لگے تم بھی مجھ سے فائدہ اٹھاؤ مجھ سے سیکھو تمہاری تربیت سے پیاری اس دنیا میں کوئی چیز نہیں میں چاہتا ہوں تم اچھے ہو جاؤ مجھے تمہارا اپنے پاس خدا کی خاطر آنا بڑا ہی پسند ہے میں اندر اپنے حجرے میں جب تمہارا سنتا ہوں کہ تم آگئے تو میں دوڑا چلا آتا ہوں کہ اللہ کی خاطر میرے گھر مہمان آگئے ان کا استقبال کروں ان کی خدمت کروں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صالحین کرام کے فرامین اور طریقے جو مجھے معلوم ہیں تمہیں بتا دوں میرے بچہ دنیا میں وقت ضائع مت کرو غلطی کو تباہی سے بچو اگر ہو جائے تو مایوس ہونے کی بجائے رجوع الی اللہ کرو اس کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اپنے مرشد کے پاس آؤ اپنے شہر میں اچھے لوگوں سے ملو تنہائی میں اللہ سے باتیں کرو اپنا دل اللہ سے لگاؤ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا اب میں چلتا ہوں تم لوگ کھانا کھانے کی تیاری کرو اللہ تعالیٰ نے قوت بخشی تو

صبح ملاقات ہوگی اگلے روز صبح جب تشریف لائے تو فرمایا اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر آؤ تو رات ضرور رہا کرواے فلاں تو ضرور رہا کر کوئی دوسرا رہے نہ رہے تمہیں یہاں رات رہنے میں بڑی نعمتیں نصیب ہوں گی پھر اس کے بعد کچھ بھائیوں سے سلوک کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا جس نے جانا ہے اسے اجازت ہے سب نعمت کا خزانہ لیے اپنے گھروں کو چل دیے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

ساتویں مجلس

ایک روز کسی نے عرض کیا حضرت اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کرامت بیان فرمادیں تو جواب میں فرمایا مجھے دیکھ لو میں اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہوں اور اگر تمہارے دل میں میری کرامت دیکھنے کا شوق پیدا ہو تو پھر میرے مرید دیکھ لیا کرنا حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے فقیر کی بڑی کرامت یہ ہے کہ سارا دن شریعت کے مطابق عمل کرتا رہے پھر فرمایا حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا حضرت کوئی کرامت دکھائیں تو انہوں نے جواب میں فرمایا باوجود اتنے گناہوں کے زمین پر چل رہا ہوں اس سے بڑی کرامت اور کیا دکھاؤں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کرامات کی زیادتی سے ولایت میں فضیلت کی طرف اشارہ نہیں کیونکہ بہت سے ولی ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن وہ مرتبہ میں بلند ہوتے ہیں مشائخ کہا رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ ولی کے لیے کرامت ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے اگر کسی ولی سے کرامت

ظاہر ہو جائے تو اس سے کوئی شرعی نقص واقع نہیں ہوتا ہے۔ ولی سے کرامت صادر ہونے پر سب کا اتفاق ہے قرآن پاک میں سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں آصف برخیا رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ”انا آتیک بہ قبیل ان یرتد الیک طرفک“ یعنی میں اسے تمہارے پاس تمہارے آنکھ بھٹکنے سے بھی پہلے لے آؤں گا۔ کرامت ثابت کرتے ہیں کیونکہ یہ الفاظ کسی نبی علیہ السلام کے نہیں بلکہ ولی کے ہیں جب کرامت کا ثبوت قرآن سے مل گیا تو پھر بلاوجہ اس معاملہ کے جائز و ناجائز پر بحث میں کوئی فائدہ نہیں ہر دور میں بعض لوگ ایسے رہے ہیں جنہوں نے اولیاء کی کرامات سے انکار کیا وہ لوگ نادان تھے اور حقیقت سے دور تھے انھیں دین کی عظمت سے زیادہ اپنی خواہشات اور شہرت یاری تھی اسی وجہ سے انہوں نے بڑے بڑے لوگوں سے اختلاف کو ہوا دی اور ذلت کی راہ کو اختیار کیا کبھی کبھی یہ اعتراض بھی اٹھایا گیا کہ ان اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کی کرامات کو کیسے تسلیم کیا جائے کہ جن میں انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے زیادہ کرامتیں پائی گئیں مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ کرامتیں ہمارے نبی علیہ السلام کے معجزات میں سے ہیں کیونکہ جو اسلام کے ساتھ تخلص اور صادق نہیں ہوگا اس سے کرامت ظاہر نہیں ہوگی اور کسی امتی سے کرامت ظاہر ہوگی تو وہ اس کے نبی علیہ السلام کا معجزہ ہوگی کیونکہ اگر وہ رسول ملے اللہ علیہ السلام علم چاند ہوتا تو اس کے تابعداروں سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی ولی اور نبی علیہ السلام کے مقام میں فرق کے بارے میں ہمارے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو کچھ انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوا ہے اس کی مثال ایک شہد کے مشکیزہ کی ہے جس سے ایک قطرہ ٹپک جائے یہ ایک قطرہ اس مرتبہ و علم کی مثال ہے جو تمام اولیاء کو حاصل ہوا اور جو کچھ برحق کے اندر ہے وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی مثال ہے نبی علیہ السلام معصوم

ہوتا ہے مخلوق میں سب سے بلند اور افضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ولی وہ ہے جو اگلا تار اللہ کی اطاعت میں مشغول رہے اور کسی قسم کی معصیت اس سے سرزد نہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو اپنے فضل سے ایسی قوت بخش دے کہ جس سے معصیت کی طرف اس کا دھیان ہی نہ جائے اور یہ نعمت اس کو مستقل طور پر عطا کر دے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وهو یولی الصالحین (وہ صالحین کا ولی بناتا ہے) لیکن ولی چاہے جتنے بھی بلند مقام کو پہنچ جائے نبی علیہ السلام کے مقام کو نہیں پہنچتا اور نہ ہی ایسا کسی کا عقیدہ ہونا چاہیے اور نہ ہی ولی کو معصوم کہنا چاہیے بلکہ یہ کہہ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل سے برائی سے محفوظ فرما کر ہر لمحہ نیکی کی توفیق بخش دی صوفی کرام سے کرامت صادر ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ وہ مخلوق میں اپنی برائی کا اختیار کرتے ہیں بلکہ اس سے مقصود لوگوں کی اصلاح احوال ہے تا کہ لوگ یہ جان سکیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے بندہ محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیسے کیسے اعلیٰ وصف اسے عطا فرما دیتا ہے موجودہ دور ہی نہیں ہر دور میں جاہل اور تارک دین لوگوں نے شعبہ بازی سے بہت سے لوگوں کو نماز روزہ سے دور کیا ان سے پوچھا جاتا نماز کہتے اندر ہی قائم ہے پوچھا جاتا روزہ کہتے روز اول سے ہی روزہ سے ہیں یعنی ہمارا یہ کھانا یہاں محض زندہ رہنے کے لیے ہے حالانکہ سارے انسان ہی کھانا زندہ رہنے کے لیے کھاتے ہیں پوچھا جاتا داڑھی کہتے اندر ہی رکھی ہوئی ہے اور پوچھا جاتا یہ بھنگ اور دیگر نشہ آور اشیاء کیوں استعمال کرتے ہو تو جواب دیتے دیدار میں سرمست رہنے کے لیے ایسے لوگوں کی وجہ سے بے شمار لوگ حق سے دور گمراہی میں بھٹکتے رہ جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے معاملات دیکھ کر خود ہی سوچو کیا یہ حیر ہیں یا گمراہ ہیں ان لوگوں کا تعلق ہی طریقت سے کیا ہے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کوئی ہوا میں اڑے چلتے پانی پر مصلیٰ بچھا کر نماز ادا کرے اگر شریعت میں

ثابت قدم نہیں تو اس کی بیعت جائز نہیں۔ حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے جو خلاف شرع امور میں گرفتار ہوئی نہیں ہو سکتا۔ عرض کیا گیا حضرت ایسے لوگوں کی وجہ سے اہل طریقت کو بدنام کیا جا رہا ہے جواب میں فرمایا نہیں جیسا تمہارا یہ خیال انتہائی کمزور اور ناقص ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقام عزت تک جا پہنچے نہ انہیں بدنام کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کی عزت میں کمی آسکتی ہے کیونکہ حق کو کوئی چیز نہ مٹا سکتی ہے اور نہ ہی جھٹلا سکتی ہے یعنی ہر دور میں ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے سچے لوگوں کے نام پر نفس پرستی میں زندگی بسر کی فسوس ان کے ان معاملات پر یہاں ایک مثال بتاتا ہوں کہ اورنگزیب عالمگیر کو ایک بہر ویلا دھوکا دینا چاہتا تھا لیکن بہر روپ میں ہی اورنگزیب اسے پہچان لیتا اس نے بڑے بھیس بدلے لیکن کامیاب نہ ہو سکا انعام کے شوق اور بار بار نا کام ہونے کی وجہ سے وہ بہر ویلا کافی پریشان تھا آخر اس نے آبادی سے دور پہاڑوں پر دو بیٹا نہ لباس میں بیٹھنے کی ترکیب سوچی وہ جا کر بیٹھ گیا آہستہ آہستہ لوگوں کو خبر ہونے لگی کہ فلاں جگہ ایک درویش بیٹھا ہے لوگ ملنے آتے تو وہ توجہ نہ کرتا کچھ دینا چاہتے تو قبول نہ کرتا آخر ایک روز بادشاہ کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچ گئی وہ شرف زیارت کے لیے آیا قدم ہوسی کی لیکن اس نے بادشاہ کی طرف کوئی توجہ نہ کی بادشاہ نے کہا کہ اتنے گاؤں آپ کی عذر کرتا ہوں لیکن اس نے کہا ہمیں تیری دولت و زمین کی حاجت نہیں بس تو یہاں سے جا ہمیں یا دالہی سے غافل نہ کر بادشاہ چلا گیا اگلے روز وہ بہر ویلا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا بادشاہ میرا انعام بادشاہ نے کہا تم نے مجھے دھوکا تو دیا نہیں انعام کس بات کا اس نے کہا بادشاہ کل میں ہی تو بزرگ بن کر بیٹھا ہوا تھا بادشاہ نے حیرت زدہ ہو کر کہا ارے میں تو تمہیں بالکل ہی نہ پہچان سکا لیکن جب کل میں تمہیں اتنے گاؤں دے رہا تھا تو تم نے قبول نہ کیے لیکن آج چند سکوں کے لیے آگئے

ہو اس پر بہرہ و سہ نے کہا بادشاہ وہ سچے لوگوں کا لباس تھا اور سچے لوگوں کے لباس میں دھوکہ نہیں دینا چاہیے مال و دولت تو آنے جانے والی شے ہے تمہاری طرف سے ملنے والے چند سکے حلال طریقہ سے تو ہوں گے اس پر بادشاہ بہت متاثر ہوا کاش لوگ بہرہ و سہ کی اس بات سے عبرت پکڑ لیں فرمایا بعض لوگ کاروباری معاملات کے سلسلہ میں عال اور جادو ٹونہ والے لوگوں کے پاس آتے جاتے ہیں بس اسی جہ سے شعبدہ بازی پیری مریدی میں بدل جاتی ہے لالچ و زہل و رسوا کر دیتا ہے۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اولیاء اللہ سے کلمات کے طالب نہ بنو کیونکہ نبیوں سے معجزات کے طالب کاغریا مشرک ہی ہوتا کرتے تھے کبھی کسی مومن نے نہیں کہا کہ نبی علیہ السلام کوئی معجزہ دکھائیے اسی طرح تم بھی اللہ کی خاطر ان لوگوں کے پاس جاؤ گے تو بڑی سعادتیں نصیب ہوں گی۔ میرے مرشد حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے جام صاحب میرا دل چاہتا ہے میری آنکھوں کے سامنے تیرا سلسلہ چلے مگر میں تو ہاتھ جوڑ کر عرض کر دیا کرتا کہ میں تو آپ کے ہاتھ مبارک پر لوگوں کو بیعت کرانا اپنی کامیابی سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں اس دور میں اللہ کی بڑی نعمت ہیں اس پر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تم میں کسی چیز کی کمی نہیں تم چاہو تو بیعت کا سلسلہ شروع کر دو انہوں نے جس وقت مجھے اجازت و خلافت سے نوازا تھا تو خاص اپنی استعمال شدہ دستار عنایت فرمائی تھی اللہ کا شکر کہ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ پر راضی تھے سلوک و مراقبات بہت جلد طے کرائے اور اس قدر کمالات باطنی مجھے نصیب ہوئے کہ جن کا ذکر تمہارے سامنے کرنا ضروری نہیں ہے۔ پھر فرمایا آج کافی گفتگو ہوئی اللہ تم سب کا بھلا کرے قدم قدم پر کامیابیاں تمہیں نصیب ہوں اللہ اور اس کے پیاروں کا ذکر تمہارے ساتھ کرنے کا موقع ملا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے چادر اوڑھ لی اور تھوڑی دیر آرام

فرمانے لگے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ آٹھویں مجلس ﴾

ایک روز قدم پوسی کی دولت نصیب ہوئی تو فرمایا میرے لیے دعا کرتے ہو عرض کیا حضرت دعا تو آپ سے کرانے آتے ہیں ہم کیسے آپ کے لیے دعا کر سکتے ہیں فرمایا مریدین کو اپنے پیشوا کے لیے بھی دعا کرنا چاہیے تاکہ ان کو برکتیں نصیب ہوں مرشد کی زیادہ محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو اور اس محبت کی بدولت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی روح اس کی طرف زیادہ متوجہ ہو جو اپنے مرشد کی طرف زیادہ رجوع کرے پھر عرض کیا گیا حضرت فلاں فلاں بھائیوں نے دعا کے لیے عرض کیا تھا فرمایا ہر روز ان کے لیے دعا کرتا ہوں عرض کیا ان کا خیال ہے کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد بھی ہیں یا نہیں اس بات پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ ایک دم اٹھ بیٹھے اور آنکھ سے آنسو چھلک پڑا پھر جوش میں آکر جتنے پیر بھائی تھے ان کے نام گنوا دیے اور فرمایا سب کے لیے دعا کرتا ہوں کسی کو نہیں بھولا جہاں کہیں ہوتے ہیں میری توجہ میں رہتے ہیں پھر فرمایا میرے پیر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے وہ پیر پیر نہیں جو ہزار میل پر بیٹھے ہوئے مرید کی کفالت نہ کر سکے فرمایا میرے ایک پیر بھائی حافظ محمد انور تاجا تھے وہ بہاولپور کے بلائینڈ سکول میں رہتے تھے ایک رات تہجد کی نماز کے لیے بیدار ہوئے تو سکول میں پانی نہ تھا سکول سے کچھ دور پانی کی طلب میں گئے راستے میں جھاڑیاں وغیرہ تھیں اچانک ایک سانپ ان کے بازو پر آ پڑا انہوں نے فوراً اس سانپ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر دوڑ بھینک دیا اور بچ جانے پر اللہ کا شکر ادا کیا جب وہ ایک دن بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا

باپو! سانپ وغیرہ کے نکلنے کا موسم ہے رات کو نماز تہجد کے لیے پانی کا انتظام کر کے سویا کرو ہمارے بھائی حافظ انور اس بات کو سن کر تیراں رہ گئے کیونکہ انہوں نے اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا تھا ہمارے بھائی سلیم جاموی صاحب جس وقت تاشقند حصول تعلیم کے لیے گئے تو وہ کہتے ہیں وہاں ماحول بہت ہی نازبا تھا شراب و دیگر بری عادات عام تھیں اس نازک مرحلے میں شیخ جام خضر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی بے پناہ عنایات شام حال رہیں اور میں اس ماحول سے محفوظ چند سال بعد واپس آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے اے اللہ تو میرے دل کو اپنے فضل سے ہدایت کی راہ پر چلنے والا بنا نکالتا جاؤ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے پروردگار اگر بخشش ہو تو سب کو بخش دو ورنہ تیرا کون سا بندہ ہے کہ جس نے گناہ نہ کیا ہو فرمایا میں اپنے آپ کو ہر وقت قصور وار سمجھتے رہا اور عجز و انکساری سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہا اس سے خود مصیبت طلب نہ کرو بلکہ اس سے اس کا فضل طلب کرو اور برائیوں کی معافی مانگتے رہو کیونکہ ہم اس کی بندگی کا حق ادا نہیں کر سکتے پھر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے اللہ ہم تیری بندگی کا حق ادا نہیں کر سکتے جب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے تو ہماری کیا حیثیت رہ جاتی ہے حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر اگر کوئی ان کا مرید یا طالب آتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے وسیلہ سے دعا فرمایا کرتے ایک دن ان کے گھر کتا آیا انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی اے مولا! میں کون ہوتا ہوں کہ تیری بارگاہ میں تیرے مقبول بندوں کو وسیلہ بناؤں تو اس مخلوق کے صدقے مجھ پر کرم کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ نویں مجلس ﴾

ایک روز سفر مدینہ کی توفیق نصیب ہوئی تو قدم بوسی کے لیے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اجازت بھی نصیب ہو جائے اور ساتھ ہی آداب مدینہ کے متعلق بھی کچھ دریافت کر لیا جائے سفر بے کار نہ رہے سردی کے موسم میں بعد نماز مغرب آستانہ پر پہنچے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فوراً ہی تشریف لے آئے اور فرمایا آگئے مدینہ کے مسافر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے الفاظ سنتے ہی آنکھوں سے ایمان افروز آنسو برسنے لگے اور عرض کیا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کا اثر ورنہ یہ کما اس قابل کہاں تھا کچھ بچوں سے لکڑیاں جلانے کے لیے فرمایا انہوں نے آگ جلاتا چاہی تو لکڑیاں گیلی ہونے کی وجہ سے آگ جلدی نہ لگی ہر طرف کرے میں دھواں ہی دھواں ہو گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے بھی اس دھوئیں کی وجہ سے پانی بہنے لگا ہماری بھی ایسی ہی حالت ہو گئی تھوڑی دیر بعد آگ جل پڑی پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس کو سرکارِ مٹلی اللہ علیہ دیکھ دلم بلائیں اسے ہم کون روکنے والے ہوتے ہیں میں 1966ء سے لے کر 1979ء تک مسلسل سعادت رُج کے لیے اپنے چند بھائیوں کے ہمراہ جاتا رہا ہوں کبھی کبھی اقرباء میں سے بھی کچھ شامل ہو جایا کرتے اور کئی بار عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوتی رہی اس دوران حضرت پیر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا جاتا یہ ہر سال چلے جاتے ہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بلائیں اسے میں کیسے روک سکتا ہوں کتوے کو مالک اگر محبت سے بلائے تو کتوہ دم بٹاتا ہوا مالک کی طرف کیوں نہ جائے جام صاحب مقبول بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں بے پناہ عنایات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان کے شامل حال ہیں پھر ارشاد فرمایا جب مدینہ شریف جاؤ تو ادب کا خاص خیال رکھنا اونچی آواز میں کلام نہ کرنا وہاں

کے لوگوں کا ادب کرنا فضول کوئی سے گریز کرنا وہاں گرد و غبار اڑے تو منہ مت ڈھانپنا اسے سر پر چہرہ پر پڑنے دینا وہ شفاء ہے اس شہر کی کنکریاں پاؤں میں چھیں تو آف تک نہ کرنا اس میں بھی امتی کے لیے برکتیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا مدینہ میرے امتی کے گناہوں کو جلانے والی بھٹی ہے جو اخلاص کے ساتھ آتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں فرمایا ہر صحابی رضی اللہ عنہ اور صالحین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے مدینہ شریف کا ادب و احترام ملحوظ رکھا اور بے پناہ مراتب پائے پھر اشک بار ہو گئے اور فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پیارے شہر میں امتی پہنچتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنی رحمت کی چادر تلے لے لیتے ہیں اور جب امتی رخصت ہوتا ہے تو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرماتے ہیں اور اللہ سے اس پر فضل و کرم کی دعا فرماتے ہیں بس مدینہ دیکھ لیمایا ہی بڑی نعمت ہے زندگی کا ہر انعام ہے پس اس نعمت کو ضرور پاؤ میرے بار و کریم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک میرے بھائی حافظ نور احمد حج پر جانے کے لیے اجازت طلب کرنے آیا تو حضرت نے اسے دیکھتے ہی اپنے پاس بیٹھے ایک شخص سے فرمایا بابو نیکس ارادہ ہو جائے تو اجازت نہ مانگو دعاؤں کی بھی ضرورت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی کرم فرماتے ہیں ہاں البتہ اگر استطاعت نہ ہو تو پھر دعا کرالینا چاہیے تاکہ کوئی وسیلہ بن جائے اس کے بعد جو آگ جلائی تھی وہ بجھ گئی ساری لکڑیاں جل کر راکھ بن گئیں تھیں فرمایا دیکھا ان لکڑیوں کی طرف جب گیلی تھیں تو جلنے کا نام نہیں بنتیں تھیں جب جل پڑیں تو کس قدر تیز آگ جلی ہمیں سردی کے موسم میں بھی گرمی محسوس ہونے لگی تھی اب راکھ بن گئی ہیں سارا معاملہ سرد ہو گیا بس اسی طرح جب کوئی شخص بہت زیادہ عرصہ خدا سے دور رہتا ہے تو اس کو تو بہ کے لیے ان گیلی لکڑیوں کی طرح انتظار کرنا پڑتا ہے وہ بہت روتا ہے لیکن دل پوری طرح حق کو قبول نہیں کرتا لیکن جس

طرح تھوڑی سی کوشش کے بعد لکڑیوں کو آگ نے پکڑ لیا اسی طرح اس کی کوشش بھی دل میں حق تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی آگ نے جب عروج پکڑا تو اس کی مثال اس جوان سالک کی سی ہے جو سراپ کو منزل سمجھ کر اپنی قوت و توانائی اور کشف و تصرف کو روحانیت کا عروج سمجھتا ہے حالانکہ وہ مقام نہیں ہوتا بلکہ مقام تو وہ ہوتا ہے جب وہ اس کی محبت میں جل کر راکھ ہو جائے فنا ہو جائے اور پھر حق تعالیٰ اس راکھ کوئی اور نہ ختم ہونے والی زندگی عطا کر دے پھر فرمایا اس آگ سے دوسری مثال تم یہ بھی لے سکتے ہو کہ جب لکڑیاں گیلی تھیں ان کو آگ نے نہیں پکڑا تھا تو ان سے پانی بہہ رہا تھا یہ مثال انسان کی دنیا میں آمد کی ہے روتا ہوا آتا ہے جب آگ لکڑیوں کو لگی تو بہت زیادہ عروج پکڑا اسی طرح انسان بچپن سے جب جوانی میں پہنچتا ہے تو بہت فخر و مازا پٹی قابیلیتوں پر کرتا ہے لیکن پھر اسی طرح جس طرح لکڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں انسان کی جوانی بڑھاپے میں بدل جاتی ہے پھر وہ مر جاتا ہے اب جس طرح یہ راکھ ہمارے کام کی نہیں رہی اسے باہر پھینک دیں گے دنیا مالے بھی اس انسان کو اپنے کام کا نہ سمجھ کر فن کر دیں گے آؤ عہد کریں میں اور تم اپنی زندگی کو ضائع کرنے کی بجائے حقوق کی خدمت اور دین اسلام کی سچی محبت میں قربان کر دیں تاکہ خدا ہماری راکھ کو زندگی بخش دے اور پھر فرمادے کہ خیر دار اسے مردہ نہ کہتا یہ ہماری محبت میں قربان ہوا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ اند تشریف لے گئے اگلے روز جب صبح تشریف لائے تو بہت شفقت فرمائی اس مبارک سفر پر جانے کی وجہ سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اچھائی خوش و خرم تھے بار بار خوشی سے آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے مجھے اس روز زندگی پہلی بار زندگی محسوس ہوئی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں پر بوسہ دیا انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ کندھوں پر پھیرا اور رخصت کر دیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

دسویں مجلس

ایک روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی تو مقامات اولیاء پر گھنگو فرما رہے تھے عرض کیا حضرت صوفیاء کرام کی بعض باتیں کافی عجیب و غریب ہوتی ہیں جن تک رسائی عام انسان کی نہیں ہو سکتی تو جواب میں فرمایا بیٹا ان حضرات کی کوئی بھی بات عجیب و غریب نہیں ہوتی بلکہ لوگ اس مرتبہ تک نہیں پہنچے ہوتے جس مرتبہ کی بات وہ اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں اسی لیے تو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بزرگ جو کہتا ہے وہ کرو جو وہ کرتا ہے وہ نہ کرو کیونکہ بزرگ کا اپنا مقام و مرتبہ ہوتا ہے جس پر وہ ایک مدت کے بعد پہنچتا ہے ویسے بھی کتابوں میں بعض لوگوں نے وہ باتیں ظاہر کر دی ہیں جن کے ظاہر نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس وجہ سے بہت سے لوگوں کو وحشیانہ الجھن کا شکار ہونا پڑا ہے اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ شاید ان کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہ ہو ویسے بھی جہاں عام انسان کی سوچ کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے ولی کی ابتداء ہوتی ہے حضرت داتا گلی بخشہ رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لائے جہاں آج کل ان کا مزار ہے وہاں حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ اعتکاف بھی موجود ہے اس کے مشرقی جانب ایک کتبہ نصب ہے جس پر وہ بات جو میں ابھی تمہیں بتانے لگا ہوں مختصر درج ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و عادات سے بہت سے لوگوں نے ہدایت پائی لوگوں کے دلوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ادب و احترام پیدا ہونے لگا اور وہ آپ کے گرویدہ ہو گئے کسی لوگوں نے جہالت کی وجہ سے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد کی تعمیر فرما چکے تو اعتراض اٹھایا کہ مسجد قبلہ کے صحیح رخ نہیں بنائی گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امامت فرمانے سے قبل فرمایا تم ہمارے پیچھے نماز ادا کرو قبلہ کا رخ خود بخود ثابت ہو جائے گا چنانچہ دوران نمازی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نمازیوں کو قبلہ دکھایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے برسرِ سر جب یا ساریہ الجبل فرمایا تھا تو اس وقت بھی بہت سے لوگوں کو سمجھ نہ آئی کہ کیا معاملہ ہے سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جنہوں نے لوگوں سے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان میں حکمت ہے بلقیس اپنے تخت کو سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پا کر حیرت زدہ رہ گئی کیونکہ اسے خبر تھی کہ جادو کے اثر سے اتنی جلدی اسے یہاں نہیں لایا جاسکتا یہ ایک ولی آصف بر خیار رحمۃ اللہ علیہ کا کمال و کرامت تھی روحانیت جادو نے استدراج سے بالاتر ہے جسے اس وقت تک نہیں سمجھا جاسکتا جب تک قلب کا آئینہ معرفت الہی کی طلب میں ہر غیر کی محبت سے صاف و شفاف نہیں ہو جاتا میں کئی بار حضرت بارہ سالیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دیتا تو دل کی باتیں اور سارے معاملات بغیر دریافت کیے ظاہر کر دیتے ابتدائے حال میں ان سے دریافت کرتا تو فرمایا کرتے تمہارا طریقہ کی راہ میں قدم بٹانے کے لیے ایسا کرتے ہیں یہ اس راہ کی معمولی باتیں ہیں حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ کشف و کرامت ولایت کا ستارہاں درجہ ہے کئی ولی اس مقام پر فہم جاتے ہیں اور ترقی نہیں کرتے حالانکہ اس سے آگے 83 درجے ابھی باقی ہوتے ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ لوگ ان کے اعلیٰ مقام کا امتحان لینے کے لیے ایک زندہ آدمی کو چار پائی پر اٹھا کر جنازہ کی صورت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا اس کا جنازہ پڑھا دیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ تکبیریں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی لوگوں نے اعتراض اٹھایا کہ پہلی بات تو یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ولی ہی نہیں ہیں کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ جنازہ زندہ کا پڑھایا جاتا ہے یا مردہ کا دوسری بات یہ کہ آپ نے نماز میں پانچ تکبیریں پڑھیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے پہلی تکبیر میں زندہ کو ذبح کیا اور باقی چاروں تکبیریں اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کہیں جب لوگوں نے اس شخص کے چہرے سے چادر ہٹا کر دیکھا تو وہ مر چکا تھا ایک مرتبہ ایک جوان درویشوں کی صورت فرقہ پہنے حضرت عبدالخالق غجدوانی

رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت معرفت پر کلام فرما رہے تھے وہ نوجوان چپکے سے ایک کونے میں بیٹھ گیا پھر کچھ دیر بعد کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ حضور مٹٰی اللہ علیہ دیکھ دیکھ نے فرمایا سز مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس حدیث کا سر کیا ہے اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا راز یہ ہے کہ تو زنا توڑ دے اور ایمان لا اس جوان نے کہا نہیں نہیں میرے پاس زنا کہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خام سے فرمایا اس کا خرق اٹھاؤ جب خرق اٹھایا تو نیچے سے زنا ظاہر ہو گیا اس نوجوان نے اسی وقت زنا توڑ دیا اور ایمان لے آیا پھر حضرت عبدالخالق عجد وافی رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین سے فرمایا آؤ جس طرح اس نوجوان نے زنا توڑ کر اسلام قبول کر لیا ہم بھی اپنی ناجائز خواہشات کے بت توڑ کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اس کے ہو جائیں اس کے بعد شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں ساون کی طرح برسنے لگیں اور فرمانے لگے آج ایسی وقت ہے مسلمانوں پر خواہشات کے بت توڑنے کی بجائے اہل حق سے جڑے تعلق توڑنے کی کوششوں میں مصروف ہیں آؤ اللہ سے دعا کریں گریہ کے عالم میں کہ اللہ ان صالحین کا دامن نہ چھڑائے ہمارا خاتمہ ان صالحین کرام کے نقش قدم پر ہو پھر ایک بنگلی بندھ گئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ اسی حالت میں کافی دیر مغموں رہے پھر لیٹ گئے اذان پر ہم مسجد میں داخل ہو گئے نماز پڑھ کر واپس پلٹے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے جا چکے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

﴿ گیارہویں مجلس ﴾

ایک روز قدم پوسی کی سعادت نصیب ہوئی تو فرمایا گھر سے چلتے ہوئے نیت کر لیا کرو کہ اللہ کی خاطر اللہ کے بندے سے ملاقات کے لیے چاہوں کیونکہ حدیث پاک میں ارشاد ہے جو ایک دوسرے کو اللہ کی خاطر ملتے ہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کی مغفرت فرمادیتا ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ حملوں کا دار بعد از نیت پر ہے کسی نے سوال کیا حضرت زندگی کے بعض معاملات میں اللہ کی نافرمانی ہو جاتی ہے لیکن انسان کا ارادہ نہیں ہوتا کہ وہ نافرمانی کرے اس کی خبر بعد میں ہو تو کیا اس کا گناہ اس کے ذمے ہے یا کبھی کبھی ایسے ہوتا ہے کہ انسان کسی مجبوری کے پیش نظر کوئی ایسا کام کر لیتا ہے جس میں مقصود اللہ کی نافرمانی نہیں ہوتی لیکن وہ کام آتا اللہ کی نافرمانی کے ذمے میں ہے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری قربانی کا، زکوٰۃ کا اور صدقہ و خیرات کا کچھ بھی ہم تک نہیں پہنچتا کیونکہ یہ سب کچھ تو تم آپس میں تقسیم کر لیتے ہو ہم تک تمہارا خلوص اور نیت پہنچتی ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے پر بڑی اذیتیں دی گئیں ایک روز انہیں پانی میں اس قدر غوطے دیے گئے کہ کفار جو ان سے کہلوانا چاہتے تھے کہلوا لیا یعنی اسلام چھوڑنے کے لیے باتیں کہلوائیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد انہوں نے چھوڑ دیا کچھ دیر بعد جب ان کے ہوش و حواس درست ہوئے تو انہیں اپنے ان الفاظ پر پشیمانی ہوئی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا ماتر ایمان کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمار رضی اللہ عنہ اپنے دل کی کیفیت بتلاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دیکھ دیکھ اسلام پر قائم ہوں اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزیز ہیں اس دوران آیت نازل ہوئی اے میرے محبوب ﷺ کفار اگر جبراً کسی

سے اس کا دین چھڑانے کے لیے کچھ کہلا لیں تو کوئی بات نہیں اگر ہمارے اس بندے کا دل دین پر قائم ہے اس سے مواخذہ نہیں کیا جائے گا اس سے یہ ثابت ہوا کہ نیت کی درستگی مقبولیت کا نتیجہ ہے پس ہمیشہ نیت درست رکھنے کی کوشش کرو تا کہ ہر عمل میں اخلاص و وقار پیدا ہو اور وہ عمل مقبول بارگاہ بن جائے تم نے وہ حکایت تو سنی ہی ہوگی جس میں ایک بہت ہی گناہ گار شخص تھا اس نے توبہ کی نیکی کی طرف قدم بڑھایا تو موت کا وقت آگیا حضرت عزرائیل علیہ السلام نے جان نکال لی جب اس بندے کے اعمال کا حساب کیا گیا تو وہی ایک قدم جو اس نے حق کی طلب میں خلوص نیت سے بڑھایا تھا مقبول بارگاہ ہو گیا حضرت اچھی نیت کی خبر تو ہو گئی یہ تو ارشاد فرمائیں کہ اخلاص بندے میں کیسے پیدا ہوتا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب انسان کسی بھی نیک عمل میں مشقت اور بوجھ محسوس نہیں کرتا تو سمجھ لے کہ اس میں اخلاص پیدا ہو گیا کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعمال کی مشقتوں سے چھٹکارے کا نام اخلاص ہے اب دیکھو تا بعض بندے نماز ادا کرتے ہیں تو پیچھے اگر کچھ دوست بیٹھے ہیں یا کاروباری معاملہ ہے یا اور کوئی دیگر دنیاوی کام درپیش ہیں تو جلدی جلدی نماز سے پیچھا چھڑاتے ہیں بھلا ایسی نماز کہاں بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے دوسرا یہ ہے کہ جب روزہ رکھا جائے تو اظہاری کے وقت کا انتظار دوپہر سے ہی شروع کر دیتے ہیں حج و عمرہ کی سعادت فحسب ہو تو دنیا کو دکھاتا پھرے اور جب خانہ کعبہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچے تو ٹھیک طرح سے حاضری بھی نہ دے پائے اور جلد واپسی کا بھوت سوار ہو جائے یہ سب باتیں انسان کو اخلاص سے دور کرتی ہیں محض نماز میں کھڑا ہونے روزہ رکھنے اور اتنا لباس کرنا مشقت کے سوا کچھ نہیں لیکن جس بندے کا قلب ایک نماز کے بعد دوسری نماز میں اٹکا ہوا ہے اور منتظر ہے کہ کب اللہ بندے کو یاد کرتا

ہے اور بندہ روزِ کراں کے گھر میں پاک صاف ہو کر حاضری دے جب ماہِ رمضان میں روزہ کا حکم آئے تو ہر ایک چیز جس سے منع کیا گیا رک جائے اور خطاری کے وقت اٹک بہائے کہ تیرا ایک پیارا روزہ رخصت ہو گیا جب ماہِ رمضان کی آخری گھڑیاں آجائیں تو بہت ہی زیادہ آبدیدہ ہو جائے کہ چہ نہیں یہ گھڑیاں آسمندہ نصیب بھی ہوں گی کہ نہیں اس کی آنکھوں کے ساتھ دل بھی کواہی دے رہا ہو جب حج و عمرہ کی سعادت کے لیے جائے تو خیال ہی نہ ہو کہ حقوق کی نظر میں بلند مقام پالوں گا بلکہ اس نعمت پر شکر بجالائے اور اعلیٰ طریقہ سے تیاری کرے اور شکر گزاری کرے کہ ایسی مقدس جگہ پر بلایا جا رہا ہے جو تنگی پریشانی اس سفر کے دوران آئے خندہ پیشانی سے قبول کرنا جائے اور اس عظیم سعادت پر خوش و خرم نظر آئے یہ میرے دیکھنے کی بات ہے کہ ایک شخص نے مدینہ شریف میں یہ شعر پڑھا

مجھے آج ہی پلائے نہ تو مال کل پہ ساقی

کل تک نہ جائے چمک میرا جامِ زندگانی

اس شخص نے یہ شعر چند بار پڑھا اس کے بعد روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گر گیا اور جان خدا کے سپرد کر دی جو کام کرو اللہ کے لیے کرنے کی نیت کرو اور جو عمل کرو جو سمجھ کر کبھی نہ کرو بلکہ ہر نیک عمل کی توفیق اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کرو بڑی برکتیں نصیب ہوں گی اچھا میں دعا کرتا ہوں اللہ میری تمہاری نیت درست کرے اور اعمال میں اخلاص و وفا کی نعمت نصیب ہوتا کہ سرِ حشر آمد و دہ جائے آمین! اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عنایت فرمادی ہم نیت کی درستگی اور اعمال میں مشقتوں سے چھٹکارے کے تصور میں گم اپنے کمروں کو چلے آئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

﴿ بارہویں مجلس ﴾

کچھ عرصہ کے بعد سعادت دیدار نصیب ہوئی تو دیکھا جدا حجاب کے ساتھ ساتھ ایک پچھے پرانے کپڑوں میں لباس شخص بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس کے ساتھ خصوصی شفقت فرما رہے تھے میرے پاس کچھ مٹھائی اور فروٹ تھا جو میں نے پیش کیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو بھی دیا پھر اس کو کھانا کھلایا بعد میں اسے رخصت کر دیا وہ بھی اس وقت جب اس نے اجازت طلب کی پھر متوجہ ہو کر فرمایا کبھی سادہ لباس والے اور میلے کچلے لوگوں سے نفرت نہیں کرنی چاہیے ہو سکتا ہے غذا ان ٹوٹے ٹوٹوں میں ہو پھر اپنے ابتدائے حال کے ایام کا ایک واقعہ سنایا کہ میں ایک مرتبہ حجرہ شاہ مقیم گیا وہاں بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دے کر جب واپس آ رہا تھا تو دیکھا ایک جگہ بغیر داڑھی مونچھوں کے ایک شخص حقہ پی رہا تھا اس کا لباس بھی قدرے میلا تھا میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی جب اس کے پاس سے گزرا تو چند قدموں کے بعد ہی اس کی آواز میرے کانوں میں پڑی کہ فقیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جام صاحب یوں نظر میں چرا کے نہ جائے میں نے حیرانگی میں پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حقہ اٹھا کر ایک طرف چل دیا حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایام جوانی میں میں نے ایک صوفی کو دیکھا اس نے کہا مجھے حلوہ کی طلب ہے میں نے اسے کہا صوفی اور حلوہ پس اس کی زبان پر یہ ورد جاری ہو گیا اور ایک طرف چل دیا ایک شخص اس کے پیچھے گیا وہ شاید ان لوگوں میں دلچسپی رکھتا تھا اس نے دیکھا وہ صوفی جنگل میں پہنچ کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور جان اپنے خالق کے سپرد (صوفی اور حلوہ) کہتے ہوئے کر دی حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس شخص نے آ کر اطلاع دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کر لی کہ آئندہ کسی سے مذاق میں بات نہیں کرنا بے شمار لوگوں کو ایسے

ہی لوگوں کے ذریعے راہ حق نصیب ہوئی ایسے لوگوں نے بڑے لوگوں کے مستقبل کے متعلق ان کے احوال کی خبریں دیں حضرت خواجہ دوست محمد قدس ہادی رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں جب اپنے دوستوں کے ہمراہ حضرت بابا ولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دینے گئے تو راستے میں ایک درویش نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہوگا حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے لوگوں کی تلاش میں ویرانوں، جنگلوں اور گیوں میں پھرا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک قبرستان کے قریب ایک بھدوب دیکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پیچھے پیچھے پھرنے لگے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دیتا پتھر مار کر بھگتا پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پیچھے رہے آخر ایک روز اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صدق دل کی بنا پر خصوصی توجہ سے نوازا بعض لوگ ایسے لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں، طعنے کرتے ہیں انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایک راستے سے گزر رہے تھے تو ایک شخص کو کسی نے لالچ دے کر کہا کہ اس بزرگ کو ڈنڈا مارو اس نے انہیں ڈنڈا مارا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اس نے کہا بابا پیچھے مڑ کر کیوں دیکھتے ہو اللہ کی مرضی تھی تو تمہیں ڈنڈا لگا اگر اللہ کی مرضی نہ ہوتی تو تمہیں ڈنڈا نہیں لگ سکتا تھا اس پر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ڈنڈے کی تکلیف کی وجہ سے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ اس وجہ سے دیکھا کہ اللہ نے اس بدبختی کے لیے کس کا انتخاب کیا ہے پس اللہ تعالیٰ کے ان سادہ لباس لوگوں کا مذاق اڑانا یا انہیں تکلیف دینا بدبختی کی علامت ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے پھر نماز ظہر کا وقت ہو گیا نماز کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج ہمیں رکنا صبح ملاقات ہوگی انشاء اللہ! اگلے روز شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو فرمایا ہمارے شیخ حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ بڑے سادہ لباس میں رہا کرتے تھے ان کو دیکھ کر قطعی احساس نہیں ہوتا تھا کہ اتنی

بلند پایہ شخصیت کے مالک ہیں لیکن اپنے زیر تربیت لوگوں کو جب روحانی منازل طے کراتے تو پھر انہیں خبر ہوتی کہ سادہ لباس میں ملیں یہ ہستی کمالات میں کس بلند مقام پر فائز ہے اور میں نے آج جو تم سے بات کرنا تھی وہ یہ ہے کہ اس راہ میں نسبت کا مضبوط رہنا بہت ضروری ہے جسے نسبت میں کمال حاصل نہیں وہ زندگی کو با کمال نہیں بنا سکتا میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑا کرتے کسی نے پوچھا یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے ہیں تو جواب میں فرمایا جس طرح ان ڈبوں کی نسبت انجن سے ہے تو یہ اسی رفتار سے چل رہے ہیں جس رفتار سے انجن چل رہا ہے اگر ان ڈبوں سے کوئی ڈبہ انجن سے جدا ہو جائے گا تو وہ رک جائے گا میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میرا قدم اپنے مرشد کے پیچھے پیچھا ان کے ساتھ نسبت کی وجہ سے سدا رواں دواں رہے کبھی مجھے ان سے جدا نہ ہونا پڑے اور میں راہ حق کا مسافر رہوں۔ ایک بزرگ میلے کچلے کپڑوں میں ملیں تھے وہ ایک طرف جا رہے تھے ان کے پیچھے ایک نوجوان جوڑا چلا آ رہا تھا جن کی آپس میں بڑی محبت تھی اس بزرگ کو خبر نہ تھی کہ اس کے برابر یہ دونوں پیچھنے والے ہیں۔ وہ جوڈ کرا لٹی میں چل رہے تھے اسی دوران انہوں نے تھوکا تو ان کی تھوک جوان کی محبوبہ پر گر گئی پس اس نے جوش میں آکر اس بزرگ کو مارنا پینٹنا شروع کر دیا جب چلا گیا تو گھر پہنچتے ہی جانے کیا تکلیف ہوئی بڑے اضطراب میں ہٹلا ہو کر مر گیا گھر والے پریشان ہوئے لڑکی سے پوچھا کیا معاملہ ہوا کیا کھایا راستہ میں اس لڑکی نے کہا راستہ میں کوئی ایسی چیز نہیں کھائی کوئی خاص معاملہ بھی نہیں ہوا ہاں البتہ ایک بزرگ تھے انہوں نے لاعلمی میں تھوکا تو وہ تھوک مجھ پر آ پڑی اس نے اس بزرگ کو برا بھلا بھی کہا اور مارا بھیا بھی اس بزرگ نے کوئی بات نہ کی گھر والے اس بزرگ کو تلاش کرنے لگے آخر ڈھونڈنے میں کامیاب ہو

گئے اس بابا سے معافی طلب کی انہوں نے اس لڑکی کی طرف دیکھ کر فرمایا اے لڑکی وہ تیرا رتھا اس نے کہا ہاں فرمایا تیرے اوپر تھوک گری تو تیرے پاؤں کو بہت غصہ آیا اس نے مجھے بہت مارا بھینسا میرا بھی ایک پا رہے جس نے مجھے تکلیف دینے والے کو مار ڈالا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد اشک بار ہو گئے فرمانے لگے اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کی گستاخی سے بچائے اور ان کے حب داروں میں ہمیشہ رکھے تاکہ خدا کی قربت نصیب رہے پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ کو کسی نے مارا بھینسا تو کچھ نہ بولے اور جیل دیے تھوڑی دیر بعد کسی نے کہا یہ تو اللہ کا ولی ہے وہ شخص گھبرا گیا دوڑ کر اس بزرگ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگنے لگا اس پر اس بزرگ نے فرمایا جاؤ میاں جاؤ معافی کس بات کی اس نے کہا میں نے ابھی آپ کو مارا تھا اس بزرگ نے فرمایا ہمیں تیری ماری کیا پرواہ ہے یہ تو میرے رب کی مرضی تھی میں نے اپنے رب کی مرضی کو تسلیم کیا وہ نہ چاہتا تو تیری کیا جرات تھی مجھ پر ہاتھ اٹھانا یہ لوگ خدا سے رشتہ جوڑنے کا عظیم ذریعہ ہیں ان کے ادب و احترام کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھو ان کی فضیلت ہمیشہ تسلیم کرو اور بچہ ان کی گستاخی سے اللہ ہمیں صالحین کرام کے ساتھ مضبوط نسبت رکھنے کی توفیق بخشے اور تادم وصل اس رستے پر گامزن رہیں تمہیں اجازت ہے اللہ تمہارے سفر کو قبول فرمائے اور ان صالحین کرام کے صدقہ سے خیر و برکتیں عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿تیرھویں مجلس﴾

ایک دفعہ نماز عصر کی جماعت کرائی امامت کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم
 قرقر کراپ رہا تھا سلام کے بعد جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمانے کے لیے ہاتھ
 اٹھائے تو پسینہ سے شرابور تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نماز خدا سے ملاقات ہے
 اپنے اپنے شوق اور محبت کے مطابق انسان نماز سے راحت والفت پاتا ہے عرض کیا گیا
 نماز میں خشوع و خضوع پر بہت زور دیا گیا لیکن اپنے ساتھ ساتھ جانے کتنے لوگوں کو
 مختلف شہروں میں مختلف مساجد میں دوران سفر بھی نماز ادا کرتے دیکھا لیکن اس کی
 مثال تقریباً نہ دیکھنے کے برابر رہی اور کبھی کسی شخص کو نماز میں دیکھا بھی تو روتے ہوئے
 اور مسائل کی رو سے آواز نہیں نکلتا چاہیے کہ دوسرا سننے ذرا خشوع و خضوع کی اہمیت کو
 واضح فرما دیجیے اور ساتھ ساتھ نماز ہم کیا سمجھ کر پڑھیں جواب میں فرمایا دیکھو چنا
 عبادات میں افضل ترین چیز یہی نماز ہے جسے قائم کر لینے سے ایک ایمان والے کو بڑی
 برکتیں نصیب ہوتی ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے قبل ہجر کی نماز
 ادا فرمائی تھی کسی نے عرض کیا حضرت طبیعت کیسی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا
 ۴ رکعت نماز ادا کر لی خدا کا شکر ہے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کو
 تین بار پڑھا کیونکہ ادائیگی نماز کے بعد وہ بیہوش ہو جاتے تھے جب بیہوش آتا تو پھر نماز
 ادا کر لیتے پھر انہوں نے وصال فرمایا حضرت بہل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ
 سچے کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اسے نماز کے
 لیے ابھارتا ہے جب وہ سویا ہوتا ہے تو اسے بیدار کرتا ہے بے شمار اولیاءِ عمر کے آخری
 ایام میں بیمار ہو جاتے ان پر بیہوشی غالب آجاتی تو ٹھیک نماز کے وقت انہیں ہوش آجاتا
 نماز ادا فرما کر پھر بیہوش ہو جاتے (خود پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ)

کے آخری سال اسی کیفیت میں رہے ہم کبھی ملاقات کے لیے آتے تو کوئی بات نہ ہوتی آپ رحمۃ اللہ علیہ بیہوش چارپائی پر پڑے رہے لیکن عین نماز کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیہوش آنا نماز ادا فرمانے کے بعد پھر بیہوش ہو جاتے ایک بار میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بدن کو چھو کر دیکھا تو ایسے لگا کہ جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بدن میں جان ہی نہ تھی (نماز کے متعلق بڑے بڑے لوگوں نے اپنی اپنی فہم کے مطابق گفتگو کی تمہیں ان باتوں میں سب سے اہم بات پر توجہ رکھنے کے سوا کسی اور بات سے ذہن کو الجھن سے بچانا ہے اور وہ بات یہ ہے کہ تم نماز کو اللہ کا حکم سمجھ کر ادا کرو جب تم نماز کو اللہ کا حکم سمجھ کر ادا کرو گے تو تم پر اپنی اوقات اور خدا کی بڑائی واضح ہو جائے گی پھر تمہارے پاس عجز و انکساری کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا جس سے تم اپنے خالق کو پکار سکو جب بھی اذان کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے گی تو تمہارے دل سے آواز آئے گی اللہ نے بندے کو یاد کیا بندہ اپنے رب کی طرف خوشی خوشی جائے بر بوجھ اور مشقت سے آزاد ہو کر پھر وضو کرے دوران وضو ہر عضو کو پاک کرتا جائے اور ساتھ توبہ کرتا جائے کہ اے مولا جو گناہ بھی بھلی نماز سے لے کر اب تک اس عضو کے ساتھ ہوا معاف فرما بے شک اللہ پاک صاف رہنے والوں اور توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اس کے بعد اس کا پسندیدہ ہو کر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے ہر خیال اور دنیا کی خواہش سے آزاد ہو کر معراج شریف کا واقعہ نمازی تو ہے جب رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ بانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو سدرۃ المنتقی جہاں جبرائیل علیہ السلام کی حد ہوئی اور آگے کیلے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اس دوران کون سی چیز ہے جو خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آشکار نہیں کی کائنات کی برائے کو دیکھا انبیاء و رسل ملے لیکن رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز سے دل نہ لگایا اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی

مثال مسازاغ لبصرو ماطغنی سے دی یہاں تک کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم جب جبرائیل علیہ السلام کو چھوڑ کر آگے بڑھے تو یہ خیال تک نہ آیا کہ کیا دیکھ کر آیا ہوں خدا سے ملاقات کے شوق کے سوا دل میں کچھ نہ تھا اور پھر وہاں راز و نیاز کے ساتھ نماز اللہ نے تحفہ کی صورت عنایت فرمائی اور پانچ نمازوں کا حکم جاری کر دیا جس میں سے ایک ہی نماز ترک کرنے پر کفر ہو جاتا ہے اب اس واقعہ سے ذرا اچھی طرح سمجھ لو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے پیغام دیا گیا ہے کہ اللہ نے یا فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ملنے چل پڑے (کسی کو یہ پیغام نہیں دیا کہ میں فلاں جگہ جا رہا ہوں) جب خدا سے ملاقات ہوئی تو شوق میں عرض کیا مولا مجھے واپس نہ بھیج تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو واپس بھیجا جائے گا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے شریعت قائم ہو اور جو کچھ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے دوسرے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے فیض یاب ہوں پس جب انسان نماز کے لیے جائے تو خالص اللہ کے لیے جائے اور کوئی چیز یا دندہ کھے جب تک طبیعت اس نعمت کو نہیں پالیتی نماز میں روحانی لذت نصیب نہیں ہو سکتی تم اس بات پر غور کرو کہ تم اگر مجھ سے ملنے آؤ لیکن میری بجائے دوسرے لوگوں سے ملاقات کر کے واپس چلے جاؤ تو کیا تم یہ بات کسی سے کہہ سکتے ہو کہ مجھ سے ملاقات کر کے آئے ہو عرض کیا نہیں حضرت فرمایا اسی طرح بندہ نماز کی ادائیگی کے لیے نماز میں خیالات دنیا میں الجھا رہے اور واپس پلٹ کر لوگوں سے کہتا پھرے کہ میں نماز ادا کر کے آ گیا اس غفلت سے جب تک نجات نہیں ملتی اس وقت تک خشوع و خضوع کے جھوکے قلب کی دنیا کو نہیں مہکا سکتے اللہ سے محبت و ملاقات کا شوق طبیعت پر غالب کرنے سے خشوع و خضوع نصیب ہوتا ہے اس وقت انسان کی طبیعت بڑی مست و بے خود ہو جاتی ہے رسول عربی صلی

اللہ عز و جل حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے اے بلال رضی اللہ عنہ اذان دو اور ہماری راحت کا بندوبست کرو اب کوئی اگر اذان سن کر یہ کہے کہ اود نماز کا وقت ہو گیا یہ ایک قسم کی حیرانگی ہے تیاری نہیں یہ جو نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایمان والے پر پانچ نمازیں فرض ہیں جب تک وہ زندہ رہے وہ ہر وقت اس بات کے لیے تیار رہے متوجہ رہے کہ اذان کے ہوتے ہی خوشی خوشی مسجد کی طرف چلے دل میں اس خیال کے ساتھ کہ آگیا وقت اس خوش قسمتی کا کہ اپنے خالق سے خصوصی ملاقات ہوگی اس سے چپکے چپکے باتیں کروں گا اس کی بارگاہ میں ادھر ادھر نہ دیکھوں گا بلکہ جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے دوران نگاہ رکھنے کا (قیام رکوع و سجود کے دوران) حکم دیا رکھوں گے (کیونکہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہوں کی تعریف میں جو اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے نہ ادھر دیکھا نہ ادھر دیکھا بلکہ جو دکھایا گیا نظر وہی دیکھا) پس اس کیفیت کا نام خشوع و خضوع ہے نماز تک پہنچے پہنچے آنکھیں پر ہم اور بدن اپنے اختیار سے ریگانہ ہو کر خالق و مالک کی محبت میں سرشار ہو جائے اور روحانیت کی ساری نعمتیں اسی ایک حکم کی تعمیل میں اکٹھی ہو کر انسان کے دامن میں سمٹ آتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ”نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے“ اس لیے کہ نماز میں اللہ کا دیدار ہوتا ہے اللہ تمہیں مجھے نماز کی ادائگی اچھے طریقے سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنا خصوصی فضل و کرم ہمارے شامل حال فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں فرمائے۔ آمین!

﴿ چوہویں مجلس ﴾

شدید گرمی کے موسم میں ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو درشتوں کے نیچے چارپائی پر تشریف فرما تھے چند پیر بھائی اور بھی دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے تھے تھوڑی دیر کے بعد سلسلہ گھنگو پٹا تو عرض کیا حضرت گناہوں سے چھٹکارا کس صورت میں سکتا ہے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے عرض کیا بات کی سمجھ نہیں آئی فرمایا جب آدمی جیتے جی خود کو مردہ تصور کر لے یا زندوں میں مردہ بن کر نہیں رہتا اس وقت تک کامیابی نصیب نہیں ہوتی کیونکہ ماحول کی آلودگی ہر لمحہ انسان کو خراب کرنے کی کوشش میں رہتی ہے آدمی جب تک برے ماحول سے خود کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا تو برائی ہونے کا امکان روشن رہتا ہے بری صحبت میں رہنے سے خیالات بھی برے ہو جاتے ہیں ہر وقت برے کاموں کے کرنے کی بھیڑ دماغ میں رہتی ہے جب آدمی برا ماحول ترک کر دیتا ہے تو خیالات سنجیدہ اور شریف ہو جاتے ہیں اور کبھی بھولے سے بھی برائی کا تصور نہیں رہتا صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شخصیت کی بلندی اور کردار کی خوبصورتی کائنات کی محبوب ترین ہستی کی پیاری اور عظیم صحبت ہے جس میں رہ کر ان کے خیالات روحانی ترقی کی منازل طے کرتے تھے جب کبھی وہ حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر میں دور ہوتے تو ان کے خیالات میں یا سوچ میں ہلکا بھلکا تصادم رونما ہوتا تو اس سے بھی ان کی نسبت خدا اور رسول مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور زیادہ مضبوط ہو جاتی وہ اس بات پر کہ حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے سے برا خیال قریب نہیں آتا تھا بے شک ہماری زندگیوں کے بے مثال ہونے کا وسیلہ حضرت محمد مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے جب صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو حضور مٹلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری صحبت نصیب نہ رہی تو بے شمار واقعات ایسے رونما ہوئے جن پر گھنگو مناسب نہیں لگتی بس خلفائے راشدین

کے بعد تو انتہا درجے کے معاملات بگڑے اور کائنات کی محبوب اور پیاری ہستی کی آنکھوں کے نور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت بھی کلمہ کو لوگوں کے ہاتھوں ہو گئی حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کوئی بندہ برے ماحول میں رہے اور پھر کہے کہ مجھ پر یہ ماحول اثر نہیں کرتا اس کا خیال غلط ہے اللہ نے کسی انسان کو ایسا پیدا نہیں فرمایا کہ وہ ایسا ڈھکی کر سکے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ قدم بری راہ پر ایک بار پڑ جائے تو پھر بڑی مشقتیں اٹھانے کے بعد وہ بھی اللہ کا فضل و کرم شام حال ہو تو نجات نصیب ہوتی ہے دنیا کی ہر چیز انسان کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتی ہے اعلیٰ اللہ کے نزدیک بروینیز دنیا ہے جو حق تعالیٰ کی یاد سے غافل کرتی ہے اسی لیے فرمایا گیا کہ اچھے کی صحبت سوسل کی بے دریا عبادت سے بھی بہتر ہے صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور ہماری عبادت میں فرق کوئی نہیں کیوں کہ جو طریقہ نماز کا تلاوت کا حج کا نیکیوں کا بتایا گیا ہے اسی طرح ہم بھی عمل کرتے ہیں لیکن ان کی فضیلت پوری امت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پاک میں رہنے کی وجہ سے اشرف و اعلیٰ ہے ہمارے مشائخ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اسی لیے تو اس طریقہ پر عمل کرتے ہیں کہ اپنے پیران کہاں رحمۃ اللہ علیہم سے نسبت قائم رکھی جائے ان کی صحبت کامل سے زیادہ مستغنیٰ رہا جائے مجھے تو جب بھی اتنا وقت ملتا کہ مرشد کی زیارت کر سکتا تو وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا اور کثرت سے وقت نکالتا کہ سعادت دیدار نصیب ہو جائے اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ہجرو فراق و صدمات کا تذکرہ فرمانے لگے ہماری آنکھیں بھی پریم ہو گئیں پھر پر جوش آواز میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا مرشد کی صحبت بڑی شے ہے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مرید سے مرشد کی حکم عدولی ہو جائے تو فرار کی راہ

اختیار کرنے کی بجائے اس کے در پر آجائے اس کا مرشد کے در پر آجانا کام تھا آگے اس کے احوال کی درنگی اس کے مرشد کا کام ہے کہ وہ اسے ایسی راہ بتائے کہ جس سے وہ خدا کی محبت سے بیگانہ نہ رہے ایک شخص حضرت خواجہ غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوا تو اس کو ایک برآمدہ کرنے کی عادت تھی حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ عمل اب نہ کرنا اس نے کہا کہ رکنا نہیں جانا حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے سامنے تو نہیں کرو گے اس نے عرض کیا حضرت اتنا بد بخت بھی نہیں ہوں کہ اپنے مرشد کا بھی ادب نہ کر سکوں جب وہ واپس گیا تو ایک عرصہ کے بعد اسی برآمدی کا خیال دل میں آیا جب وہ اس کا ارتکاب کرنے لگا تو حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ درمیان میں ظاہر ہو گئے شرم کے مارے ارادہ ترک کر دیا جب پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ غائب ہو گئے تو پھر تھوڑی دیر بعد دل میں تحریک ہوئی پھر حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہو گئے جب تیسری بار ایسا کرنے لگا تو ایک پھیڑ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے رسید کیا اور فرمایا بھول گیا اپنا عہد پس اس کے بعد پھر اس کی ایسی تشرید بدلی کہ دوبارہ اس جرم کی طرف رجوع نہ کیا حضرت غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ بڑے درجے کے فقیر تھے مریدین کی تربیت میں کمال درجہ سبقت کے حاس تھے اس کے بعد دوپہر کا کھانا آگیا فرمایا کھانا کھاؤ انشاء اللہ پھر بات کریں گے اس کے بعد شام حضرت اللہ علیہ کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی اور گھر تشریف لے گئے اگلے روز صبح تشریف لائے تو فرمایا جوانی کی عمر میں مجھے اپنے پیر محمد عبداللہ بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کمال سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہوا میں نے کامیابی مرشد کے حکم پر عمل میں پائی مرشد جو سبق دیتا ہے کرنا چاہیے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جو جس کا دوست ہے اسی کے طریقہ پر قائم رہتا ہے اللہ والوں سے دوستی اللہ کے ان پیارے بندوں کے طریقہ پر چل کر ہی قائم رہ سکتی ہے سلوک مرشد سے

رابطہ جوڑتا ہے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح سے سالک کو فیض ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت شام حال رہتی ہے جیسے علی بندہ دوستان خدا کے طریقہ سے جتا ہے رجوع دنیا کرتا ہے تو خوشی اس کے دامن کو چکڑ لیتی ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے پس اس راہ میں قدم جمانے کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ کبھی زندگی میں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ نعت قرب تو اللہ کے فضل کی بدولت ہے جس کا انتخاب حضور مکی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں فرماتے ہیں اس کی دیکھیری بھی کرتے ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں سات بار احباب دکن ڈال کر انہیں تقریر کا حکم دینا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کوٹہ نشینی سے منع کر کے اپنی امت کی خدمت کا کام لینا اور بے شمار اولیاء اللہ سے ایسے واقعات تمہارے سامنے ہیں تم مجھے ہی دیکھ لو میں نے جوانی میں کوئی سوچا تھا کہ اس قدر مجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی جانے ظاہر و باطن میں کتنے اولیاء اللہ کی کرم نوازیاں میرے شام حال ہوئیں قیامت کے دن تک مجھ پر مہربانی کے وعدے دیے گئے پس جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے محروم نہیں کرتا کوئی زمانے کی نظر میں کتنا بدکار اور برا ہوا اللہ اگر اسے قبول کر لے تو اسے کوئی رو نہیں کر سکتا اور کسی کا اسے رو کرنا اس کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتا کتنے اولیاء اللہ ہیں جنگی ابتداء درست نہ تھی لیکن انتہا بہت شام دار اور زمانے کے لیے مثال ہے ہمارے ایک پیر بھائی بہت ہی گناہ گار تھے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ نائب ہوئے کچھ لوگ جو نا مجھ تھے اک مرتبہ محفل میں آگے بیٹھنے پر اس سے پیچھے ہٹنے کا قضا کرنے لگے ادھر سے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور فرمایا لو کو آج کل پیر گناہوں سے نہیں بچ سکتے تم مریدوں کے حال میں صفائی تلاش کرتے ہو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس رویہ نے اس شخص کو اور بھی اس راہ میں ثابت قدم کر دیا اور وہ شخص اپنے نائب ہونے والے عمل پر

مضبوطی سے جم گیا حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ مرید کی تربیت اور طریقت کے اصول جاننے میں بہت لائق شخصیت کے مالک تھے۔ مجھے ان کے مخلوق کے ساتھ اس قدر ہمدردی کے رویے جب یاد آتے ہیں تو دل بہت خوش ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کے ایک ایسے پیارے دوست کی نظر عنایت نصیب ہوئی اچھا اب تم چلو سفر کافی لمبا ہے اللہ خیریت سے لے جائے ہمت ہارنے کی بجائے ثابت قدم رہو جو لمحہ بھی نیکی کرنے کا نصیب ہو ضائع مت کرنا شاید وہ نیکی نجات آخرت کا باعث بن جائے۔

اچھا السلام علیکم اللہ حافظ۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

✽ پندرھویں مجلس ✽

ایک مرتبہ ماہ جولائی میں سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ باہر درختوں کے سائے تلے کچھ دیگر پیر بھائیوں کے ساتھ ٹوٹ گئے تھے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے کہ راہ طریقت میں کامیابی مخالف طریقہ کی صحبت سے اجتناب کرنے میں ہے اور اگر کبھی دل میں خیال آئے کہ موجودہ دور میں ماحول کی آلودگی اور غیر شرعی معاملات ترقی پکڑ گئے ہیں تو بندہ کہاں کہاں سے بچے تو دل کی طرف توجہ کرنی چاہیے لوگوں میں رہ کر بھی دل اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہونے دینا چاہیے حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تجھے ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے کہ تو سر اسرودہ ہو جائے یا وہ سر اسرودہ ہو جائے یا دونوں سر اسرودہ ہو جائیں حضرت عبدالحق عجد وانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کے مقرر کردہ اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذکر کا خیال ایسا پختہ ہو جائے کہ کسی بھی محفل میں کیوں نہ بیٹھو دل اللہ

کی یاد اور حضوری میں رہے حضرت خواجہ عزیز ملی دامینسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرد خدا وہ ہے جس کو کاروبار دنیا خدا کی یاد سے غافل نہ کر سکے حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ رہے ہوئے مقبول بننا ظاہر و باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہنا اپنے باطن سے آشنا باقی ساری دنیا سے بیگانہ رہنا اس سے بہتر طریقہ دنیا بھر میں نہیں ہے۔ پھر اس پیر بھائی کو جس نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی داڑھی پوری رکھ لی تھی سلوک بتلائی ہوئی تھا اسے بھی بہت زیادہ کرتے کرتے اب داڑھی بھی چھوٹی کرادی تھی اور سلوک کی مقرر کی ہوئی تھا ابھی پوری نہیں کرتا تھا اس سے فرمایا کیا فائدہ ہوا اتنی تیزی کرنے کا اصل مقصد سے بھی دوری ہو گئی فرمایا استقامت کے ساتھ مرشد کے حکم کے مطابق سلوک طے کرنا چاہیے اور دنیوی معاملات سرانجام دیتے ہوئے بھی قلب کی طرف متوجہ رہنا چاہیے طبیعت میں جب تک پختگی نہ آجائے خواہ وہ آگے نہیں بڑھتا چاہیے لیکن اس انتظار میں مدت نہیں گزار دینی چاہیے کہ پختگی پیدا ہوگی تو کچھ کریں گے بلکہ ایسے کرنا چاہیے کہ جو سبق ملا چند دن اسے توجہ سے کر کے مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حالت کا پتہ دینا چاہیے اگرچہ ہر کمال شیخ اپنے مرید کی حالت سے آگاہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی اپنے شوق کا اعتبار کرنا چاہیے کہ طبیعت کچھ اور زیادہ کی خواہش مند ہے ایک مخصوص وقت سلوک کا رکھنا چاہیے تاکہ ہر روز طبیعت اس وقت کی طرف متوجہ رہے اس طرح بے شمار غلطیوں اور کوتاہیوں کا بھی سدباب ہو جاتا ہے اور آدمی اپنے اوقات کی بھی نگہبانی آسانی سے کر لیتا ہے پھر ذکر زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس وقت ذکر کی کثرت اس کے لیے کامیابی کا بہت بڑا ذریعہ بن جاتی ہے مجھے جب میرے شیخ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی تلقین فرمائی تو میں نے ارشاد کے مطابق تعمیل کی اور سلوک میں ایسا کمال نصیب ہوا

کہ غفلت و صوفیوں سے بھی نہیں ملتی سالک جب سلوک طے کرتا ہے تو دوران سلوک بہت سے کمالات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں ان سب کو اپنے مرشد کا فیض تصور کرنا چاہیے جو کرامت بھی ظاہر ہو وہ کرامت مرشد کی طرف منسوب کرنی چاہیے ایسا ہی حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے بعض مریدان معاملات کو ہی سب کچھ سمجھ کر پیر بننے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں اور اصل نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں یہ کمال تو اللہ کے فضل کا نتیجہ ہے جس پر وہ چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے سالک کو کبھی بھی اس لالچ سے سلوک طے نہیں کرنا چاہیے کہ وہ پیر یا استاد بنے گا بلکہ اس وجہ سے سلوک طے کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دامن کو معصیتوں سے راندہ رہنے سے بچائے اور صالحین کرام کا طریقہ اسے تادم وصال نصیب رہے پھر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات سالک کے شاس حال ہو جاتی ہیں لیکن اسے اپنے خالق کے دیدار کے سوا کسی چیز کی طلب نہیں ہوتی خیال رہے کہ سالک کو سلوک اس وقت تک کچھ فلاح نہیں دیتا جب تک وہ خلاف شرع امور سے نہیں بچتا اسکے بعد کھانا کھانے کا حکم صادر فرمایا خود چادر اوڑھ کر آرام فرمانے لگے پھر عصر کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے اگلے روز صبح تشریف لائے تو ارشاد فرمایا جو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اسی کے طریقہ پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اور حضرات کرام کا طریقہ نصیب فرمائے اور اسی راہ پر ہمارا خاتمہ ہو اللہ تعالیٰ کے ان پیاروں کے وسیلہ جمیلہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری میری زندگی خیر و برکت سے مالا مال کر دے اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے امتنان اور ان کی خفاہت سے بہرہ مند ہونا نصیب فرمائے اچھا اب تمہیں اجازت ہے بس اس بات کا ہمیشہ خیال رہے کہ زندگی میں حالات جیسے بھی آئیں یہ راستہ نہ چھوٹے اگر ایک دن دو دن کچھ عرصہ اس راہ سے بد قسمتی سے دوری ہو بھی جائے تو اس راہ کو

پانے کی کوشش ترک نہ کرنا اور نہ ہی مایوسی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

﴿ سولھویں مجلس ﴾

محرم الحرام کے مہینہ میں قدم بوسی کی سعادت نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیسی رونق رہی اس بار حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر عرض کیا خوب رونق تھی پھر ارشاد فرمایا بہشتی دروازہ کے حلق لوگ باتیں تو کرتے ہوں گے عرض کیا جی حضرت باتیں تو لوگ کرتے ہیں لیکن بعض لوگ تعصب و عناد کی آگ میں جل بھن کر بہت ہی دل آزاری کی باتیں کرتے ہیں کہ یہ دروازہ کھلنا درست نہیں بدعت اور شرک ہے اس قسم کی الٹی باتیں کرتے رہتے ہیں جواب میں فرمایا خیر جو لوگ اولیاء اللہ کے منکر ہیں یا مخالف طریقہ ہیں ان سے خیر کی توقع کیسی بس تم اچھی طرح سمجھ لو کہ بابا صاحب کے وصال کو تقریباً آٹھ سو برس ہونے والے ہیں اس دروازے سے کوئی بد مذہب اور بد عقیدہ کبھی نہیں گزرا ہمیشہ ہر دور میں صالحین اور اہل ایمان یہاں سے گزرتے رہے ہر وہ راستہ جنت کا راستہ ہے جس راستے پر صالحین کا گزر ہوا کئی مثالیں ایسی ہیں کہ باطن میں اس دروازے کی حقیقت بزرگ ہستیوں پر آشکار کی گئی یا دیکھو ہم نماز میں اللہ سے دعا کرتے ہیں "اے اللہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا" پس یہی لوگ انعام یافتہ ہیں اور مغت کی نعمت ہیں ہمیں فائدہ برکت کے طور ضرور اٹھالینا چاہیے کیونکہ ہم انہیں خدا کا دوست سمجھتے ہیں خدا کا مد مقابل نہیں قیامت کے دن چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے پس اللہ اپنے

فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے بڑا کرم فرما سکتا ہے بے شک اللہ غفور رحیم ہے بندے کی نیت اور دل کے حال سے بخوبی آشنا ہے آئے دن من گھڑت فتوے لگانے والے خدا کے رشتے دار نہیں ہیں جس کا دل چاہے اس دروازے سے گزرے جس کا دل نہ چاہے نہ گزرے منزل تو یقین والوں کے لیے ہے کیونکہ خدا کی مرضی ہو تو چھوٹی بات کو بھی بڑی بنا سکتا ہے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بڑے عظیم بزرگ تھے اب بھی ان کی ولایت کا عالم یہ ہے کہ بروہی ان کے شہر میں داخل ہوتے ہی ادب سے اپنے اختیارات سے معزول ہو جاتا ہے اور یہاں سے فیض یاب ہو کر جاتا ہے مجھ پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی کرم نوازیاں ہیں جب بھی جایا کرو میرا سلام عرض کر دیا کرو اس سے تمہیں بھی بڑے فائدے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا تم لوگوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ تمہارے شہر میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سی محبوب اور پیارے ولی کا مزار شریف ہے کاش تمہیں خبر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی کیا رحمتیں ان کے صدقے لوگوں پر ہو رہی ہیں یہ اپنے شہر میں رہنے والوں کو سوا نہیں ہونے دیتے بعض لوگ میری اس بات کو شاید دور کی سمجھیں مگر میں نے ان کے کمالات ظاہر و باطن میں دیکھے ہیں یہ اپنے در پر آنے والے کو محروم نہیں ٹھاتے آج کل بعض رسومات ان کے مزار پر نامناسب شروع ہو گئی ہیں مگر اللہ تعالیٰ جلد ہی ان رسومات کا خاتمہ کر دے گا اور ایسے لوگ پیدا کر دے گا جو شریعت کو رواج دینے والے ہوں گے باقی بعض رسومات صوفیانہ ہیں جو عام لوگوں کی سمجھ میں آنے والی نہیں مگر سلسلہ چشتیہ کا شعار ہیں ظاہر ہے اس طریقہ کے لوگ انہیں فراموش نہیں کر سکتے اللہ کرے تو الٰہی کا اصل رنگ اس مزار پر سدا نمایاں رہے باقی جس کی جیسی نیت ویسا ہی اسے بھاگ لگتا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے بندہ جیسا مجھ سے گمان رکھتا ہے ویسی ہی میں اس پر مہربانی کرتا ہوں اب کوئی بھی برا کام یہاں ہوتا ہے

تو کیا باا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے قبر سے نکل کر تو لوگوں کو منع نہیں کرنا ان لوگوں کو عملی زندگی میں جگہ جگہ نصیحت آموز مشکلیں آتی ہیں نہ سمجھیں تو ان کی مرضی ہے پس اللہ کے ولی کے در پر حصول خدا کے لیے جانا چاہیے تاکہ آخرت اچھی ہو جائے باقی ہر جگہ مختلف طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں اچھے بھی برے بھی اللہ اچھوں کے مقام اور بلند فرمائے اور بروں کو ہدایت دے آمین۔ اچھا اللہ تمہیں خیر و برکتیں عطا فرمائے اور اولیاء کرام سے بچی محبت نصیب فرمائے۔ اللہ نگہبان۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

ستارہویں مجلس

اس بار سردیوں میں مل میں خیال گزرا سہ ماہ حضرت حکیم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے در پر حاضری دے کر کوٹ سلطان جاؤں گا جب ان کے مزار پر پہنچا تو ایک خاص ذی الجہن کا حل فوراً ہی نکل آیا چنانچہ میں ادھر سے کوٹ سلطان پہنچا میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ابھی سلام ہی کیا تو فرمانے لگے کہاں سے سیریں کر کے آ رہے ہو عرض کیا حکیم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے ہو کر آ رہا ہوں انہوں نے میرے حال پر بہت جلد خصوصی شفقت فرمائی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے شاید تمہیں خبر نہیں میں نے بارہ برس ہر ہفتہ میں ایک بار یہاں حاضری دی ہے اور بے پناہ عنایات ان کی طرف سے مجھ پر ہوئیں پھر میرے بچوں کا خیال کیوں نہ رکھیں عرض کیا حضرت ان کی کوئی بات ہی سنا دیں کیونکہ ان کے واقعات کتابوں میں زیادہ تر نہیں ملتے جواب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان کے واقعات تحریروں میں موجود ہیں یہ سہروردیہ سلسلہ کے بزرگ ہیں ان کے شیخ عبدالجالی رحمۃ اللہ علیہ تھے یہ بڑی لفریب اور پرکشش

شخصیت کے مالک تھے بہت سی خرق عادات ان سے صادر ہوئیں ایک مرتبہ قدم اٹھاتے پھر رکھ دیتے کسی نے عرض کیا حضرت کیا بات ہے جواب میں فرمایا سنا کرتا تھا فقیر کے دو قدموں پر دنیا ہے اور میرا پہلا قدم ہی دنیا سے باہر جاتا ہے ان کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا محکم دین رحمۃ اللہ علیہ جو امر درہ انہوں نے عرض کیا حضرت کیسے فرمایا زار بند کی حفاظت کرنا انہوں نے عرض کیا حضرت زار بند کو آج سے ایسا کس لیا کہ جنت کی حور بھی قیامت کے دن نہ کھول سکے گی ایک مرتبہ یہ اپنے خلیفہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ کسی کی فصل سے گزر رہو گیا اس کے مالک نے کہا بابا اندھے ہو جو میری فصل خراب کرتے ہوئے گزر رہے ہو انہوں نے اپنے خلیفہ سے پوچھا کیا بولتا ہے یہ؟ خلیفہ نے جواب دیا بولتا ہے کہ میری فصل سے گزر رہو گیا تو کرم نوازی بھی فرماتے جا بیٹے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے پاس خدا اور اس کے رسول مٹنی اللہ علیہ دیکھ دلم کی دولت ہے اسے بھی غنی کر دیا یہ فرماتے ہی اس کے حال پر کرم نوازی کر دی اسی طرح ایک مرتبہ ایک ڈاکو نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتبی پر ہتھیار رکھتے ہوئے کہا بابا ڈاکو جو کچھ تمہارے پاس ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس روحانیت کی دولت ہے تمہیں بھی دی یہ فرماتے ہی اس کے حال کو بھی اپنی توجہ سے بدل دیا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بروی کا اپنا اپنا مزاج اور انداز ہوتا ہے یہ لوگ انسانیت کی زینت ہوتے ہیں کسی کو دکھ تکلیف نہیں دیتے بلکہ ان کے رنج و الم مٹاتے ہیں یہ لوگ اللہ کی بڑی خاص نعمت ہوتے ہیں اچھا کیا تم نے ان کے مزار شریف پر حاضری دے لی اس کی برکتیں زندگی بھر تمہارے شال حال رہیں گی پھر ارشاد فرمایا کہ تسبیح بھی کرتے یا پونہی آوارہ پھرتے رہتے ہو عرض کیا کبھی کر لیتا ہوں کبھی نہیں فرمایا یہ تو اچھی بات نہیں کبھی عرض کیا اہل میں خیال آ جاتا ہے کہ اللہ کو تسبیح کے بغیر بھی پکارا جاسکتا ہے یہ کوئی ضروری تو

نہیں اپنے اور اللہ کے درمیان اس کو وسیلہ کیوں بناؤں اس پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بالکل ہی نکلے ہو بھلا جو طریقہ تمہارے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اس سے ہٹ کر نئی راہ نکالنے کی تمہیں کیا ضرورت ہے تمہارا یہ خیال شیطانی و وسوسہ ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر کسی نے کہا کہ یہ کیوں اٹھائے پھرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا یہی تو مجھے رب سے ملانے والی ہے اور تو اسی پر اعتراض کرتا ہے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے یہ مفت کے سوسپاسی ہیں مرید کا رابطہ اپنے مرشد سے اسی کے ذریعے ہوتا ہے جب کوئی مرید تسبیح کرتا ہے تو روحانیت کی موجیں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے خصوصی فیض اس مرید کو پہنچتا ہے اس خیال سے توبہ کرو اور آئندہ ایسا راستہ جو تمہیں اپنے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم سے جدا کرے اس پر نہ چلو تمہیں ہمارے طریقہ پر چلنا ہے اور ہمارا طریقہ خدا تک پہنچنے کا یہی ہے کم از کم جوئیں بزار بار اللہ اللہ کی عادت ضرور ڈالو تا کہ کچھ نہ کچھ نصیب ہوتا رہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی اس کا درس دو۔ اچھا اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿اٹھارھویں مجلس﴾

رمضان المبارک میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوتی تو گھر میں تشریف فرما تھے پردہ کروا کر اندر ہی اپنے حجرہ مبارک میں بلا لیا اور ارشاد فرمایا ماہ رمضان کی خوب برکتیں نصیب ہو رہی ہوں گی عرض کیا جی حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں اور نگاہ فیض کا صدقہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس مبارک مہینہ میں شامل حال ہے پھر عرض کیا اعتکاف بیٹھنا تھا جس اسی لیے حاضر ہوا فرمایا ضرور بیٹھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ اس مبارک مہینہ کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے عرض کیا زیادہ دن بیٹھنے میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا اعتدال پسندی اچھی بات ہے ویسے بھی ایسے معاملات میں شہرت کا اندیشہ ہے تم اعلان کیے بغیر جب چاہو مسجد میں جا کر بیٹھ جایا کرو اور اعتکاف کی نیت کر لیا کرو اور جب آخری عشرہ آئے تو پھر دس دن بیٹھ جانا اس طرح تمہارے لیے آسانی ہوگی ویسے بھی شہرت کی زندگی سے بچنا چاہیے کیونکہ بہاؤ اللہ بن تقيہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شہرت میں آفت ہے پھر ارشاد فرمایا اس مہینہ کی بڑی برکتیں ہیں عرض کیا کچھ ارشاد فرمادیں تو نعمت خاص حاصل ہونے کا امکان روشن ہو جائے فرمایا جس طرح عام لوگ اس مہینہ میں روزہ رکھتے ہیں اور اعتکاف کرتے ہیں اور شرعی احکام کے مطابق پابندی کرتے ہیں سالک کے لیے اس مہینہ میں یہ پابندیاں سارا سال اپنی طبیعت پر لا کور رکھنے کی نعمت نصیب ہوتی ہے سارا سال غیر شرعی کاموں سے اس مہینہ کی برکت سے محفوظ رہتا ہے اور صوفی اعتکاف کی بدولت سارا سال شرعی حدود سے باہر نہیں نکلتا روزہ ایک باطنی عبادت ہے جس کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہوتا ہے درویش اس دنیا کو ایک دن تصور کرتا ہے اور خود اس میں روزے سے ہوتا ہے اس کے بعد فرمایا اب تم باہر چلو گھر والوں نے کام کرنا ہوں گے وہ تمہاری بیچہ

سے کافی دیر سے پردہ میں ہیں انشاء اللہ صبح ملوں گا اگلے روضہ رحمت اللہ علیہ بابر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا اس مہینہ میں ہر رے کام سے حتی الامکان بچا جائے تاکہ آئندہ اس کے بہتر اثرات طبیعت پر ظاہر ہوں جہاں تک ہو سکے اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھتے ہیں ضرورت کی چیزیں انہیں دیا کرو یو انواب ہے عید کے دن یتیم، مسکین، غریب بچوں کا خیال رکھو ایک مرتبہ حضرت سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ عید کے روز حضرت معروف کرنی رحمۃ اللہ علیہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں توڑ رہے تھے انہوں نے عرض کیا حضرت کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا وہ سامنے جو بچہ کھڑا ہے یتیم ہے ایک جگہ کھڑا رو رہا تھا میرے پوچھنے پر جواب دیا کہ سب بچوں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں میرے پاس کیوں نہیں ہیں پس مجھ سے دیکھا نہ گیا چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ کھجوریں بیچ کر اسے لباس خرید دوں حضرت سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا یا حضرت میرے پاس پیسے ہیں میں اسے لباس لے دیتا ہوں چنانچہ وہ اس بچے کو ساتھ لے گئے اور لباس خرید کر دے دیا پس بیٹا اصل عید انہی لوگوں کو خوشیاں دلانے میں ہے اچھا اللہ تعالیٰ تمہارا سفر قبول فرمائے اور قیامت کے دن اس کے بہتر نتائج تمہارے لیے ثابت ہوں اللہ خیریت سے تمہیں لے جائے۔ خدا حافظ۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

ۛ انیسویں مجلس ۛ

ایک مرتبہ سال کے ابتداء میں سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی کسی معاملہ میں پریشانی تھی جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کر دی تو جواب میں فرمایا نسبت بڑی شے ہے جب تک بندہ اپنا آپ اللہ کی راہ میں متناہیں دیتا کامیاب زندگی کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر کے ہی بلند مراتب پائے جب ان کی نسبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مضبوط ہو گئی تو مخلوق کا خوف ان کے دلوں سے جاتا رہا ایک مرتبہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جنگل میں شیر آگیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں آپ رضی اللہ عنہ کا اتنا کہنا تھا کہ شیر نے سر جھکا لیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی قدم پوسی کرنے لگا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پہلوان تھے ایک مرتبہ کمزور و نحیف شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں کشتی کے لیے آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا نہ تیرا جسم پہلوانوں والا اور نہ تیرے بدن میں طاقت کوئی مجبوری ہے یا خود کشتی کا ارادہ؟ اس پر اس شخص نے جواب دیا میں سید ہوں میرے بچے کافی دنوں سے بھوکے ہیں جب کھانے کو نہ ملا تو میں نے فیصلہ کیا کہ مرجانا چاہیے کسی سے بھیک نہیں مانگنا ادھر میں نے کشتی کا اعلان سنا تو دل میں خیال آیا سید کا بیٹا ہوں میدان میں ہی کیوں نہ جان دوں چنانچہ میں تمہارے مقابلے میں آگیا ہوں اس پر جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بس تھوڑی دیر میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنا میں گر جاؤں گا تم میرے اوپر بیٹھ جانا بعد میں لوگ تمہیں انعام میں بہت کچھ دے دیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا اس سید کو دنیا نے کندھوں پر اٹھا لیا اور بہت سا انعام دیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب گھر جا کر سوئے تو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائے اور فرمایا جنید رحمۃ اللہ علیہ تو نے میری آل کی عزت کی میں نے اپنی امت کے دل میں تمہاری عزت ڈال دی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ انگ بار ہو گئے اور فرمانے لگے اللہ ہمیں بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کی عزت کی توفیق عطا فرمائے پس جتنا نسبت بڑی دولت ہے کسی کے ساتھ ہو جائے تو بڑی برکتیں ہیں اور اگر کوئی ایسے شخص کے ساتھ نسبت رکھتا ہے تو اس کے لیے بھی برکتیں ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے جو بھی میرے سلسلہ میں داخل ہو گا میں اس کی نجات کراؤں گا ہمارے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال ہیں کہ ہمارے سلسلہ میں محرومی نہیں جو اس سلسلہ میں داخل ہو گا محروم نہ رہے گا اور جسے محروم رہنا ہے وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکے گا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہونے والے لوگوں کی صورتیں مجھے دکھادیں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کا انتقال ہوا اس کی قبر سے خوشبو آ رہی تھی اور اس مرید کی صورت پر نور بھی بہت تھا ان سے کسی نے عرض کیا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کی قبر سے خوشبو بھی آ رہی تھی اور چہرے پر نور بھی بہت تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا اس کی قبر کے سر ہانے سورۃ النہم تیری ثانی تو نہیں پڑھ رہی تھی ایک مرتبہ ہم اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ ہم سے آنکھیں بند کر کے گفتگو میں مصروف تھے اسی دوران ایک کتا ان کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ مجلس میں ایک آدمی نے اس کتے کو ایک ڈھیلا مار کر بھاگ دیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا کس نے مارا ہے؟ شیخ کے الفاظ میں ذرا سختی تھی اس لیے سب نے خاموشی اختیار کی شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مرتبہ اور پوچھا پھر رونے لگے اور فرمایا کہ میرے ساتھ محبت ہوتی تو میرے پاس بیٹھے کتے کی بھی قدر کرتا اس کے بعد شیخ رحمۃ

اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور گھر تشریف لے گئے۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

ۛ بیسویں مجلس ۛ

ایک مرتبہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت انگلستان میں ایسے لگتا تھا جیسے کافی زیادہ مغموم ہوں پھر ارشاد فرمایا اے محرم کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا ختم دلاتے ہو عرض کیا جی حضرت فرمایا اللہ تمہیں جزا دے پھر فرمانے لگے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے لخت جگر نے اپنی جان و اہل و عیال و دین اسلام کی سر بلندی کے لیے قربان کر دی آج اسلام میں جو حقیقت کی بات ہے وہ اسی ہستی کی قربانی کا مصداق ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں پہنچتے ہی اپنے ساتھیوں سے اندھیروں میں خطاب فرمایا کہ مجھے لگتا ہے کہ جیسے میں اپنی منزل پر پہنچ گیا ہوں اب میرا یہاں سے واپس پلٹنا ممکن نہیں تم میں سے جو جانا چاہے چلا جائے اس سے کوئی ناراضگی نہیں اور نہ ہی اس کا مواخذہ ہو گا جب دیے چلائے گئے تو سب وقار ساتھی ہو جوتھے ہر ایک نے رو کر عرض کیا اے ابن حیدر کرم اللہ وجہہ ہم آپ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے ہماری زندگیاں آپ صلیہ السلام کے نام ہیں جب تک کسی کے دل میں اہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا نہیں ہو جاتی اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محب نہیں ہو سکتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن و حسین علیہم السلام بہت پیارے تھے ان کو چادر میں لے کر فرمایا کہ ہم یقین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرمایا کرتے تو یہ دونوں بھائی کندھے پر سوار ہو جاتے کبھی رکوع کی حالت میں دونوں مبارک ہاتھوں سے گزرجاتے جب جبرائیل علیہ السلام وحیہ کلی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے تو ان

کے لیے بنتی ہوئے لے کر آتے ان دونوں میں سے رات کو کوئی جاگ پڑتا تو آکر جھولا جھلاتے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں بھائی بہت ہی زیادہ محبوب تھے امت کی بد قسمتی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دے کر شہید کر دیا اور امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ میں خود کو ایمان والے کہنے والے ہی نکل آئے جب یہ دونوں بھائی شہید ہوئے ہوں گے غم کا کیا عالم ہوگا زمین و آسمان پر کیا ماتم برپا ہوا ہوگا اللہ رحمت کرے اللہ خیر کرے اللہ ہمیں ان کی محبت سے کبھی جدا نہ کرے کبھی ان کے دامن پاک سے جدائی نہ ہو کبھی ایک بھی سانس ان سے محبت کے بغیر نہ آئے اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ بول نہ سکے اس قدر رات بک بار ہوئے کہ ان کی اس کیفیت کا ہمارے اوپر اس قدر اثر ہوا ہمیں تو اپنی خبر بھی نہ رہی پھر ارشاد فرمانے لگے میرے بچے ان سے یاد کرو ان کا ذکر کرتے رہو ان کے ذکر میں خیر و بھلائی ہے ان سے جدائی میں ذلت و رسوائی ہے تقریر کرو تحریر کرو لکھو محفل سجاد ان کا ذکر پاک کرتے رہنا اس میں تمہارا بھی بھلا دوسروں کا بھی بھلا اور نہ ولایت ان کے بغیر ملتی ہے نہ عمل ان کی محبت کے بغیر قابل قبول ہے نہ راہ حق ان کی محبت کے بغیر کھلتی ہے یہ نور و ہدایت کا گھرانہ ہے تم میرے دل کی بات نہیں جان سکتے مگر تم سے اتنا ضرور کہتا ہوں کہ کاش تیرا مرشد کسی سید کے پاؤں کا جوتا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

﴿ مجلس نمبر 21 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جس سے بھی تعلق ہو خدا تعالیٰ کے لیے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھو ہمارے معاشرے میں یہ عام رواج ہے کہ لوگ اپنے دنیاوی تعلقات کو زیادہ اہمیت دیتے ہوئے دنیا دار لوگوں کے عہدوں، مالکی دولت اور ان کی جاگیروں کی وجہ سے ان سے دوستی رکھتے ہیں اور جہاں کہیں اپنے مفادات کو مکمل ہوتا نہیں دیکھتے دوسرے دنیا دار کا دامن پکڑ لیتے ہیں حالانکہ کون نہیں جانتا کہ دنیا عارضی جگہ ہے ہر انسان نے واپس اپنے رب تعالیٰ کی طرف جانا ہے پھر بھی لوگ غفلت میں مبتلا ہو جاتے ہیں انسان کو چاہیے اپنے رب تعالیٰ کی جچی تابعداری کرے کسی مقام پر بھی دنیا کے دھوکے میں نہ آئے یہ دنیا کی زندگی عارضی ضرور ہے مگر بہت قیمتی ہے یہ آخرت کی کھتی ہے جو حج بویا جائے گا وہی کاٹا جائے گا اور کھوینکی کا بدلہ نیکی اور برائی کا بدلہ برائی ہے اللہ کے بندے ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا نیک عمل میں کوئی مددگار نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے نیک عمل کی توفیق طلب کرتے رہو اور اس سے فضل مانگو بے شک فضل اس کا ہے اور وہ جس پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے اس کا فضل بڑا ہی عظیم ہے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کر رہا ہے اے اللہ مجھ پر اپنا فضل فرما دے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے ایسا کون سا کارنامہ انجام دیا کہ اللہ تجھ پر اپنا فضل فرما دے اس شخص نے عرض کیا حضرت صاحب اصل معاملہ یوں ہے کہ جب وہ مجھ پر فضل کر دے گا تو میرا ہر کام کارنامہ ہی بن جائے گا اور جب مجھ پر فضل نہیں ہوگا تو میرا بڑا کام بھی کچھ نہیں

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے سچ کہا پس یاد رکھو کہ جب بھی بندہ اپنے رب تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتا ہے تو اس وقت اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاقت اور ہمت ملتی ہے جس سے اس کا ہر عمل بہتر سے بہتر تر ہوتا جاتا ہے اور وہ بندہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے پھر دنیا کی کوئی چیز اس بندے اور حق کے درمیان رکاوٹ نہیں بنتی وہ اپنے رب تعالیٰ کے قرب کی لگن میں ہر مشکل گھائی کو عبور کرتا چلا جاتا ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ کے بندوں کے ہر دور میں دشمن ہوئے ہیں ان کو مٹانے کی کوششوں میں لگے رہے لیکن جس کی حفاظت خود حق تعالیٰ کرے دنیا کی کوئی شے اسے نقصان نہیں دے سکتی حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے بڑے بزرگوں میں شمار کیے جاتے ہیں ان کے ساتھ حضرت رقام اور ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہم سے غلام الکلیل نے اپنی عداوت و نفرت کا ثبوت اس رنگ میں دیا کہ بادشاہ کو شکایت کی کہ یہ صوفی بے دینوں کا ٹولہ ہیں اگر آپ ان کو قتل کرادیں تو باقی سب بے دینی سے بچ جائیں گے اور میں بادشاہ سلامت کا آخرت میں اجر و ثواب کے معاملہ میں کواہ ہوں اگر بادشاہ سلامت ان کو اپنے ہاتھ سے اس انجام تک پہنچاویں۔ بادشاہ نے جلا کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ہاتھ باندھ کر ان کے سر قلم کر دیے جائیں جلا و حضرت رقام رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بڑھا تو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان سے پہلے میرا سر حاضر ہے، پہلے مجھے قتل کرو یہ فرمایا اور سر نکوار کے نیچے رکھ دیا سب تیراں رہ گئے کہ یہ کیا؟ جلا و نے کہا نکوار ایسی پسندیدہ چیز تو نہیں کہ جس کے سامنے ایسی دلچسپی سے قیا جائے جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ آئے حالانکہ ابھی تمہاری باری نہیں آئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے دنیا میں سب سے پسندیدہ چیز زندگی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ چند سانس اپنے بھائیوں پر ایثار کر دوں کیونکہ میرے نزدیک دنیا کا ایک سانس آخرت کے ہزار سانسوں سے قیمتی ہے اس لیے کہ دنیا جائے خدمت

اور آخرت مقام قرب ہے قرب خدمت سے حاصل ہوتا ہے یہ سنا تو جلا دکانپ کر رہ گیا اس نے بادشاہ سے تمام معاملہ کہہ دیا بادشاہ اس معاملہ پر حیران و پریشان ہو گیا اور فوراً اس محل کو روک دینے کا حکم صادر کر دیا اور قاضی القضاۃ عباس بن علی کے سپرد ان تینوں کو کر دیا کہ شریعت کے متعلق ان سے پوچھ گچھ کرو عباس بن علی نے شریعت کے متعلق ان سے سوال جواب کیے انہیں کامل پایا تو وہ اپنی غفلت و نادانی پر بہت افسوس کرنے لگا اس وقت حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے قاضی تو نے بہت کچھ پوچھا مگر ابھی کچھ نہیں پوچھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے بھی ہیں جن کا قیام اسی سے اور ان کا اعتنا بیٹھنا بولنا اور حرکت و سکون اسی کی ذات سے وابستہ ہے اور وہ اسی کے مشاہدے کی بدولت زندہ و پائندہ ہیں اگر ایک لمحے کے لیے بھی مشاہدہ حق سے محروم ہو جائیں تو ان کا دل تڑپ اٹھتا ہے قاضی ان کے مقام و کلام پر حیرت زدہ رہ گیا اسی وقت بادشاہ کو لکھا کہ اگر یہ لوگ گمراہ ہیں تو پھر میں کواہی دیتا ہوں کہ روئے زمین پر کوئی حق پرست نہیں بادشاہ نے ان کو بلوایا کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہو تو فرمائیں اس پر ان حضرات نے فرمایا صرف ایک بات کی خواہش ہے وہ یہ کہ ہمیں آپ بالکل فراموش کر دیں، نہ ہمیں پسند کر کے مقرب بنائیں اور نہ ہی راندہ درگاہ سمجھیں اس لیے کہ آپ کا ہمیں دور کر دینا ہمارے نزدیک آپ کا قرب ہے اور آپ کا قرب ہمارے لیے دور کر دینے کی طرح ہے یہ سن کر بادشاہ آبدیدہ ہو گیا اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ رخصت کر دیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد انگلستان ہو گئے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرما رہے تھے دیکھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کی شان کہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی ذات کو عزیز رکھتے ہیں، نہ موت سے گھبراتے ہیں اور نہ بادشاہ کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں سیکھنے کے لیے ان کی زندگیاں ہمارے لیے بہت کچھ ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ چادر اوڑھ کر آرام فرمانے لگے

چند منٹ بعد چادر چرے سے ہٹا کر ہماری طرف دیکھا اور پھر فرمایا اللہ کے بندے بھی کیا بندے ہوتے ہیں کسی معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں پرا نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 22 ﴾

ماہ صفر المظفر میں سعادت قدم پڑی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کچھ لوگوں سے توبہ کے متعلق ارشاد فرما رہے تھے کہ گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو گناہ آخر گناہ ہی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ارشاد کے مطابق صغیرہ گناہ کو صغیرہ نہ سمجھو کہ یہی کس بڑے گناہوں کی وجہ بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں صبح شام اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی غلطیوں کی معافی طلب کرتے رہو ہمارے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم میں حضرت سید امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مشد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ توبہ کرتے رہو کیونکہ توبہ تمام عبادات کا سر ہے توبہ یہ نہیں کہ زبان سے کہہ دیا میں نے توبہ کی توبہ یہ ہے کہ اپنے گناہوں پر پشیمانی اور شرمندگی ہو اور ساتھ نیت ہو کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا برگزینی اپنے پیارے رب تعالیٰ سے ڈرنا رہے اور معافی مانگنا رہے جس کسی کا حق دینا ہو اس کو راضی کرے اور ایسے رنگ میں توبہ کرو کہ تمہارے آنسوؤں کا اثر تمہارے دل پر ہو اور معصیت کے داغ دھل جائیں اور توبہ کرنے والے کا نام تائب تم پر صادق ہو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ عبادت توبہ کے سوا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلب مغفرت زیادہ کرنی چاہیے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے آپ کو بر

لہذا اللہ کی نظر میں سمجھو جہاں تک ہو سکے اچھے کام کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو سبق دیا گیا اسے توجہ سے کرتے رہو نماز باجماعت کی پابندی کرو۔ ۱۴ اوت کلام پاک کرو دو دو سلام پڑھو چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہو با وضو رہنے کی پوری کوشش کرو جو کاروبار کرتا ہو یا نوکری کرتا ہو اس کی راہ میں کوئی شے رکاوٹ نہ بنے گی یاد رکھو جو آدمی سیدھے راستے پر چلتا ہے اس کی بات بھی سیدھی ہوگی وہی آدمی اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے خواہ دنیا والے اسے کچھ بھی کہیں پر واہ نہ کرے اپنا راستہ جو دیا گیا اس پر چلتا جائے دنیا کی زندگی آخر ہے کتنی جیسے لوگوں کے ساتھ جھگڑوں، فضول کاموں میں بسر کر کے ضائع کر دیا جائے انسان جب پیدا ہوتا ہے کتنی برائیاں اس کے ضمیر میں ہوتی ہیں کتنی برائیاں اس کے ماحول میں ہوتی ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ بندے پر کھول رکھا ہے وہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے دیکھو ہمارا رب کتنا عظیم ہے کتنا باریا فرماتا ہے ہم سے گنہگاروں کے لیے کتنی رعایت ہے آؤ میں اس کی بارگاہ میں عرض کریں کہ جس حالت سے بھی گزریں اس کے سوا کسی کو موجود نہ مانیں ہمارا خاتمہ اس کے ماننے والوں میں سے ہو زندگی میں بڑے امتحان آتے ہیں بڑے بڑے مشکل سوال کیے جاتے ہیں سوال کرنے والوں کو اس وقت تک سکون نہیں ملتا جب تک سوال کا جواب صحیح صحیح نہ دیا جائے لیکن بندہ خود ایسی حالت سے گزر رہا ہوتا ہے جس میں ان سوالوں کے جوابات کی گنجائش نہیں ہوتی لوگ سوال کرتے ہیں من گھڑت ان سے ہوشیار ہو سیدھی راہ اختیار کرو، اسکے ساتھ سچی لو لگا لو جس کی طرف سے آئے ہیں واپس اسی کی طرف جانا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے بہت زیادہ تہدید ہو گئے اسی حالت میں آنسو پونچھتے جاتے اور فرماتے رہے کہ کتنے گناہ کتنی غلطیاں ہیں جو وہ دیکھ کر پردہ ڈال رہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد

فرمایا غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے ایک سانس کی بھی مہلت دے تو میں سمجھوں گا کہ اس نے مجھے بخشے کا ارادہ فرمالیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا گناہ کرنا وہ تو اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں گناہوں سے محفوظ ہیں یہ سب ہماری ہمت بڑھانے کے لیے ہے یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے آتے ہی دنیا میں کمزوروں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے ہیں تاکہ وہ نجات پا جائیں، اپنے برے اعمال سے توبہ کر کے نیک ہو جائیں میں جب بھی اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ منہ کی طرف دیکھتا ہوں تو دل قربان ہونے کو جاتا ہے صبح و شام دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں زندگی بسر فرمائی بھولے بھٹکوں کو راہ حق دکھائی حقدار کو حق دیا اللہ کی توفیق سے منفرد اور انوکھا مرتبہ پایا میرے بارو کریم رحمۃ اللہ منہ لچال نے کسی معاملہ میں بھی شرم نہ رکھی براق کو اس کے مقام کے مطابق شریعت سمجھائی تاکہ کوئی اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے نقصان میں نہ چلا جائے آج ان کا مزار شریف ان کی خدا تعالیٰ سے محبت کا ثبوت پیش کر رہا ہے ان کی محبت ان کی شفقت کا نتیجہ کہ میرے جیسے ان کے غلام خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں بڑے پروردگار میں شیخ رحمۃ اللہ منہ نے فرمایا کہ ہماری زبانیں اور ہمارے کام دوسری طرف دین اسلام کی بات اللہ اللہ تیرا احسان ہے کہ تو نے ہمیں حق سکھا دیا تو نے ہمیں توفیق دے دی تو نے ہم سے گنہگاروں کو جن لیا آج کہاں کہاں سے تیرے بندے مجھے تیرا بندہ سمجھ کر آرہے ہیں اور خیر سے اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں شیخ رحمۃ اللہ منہ بہت غمزدہ ہو گئے محبت الہی میں ایسے انگبار ہوئے کہ پھر سلسلہ گھنگو رک گیا اسی دوران نماز ظہر کی اذان ہوئی بیچے آنسوؤں کے ساتھ اذان کا جواب دیتے رہے پھر اشارے سے ہمیں مسجد کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 23 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا بات ہے؟ آج کچھ زیادہ ہی دنوں کے بعد چکر لگایا ہے عرض کیا بس یونہی ادھر ادھر کے معاملات میں گھرا رہا ورنہ کوئی ایسا خاص کام نہ تھا جو اس سعادت سے محروم رہتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم نے تو میری کوشش کی، خود ہی خطا کا درہا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں سمجھا شاید مجھ سے کوئی بے ادبی ہوگئی (شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا ازراہ ہمدردی یا مزاح تھا) عرض کیا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کوئی کی نہیں ہے جو کسی ہے وہ میری طرف سے ہی ہے اور آج بھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت کے صدقہ سے ہی پہنچ گیا ورنہ کم بختی کا عرصہ طویل ہوتا ہی دکھائی دے رہا تھا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بیٹا! جس عمر سے گزر رہے ہو اس میں غفلت، خیالات و خواہشات ہمیشہ ہی بندہ کو حقیقت سے دور رکھنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں اگر مرشد کمال نہ ہو تو ہر سعادت سے محرومی مقدر بن جاتی ہے عمر یونہی گزر جاتی ہے اور کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا ہے بڑھاپے میں سوائے آہوں کے سسکیوں کے کچھ پلے نہیں پڑتا اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی فلاح کے لیے انبیاء کرام پیدا فرمائے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا، کوئی نبی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عالمگیر نبوت ہے اللہ تعالیٰ کا نبوت کے بعد بڑا انعام حکمت ہے جو وہ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں باکمال لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جن سے کرامات و تصرفات کا ظہور ہوتا رہا ہے وہ لوگ اللہ کی طرف سے عطا کردہ حکمت کی بدولت دنیا کے ساتھ برتاؤ فرماتے ہیں ان کے کلام کی برکت سے کافر مومن، بدکار

تیکو کار اور غفلت میں ڈوبے لوگ سنجیدہ اور کارآمد ہو جاتے ہیں یہ لوگ انسانیت کی تربیت ایسے امدان اور طریقہ سے فرماتے ہیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کوئی جھگڑا نہیں فرماتے کوئی ایسی راہ اختیار نہیں فرماتے کہ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو بلکہ حق بات ایسے رنگ میں بیان فرماتے ہیں کہ حق ہی حق رہ جاتا ہے اور باطل جھک جاتا ہے حضرت شاہ بہلول رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ گزرے ہیں جو خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں تھے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے ان سے سوال کیا کہ حضرت انگور کھا کر پانی پی لیا جائے تو کوئی ممانعت تو نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہیں اس نے کہا اگر انگور پانی میں ڈال کر کچھ عرصہ مٹی میں دبا دیئے جائیں پھر نکال کر انہیں آگ پر لبال کر کشید کر کے استعمال کیا جائے تو حرام کیوں ہو جاتے ہیں؟ حضرت شاہ بہلول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تھوری مٹی اٹھا کر تمہارے سر پر ڈال دوں اور پھر اس پر پانی ڈال دوں تو کیا تمہیں کوئی تکلیف ہوگی خلیفہ نے کہا نہیں حضرت شاہ بہلول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہی مٹی پانی میں بھگو کر کچھ دن دھوپ میں رکھ دوں پھر وہ خشک ڈھیلہ تمہارے سر پر ماروں تو کیا ہوگا؟ اس نے عرض کیا یہ اس پر پھٹ جائے گا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بس یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ چند دن انگور اور پانی مں کر دینے کے بعد جب اچلتے ہیں تو ایک ایسی چیز یعنی شراب جو شریعت میں حرام ہے بناتے ہیں اس کے استعمال سے شریعت کی حد ٹوٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ شریعت کی حدیں توڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتا انہی بزرگ سے ایک مرتبہ ایک (مکرم خدا) دہریے نے سوال کیا تم لوگ کہتے ہو کہ ساری کائنات کا نظام تمہارا خدا چلا رہا ہے اور اس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہلتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر بتاؤ کہ ایک انسان اگر دوسرے انسان کو تکلیف دیتا ہے یا قتل کر دیتا ہے تو دوسرے انسان کو قصور وار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے دوسرا یہ کہ جب شیطان آگ کا

بتا ہے تو اسے سزا کے طور پر آگ میں پھینکنے کا کیا فائدہ؟ جبکہ وہ خود بھی تو آگ کا بتا ہوا ہے۔ تیسرا یہ کہ جب اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتا ہے؟ ان سوالوں کا جواب دیں حضرت شاہ بہلول رحمۃ اللہ علیہ نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا اور اس آدمی کو دے مارا وہ چیخا چلاتا قاضی کے پاس پہنچ گیا اور حضرت کی شکایت کر دی حضرت کو قاضی نے بلوالیا اور کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عجیب بزرگ ہیں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو مارتے ہیں اس پر حضرت نے فرمایا میں نے تو سوال کا جواب ہی دیا ہے قاضی نے کہا یہ کون سا طریقہ ہے جواب دینے کا؟ حضرت نے فرمایا اس کا سوال ایسا تھا کہ جس کا جواب یہی بنتا تھا قاضی نے کہا کہ ایسا کون سا سوال ہے جس کا جواب یہ بنتا ہے حضرت نے فرمایا اس نے کہا انسان اگر انسان کو تکلیف دیتا ہے تو انسان کو قصور وار کیوں کہا جاتا ہے جبکہ کرنے والا اللہ ہے اب میں نے اس کو ڈھیلا مارا تو یہ آپ کے پاس کیوں آیا دوسرا یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا اس کا جواب یہ ہے کہ اس کو میں نے ڈھیلا مارا اسے درد ہو رہا ہے لیکن ہمیں دکھائی نہیں دے رہا کہ درد کہاں ہے اصل میں اسے درد محسوس ہو رہا ہے اسی طرح ہم اپنے اللہ کو محسوس کرتے ہیں دیکھتے نہیں بھی تو کوئی بات نہیں تیسرا یہ کہ اس نے کہا شیطان آگ کا بتا ہے اس کو آگ میں پھینکیں گے تو کیا اس کو تکلیف ہو گی؟ جواب یہ ہے کہ انسان مٹی سے بنا ہے مٹی کا ڈھیلا میں نے اسے مارا اسے تکلیف ہوئی جب مٹی کو تکلیف دے سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بنے ہوئے شیطان کے لیے آگ بھی ایسی تیار کی ہے کہ وہ اس کو تکلیف دے گی یہ سن کر وہ شخص تائب وہ گیا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ کے یہ بندے انسانیت میں بڑا منفرد اور اعلیٰ مقام رکھتے ہیں ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے ایک بزرگ سے کہا میرے لیے کوئی دعا

کرو) حجاج بن یوسف ایک ظالم کورز تھا جس کا کام ٹیک لوگوں کو قتل کرنا یا تکلیف دینا تھا وہ کئی صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کا قاتل تھا اس بزرگ نے کہا خدا تجھے زیادہ دیر تک سونے کی توفیق دے اس نے چلا کر کہا یہ کیسی دعا ہے اس بزرگ نے فرمایا! میں اس لیے یہ دعا کروں گا کہ ظالم جتنی دیر سویا رہے گا اتنا ہی لوگوں پر ظلم کم ہوگا اس پر وہ بہت ناراض ہوا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے لگے بیٹا اللہ کے بندے حکمت کے دریا سے سیراب ہوتے ہیں انہیں کوئی غم اور خوف نہیں ہوتا وہ ہر جگہ حق بیان فرماتے ہیں ان کے ضمیر میں حق ہی حق رہتا ہے اس لیے وہ ہمیشہ حق کی طرف ہی راغب رہتے ہیں اور حق تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہوتا ہے بس اللہ سے دعا کرتے رہا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق کے ان بندوں کے صدقہ سے حق کی راہ نصیب فرمائے اور ہر قدم حق کی راہ کی طرف ہی اٹھے ورنہ زندگی کی لذت کوئی لذت نہیں ہے کیونکہ اس زندگی میں ہی بندہ نے آخرت کے لیے کچھ کرنا ہے بعض لوگ اپنی عادت غفلت کی وجہ سے بدلنے میں ناکام رہتے ہیں اور یہی تصور رکھتے ہیں کہ آج کرتے ہیں کل کرتے ہیں پس ان کے صبح و شام بے فکری میں گزر جاتے ہیں بعد میں وہ کچھ نہیں کر پاتے بندہ کو چاہیے کہ غفلت کی جو چادر اس نے اوڑھ رکھی ہے اسے اتار پھینکے دنیا کے عارضی آرام و راحت کو آخرت کے مستقل نصیب ہونے والے آرام پر قربان کر دے صبح شام کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے احکامات خداوندی کی پیروی حضرت نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارکہ کے مطابق کرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی بھی عہد کر لو تو اسے پورا کرو خواہ تمہیں کوئی بھی تکلیف آئے برداشت کرو جو بھی ظاہری نقصان ہوتا نظر آئے ہو نے دواپنی ساری توجہ اپنے اس مقصد جس کے لیے تم نے عہد کر رکھا ہے پر کرو

پھر انشاء اللہ کامیابی اس طالب علم کے قدم چومتی ہے میرے مرشد حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرمایا کرتے کہ طالب کبھی سلوک کرے کبھی نہ کرے تو کچھ ہاتھ نہیں آتا اگر تسلسل کے ساتھ سلوک کرنا نصیب ہو تو ہر سعادت ملتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیسے خبر ہو کہ ہمارے اعمال بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوتے ہیں؟ تو جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی نیک کام جو اللہ تعالیٰ تمہیں مسلسل کرنے کا موقع عطا فرمادے وہ کام سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے ہاں بندہ کو بعض اوقات اپنے نیک اعمال میں کئی قسم کے خیالات بھی آتے ہیں اس کے صحیح غلط ہونے کے متعلق دل میں وساوس بھی پیدا ہوتے ہیں ایسی صورت میں اسے وہمان رکھنا چاہیے کہ جب بندہ سفر پر نکلتا ہے تو راستے میں خوبصورت مقامات بھی آتے ہیں اور گندگی کے ڈھیروں والی جگہیں بھی آتی ہیں نہ اس کا مستقل ٹھکانہ خوبصورت مقامات ہیں اور نہ ہی مستقل ٹھکانہ گندگی کا ڈھیر ہوتے ہیں اچھی جگہیں راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتی ہیں اور گندگی جگہوں سے بندہ جلدی جلدی گزر جانے کی کوشش کرتا ہے پس اسی طرح انسان کو عبادت و ریاضت کے دوران اچھے برے خیالات آتے رہتے ہیں خیالات اچھے ہوں تو بندہ ان میں الجھا نہیں رہتا ہے بلکہ جلد از جلد عمل کی کوشش کرتا ہے کہ برائی نہ ہو جائے برے مقامات پر جانے سے بچا جائے پس آدمی کو اصل میں منزل تک پہنچ جانے کا شوق زندہ رکھنا چاہیے کہ کچھ تو اس کے اپنے بس میں اور کچھ کمال راہنما کی نظر عطایت پر موقوف ہوتا ہے کہ وہ کب کیسے یا کس طرح اس کو اس مشکل راستہ سے نکالے ہے انسان محبت میں کمال رہے اپنے راہنما کے دیے ہوئے سلوک کو کمرے ذمہ داری کا احساس رکھے اور اپنے عمل میں کوتاہی سے بچے آج نہیں تو کس کامیاب زندگی اس کا

مقدور بن جائے گی جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں انہوں نے اپنے تمام معاملات کو پس پشت ڈال کر آخرت کے معاملات کی طرف نظر رکھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی دی حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے روزے ہم رکھ رہے ہیں۔ عید ہماری اولاد کرے گی بزرگ کی اولاد فقط ان کے گھر والے نہیں ہوتے بلکہ ان کے مریدین اور بعد میں سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے والے لوگ بھی ہوتے ہیں حضرت خواجہ غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ کی میرے حال پر بھی بڑی شفقت و مہربانی ہے میں سات برس کا تھا جب ان کا وصال ہوا میری ظاہری ملاقات ان سے نہیں مگر میری زندگی کی تمام کامیابیاں ان کی نظر عنایت کا صدقہ تکمیل کو پہنچیں اور آج بھی ان کی نظر میرے حال پر ہے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمالات میں بے مثال شخصیت کے مالک اور منفرد مقام رکھنے والے بزرگ تھے یہ مقام بہت کم کو نصیب ہوتے ہیں ان سے بہت کرامات صادر ہوئیں بڑے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے بڑے مذہبی غیرت رکھنے والے بزرگ تھے اعمال و عقائد کی درستگی میں بڑے ماہر تھے بھولے بھٹکے لوگوں کو بہت جلد حق کی طرف گامزن فرما دیتے اور جو لوگ دین اسلام میں نئی نئی باتیں پیدا کرتے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کرتے ان کی اصلاح فرماتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ سے بہت سارے غیر مسلم بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ گاؤں میں خطاب کے لیے تشریف لے گئے تو واعظ کے دوران صحبت پر کھڑی دو بچیوں پر نظر ڈالی جن کا تعلق سکھ خاندان سے تھا (آپ رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی کسی پر نظر فرماتے تو یہ شعر پڑھتے ”کلمہ نبی و اعرار کہتا، پڑھ ہی پڑھ ہی نہ مانا، جھوک غنادی کسے عیوں رہتا“ ایسی جب یہ شعر پڑھتے اس کے بعد کسی پر بھی نظر کرتے اسے سیدھا راستہ نصیب ہو جاتا) یہ شعر پڑھ کر ان بچیوں پر نظر

ڈالی تو وہ چپت سے نیچے آگریں لوگ انہیں اٹھانے کے لیے دوڑے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر جاؤ لو کو! یہ ازل کی نہیں بلکہ فقیر کی توجہ سے گری ہیں اگر ایک چوڑی بھی ٹوٹی ہو تو فقیر ذمہ دار ہے جب لوگ ان بچوں کے قریب پہنچے تو وہ کلمہ پڑھ رہی تھیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کو دیکھ کر سینکڑوں سکھ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اسی دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے علاقہ کے کچھ لوگ ملنے آ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ مسرورف گنگو ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 24 ﴾

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے لگے زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہونا چاہیے دنیا کی زندگی بھلے عارضی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس عارضی زندگی کو عارضی سمجھ کر ضائع کر دیا جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ فرمائے گا مال و دولت، عزت و وقار، اقتدار و حکومت، حسن و جوانی، علم و حکمت غرضیکہ زندگی کی ایک ایک گھڑی کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کن کاموں میں زندگی بسر کی بس بے مقصد زندگی گزارنے والے انتہائی نقصان اٹھانے والے ہوں گے اور جنہوں نے اپنی زندگی کی ہر گھڑی، ہر سانس اور وقت کی قدر کی ہوگی ان کی زندگی کامیاب و کامران اور اجر و ثواب کی مستحق ٹھہرے گی انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ماں باپ یا جن کے ماں باپ بچپن میں انتقال کر جاتے ہیں ان کے کوئی نہ کوئی وارث پیدا فرما کر ان کی کفالت فرماتا ہے پھر بچپن سے جوانی میں داخل ہو کر انسان قدموں پر کھڑا ہوتا ہے زندگی کی بے پناہ خوشیاں پاتا ہے اور جوانی

ڈھلنے کے بعد بڑھاپا اور پھر دنیا سے رخصتی یہ ہر انسان کی زندگی کے اوقات ہیں کوئی بچہ اپنے آپ کو جوان ہونے سے، کوئی جوان اپنے آپ کو بوڑھا ہونے سے اور کوئی انسان اپنے آپ کو مرنے سے نہیں روک سکتا کسی مقام پر انسان کو وقت پر اختیار نہیں ہے لیکن اگر انسان اللہ پاک پر ایمان لائے، پھر اس کے بعد نیک عمل کرے جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے اسے سونپی ہیں ان کو پورا کرے جو کام ذمے نہیں لگائے ان میں دلچسپی نہ لے تو انشاء اللہ وہ شخص بے مقصد زندگی نہیں گزارتا ہے عرض کیا حضرت اس پر فتن دور میں جب قدم قدم پر برائی کا امکان اور ہر سانس پر ایک نئی خواہش جنم لیتی ہے انسان چاہے نہ چاہے دونوں صورتوں میں برائی ہونا ممکن نظر آ رہا ہے اب کیا کریں؟ نجات کی راہ کا ایسا طریقہ بیان فرمادیں کہ جس سے نہ صرف بے راہ روی سے بچ جائیں بلکہ زندگی بے مقصد نہ رہے اس پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ایک سرد آہ (جس میں حسرت نمایاں تھی) کے بعد فرمایا بچہ کہا تم نے آج کل قدم قدم پر برائی اور ہر سانس پر اک نئی خواہش کا انسان دیوانہ ہو رہا ہے دین بچے نہ بچے اس کی پرواہ نہیں دنیا میں سرخرو ہونے کی آرزوئیں ضرور پوری کرنا چاہتا ہے ہائے افسوس ایسی زندگی پر! ہائے افسوس ایسی زندگی پر جو میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں بسر نہ ہو ہر قدم، ہر سانس، ہر خواہش غلامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہونا چاہیے اللہ سے مانگو نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوط کرنے والی چیز مانگو ورنہ کچھ پا کر بھی نہ پایا زندگی کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پیارا اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جتنی نسبت ہونا چاہیے مجھے سو زندگی بھی ملے تو اس عقیدہ پر قربان کر دوں میں ہر لمحہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رہوں کبھی مناقب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کروں، کبھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان بیان

کروں، کبھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایثار اور ان کے حیا پر بات کروں، کبھی خیر خدا محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے حالت کافی غیر ہو گئی کچھ بھی بیان کرنے سے قاصر ہو گئے سر جھک گیا رومال آنکھوں پر لگالیا چند لمحوں کی غمتاک اور تپا دینے والی خاموشی پھر پھٹکی سی بندھ گئی کبھی آواز نکلتی کبھی نہ نکلتی کچھ وقت یونہی گزرا پھر ارشاد ہوا میں خیر خدا محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں کے پیارے بیٹوں ماپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے نور اور ان کی پیاری امی جان ساری امت کی محسنہ اس مقام پر (شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت روئے بہت تڑپ لفظ اپنے تسلسل میں نہ رہے فرمانے لگے میں سو باقر بان مجھے جو ملے ان پر قربان مجھے کچھ نہ ملے میں خود ان پر قربان میرا قدم کبھی نہ ڈگر گئے ان کی محبت کے سوا کبھی چین نہ آئے میں انہی کا محبت انہی کا غلام میں ان کے غلاموں کا غلام یہاں تک کہ میرے مرشد حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ جو مجھے یہ راہ بتانے والے جو مجھے دلدل دنیا سے نکالنے والے جو میری مضبوط نسبت ان سے کرانے والے میں ان کے ذکر میں رہوں (پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ روتے رہے یہاں تک کہ حالت غیر ہونے کے سبب لیٹ گئے چادر اوپر اوڑھا دینے کے لیے فرمایا سکوت سا طاری ہو گیا کافی دیر بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ اٹھے فرمایا گھر چلا ہوں اگلے دن صبح جب تھوڑی سی دھوپ نکل چکی تھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو بیوں پر نعت شریف کے کچھ اشعار تھے پھر فرمانے لگے بروخشی اس بندے کا نصیب جسے دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب ہو اور اسے حاصل ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی بندہ مقبول ہے جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی بسر کرتا ہے یقین جانو مجھے حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر جو یہ بات کرتے ہیں کہ دین کے مطابق زندگی بسر کرنا ممکن نہیں اصل بات یہ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خواہشات کو

طول ہی اتنا آج کل لوگ دے دیتے ہیں کہ دین کی طرف دھیان ہی نہیں رہتا ہے دنیا کی دلدل میں جس بندے کا قدم بھنس جائے تو اس بندے کو اگر دین کی طرف پلٹ آنا نصیب ہو جائے تو اس بندے پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے ورنہ جو بندہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو اس نے اپنا سب کچھ کھودیا وہ اگر دنیاوی دولت، جاہ و شہرت کو سب کچھ سمجھے تو یہ اس کی نادانی ہے کیونکہ دنیا کی ہر شے فنا ہونے والی ہے باقی صرف نیک اعمال ہیں جو بندے کے ساتھ جانے ہیں یا وہ کام جو دنیا میں وہ صدقہ جاریہ کے طور پر مثلاً پانی کی سبیل لگا دینا، کسی مسجد کی تعمیر میں یا جگہ میں حصہ ڈال دینا، کسی مدرسہ کا قیام کروا دینا یا بحیثیت باپ یا استاد کے اولاد یا شاگردوں کی تربیت اچھے طریقہ سے کر دینا جتنے بھی وہ نیک کام کریں گے بندہ کو مرنے کے بعد ان کا اجر ملے گا اس کے علاوہ اور بھی ایسے کام جن سے لوگ فیض پائیں صدقہ جاریہ ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ آدمی کے تین دوست ہیں ایک مرنے پر ساتھ چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قبر میں دفن کے بعد ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور ایک حشر تک ساتھ دیتے ہیں مرنے کے بعد ساتھ چھوڑ جانے والے دوست مال و دولت ہیں قبر میں دفن کرنے تک گھر والے، دوست احباب جو انسان کا جنازہ اٹھا کر قبر تک لے آتے ہیں قبر پر مٹی ڈال کر چلے جاتے ہیں اس کے بعد انسان کے اعمال ہیں اگر اچھے ہیں تو حشر کے دن ان کی وجہ سے نجات اور اگر برے ہیں تو سزا کا باعث ہوں گے اس لیے انسانوں کو قبر میں دفن ہونے کے بعد والے دوست کی زیادہ ضرورت ہے زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کرنے چاہئیں جو موقع یا وقت نیک کام کرنے کا ملے اچھے سے نکلنے نہ دواسے ضائع نہ کروں و سکتا ہے وہ تمہاری زندگی کی آخری نیکی ہو یا وہ نیکی تمہاری توبہ یا نجات کا باعث بن جائے یا تمہیں مقبول بارگاہ بنا دے ایک آدمی ساری زندگی گناہ کرتا رہا آخر ایک دن اس کے دل میں خیال آیا توبہ

کروں اس نے توبہ کی طرف ایک قدم بڑھایا تو اسے موت آگئی دوزخ کے فرشتے دوزخ میں لے جانے اور جنت کے فرشتے جنت میں لے جانے کے لیے آگئے جب جھگڑا ہونے لگا تو اللہ نے فرمایا جگہ تاپ لو جس طرف جھکاؤ زیادہ ہو اس طرف کے فرشتے اسے لے جائیں پس جب جگہ کو ناپا گیا تو جو قدم توبہ کی طرف بڑھا تھا وہ کام آگیا پس اللہ تعالیٰ جس کے حال پر مہربانی کرے بندہ اس وقت تک توبہ نہیں کر سکتا جب تک اللہ اسے بخشے کا ارادہ نہیں فرماتا حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالقادر غانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کرام ایسے ہیں جن کو اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے دنیا کی محبت سے نکال کر اپنی محبت عطا فرمادی آج ان کے نام طریقت کے پیشواؤں میں ہیں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ شراب کے کارخانوں کے مالک تھے بِسْمِ اللّٰهِ لِرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ ایک کانڈ کے کٹڑے پر لکھا ہوا تھا جو زمین پر گر اہوا تھا اسے اٹھا کر بلند مقام پر اتر اٹھا رکھ دیا اللہ پاک کو ان کی یہ اداسند آگئی اور فضل و کرم کے دروازے ان پر کھول دیے ان کی زبان میں ایسی تاثیر پیدا ہو گئی کہ لوگ ان کے کلام سے ہدایت پانے لگے ایک مرتبہ ایک بد معاش سر بازار اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ایک عورت کو پکڑ کر اس سے زیادتی کرنے لگا تھا بازار میں اس کے خوف سے کسی میں جرأت نہ ہوئی کہ اسے روک لیتا اور اسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گز ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں کچھ فرمایا اور چل دیے وہ بد معاش عورت کو چھوڑ کر رونے لگا کسی نے حوصلہ کر کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا وہ بزرگ مجھے فرما گئے کہ سب تجھ سے ڈر گئے تو اللہ پاک سے ڈر جا آپ رحمۃ اللہ علیہ جس علاقہ میں رہتے تھے وہاں کے جانور گیوں میں گوبر نہ کرتے تھے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پاؤں سے شگے رچتے تھے ایک دن ایک

گلی میں کوہ پڑا دیکھ کر ایک بزرگ نے قریبی گھر والوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھا حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے ہیں کیا؟ گھر والوں نے کہا ہاں اس بزرگ نے فرمایا اسی لیے گلی میں کوہ پڑا ہے اس کے بعد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرمائے لگے اللہ پاک اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے پس جس پر وہ چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے اس کی مہربانی کے کیا کہنے مجھے ان خوش نصیب لوگوں کا ذکر کرنا بہت اچھا لگتا ہے، دل کو راحت و اطمینان دیتا ہے شاید ان کے صدقہ سے ہمارے حال پر بھی مہربانی اور عنایت ہو جائے، خوش قسمتی ہمارا مقدر بن جائے اللہ تعالیٰ ہم سب پر مہربانی فرمائے، ان ہستیوں کا سدا محبت رکھے تاکہ رحمتوں کی بارش ہم پر ہوتی رہے جو جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے اسی کا ذکر کرنا ہے پھیلے لوگوں کا ذکر بھلائی کی دعوت دیتا ہے مرے لوگوں کا ذکر برائی کی طرف کھینچتا ہے آدمی جیسا راستہ چاہتا ہے ویسا ہی اسے عطا کر دیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ذکر میں رہو، ان کی باتیں کرو، ان پر عمل کرو، ان کے راستہ پر خود بھی چلو دوسروں کو بھی ترغیب دو انشاء اللہ رب العزت آسان ہو جائے گی بندہ بزرگ کاس نہ بھی بنے بزرگوں کے راستہ پر تو مرے اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے اور زندگی کا ہر قدم صراطِ مستقیم کی طرف اٹھے آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

﴿ مجلس نمبر 25 ﴾

ایک روز سعادت قدم ہوتی تھیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے زندگی میں کئی بار امتحانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کئی بار بندہ امتحان میں خود بھنس جاتا ہے اور کئی امتحان بندے کو پھنسا لیتے ہیں دونوں صورتوں میں انسان کے لیے بڑا برا وقت ہے بس اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو ہر امتحان ہلاکت کا سامان ہے ہم دراصل زندگی کی اصل حقیقت سے آشنا نہیں ہیں اسی لیے زندگی کی قدر نہیں کرتے ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں مسلمانوں کے گھروں میں پیدا فرمایا پھر صالحین کا نقش قدم تھیب فرمایا اللہ پاک نے قرآن میں مشرکین کو مردہ فرمایا ہے کہ یہ جو چلتے پھرتے کافر ہیں یہ مردہ ہیں زندہ صرف وہ ہے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقِ دل سے پڑھا ہے پس یہ احسان کوئی کم نہیں کہ ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زندگی ملی ہوئی ہے اس کی قدر ہم پر لازم ہے عرض کیا حضرت آج کل لوگ کثرت سے علماء کرام اور پیروں کے خلاف باتیں کرتے ہیں لوگوں کا اس معاملہ میں شدید ردِ عمل کیوں ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا جتنا لوگوں کا اعتراض و تنقید کرنا بجا گمراہ کا خود بھی اسلام سے دور ہونا چاہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ برصغیر میں صوفیائے کرام کے ذریعے اسلام پھیلا اسلام میں جو زندگی ہے وہ ان نقیصہ قدسیہ کی بدولت ہی ہے انہوں نے ظاہری نمود و نمائش کو ترک کر کے اپنی ہر سانس کو دین اسلام کے احکامات کے تابع کیا جو صفات ایک دنیا دار کی ہوتی ہیں ان سے دور رہے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں صرف فرما دیا ان کے حالات و واقعات نے کفر و ضلالت میں ڈوبے لوگوں کو حق کی راہ کی طرف بلایا اور انہیں ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا ان کے کردار لوگوں کی عملی

زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے رہے، لوگ ان سے بے حد متاثر ہوتے رہے اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہ سچے خدمت گار دین تھے، ان پر کوئی اعتراض کرنا تو دنا راض نہ ہوتے، کوئی تنگ کرنا افسردہ نہ ہوتے، راد میں رکاوٹ پیدا کرنا پریشان نہ ہوتے بلکہ ہمت و حوصلہ اور جرأت کے ساتھ حالات کا خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوتے مقابلہ فرماتے کسی بھی قسم کا سوال کیا جاتا جواب سمجھا دیتے، کوئی دھوکہ کرنا اسے محسوس نہ کراتے جیسے حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ محبوب الہی کے پاس چند لوگ ان کی زیارت کے لیے آئے۔ ان کے پاس تحائف تھے ایک لڑکا جو شیر تھا اس نے ازراہ مذاق کچھ مٹی کاغذ میں ڈال لی اور تجھے کے طور پر لے آیا جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے جوان تم کیا لائے؟ اس نے کہا سرمہ لایا ہوں تھوڑی دیر بعد ان کے آگے کھانا رکھا گیا پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا لاؤ ابھی سرمہ لاؤ میں ذرا آنکھوں میں ڈالوں جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تو لڑکا پریشان ہو گیا چہرے کا رنگ اڑ گیا خادم وہ پڑیا باہر لایا تو لڑکا دامت سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے کسی حقے کی حاجت نہ تھی مگر تیرا علاج ضروری تھا کہ تو غافل نہ رہے کہ خدا کے دوست کسی کی حرکت سے آگاہ نہیں ہوتے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ ایسی ہستیوں کے واقعات کے بعد ان کے اثرات رکھنے والی ہستیوں کی تلاش کرتے ہیں جو آج کے علماء اور بعض پیروں (جو کہ رمی ہیں) میں نظر نہیں آتے پھر وہ دایلا کرتے ہیں انہیں شور و غل اور اعتراض و تنقید کی بجائے ٹھنڈے دماغ سے حالات کا جائزہ لینا چاہیے کہ برصغیر میں ہی نہیں پوری دنیا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے مسلمان شہید سازش کا شکار ہوئے ہیں مدارس اور یونیورسٹیوں کے علم کی جدائی، لڑکے کیوں کی بے پردہ تعلیم و تربیت، فحش ڈرامے اور فلمیں، بے شمار لوگوں کا اس دور

میں غیر ضروری کتابیں کھٹا اور مدارس میں تعلیم و تربیت کا فقط زکوٰۃ، فطرانہ، قربانی کی کھالوں اور لہد اوروں پر رہ جانا ایسا معاملہ ہے کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں ایسے علماء یا مولویوں کی بے قدری ہو گئی تم دوسرے لفظوں میں ان مولویوں کو غلام کہہ سکتے ہو کہ غلامانہ زندگی ان کو مختلف دیہاتوں میں اور شہروں کی مساجد میں نصیب ہے یہ لوگ اپنے حقوق کی جستجو میں لڑائی لڑیں یا دین کی خدمت کریں دوسری طرف دنیا دار لوگوں کا مساجد اور مدارس پر مکمل کنٹرول ہے یہ لوگ ان کے زیرِ عتاب رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ نفسیاتی طور پر غلامانہ زندگی کا شکار ہو جاتے ہیں یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے روزگار کے بے پناہ مواقع اور ان کے لیے فقط چند سو روپے تنخواہ اولاد کا پیٹ چند روپوں میں پالیں، اپنے لباس کا خیال رکھیں یا بوڑھے والدین کی بیماریوں پر خرچ کریں ان کی زندگی نہ صرف قحط کا شکار ہے بلکہ ان کے ان حالات نے ان کی سوچ کو بھی بیمار کر دیا ایک بیمار سوچ معاشرے میں تبدیلی نہیں لاسکتی اس کے برعکس بیروں کا معاملہ ہے تو آج کل زیادہ تر سجادہ نشین والی پیری مریدی عروج پر ہے نہ پیر صاحب کے پاس سلوک کا علم نہ علم کا اور نہ ہی شخصیت کا اس وجہ سے وقت سے پہلے کچھ بننے کے عمل نے انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر لی ہے باقی رہا عوام کا عقیدہ مسئلہ تو یہ ان کی طرف سے زیادتی ہے کیونکہ جو لوگ بچپن سے ہی عوام کی عدم توجہ کا شکار ہیں ان پر تنقید حقیقت میں عوام کی اپنی غفلت پر تنقید ہے ہم مولوی کو کیا دیکھنا چاہتے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں ہمارے ملک میں بہت سے علماء ہیں جو اگرچہ تقریر کے زیادہ ماہر نہیں مگر تربیت کے بڑے ماہر ہیں بہت سے بزرگ ایسے ہیں جو اپنی شخصیت میں بہت کمال ہیں انہیں دنیا کی کسی چیز کی آرزو نہیں سوائے دین اسلام کی سر بلندی کے ہمیں حالات کمال جل کر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے بطور ایک اچھے مسلمان کے ہمیں

شریعت و طریقت کا علم لازمی آنا چاہیے جو ہمیں آنا نہیں اعتراض بھی شریعت و طریقت والے لوگوں پر کرتے ہیں جب ان کے قریب نہیں ہوں گے تو جانیں اور سیکھیں گے کیسے اس لیے ضروری ہے کہ اپنی توانائیاں اپنی توجہ اپنی عمر اپنی دولت دین اسلام کی خدمت میں صرف ہو اور جو حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسی کو اختیار کرنا چاہیے اور دین اسلام کو جاننے کی بھرپور کوشش ہونی چاہیے اللہ سب کو توفیق دے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 26 ﴾

ایک روز زیارت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس حالت میں غصیب ہوئی کہ ایک لٹا پانی سے بھرا زمین پر پڑا تھا اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس کھڑے کھڑے وغیرہ درست کر کے نیچے بیٹھ کر وضو فرمانے کی تیاری میں تھے میں نے جلدی جلدی آگے بڑھ کر لٹا اٹھانے کی کوشش کی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رہنے دو میں خود ہی وضو بناؤں گا دوران وضو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی گفتگو نہ فرمائی جب کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے یہ میری عادت نہیں ہے کہ میں بغیر کسی عذر کے کسی سے خدمت لوں وضو میں خود ہی کیا کرتا ہوں پھر کمرے میں تشریف لے گئے نماز عصر ادا فرمائی (یہ پاکستان شریف کا واقعہ ہے) اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے طہارت نصف ایمان ہے فرمایا گیا ہے نماز سے پہلے پاک صاف ہونا ضروری ہے چار فرض چار چیزوں میں (یعنی منہ دھونا، کہنوں تک ہاتھ دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا، پاؤں نچوں تک دھونا) ایک میں بھی رائی کے برابر کی رہ

جائے تو وضو نہیں ہوتا ایک دفعہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ امامت کے لیے مصلیٰ پر کھڑے ہو کر بگیر تحریر کہنے لگے تو اچانک ایک شخص کا نام لے کر فرمایا ”اے فلاں تو وضو کر کے آ“ وہ شخص تیراں ہوا کہ میں نے تو وضو کیا ہے لیکن پھر بھی حضرت نے مجھے فرمایا ہے کہ وضو کر کے آؤ وہ شخص علیاً وضو کا ایک اہم رکن بھول گیا تھا نماز کے بعد حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے ”خدا کی قسم فقیر کبھی کسی کا پردہ فاش نہیں کرتا لیکن چونکہ نماز وضو کے بغیر ادا کرنا کفر ہے (خیال رہے اگر وضو کے لیے پانی میسر نہ آئے تو تحیم کیا جاتا ہے جو ایک نماز کے لیے ہوتا ہے اور وضو ہی کا وجہ رکھتا ہے اگر تحیم نہ کیا جائے تو نماز ادا نہ ہوگی) اس لیے اسے آدمیوں میں تمہارا ذکر کر دیا“ اس کے بعد شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کمال اولیاء میں سے تھے ایک مرتبہ ایک چور کے پیچھے ایک پولیس افسر لگا ہوا تھا وہ چور حضرت کے آستانہ کی طرف آنکلا اچھر مسجد میں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ امامت فرما رہے تھے وہ چور بھی حقت یوں میں شامل ہو گیا تھوڑی دیر بعد ہی وہ پولیس والا بھی آ گیا اس نے دیکھا کہ چور نماز میں مشغول ہے اس نے بھی وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگا جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ چور کی جگہ کوئی اور بیٹھا ہے بڑا حیران ہوا اٹھ کر باہر جانے لگا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں چور بیٹھا ہے قریب آیا تو چور کی جگہ کوئی اور بیٹھا تھا دو تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد وہ حضرت کے قدموں میں گر کر اجر ایمان کرنے لگا اور کہنے لگا کچھ سمجھ میں نہیں آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی بتا دیجیے اس کے بعد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”موتے تھانیدارا اگر چور فقیر کے در پر آئے اور تو اسے لے جائے تو ہماری حکومت کس کام کی۔“ اس کے بعد وہ تھانیدار بھی نوکری چھوڑ کر حضرت کے عقیدہ مندوں میں شامل ہو گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ

فرمانے لگے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہی لچال فقیر تھے کرم نوازی ان کا شیوہ تھا اور لچالی ان کی عادت تھی اس دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم بھی فرمایا اور آنکھ سے آنسو بھی نکلا ساتھ ہی ارشاد فرمانے لگے ایک دفعہ ان کا لاٹگری جس کے ساتھ حضرت کی دل لگی بھی تھی (اس لاٹگری نے اپنی عمر بھی یہیں گزار دی تھی) کسی بات پر حضرت سے ناراض ہو گیا اور کہنے لگا جا رہا ہوں میں تمہیں چھوڑ کر حضرت نے بھی فرمایا ”جاؤ بھاگ جاؤ یہاں سے“ وہ غصہ میں آکر اونٹ لے کر چل پڑا کافی دیر سفر کی مشقت اٹھانے کے باوجود دیکھتا تو حضرت کے آستانہ پر ہی پہنچ جاتا یہاں تک کہ اپنی ساری کوششوں میں تھک ہار کر حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس وقت اپنی سفید چادر کا ایک سرا اکٹھا کر کے منہ ڈھانپ کر مسکرا رہے تھے (شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر سواگ کی یہ بات بیان کرتے وقت اپنی سفید چادر جو انھیں حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمائی تھی سے منہ ڈھانپ کر بتایا کہ اس طرح حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ مسکراتے ہوئے کر رہے تھے) لاٹگری محبت بھرے غصے میں کہنے لگا ”بھگتا بھی ہے اور روحانی طاقت بھی استعمال کرتا ہے“ اس کے بعد حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حال پر شفقت فرمائی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے یہ لوگ بڑے خوش قسمت تھے کہ اللہ کے ایسے پیارے لوگوں کے پاس انہیں بیٹھنا نصیب ہوا اور ان کے ساتھ وہ ایسی شفقت سے پیش آتے تھے پھر فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ان کی محبت کامل سے فیض یاب ہونے والی ہستی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی مجھے زیارت نصیب ہو گئی ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کے ساتھ ساتھ بے پناہ الطاف و مہربانیاں میرے دامن میں آئیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ مغوم سے ہو کر رد گئے اور فرماتے رہے ”وہ بھی بڑے غریب نواز

تھے غریب نوازؒ پھر اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کچھ دیر اسی طرح روتے رہے (ہماری طبیعتیں بھی مضطرب ہو گئیں اس بات کے انتظار میں کہ وہ کونسا اگلا نقطہ ہے جس کے بیان سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مغموم ہو گئی) پھر ارشاد فرمایا ”مجھے حشر کی وہ گھڑیاں یاد آ رہی ہیں جب لوگ سر سے پاؤں تک خشک ہوئے گئے“ اپنے سے شرابور ہو کر طلق تک اس میں ڈوب چکے ہوں گے اللہ پاک کا جلال و ہیبت مخلوق پر اس قدر طاری ہوگا کہ دوسروں کے بدنوں پر نظر نہ کرنا الگ اپنے بدن کا بھی پتہ نہ ہوگا کہ بدن پر لباس ہے یا نہیں اس وقت اللہ پاک فرمائے گا آج کون ہے جس کی بادشاہت ہے پھر اللہ فرمائے گا کہ جاؤ و حوٰی و آج اس کو جو تمہاری خفاقت کرے اس وقت لوگ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک بے شمار انبیائے کرام کے پاس جائیں گے سب کوئی نہ کوئی عذر پیش کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے جاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ آج وہی ہیں جو تمہاری مدد کر سکتے ہیں امت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے آج میں ہوں جو تمہاری خفاقت کروں گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور تمہیں جنت الفردوس میں لے جاؤں گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر بہت آنسو بہانے لگے اور فرمانے لگے ”میں کیسے نہ اپنے اللہ پاک کے حکم کے تحت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مددگار سمجھوں میری اوقات کیا ہے میری حقیقت کیا ہے“ میں کون ہوتا ہوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پیاروں کے مناقب و فضائل پر انگلی اٹھانے والا؟ میں ان لوگوں میں کیسے نہ بٹھوں جو میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت پر زبان دراز کریں اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو پانی پیش کیا گیا چند گھونٹ نوش فرمائے اور تھوڑی دیر لیٹ گئے چند لمحوں بعد ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ

کے عزیز جو سعودی عرب میں مقیم ہیں ملنے کے لیے تشریف لائے انہوں نے کچھ ایسے سوالات جو ان کے ذہن میں عقیدہ کی کمزوری کا باعث بن رہے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں معقول جواب کے لیے پیش کیے جن میں سے ایک یہ سوال تھا کہ نبی علیہ السلام، صحابی رضی اللہ عنہ اور ولی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال کے بعد کیسے ذکر کرتے ہیں تو کوئی دلیل پیش کریں تاکہ ایمان کو تسکین ملے؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ولی ہیں جو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے سو (100) سال سے زیادہ عرصہ بعد پیدا ہوئے (بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں جب خرقان سے گزرتے تو ان کی پیدائش کی خبر دیتے تھے) اور ان کے مزار شریف پر بارہ برس تک عشاء سے فجر تک حاضری دیتے رہے اس دوران انہوں نے اپنی پشت مبارک کبھی مزار اقدس کی طرف نہ کی بارہ برس بعد مزار سے آواز آئی "تیرا کام مکمل" انہوں نے عرض کیا میں تو کچھ نہیں جانتا تو جواب ملا "سورۃ فاتحہ یہاں سے شروع کرو" انہوں نے سورۃ فاتحہ شروع کی تو گھر تک قرآن کے حافظ بن چکے تھے ان کے دور سے لے کر اب تک کی تاریخ کی تمام کتابیں دیکھو ان کے فیض حاصل کرنے کا یہ ذکر تمہیں ملے گا داتا علی جویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فیض لینا بڑا مقبول عام واقعہ ہے اس کے علاوہ ایک طویل فہرست ہے لیکن تمہارے تسکین قلب کے لیے دو واقعات کافی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ معراج شریف کی رات حضور مکی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچاس نمازیں لے کر واپس تشریف لائے رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نمازیں کم کرانے کا مشورہ دیا اگر کوئی نبی علیہ السلام مرنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتا تو پھر یہ پچاس نمازیں کیسے کم ہو گئیں نور الدین زنگی مشہور مسلمان بادشاہ گزرا ہے اسے حضور

مٹلی اللہ علیہ السلام کو خواب میں ملے (یہ غالباً 570ھ یا 571ھ کا واقعہ ہے) کہ یہ شخص میرے روضہ اقدس سے حید اقدس نکالنا چاہے ہیں تین راتیں خواب میں تشریف لاتے رہے آخر کار نور الدین زنگی مدینہ منورہ میں آیا اور ان دونوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوا۔ پھر چلا کہ وہ بڑے عالم و زاہد بن کر مسجد نبوی مٹلی اللہ علیہ السلام میں دن بھر بیٹھے رہے اور رات کو اپنے مکان کے نیچے سے سرنگ کھودتے رہے تھے اسکے علاوہ مشہور سپہ سالار طارق بن زیاد کو خواب میں اُنس کی فتح کی بشارت عنایت فرمائی اس کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں خلافت کی سپردگی کا اختیار دیا اس کے علاوہ ہمارے کریم و رحیم رسول مٹلی اللہ علیہ السلام کی جانے ایسی کتنی ہر باتیاں ہیں جو بعد از وصال امت پر ہوتی رہتی ہیں اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ حضور مٹلی اللہ علیہ السلام کے متعلق بات کرتے ہیں کہ انہیں علم غیب نہیں مگر تمہارے لیے یہ بات کافی ہے کہ انہوں نے معراج شریف کی رات غیب ذات و باریکت کا دیدار اقدس کیا جب خدا تعالیٰ نہ چھپا تو اور کیا چھپنے والی چیز رہ گئی؟ اور پھر اپنی بیٹی رضی اللہ عنہا کے کان مبارک میں وصال مبارک سے قبل ارشاد فرمایا کہ تم میرے وصال کے بعد میرے خاندان میں سب سے پہلے وصال فرما کر مجھ سے آں ملوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 27 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو عبادت و ریاضت میں محبت الہی کا ذکر فرما رہے تھے کہ اللہ پاک کی بندگی اللہ پاک کی محبت کے بغیر نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر محبت نہ ہوگی تو آدمی عبادت کرتے ہوئے بھی غفلت میں مبتلا رہے گا اور اگر محبت ہوگی تو پھر وہ کسی بھی بات کی پرواہ نہ کرے گا کیونکہ محبت میں اپنے محبوب کے سوا کسی اور کی شمولیت قابل قبول نہیں ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ ایک مرتبہ عبادت الہی میں مشغول تھے کہ ایک اثر دھماکا دار ہوا انہیں یا دالہی سے غافل کرنے کے لیے آپ رستہ اللہ منیہ نے پرواہ نہ کی یہاں تک کہ اس نے آپ رستہ اللہ منیہ کے پاؤں مبارک کا انگوٹھا منہ میں ڈال کر چبا دیا اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ یا دالہی میں مشغول رہے پھر اللہ پاک کی طرف سے ہاتھ نے صدا دی کہ یہ شیطان الٹیس ہے اس پر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اسے خوب عیا اور پوچھا کہ کیا انہی سے منسوب ایک اور واقعہ ہے کہ یہ نماز کی ادائیگی میں مشغول تھے کہ اس کمرے میں آگ بھڑک اٹھی احباب آوازیں دینے لگے! حضرت نماز توڑ دیں آگ لگ گئی آگ لگ گئی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نماز ادا فرماتے رہے جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آگ بالکل آپ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ چکی تھی لوگوں نے عرض کیا حضرت! آپ رضی اللہ عنہ کو بہت آوازیں دیں آپ رضی اللہ عنہ نے جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھانے کے لیے فرمایا کہ میں تو اس سے بھی ستر گنا خطرناک جہنم کی آگ دیکھ رہا تھا پھر اس صورت میں یا دالہی سے کیسے غافل ہوتا؟ اس کے بعد شیخ رستہ اللہ منیہ نے فرمایا اصل میں جب تک عبادت کرنے والے پر

آداب بندگی کی حقیقت منکشف نہیں ہوتی اس وقت تک اس کو عبادت میں لذت نہیں آتی صوفیائے کرام یہ جو مراقبات کرتے ہیں ان کے ذریعے انہیں غفلت سے نجات میں بڑی مدد ملتی ہے غیر کا خیال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا عرض کیا حضرت غیر کیا ہے؟ فرمایا بروہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے وہ غیر ہے پس اپنے دل کو مختلف قسم کے خیالات سے محفوظ رکھنا چاہیے اور بلا وجہ خواہشات کو طول دینے کا کوئی فائدہ نہیں اپنے معاملات اللہ کے سپرد کرتے ہوئے زندگی بسر کرنا چاہیے اللہ پاک اپنے کسی بندے کو محروم و مایوس نہیں کرتا بشرطیکہ وہ اس کا فقیر رہے اس دوران کچھ لوگ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے آ گئے ان کے ساتھ کچھ معاملات پر گفتگو فرماتے رہے گفتگو کا یہ سلسلہ کچھ زیادہ طویل نہ تھا جب وہ لوگ رخصت ہوئے تو مسکراتے ہوئے مستوجب ہوئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ (انکا تعلق ہمارے سلسلہ عالیہ ہی سے تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام بھی بتایا مگر اس وقت ذہن میں نہیں کیونکہ یہ نام اس وقت بھی اعتماد کے ساتھ سننے سے محروم رہا تھا) جب اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے تو کچھ ایسے لوگ جو کہ صاحب اقتدار تھے ملنے آ گئے اس بزرگ کو انتظار کے لیے باہر ایک درخت کے نیچے بیٹھنا پڑا کچھ دیر انتظار کی وجہ سے اس بزرگ کی طبیعت مغموم ہو گئی اسی دوران خشک پتے زمین پر گرے تو بے اختیار اسی بزرگ کی زبان سے نکلا "اے درخت رونا تو مجھے چاہیے جس کا کیا غیروں میں بیٹھا ہے تو کیوں روتا ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس کے دل میں اللہ پاک کی خاطر کسی کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے پھر وہ اس سے جدائی میں چین نہیں پاتا، راحت و آرام اس کی اپنے محبوب سے گفتگو ہوتی ہے اور اس بات کا خواہش مند رہتا ہے کہ اس کی ساری توجہ کامرکز وہ خود ہی رہے کبھی کبھار ایسے بھی ہو جاتا کہ میں جب اپنے شیخ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچتا تو حالات کچھ ایسے

(خصوصاً ان کے وصال کے قریب) ہوتے کہ ان کا زیادہ دیر گھٹکو کرنا محال ہوتا تو ان کی زیارت پہ ہی گزارہ کرنا اور کبھی کبھی تو یہ بھی ناممکن ہو جاتا پھر تو طبیعت بڑی ہی اداس ہوتی کوئی چیز اچھی نہ لگتی کیونکہ میری تو یہ عادت تھی کہ جب کبھی دل میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا خیال آیا بس ان کی زیارت کے لیے نکل پڑتا مرشد سے اس قدر محبت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مرشد مرید کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا وسیلہ بنتا ہے اپنے محسن کی شکرگزاری بڑی ضروری ہوتی ہے کیونکہ جب بھی کسی مرید کو اپنی سابقہ زندگی پہ نگاہ کرنے کا موقع ملتا ہے تو اپنی محرومیوں مایوسیوں بھری زندگی پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے، بے اختیار اپنے اس محسن کا چہرہ دیکھنا اور اس کی زبان سے نکلنے والی مٹھی مٹھی گھٹگو سننے کے لیے دل بے چین ہو جاتا ہے دل چاہتا ہے اس آئینے میں اپنا آپ دیکھ کر کچھ اور بھی جو بگڑا ہوا ہے سنو اور لیا جائے اور جو سنو رکھا ہے اسے مزید دکھا لیا جائے مرید اس نشہ میں کاروبار و دیگر نجی معاملات کی پرواہ کیے بغیر اس دنیا و آخرت کے مستقل نفع بخش سودا کی جستجو میں لگ جاتا ہے ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بازار میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرمایا ”تم نفع کے لیے ادھر دکانیں سجائے بیٹھے ہو ادھر مال غنیمت تقسیم ہو رہا ہے“ لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہاں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”آؤ میرے پیچھے“ سب آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ عنہ انہیں مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اس وقت چند لوگوں سے گھٹگو فرما رہے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے ”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فرمان دنیا جہان کی قیمتی چیزوں سے بھی زیادہ قیمتی اور نفع بخش ہے“ بس بیٹا جس کو حقیقت میں دنیا کی سمجھ آگئی وہ اس سے دل چرانے کی قوی کوششیں کرتا ہے ان کوششوں میں سب سے پائیدار اور نفع بخش کوشش اللہ والوں کی

صحبت و محبت ہے یہاں علم و حکمت کے وہ موتی نصیب ہوتے ہیں جن سے زندگی اپنے اصل رنگ میں چمکنے لگتی ہے تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں سویرا ہی سویرا انسان کا مقدر بن جاتا ہے اللہ والوں کے الفاظ کی تاثیر گناہ گاروں کے لیے اللہ پاک کا بہت بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 28 ﴾

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو دیکھا کہ ایک نابینا شخص جس کے کپڑے میلے کچلے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے ساتھ بڑی دلچسپی سے گفتگو میں مصروف تھے۔ میرے سلام کرنے پر جواب دیا بیٹھے کا اشارہ فرما کر پھر اس کے ساتھ گفتگو میں مشغول ہو گئے پھر اس سے اچانک گفتگو کا رخ میری طرف پھیر دیا کہ اس کے لیے دعا کرو اس نابینا شخص نے کہا یہ کہاں سے آئے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا پاکستان سے اس نے کہا جہاں حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ”ہاں“ اس نے کہا کہ ان کا تو بڑا مقام ہے وہ بڑے اونچے درجے کے فقیر تھے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کوڈو فقیر کا مرید ہے عرض کیا کوڈو فقیر کون تھا؟ جواب میں فرمایا کہ وہ میلے کچلے کپڑوں میں لمبوس رہتا تھا ظاہری طور پر نماز وغیرہ بھی نہ پڑھتا تھا جہاں کہیں جگہ میں جاتی سوتا تھا ایک بار کچھ لوگوں نے اسے سیر راہ لینا دیکھ کر غصہ کریں ماریں کہ نماز پڑھتا نہیں اور فقیر بنا پھرتا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا ”لوگو! کوڈو فقیر کو کچھ نہ کہا کرو یہ نمازیں اپنی باطنی طاقت سے مدینہ میں پڑھتا ہے“

جب اسے کپڑا اوڑھ کر دیکھو تو سمجھا کرو اس کا بت ہی یہاں پڑا ہے یہ مدینہ میں ہے۔ جب کچھ لوگوں کا اصرار اس معاملہ میں بڑھاتو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے کوڈ فقیر سے فرمایا ”فقیر سائیں! شہر میں رہ کر شہر کا قانون اور جنگل میں رہ کر جنگل کے قانون کا احترام کرو“ کوڈ فقیر نے بس ایک حسرت بھری نگاہ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر ڈالی اور چل دیا شاید وہ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ایسے الفاظ نہ سنا چاہتا تھا اس کے بعد اسے نہ دیکھا گیا شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر آبدیدہ ہو گئے اور ایک سرد آہ کھینچی کہ کبھی کبھی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اُس کو یاد فرمایا کرتے میں نے عرض کیا اسے کہنا ہی نہیں تھا فرمانے لگے کیا کرتے شریعت کا حکم تو اس تک پہنچانا ہی تھا ورنہ بہت سے لوگ اس کی عادت اپنالیتے پھر فرمانے لگے یہ نایب مستو بابا اس کی صحبت میں پہلے بڑا عرصہ رہا یہ بعد میں نایب ہوا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا تمہارا کھانا آجائے گا اب مجھے اجازت پھر یہی الفاظ مجھے فرمائے میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا خادم کی آپ کو ایسی بات کے جواب میں کیا مجال شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیے اور گھر چل دیے ان دنوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ چل پھر لیتے تھے رات تقریباً ایک بجے آنکھ کھلی تو ایسے ہی دل چاہا کہ سامنے کھلی فضا میں چل پھر کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی زندگی کی دین اسلام کی خدمت میں بسر ہونے کی دعا کر لوں کچھ دیر چل قدمی کے بعد ایک جانب سے کوئی آواز محسوس ہوئی اس آواز کی طرف چلنا شروع کر دیا دیکھا تو وہی نایب ہوا بابا مستو اللہ پاک کی بارگاہ میں جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائیں کر رہا ہے آستانہ عالیہ کے قائم و دائم رہنے اور طریقہ عالیہ میں روحانی درجات کی بلندی کی دعائیں کر رہا تھا میں کچھ دیر اس کے قریب کھڑا رہا اسے محسوس نہ ہونے دیا کہ میں اس کے پاس کھڑا ہوں میری آنکھوں

میں آنسو بھی آگئے کہ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کس قدر محبت بھرے انداز میں یہ شخص مجھ کو دعا ہے اور اپنے لیے کوئی دعا نہیں کر رہا ہے صبح ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ تفریف لائے میں نے عرض کیا حضرت رات ایسے ہی ادھر ادھر چلنے کو جی چاہا تو دیکھا کہ یہ بابا اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائیں کر رہا تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بیٹا اللہ کی خاطر کسی کے ساتھ بھلائی کرو تو خود بخود اس بندے کے دل سے تمہارے لیے دعائیں نکلیں گی خیر و برکت کا بندے پر نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے اصل میں بندہ کے لیے دعا ایسی ہی کارگر ثابت ہوتی ہے جو کوئی کسی کی ہمدردی سے خوش ہو کر کرے دیکھو میں اپنے شیخ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں براق آدمی کو خواہ میرے قریبی تعلق دار ہوتے یا دور کے رشتہ دار ہوتے لے جایا کرتا کئی بار حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تم خود بیعت کیا کرو ایک مرتبہ تو وہ بہت ہی مضطرب ہو کر فرمانے لگے میری حسرت ہے کہ تمہارا سلسلہ اپنی آنکھوں کے سامنے چٹا دیکھوں لیکن مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہی اس قدر تھی کہ دل ہی نہیں مانتا تھا پھر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ میری اس بے ریا محبت پر مجھے بہت دعائیں دیا کرتے تھے اس کی خیر و برکتیں تمہارے سامنے ہیں مجھے اپنی امی جان کی خدمت کا بہت شوق رہتا تھا یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرما محبت سے روپڑے اور ایسی حالت میں گھنگو جاری رکھی کہ وہ تھیں ہی بہت اچھی اور نیک سیرت درود و سلام زندگی پھر ان کا پسندیدہ وظیفہ رہا اور زندگی بھر نماز تہجد بھی ادا فرماتی رہیں مجھ سے خوش ہو کر ایک روز انہوں نے دعا فرمائی کہ میرے مولا پیران کہاں رحمۃ اللہ علیہم کے صدقہ سے میرے بچوں کو کچھ زمین دے اور دنیا ان پر فراخ کر دے انہیں دنیا سے محبت کی بجائے ایمان کی توفیق عطا کرنا جتنی زمین کی امی جان نے دعا کی یہ سب اتنی ہی زمین ہے یہ سب امی جان کی دعا کی ہی تقویت ہے تمہیں بتایا تھا کہ شروع شروع میں میں دینی

معاملات میں دلچسپی نہیں لیتا تھا لیکن اسی جان سے بہت محبت کرتا تھا خدمت سے منہ نہیں موڑتا تھا اسی جان میری اس فرمانبرداری کو دیکھ کر تڑپا کرتیں کہ بس اللہ کی راہ میں زندگی بسر کرو آخر کار روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے لیے دعا فرمادی اس کی قبولیت والا سارا واقعہ میں نے تمہیں ایک دو مرتبہ پہلے بھی سنایا تھا بس بیٹا کسی کے ساتھ اچھا سلوک کر دو وہ کبھی اگر تمہارے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ دعا کرے گا اور اللہ پاک اس کی دعا کو شرف قبولیت بھی عطا کرتا ہے میرے بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ جنہیں بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے خلافت و اجازت تھی شروع ہی سے وظائف اور چلہ کشی کے شوقین تھے طبیعت کے بھی ذرا سخت تھے، کبھی مجھ سے کوئی اغزش ہو جاتی یا ان کی طبیعت کے خلاف کوئی کام کر دیتا تو چٹائی کر دیا کرتے تھے کئی بار میں ان کے آگے لگ کر بھاگ جاتا اور وہ میرے پیچھے ہوتے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دعا کو اول آخر میں تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ لو تو دعا قبول ہو جاتی ہے اچھا ناشیہ کر لو اور چلو پھر کبھی آؤ گے گنو باتیں کریں گے ایک تم سے شکایت رہتی ہے کہ تم کہہ کر چند دنوں کا جاتے ہو اور آتے کئی کئی ہفتوں اور مہینوں بعد ہو عرض کیا عادت بدلنے کی کوشش کروں گا یہی نظر کرم جاری رہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ سے آنسو چھٹکا پھر فرمایا تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں میرے پاس اللہ کی خاطر آنے والے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 29 ﴾

ایک مرتبہ سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت داڑھی کی فضیلت پر گفتگو فرما رہے تھے کہ کوئی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کا صحابی رضی اللہ عنہ یا خواری ایسا نہیں تھا جو اس سنت کا تارک ہو اور نہ ہی اولیائے کرام کی صف میں بغیر داڑھی کے کوئی محترم ہو سکتا ہے فرمایا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کے اس معاشرہ میں جب یہودیت اور عیسائیت کے رسم و رواج کا غلبہ اسلامی معاشرہ کے اوپر ظاہری طور پر محسوس ہو رہا ہے اور لوگ نہ صرف اس سنت کے تارک ہو رہے ہیں بلکہ اس سے منحرف بھی ہو رہے ہیں اور بہت آسان الفاظ میں لاپرواہی اور بے زنجی کے عالم میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی ضروری تو نہیں داڑھی رکھنی ہے تو رکھیں تو نہ کسی پھر ایک خاص بات جو ہم لوگوں کے سامنے لازمی طور پر بیان کرنے والی ہے وہ یہ کہ اگر کسی داڑھی والے سے کوئی غلطی یا خطا ہو جائے تو اسے شرم داڑھی کے حوالہ سے دلائی جاتی ہے حالانکہ کوئی انسان اگر معاشرتی برائی کرتا ہے یا ایسی برائی جس کا تعلق فقط اس کی ذات سے ہے اسے نصیحت یا مشورہ دینے کے لیے یہ الفاظ ہونے چاہئیں کہ بھائی ایک اچھے مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسا کرے کیونکہ یہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کبیرا کہ نہیں اور نہ ہی یہ صالحین کا نقش قدم ہے سننے والا مانے یا نہ مانے اس کی مرضی لیکن داڑھی والا طعنہ جو جہالت میں لوگوں نے عام کر رکھا ہے ساتھ ساتھ سنت کی مخالفت کے فروغ کو بھی لگے ہوئے ہیں کہ داڑھی والے شخص سے کوئی غلطی ہوئی تو کہہ دیتے ہیں کہ اسی لیے تو ہم داڑھی نہیں رکھتے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے میں تو انہیں کہتا ہوں کہ ارے سمجھو! پیغمبر صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون ہے جس سے غلطی یا گناہ نہیں ہو سکتا اللہ پاک نے فرمایا ہے جب ایمان والوں سے گناہ ہو جائے تو وہ نیکی کر لیں

تو وہ نکلی اس گناہ کو مٹا دے گی پھر سورہ (قارعہ) میں اللہ پاک نے نثار مدعی فرمائی ہے کہ جن کے اچھے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ من پسند زندگی میں اور جن کے اعمال کے وزن ہلکے ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے پھر اللہ پاک فرماتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والوں، پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ان ساری بیاری بیاری باتوں سے توجہ نکالنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ نتیجہ بھی واضح ہے جب تخلیق کرنے والا جانتا ہے کہ جو کچھ میں نے تخلیق کیا فلاں فلاں غلطیوں کو تا ہیوں کا ارتکاب ان سے ہو سکتا ہے اور ازالہ کے لیے اس نے راہیں بھی بتا دیں ہم دوسروں کے برے اعمال کے ڈھنڈورے پیٹنے کے ساتھ ساتھ سنت کے تارک ہونے کے دعوے کیوں کریں جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے اللہ پاک اسے گناہوں سے محفوظ فرما لیتا ہے حضرت بہاؤ اللہ بن نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا ولی سے گناہ ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا جب ولی بغیر بھوک کے کھاتا ہے تو گناہ ہی کرتا ہے تمام صالحین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ تغیر کے سوا کوئی معصوم پیدا نہیں کیا گیا جو صالح بننا ہے اللہ پاک اپنے فضل سے اسے گناہ سے بچنے کی طاقت دے دیتا ہے اس کو گناہ کا عمل اچھا نہیں لگتا اور جب کبھی انجانے میں اس سے خطا ہونے لگے تو اللہ پاک کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جس سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے اس لیے میرے بیٹو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ شریعت کی پابندی کی طرف آؤ ایک ہی سنت داڑھی والی اتنی بڑی سنت ہے کہ سو شہیدوں کے برابر ثواب کا حکم آیا ہے انسان کے ہر عمل کا ثواب اس کے انجام دینے تک جاری رہتا ہے لیکن داڑھی کا ثواب آدمی سو بھی جائے تو مٹا رہتا ہے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ اس برفتن ماحول میں اس سنت پر عمل مٹھی میں انگارہ لینے والی بات

ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے لوگوں کو اس کی تلقین فرماتے ہیں نے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں مریدین میں تقریباً تقریباً نہ ہونے کے برابر ہی کوئی دیکھا جو دائمی منہ داتا ہو۔ ہم اس عمل کے متعلق لوگوں کو تلقین کیا کرو کہ اگر دائمی نہیں رکھیں تو نہ رکھو لیکن اس کی مخالفت نہ کرو اور نہ ہی کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو تو اسے یہ طعن دو کہ دائمی رکھ کے ایسا کیا بلکہ وہی بات جو پہلے کہی یا اس کے ساتھ اس کی شخصیت کے مطابق کلام کرو کہ جناب کو یہ زہب نہیں دیتا کیونکہ آپ لوگوں کی نظر میں معزز ہیں بس اتنا کہہ دینے سے حیا والا ہوگا تو سمجھ جائے گا ورنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نصیحت اس پر اثر نہیں کرتی جس کا سینہ ایمان سے خالی ہو عرض کیا حضرت بے ادبی کی معافی چاہتا ہوں اس بات پر ذرا روشنی فرمائیے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بہتر طور ہیں کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سولہ برس کی عمر میں پاکستان بننے دیکھا ان دونوں شخصیتوں کے متعلق معاشرے میں بڑی چہ گوئیاں بھی ہوتی ہیں اور ان کے اعلیٰ ظرف کی بے شمار مثالیں بھی بیان کی جاتی ہیں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار اشعار جن سے ایک مرد قوم کو بھی زندگی ملتی ہے اور زندہ قوم کو نیا عزم و جذبہ ملتا ہے خاص طور پر ان کے بعض اشعار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بہت ہی زیادہ عیاں و محبت سے بھرپور ہیں آج بھی ان کا بیان کہیں ہوتا ہے تو روح کو ایک خاص وجد نصیب ہوتا ہے لیکن ان کی دائمی نہیں تھی مگر انہیں قلندر بھی کہا جاتا ہے بعض انہیں اولیاء کی صف میں شامل کرتے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت فرمایا جیسا جب علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نام لو تو ساتھ رحمۃ اللہ علیہ یا اقبال صاحب کہا کرو کیونکہ ایک مرتبہ میں جب تمہاری طرح جوانی کی عمر میں تھا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت ہو چکا تھا میں بادشاہی مسجد کی

طرف جا رہا تھا نیز حیاں چڑھنے لگا تو دیکھا کہ ایک بارش بزرگ کھڑے ہیں انہوں نے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ! جلدی ادھر آکر کھڑے ہو جائیے اور اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف چہرہ کر لیجیے۔ میں اس بزرگ کے ساتھ ادب سے کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر بعد اس بزرگ نے فرمایا آج اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یوم وصال تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اس لیے تمہیں ایسا کرنے کو کہا میں نے واپس جا کر حضرت باروسا میں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے پر ان کا بہت بلند مقام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے کہ جو دوسروں کو فتح پہنچائے۔ پس محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلت و رسوائی سے بچانے کی کوششیں کیں ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کی نہ صرف کوششیں بلکہ عملاً ثابت کر دکھایا یہ نیکی ان کی داڑھی کو بھی چھپالے گی اور جو کوئی خطا ان سے منسوب کی جاتی ہے اس پر بھی ان کا اللہ پاک مواخذہ نہیں فرمائے گا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے عرض کیا حضرت میں نے پڑھا بھی اور سنا بھی ہے کہ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نماز بھی نہیں پڑھتے تھے اور تلاوت قرآن پاک کے متعلق بھی آخری ایام میں ہی تھوڑی بہت روایت ملتی ہے جواب میں فرمایا ہاں یہ بات تو میں نے بھی ایسے ہی سنی ہے مگر میں نے تمہیں بتایا کہ نماز یا قرآن کی تلاوت کا تعلق اللہ پاک کے حقوق سے ہے اور وہ رحیم ہے ہاں البتہ کوئی تم سے ان کے متعلق ایسی ویسی بات کرے تو اسے بولو کہ تمہارے ساتھ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کیا زیادتی کی تمہارا یا تمہارے کسی جاننے والے کا کیا حق مارا اگر مارا ہے تو بتاؤ نہیں مارا تو اپنے محسن کے متعلق ایسا نہیں کہتے کسی کی برائی گننا عقلمند کا کام

نہیں کئی فرامین سے واضح ہے کہ جو لوگ کسی کی نیکیوں کو نظر انداز کر کے ان کی برائیوں کو گنتے ہیں وہ انتہائی بد بخت ہیں پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور سردی کے موسم میں بھی پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں چہرے کی رنگت سرخ اور بدن کے اعضاء تھر تھر کاپٹے لگے فرمانے لگے انسانوں کا شکر ادا نہ کرنے والے اللہ کے شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ مجھے لوگوں کی سمجھ نہیں آتی کہ اتنے بڑے لوگوں کے حلق اپنی زبانیں کس طرح دروازہ کر دیتے ہیں میں نے خود علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پہلی صف میں بیٹھے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک گفتگو فرماتے رہے اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسے بڑی توجہ سے سنتے رہے جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تقریف لے گئے میں نے اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ اتنا درد کیسے ملا؟ اقبال صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی اشارہ فرمایا اس کے بعد وہ مدہوش ہو گئے اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں کہ یورپ کے ممالک میں بھی میں تہجد کی نماز کو فراموش نہیں کر سکا اور ان کا یہ شعر

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ داخیں فرنگ

سرمہ ہے میری آنکھ میں خاکِ نجف و مدینہ

بس آئندہ مجھ سے بڑی ہستیوں کے کردار کے حلق تنقیدی گفتگو نہ کرنا خواہ ان دونوں کے حلق ہو یا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض جنگجوؤں کے حلق تم ان کے فضائل بیان کرو، ان کے نام اچھے انداز میں لوگوں کو ان کے حلق ایسی ایسی بات کہے تو تم گفتگو سے گریز کرو ہاں کوئی ان دونوں ہستیوں کو متال بنا کر داڑھی نہ رکھے گا ڈھوئی کرے تو اسے کہو اقبال رحمۃ اللہ علیہ یا محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ بن کے دکھا دو یا دکھا دو لکھا ہوا کوئی ایسا ان کا قول جس سے یہ ثابت ہو کہ انہوں نے داڑھی نہ رکھے کا حکم دیا ہو لوگ خواہ مخواہ

میں اپنے مفاد کے لیے ان کا نام استعمال کرتے ہیں 1945ء میں کسی عالم نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قریب بٹھائے ہوئے ہیں لوگوں نے عرض کیا ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ محمد علی جناح میری امت کے خیر خواہ ہیں اچھا اب تم چلو! اچھے لوگوں کو اچھے لفظوں میں یاد کرو گے تو لوگ تمہیں بھی تمہارے بعد اچھے لفظوں میں یاد کریں گے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ اللہ نگہبان!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 30 ﴾

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے دنیا میں انسان کا تعلق سب سے خدا کے لیے ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھو اللہ تعالیٰ کے لیے ہی دشمنی رکھو ہمارے ہاں آج کل عام رواج ہے کہ دنیاوی معاملات میں اپنے اپنے مفادات کے لیے ایک دوسرے سے دوستی اور مفادات کی تکمیل نہ ہونے کی صورت میں دشمنی ہے دنیا میں ہر انسان خوشحال زندگی بسر کرنے کا آرزو مند ہے اور پریشانیوں سے نجات پانے کی کوشش میں رہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر اک سے تعلق قائم کر لے تو اس میں اسے خوشیاں ہی خوشیاں نصیب ہوں گی اور برائی کے معاملات میں لوگوں سے دور رہے تو ہر غم و مصیبت سے اسے نجات ملے گی ایک شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا ”اچھے دوست دنیا میں نہیں رہے بہت برا وقت آ گیا اب تو لوگ اپنے اپنے مفادات کو لگے ہیں جس کے ساتھ مرضی بھلائی کر لو جس کے ساتھ مرضی وفا کر لو جواب میں تکلیفیں ہی اٹھانا

پڑیں گی۔“ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اگر تجھے اپنے غم و مصیبتیں دور کرنے والا دوست چاہیے تو واقعی ایسے لوگوں کی کمی ہے اور اگر تو اپنے دوستوں کی مصیبتیں، غم دور کرنا چاہتا ہے تو ایسے لوگ بہت ہیں اس دنیا میں جن کو اپنے غموں اور مصیبتوں کے دور کرنے والے ایک ہمدرد کی ضرورت ہے۔“ اس کے بعد شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے لگے بیٹا! حضور مٹی اللہ علیہ السلام جب تبلیغ فرماتے تو بے پناہ تکالیف انہیں اٹھانا پڑتیں، اہل و عیال پریشان ہوتے تو آپ مٹی اللہ علیہ السلام فرماتے ”اللہ میرے ساتھ ہے۔“ پس جب تم کسی انسان کو دوست سمجھ کر اس کے ساتھ بھلائی کرو اور وہ جواب میں تمہیں تکلیف دے تو تم معاملہ اللہ کے سپرد کر دو اسے کچھ نہ کہو وہ ٹھیک ہو جائے تو درست نہ ہو تو جب کبھی بھی وہ تمہارے پاس اپنی حاجت لے کر آئے اس کی مدد کرو مگر زبان پر اپنے احسانوں کا ذکر نہ لاؤ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ایک دن اسے احساس ہوگا اور اگر اسے کوئی احساس نہ ہو تو تمہیں تمہاری نیکیوں کا اور احسانوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا کیونکہ تمہارا اس کے ساتھ تعلق اس کے ساتھ بھلائی کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے تھا اور اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والوں کا دوست ہے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں انسان ہونے کے ناطے کئی بار ایسی ایسی باتیں دوستوں سے سننا پڑتی ہیں کہ جن کی برداشت کی ہمت بسا اوقات جواب دے جاتی ہے جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جن لوگوں کی کفالت فرماتے تھے انہی لوگوں میں سے ان کی بیاری بیٹی اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لازم لگانے والے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے تم غور کرو کہ جن لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول خدا مٹی اللہ علیہ السلام کوشش کرتے انہی لوگوں نے انہیں پتھر مارے، گالیاں دیں، برا بھلا کہا لیکن آپ مٹی اللہ علیہ السلام نے ان

کے لیے دعائے ہدایت فرمائی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پانی میں گرے کچھ کوڑکا لے کر کوشش کرتے تو وہ ڈنک مارتا ایک راہ گیر نے عرض کیا حضرت وہ ڈنک مارتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے پچاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ڈنکا اس کی فطرت ہے جب وہ اپنی فطرت سے باز نہیں آتا تو میں اپنی اچھی عادت سے باز کیوں آؤں“ بس اسی طرح کوشش کرنی چاہیے کہ آدمی اپنے عمل کی طرف دیکھے اگر وہ اللہ کے لیے ہے تو غم نہ کرے ایک دن مخالف ہونے والے اور تکلیفیں دینے والے بھی دوست اور بندہ رو بہن جائیں گے مگر اسے ان کی کچھ پروا نہ ہوگی کیونکہ جو اپنے اعمال خدا تعالیٰ کے لیے سرانجام دیتا ہے تو پھر ایک دن اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت کا ایسا جام پلا دیتا ہے کہ اسے کسی دوست اور دشمن کی پروا نہیں رہتی صبح سے لے کر شام تک اپنے رب کی یاد میں ہوں مجھے کسی دوسرے سے نہ نفع کی توقع نہ نقصان کا خوف، میرے دل میں فقط اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت عظام کے ساتھ ساتھ اپنے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے نقش قدم اور ان کی مضبوط نسبت میں بندھا ہوں اور اپنے پاس آنے والے ان لوگوں سے بہت محبت کرتا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر میرے پاس آتے ہیں، ان کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت میں سفر کی توفیق بخشی اور جو لوگ گمراہ ہیں یا جاہل ہیں یا جن کے عقائد درست نہیں میں اس بات کی پروا کیے بغیر کہ وہ بڑے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں یا چھوٹے خاندانوں سے ان کی تربیت اور خدمت کی کوشش کرتا ہوں، حق بات کرنے سے گریز نہیں کرتا کیونکہ میں جو دل رکھتا ہوں وہی زبان پر لاتا ہوں میری ہر صبح ہر شام میرے رب کے نام ہے میں اسی کا بندہ ہوں، اسی کی طرف جانے والا ہوں یہی سبق میں نے اپنے مرشد سے سیکھا ہے مجھے مخلوق

سے کوئی شکوہ نہیں کیونکہ مخلوق محتاج وہے بس ہے بے بس اور محتاج سے کیا شکایت اللہ جو عطا کرتا ہے اس پر بھی شکر گزار اور جو خواہش تکمیل کو نہ پہنچے میں اس پر بھی شکر گزار عنایات پر اس لیے شکر گزار کہ اس نے مجھے اس قابل سمجھا، مجھ پر مہربانی فرمائی اور نہ ملنے پر اس لیے شکر گزار کہ اس نے مجھ کو وہ نعمت نہیں دی جس کا میں اہل نہ تھا اگر یہ نعمت مجھے مل جاتی تو ہو سکتا ہے کہ میں ناشکری کر بیٹھتا بہر حال اللہ تعالیٰ سب کے حال پر اپنا فضل و کرم فرمائے یہ نصیب کا سودا ہے جس پر اللہ تعالیٰ مہربان اس کا ربک ڈھنک ہی دوسروں سے جدا ہوتا ہے میرے مرشد حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے ہیں بھائیوں پر شفقت کرو اور ایک دوسرے کی شکایت نہ لگایا کرو حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کا مطلب صاف اور واضح ہے کہ میری بھائی اللہ تعالیٰ کی خاطر بننے والا تعلق ہے جو تعلق اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اس میں شیطان کی مداخلت نہیں ہونے دینا چاہیے آج کل حالات کچھ زیادہ ہی غیر شرعی ہو گئے ہیں اسی لیے لوگوں کو تعلق الہی اللہ کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں دے رہا اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جو بندہ کسی دوسرے سے میری خاطر ملتا ہے میں ان کے دل سے پہلے تمام گناہ بخش ڈالتا ہوں۔ اچھا کافی گفتگو ہو گئی اپنی حالت پر نگاہ دو اور دل کی صفائی کی طرف دھیان دو حقوق پر بھروسہ نہ رکھو اللہ پاک کی طرف توجہ کرو جس قدر رجحان اس طرف بڑھے گا اسی قدر حال میں صفائی نصیب ہوگی پھر دیکھنا کیسی نوازشات کی بارش ہوتی ہے زندگی کا ہر سانس اللہ کی امانت اور ہر قدم پر لغزش کا اندیشہ ہے اس تک پہنچنا مشکل مگر جس کے لیے دروازہ آسان کر دے اپنا فضل فرمائے اس کے لیے کوئی مشکل نہیں اللہ تعالیٰ تم پر اور ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے تمہاری زندگی کی رونق سداؤ کبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہے اور تعلق الہی اللہ کی توفیق ہمیشہ تمہیں نصیب ہو خواہ تمہارا قدم کبھی ہٹک بھی جائیں محبت کے طریق تمہیں سمجھ کر داپس اس راہ کی طرف لے آئیں۔ آمین! اللہ! اللہ! تمہیں۔

﴿ مجلس نمبر 31 ﴾

ایک مرجہ سعادت قدم ہوی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بچپن سے لے کر اس وقت تک جس دن میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا حالات بیان فرمائے ان حالات و واقعات کے دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے کئی بار آنسو بھی بہہ جاتے بڑے بردور انداز میں لنگھ فرمائی اس سے قبل میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو اتنا مغموم کبھی نہ دیکھا اور نہ ہی بعد میں ان کے وصال تک دیکھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ شروع میں صاف سقرا لباس پہنتا، صاف سقرا دور مہنگے جوتے پہنتا، بال وغیرہ کٹوانے کے لیے بھی کسی بڑے شیر کارخ کرتا اپنے تن کی زیب و آسائش میرا پسندیدہ مشغلہ تھا امی جان کو میں دیکھا کرتا تھا کہ وہ دن بھر تسبیح باتھ میں پکڑے کچھ پڑھتی رہتی ہیں اور روتی بھی رہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ وہ تسبیح باتھ میں لیے کیا پڑھتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا ”میں اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھتی ہوں تم بھی بیٹا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زندگی بسر کرو“ میں امی جان کی بات کو نال گیا اور کبھی کبھار وہ مجھ سے مذکور بھی کرتیں تو میں ایسے ہی کہا کرتا کہ امی جان ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ کر لوں گا دین کے کام کے لیے ساری عمر پڑی ہے آخر کار جب امی جان حج پر گئیں تو میں نے ان کے حج کا انتظام کیا بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھا امی جان مجھے راستہ میں سمجھاتی رہیں کہ بیٹا کاش تم بھی اس عظیم اور مقدس سفر کا شوق رکھتے جب امی جان کو رخصت کیا تو پھر واپس چلنے پر ہر چیز سے یہی صدا آنے لگی جام تفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تیرا دل تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہوتا، تو اپنے خدا تعالیٰ کی بندگی دل جمعی سے کرتا پس پھر کیا درختوں سے بھی یہی پکار، راہوں سے بھی یہی پکار، دیواروں سے بھی یہی پکار یہاں تک کہ جب گھر پہنچا تو میری طبیعت مڑ حال

سی ہو چکی تھی میں کھویا کھویا سا رہنے لگا کئی بار ایک انجانا سا خوف میرے اعصاب پر طاری ہو جاتا، میں پسینے سے شرابو رہو جاتا، روتا رہتا کہ کاش میں بھی اپنے رسول مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم کا ایک سچا محب ہوتا ایک دن میں نے کاغذ قلم لیا اور اپنی امی جان کے نام خط لکھا کہ امی جان میرے لیے اللہ اور اس کے رسول مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم کے ہاں سے قبولیت کا تحفہ لیتی آنا کیونکہ جب امی جان رخصت ہوئی تھیں تو میں نے دنیوی تحائف کی فرمائش کی تھی خط کا جواب مجھے خواب کی صورت میں ملا کہ امی جان مجھے خواب میں ملیں اور فرمایا کہ حضور اکرم مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم نے تمہیں قبول فرمایا ہے وہ میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا نیک بخت میں نے تیرے بیٹے کو قبول کیا امی جان کے حج سے واپس آنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے جاتے ہی حضور مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم کے روضہ اقدس پر میرے لیے دعا فرمائی کہ یا رسول اللہ مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم میرے جام ظفر اللہ کو اپنا بنالےجیے امی جان نے دعا بڑی گڑگڑا کے کی تھی اور بہت روئی تھیں اسی رات انھیں حضور مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا کہ میں نے تیرے بیٹے کو قبول فرمایا اسے میری محبت میں زندگی بسر کرنے کی توفیق ملے گی یہ انہی ایام کا واقعہ ہے جن دنوں میں میں نے خط لکھا تھا خواب میں امی جان نے یہ بھی اشارہ فرمایا تھا کہ عنقریب ہمارے شہر میں اللہ کے رسول مٹلی اللہ عنہ دیکھ دلم کا سچا محب آئے گا تم ان کی صحبت پانا اور تربیت حاصل کرنا چنانچہ اس خواب کے چند روز بعد ہی حضرت سلطان الاولیاء پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ جو شہبازِ ولایت خولجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے ہمارے شہر کوٹ سلطان میں تشریف لائے میں ان کی زیارت کے لیے گیا تو پہلی ہی نظر میں مجھے ان کی طرف جچی رغبت ہوئی اس کے چند دن بعد میں کوٹ سلطان سے پیدل حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچا اور بیعت کی

استدعا کی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ حضرت سارا خاندان سلسلہ قادریہ میں بیعت ہے ان سے قبل آباؤ اجداد کے کچھ احباب سلسلہ عالیہ سہروردیہ سے بھی فیض یاب ہوئے ہیں میں اکیلا ہی اس سلسلہ میں بیعت ہو رہا ہوں کرم نوازی فرمائیے گا کہ بھرم رہ جائے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خصوصی شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا انشاء اللہ ہر سلسلہ کی کرم نوازیاں جاری و ساری رہیں گی اور خصوصی رنگ لگے گا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ وار جو نعمت طلی آ رہی تھی اس سے مجھے بھی مستغنیٰ کیا تمام لطائف پر سلوک طے کرایا، پھر نفی اثبات کے تینوں طریقے جو اس سلسلہ عالیہ میں سالک کو اپنی اپنی طاقت و فہم کے مطابق کرنے کی اجازت ہے طے کرائے اس کے بعد مراقبات کی منازل طے کرائیں یہاں تک کہ وہ معاد جس میرے حصہ میں آئیں کہ جن کا اکتہار کرنے کا حکم نہیں ہے تمام پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کی بارگاہ میں سلسلہ وار پیش کرنے کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا گیا، چار اصحاب رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ ساتھ مشائخ عظام کو بھی سر جھکائے اس مبارک بارگاہ میں بیٹھے پایا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ان عظیم اور مقدس ہستیوں کی قربت خاص کا وہ فیض جسے پائے بتا رہا ہوں طریقت کے مسافر کو چین نہیں مجھے نصیب ہوا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی قیامت تک جاری رہے گا مجھے وعدہ دیا گیا میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوان عظیم اور بلند مراتب پر دیکھا کہ لوگ کس طرح ان کے مقام پر اعتراض و تنقید یا تقسیم کے قائل ہیں مجتہدین اور ائمہ معصومین یعنی بارہ اماموں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریاے رحمت سے سیراب دیکھا ان کی عظمت اور خدمت کا تہیہ دل سے گرویدہ ہوا چار سلاسل پر کرم نوازیوں میں میں نے سلسلہ

عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اولیاء عظام کو خاص عنایت سے مستفیض دیکھا اس سلسلہ عالیہ کی عظمت اور بھی میرے دل میں گھر کر گئی حضرت عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ (ان کا نام لیتے ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے) کی خاص عنایت مشارح رحمۃ اللہ علیہم کے شامل حال دیکھی انہوں نے بھی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مجھے قیامت تک اور قیامت کے بعد بھی ساتھ دینے کے وعدے کیے اس کے علاوہ بے شمار مشارح رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح ظاہر و باطن میں میرے ساتھ کرم نوازی اور رحمتی سے پیش آتی رہیں یہاں تک کہ منازل سلوک طے کرنے کے بعد جب میں حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے ہی آئے ہو قدم بوسی کرتے ہوئے عرض کیا نہیں غریب نواز اللہ، اس کا رسول مٹا اللہ علیہ دیکھ دلم چہار اصحاب رضوان اللہ اجمعین، پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دست شفقت میری کمر پر ہے میں اکیلا کیسے آسکتا ہوں اور کیسے چل پھر سکتا ہوں بس حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اپنی خاص استعمال شدہ دستار مبارک اتار کر میرے سر پر باندھ دی اور فرمانے لگا اللہ کے رسول مٹا اللہ علیہ دیکھ دلم سے جو نعمت ہمارے سلسلہ عالیہ کو سلسلہ دار ملتے ملتے مجھ تک پہنچی میں نے بغیر کسی کمی کے وہ تمہارے سپرد کر دی یہ 1962ء میں پیر کے دن کا واقعہ ہے (تمہیں یہاں ایک دلچسپ بات بھی بتانا چلوں کہ پیر کے دن میں پیدا ہوا پیر کے دن ہی حضور پر نور مٹا اللہ علیہ دیکھ دلم نے مجھے خواب میں اپنے میاں مبارک مٹانے کا حکم عنایت فرمایا) اس کے بعد پھر 1966ء میں پہلی بار سعادت حج نصیب ہوئی چند احباب بھی میرے ساتھ تھے میری درخواست منظور نہ ہوئی میں اس سلسلہ میں لاہور گیا کام نہ بتا تو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو برصغیر کے وائسرائے ہیں بروہی ان کی

کرم نوازی سے خاص فیض پاتا ہے ان کی خاص عنایت مجھ پر ہے کبھی ان کے مزار شریف پر مجھ سے نسبت رکھتے والا حاضری دے گا تو خود بخود اس کو اندازہ ہو جائے گا میں نے ان کے مزار شریف پر خاص عنایت کی اس دعا کی عرض کیا کس انداز میں؟ فرمایا یہ نہیں بتاؤں گا اس کے بعد میں واپس آگیا تو گلی میں ایک ایسی عورت ملی جو بظاہر مست تھی کہنے لگی جام صاحب عرفات میں ملیں گے میں نے کہا عرفات میں کیسے ملیں گے کام تو بتائیں کہنے لگی یوں نہ مجھے سنائیے یہ کام تو ہو گیا ہے میں جب گھر گیا تو کراچی سے ایک پیر بھائی کے ذریعے اطلاع ملی کہ یہاں آ جاؤ جب وہاں پہنچے تو کام بین گیا میں جب مدینہ شریف پہنچا تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی وہ جو براک امتی پر ہوتی ہے میں نے خاص اس سے نعمت پائی مدینہ شریف اور بیت الحرم میں اللہ پاک کے باکمل بندے کو نوں میں بیٹھے دیکھیں ان پر استغراق اور عجیب کیف و مستی تھی کسی سے ہم کلام نہ ہوتے بس اپنی موج میں اپنے مالک اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محو تھے مدینہ شریف میں مجھ پر حالت خاص اس وقت طاری ہوتی تو میں آج کل جہاں باپ بھیج ہے اس سے باہر نکلا تو بانیں جانب جہاں آج کل چار دیواری ہے ساری رات یہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں گزار دیتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی اور نظیر رحمت مدینہ میں مہمان بن کر آنے والے امتیوں پہ ایسی کہ احاطہ نہیں کیا جاسکتا مدینہ میں جب کوئی امتی پہنچتا ہے تو اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اسے ایک بار پھر نئے انداز میں جینے کا موقع ملتا ہے امتی جب مدینہ شریف آتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ مقدس کے دروازہ پر اس کا استقبال فرماتے ہیں اس پر اپنی نظر کرم فرماتے ہیں اور جب امتی رخصت ہوتا ہے تو پھر اس کو دروازہ پر کھڑے دیکھتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے مولا

پاک میرے امتی کی حفاظت فرماتا شیخ رحمۃ اللہ علیہ یہاں بہت اشک بار ہو گئے اور سر جھکا کر اپنی آنکھوں کو رومال سے دبا لیا آنکھوں سے رومال ناک تک اور پھر ہونٹوں کو صاف کر کے ارشاد فرماتے لگے ایک ماں یا دنیا کی ساری رشتہ داریاں کیا محبت دے سکتی ہیں انسان کو جو اُس کے رسول مٹی اللہ علیہ السلام دیتے ہیں اور پھر ایسے رب کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں جو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار انسان سے کرتا ہے حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ میرا مدینہ میرے امتی کے گناہوں کو جلانے والی بھٹی ہے جو یہاں ایمان کی حالت میں آتا ہے اس پر میری خفاعت واجب ہے جب میری واپسی کا دن حسب دستور آتا تو میں بہت زیادہ اداس ہو جاتا آج کل تو مخصوص ایام ملتے ہیں ان دنوں تو کئی کئی ماہ وہاں قیام ہو جاتا میری زندگی وہاں گزرتی اور باقی اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزر جاتی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے اپنی یاد میں رکھنے کے بہانے عطا فرمائے اس دوران خواجہ غلام حسین صاحب تشریف لے آئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان سے بخبر گفتگو ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 32 ﴾

ماہ اکتوبر کے پہلے عشرہ میں چند پیر بھائیوں کے ہمراہ سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی درختوں کے سائے تلے تشریف فرما تھے رات کے سفر کی وجہ سے نیند کا غلبہ تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے تھوڑی دیر آرام کر لو پھر بات کرتے ہیں تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے وہ واقعات جو دین اسلام کی تبلیغ کے دوران ہوئے بیان فرمانے لگے کہ اللہ پاک کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین اسلام کے لیے کیا کیا تکلیفیں نہیں اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے انتہا درجے کی تکلیفیں برداشت کیں گھر بار، مال و اولاد، عزیز و اقارب ہر چیز کی جدائی کو برداشت کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر مشکلات کے باوجود بھی حقوق کی ہدایت کی دعائیں کرتے رہے۔ گالیاں سن کر سہکتے رہے، پتھر کھا کر بھی صبر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہماری نجات ہے ان کی محبت و اتباع میں زندگی بسر کر کے اولیاء اللہ نے بے پناہ مراتب پائے اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر کامیابی کا تعلق انہی سے مضبوط نسبت پر ہے جو کوئی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منہ پھیرتا ہے وہ سمجھ لے کہ اس کا دل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے روشن نہیں ہے کیونکہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اسی کے طریقہ پر ہوتا ہے عرض کیا ہمارے دل بہت چاہتے ہیں کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زندگی بسر کرنا نصیب ہو تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھی سوچ ہے مگر اس میں کامیابی انہی کے کرم پر موقوف ہے کیونکہ جب ان کا کرم ہوتا ہے تو انسان کے حالات خود بخود بدل جاتے ہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی سیرت مبارکہ کو اگر دیکھا جائے تو واضح پتا چلتا ہے کہ ان میں

سے بعض حضور مٹنی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں اسلام قبول کرنے سے پہلے سرگرم رہتے تھے۔ مگر جیسے ہی حضور مٹنی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں کی ہدایت کے لیے ہوئی اور ان کی لغزشوں پر آپ مٹنی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درگزر فرمایا تو وہ اپنی سابقہ زندگی بدلنے میں کامیاب ہوئے حضور مٹنی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اپنی زندگی ان کی زندگی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے وہی حقیقت میں دین اسلام کا سچا محبت اور کامیاب شخص ہے۔

مانا کہ احرام کے قائل ہیں بہت لوگ

میں مانتا ہوں سب کو پیارے مصطفیٰ ﷺ کے بعد

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ولی وہ ہے جو اتباع سنت کا پورا پورا نتیجہ ہو حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ شریعت کی پابندی ہی ولایت ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق کہ ولی کے لیے شریعت کا پابند ہونا ضروری ہے کرامت نہ بھی دکھائے تو بھی ولایت کے درجات میں کوئی فرق نہیں پڑتا بس جس قدر دنیا و دہ سے زیادہ ہو سکے انسان کو دائرہ شریعت میں رہ کر اپنے کام خوش اسلوبی سے سرانجام دینے چاہئیں اگر ایسا نہ ہو تو کوشش کرنی چاہیے کہ شریعت کے احکام کی پابندی کی طرف توجہ دی جائے تاکہ بے موت نہ مارا جائے سیرت پاک ﷺ کی کتابیں پڑھنی چاہئیں تاکہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کی کوشش جاری رہے لیکن ان سب سے بھی بڑھ کر کسی اتباع رسول مٹنی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرنے والے ولی کی محبت نصیب ہو جائے تو سبحان اللہ! حدیث پاک میں ایسے شخص کی صحبت میں ایک لمحہ بیٹھنے کو سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر قرار دیا گیا ہے حضور پر نور مٹنی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کامل میں بیٹھنے والے صحابی رضی اللہ عنہ کے درجہ کا اندازہ اس بات سے لگایا

جا سکتا ہے کہ ان کے پاؤں کی گرد کے برابر سارے زمانے کے صالحین نہیں ہو سکتے پھر اچھے لوگ وہ جو ان کی صحبت میں بیٹھے، دین سیکھا۔ پھر ان کی صحبت میں جو بیٹھے وہ بہتر یہاں تک کہ تمام سلاسل میں سے کسی سے بھی برکت انسان کو ان تک پہنچنے کی سعادت عطا کرتی ہے کسی کمال کے ہاتھ میں ہاتھ بڑی سعادت ہے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود جب تک حضرت ابوعلی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اقدس میں نہ گئے تکمیل نہ ہوئی حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جب تک حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اقدس میں نہ گئے تکمیل نہ ہوئی پھر جب تکمیل کے بعد ان کے وصال کا وقت آیا تو شیطان نے وقت نزع کے قریب ان سے بحث شروع کر دی کہ تم نے خدا کو کس طرح پہچانا یہاں تک کہ انہوں نے 360 دلیلیں پیش کیں جنہیں شیطان نے رد کر دیا حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جو ان سے کوسوں دور بیٹھے تھے نظر باطن سے دیکھ کر ارشاد فرمایا یہ کیوں نہیں کہتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل مانا ہے بس اسی وقت شیطان غیث بھاگ بھگا ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو غلط فہمی ہو گئی اور خود ہی مراقبہ و ذکر میں مشغول رہنے لگا اور مختلف خوابات دیکھ کر خود کو بلند مرتبہ سمجھنے لگا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ملی تو انہوں نے اسے فرمایا تمہیں شیطان رات کو بہکاتے ہیں آج ایسا معاملہ پیش آئے تو لا حول ولا قوۃ پڑھنا ایسا کرنے پر برجز واضح ہو گئی اس مرید کو اپنی نادانی پر بہت پشیمانی ہوئی بس ولی اللہ کی صحبت حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فضل و کرم ہے ان سے علیحدگی میں بہت جلد شیطان اپنی گرفت بند ہے پر ڈال لیتا ہے بڑے مریدین ایسے ہیں جنہوں نے اپنے شیخ سے اختلاف پر ذلت کمائی یہ لوگ حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے امت کے لیے تھکے ہیں جانے کتنے بھولے بھٹکے لوگ ہیں جن

کو ان کی تربیت اور نظر کمال کی بدولت کامیابی نصیب ہوئی اور ہدایت یافتہ بن گئے ان کے کمالات و کرامات حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہیں نماز کی ہر رکعت میں انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے اور گمراہ لوگوں کی راہ سے بچنے کے متعلق ہم دعا کرتے ہیں خود سوچو ان انعام یافتہ لوگوں کو چھوڑ کر ہم کدھر جائیں گے کامیابی کیسے نصیب ہوگی۔

اللہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 33 ﴾

سخت سردی کے موسم میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو فرمایا اپنے اسلاف کے بعض قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں زندگی بسر کرو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے احوال میں ترقی پر خوش اور منزل پر دکھ محسوس کرتا ہے پھر فرمایا کہ ”جب کوئی مالی پورا لگاتا ہے تو اس کی حفاظت بھی کرتا ہے اسے پانی دیتا ہے لیکن جب خزاں کا پے در دھونکا اسے جز سے اکھاڑ دے تو دکھ بھی مالی کو ہوتا ہے“ عرض کیا حضرت اس پرفتن ماحول میں اپنے پرانے سب دنیا بنانے کا کہتے ہیں دین پر چلنے کے لیے راہیں دشواریں اس پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا ”اللہ پاک کے پیاروں کو کیا کیا تکلیفیں نہیں اٹھانا پڑیں حق کی راہ پر چلتے ہوئے بیوی بچے گھر یا رانا پڑے لیکن ان کے قدم حق کی راہ پر گامزن رہے لوہے کی تنگیوں سے ان کے بدنوں کا گوشت ہڈیوں سے جدا کر دیا گیا لیکن پھر بھی انہوں نے ہار نہ مانی ہمیں دکھ اور تکلیف ہی کیا آتی ہے ان کے مقابلہ میں ایک مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے شریعت کی پابندی نہیں کر سکتے تو اور کہاں کریں گے اللہ پاک سے محبت کرنے والے لوگوں کی تکلیفیں دور

کرتے ہیں اپنا سب کچھ راحت و آرام تک ان کے لیے وقف کر دیتے ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ ابھی کچھ نہیں کیا ایک غزوہ میں صحابیوں رضوان اللہ عنہم اجمعین کا زخموں اور عیاس سے بڑھال ہونے کے باوجود اپنے پر دوسرے کی عیاس کو ترجیح دینا یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرمالینا کیا سبق دیتا ہے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وار کے نیچے جب ایک یہودی آیا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک چہرے پر تھوک دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اسے چھوڑ دیا اس پر یہودی نے حیرانگی سے پوچھا کہ میں تو یقین کر بیٹھا تھا کہ اب میری خیر نہیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے اس عمل کے بعد تمہیں قتل کرنا تو یہ نفس کے لیے ہوتا میں تو صرف اللہ کے لیے لڑتا ہوں اس پر وہ یہودی ایمان لے آیا میرے شیخ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ جانے کتنے فاقے کرتے رہے اور جب کبھی کھانا نصیب ہوتا بھی تو ایلا ہوا ساگ اور کبھی بھنے ہوئے دانے لیکن انہوں نے کبھی بھی شریعت کی حد نہ توڑی وہ تو یہاں تک فرمایا کرتے کہ میں تو ریت کی ڈھیری پر بیٹھ کر بھوکا یا سارہ سکتا ہوں لیکن کسی کے دروازے پر مانگنے نہیں جاؤں گا اس فرمان کو سمجھو کہ آدمی پر جب مشکل آتی ہے تو وہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست سے بات کر ہی لیتا ہے اور ویسے بھی یہ بات گناہ کے زمرے میں نہیں آتی ہے لیکن بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ انہا درجہ تقویٰ کی زندگی بسر کرتے تھے اس لیے غیرت مندانہ فیصلے ان کی عادت رہے اور حکم بھی یہی ہے کہ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے چوری، ڈاکے حرام ذرائع سے مال حاصل کرنے کے متعلق سوچنا بھی اللہ کے نیک بندوں کے وہم و گمان میں نہیں ہوتا تم سن لو کہ جوانی کی عبادت اللہ پاک کو بہت پسند ہے تم جب کبھی نعت شریف لکھتے ہو یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس پر تقریر کرتے ہو تو آنے جانے والوں سے سن کر

بڑی خوشی ہوتی ہے خود میں نے بھی تمہاری گفتگو سنی ہے مجھے تو ایمان کی لوریاں تمہاری تقریر لگتی ہے بس بیٹا! اچھے راستہ پر نہ ہو دوسروں کو بھی اسی راستہ پر چلاؤ میری آنکھیں تمہارے لیے صرف ایک ہی راستہ دیکھنے کی آرزو کرتی ہیں اور وہ ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا میں نے تمہیں سمجھایا بھی ہے کہ شمس و شیطان پر قدرت انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہے بلکہ یہ عمل اللہ پاک کے فضل و کرم کا محتاج ہے۔ اللہ پاک کے فضل و کرم کا راستہ اللہ پاک کی پسندیدہ راہوں پر چلنا ہے جب بندہ غلو ص دل سے نیک نیتی سے اس راہ پر چلا ہے تو پھر سارے راستے آسان ہو جاتے ہیں سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں اللہ پاک کی عنایت کی بدولت بندے کے اعمال اس قدر خوبصورت ہو جاتے ہیں کہ جن و بشر و ملائکہ بھی اس کے مقدر پر رشک کرتے ہیں اس بندے کے لیے دنیا اور آخرت کی زندگی فتح بخش ہو جاتی ہے تم اپنی زندگی کو دین اسلام کے لیے وقف کر دو جب کبھی نفسانی شیطانی قوتیں غالب ہونے لگیں تو اللہ پاک سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے پناہ مانگو یا درکھو کامیابی کا کوئی راستہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور اطاعت و محبت کے بغیر نہیں جس نے ان کی محبت کے بغیر راستہ اختیار کیا وہ گمراہیوں میں چلا گیا اور بد نصیبی اس کا مقدر بن گئی اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں ”تم دنیا میں جو مرضی مقام حاصل کر لو گمراہی صرف حضور علیہ السلام کی محبت میں کیے گئے عمل میں ہی ملتی ہے“ اس لیے انسان کو چاہیے کہ دنیا میں وقت برباد نہ کرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پڑھے اور اس میں اُن کے انسانوں کے ساتھ رویے اور اخلاق کے متعلق جانے رشتہ داری، محلہ داری، دنیا داری، دین داری کے متعلق اُن کے ارشادات پر عمل کرے کامیابی اُن کے کرم پر ہے جتنے بھی بزرگ لوگ کامیاب ہوئے سب کو کامیابی اسی طریقہ پر ملی قرآن پاک میں انہی کے طریقہ پر

چلنے کا ہمیں بھی حکم ہے اور انہی کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ اس برفتن ماحول میں جو بڑے اثرات زندگیوں پر پڑ رہے ہیں ان سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ ہمیں درِ مصطفیٰ مثی اللہ علیہ وسلم کا بھکاری رکھے اور ان کی محبت سے ہمارا دامن بھر دے اور جو عزت ملے اور جو علم ملے، جو نیک عمل ہو، جو کامیابی نصیب ہو وہ سب انہی کی نسبت سے نصیب ہو اللہ تعالیٰ ہمیں انہی کی محبت میں موت نصیب فرمائے اور سرشار انہی کی امت سے اٹھائے اور نجات نصیب فرمائے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا میرے بچے میری آنکھیں تمہاری کامیابی کی شکر رہیں گی اور میری دعائیں تمہارے لیے کامیابی کی راہ آسان کرتی رہیں گی پھر بچوں کو بلایا اور گھر کی طرف چل دیے اور ہم محبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور دعائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ لیے واپس چل دیے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 34 ﴾

سردی کے موسم میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے طبیعت بے چین ہوتی تو سفر کر کے شام کے وقت پہنچا تو پہچان چلا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کافی دنوں سے باہر تشریف نہیں لائے کسی کے ہاتھ پیغام بھیجا تو جواب میں فرمایا انتہاء اللہ صبح ملوں گا طبیعت کافی ادا تھی ساری رات بے چینی میں گزری تو صبح فجر کی نماز کے فوراً بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا مرید جب گھر سے چلتا ہے تو مرشد کی نظر میں ہوتا ہے اور اس کے حال کی بھی مرشد کو خبر ہوتی ہے میں نے چاہا تمہیں انتظار میں اور کتنے نصیب ہوں اس لیے رات نہ آیا اور اب آیا ہوں حدیث پاک میں ارشاد ہے ”اللہ کی خاطر ملاقات میں بھلائی اور نجات ہے“ اسی دوران ایک شخص کے ہاتھ میں ریڈیو پر ایک صوفی کا کلام

نشر ہوا اسے قریب بلا کر سنتے رہے اور روتے رہے جیسے ہی کلام بند ہوا ریڈیو بند کر دیا پھر فرمایا تمہاری آمد سے مجھے اپنی جوانی کے ایام یاد آ گئے جب میں اپنے مرشد باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بے چین ہو کر جایا کرتا بس پوچھو نہ دیا ار پائے بغیر قرار نہ ملتا جب وہ ملتے تو پھر آنکھیں بے اختیار رستیں وہ شفقت اور محبت میں فرمایا کرتے مرشد کی محبت بڑی شے ہے میری طبیعت جھوم جایا کرتی میں اپنی زندگی پر رشک کرتا اور اللہ کا شکر ادا کرتا کہ اس نے مجھے اپنے بندے کی خدمت میں حاضری کی توفیق بخشی میں نے سن رکھا تھا کہ خدا کو ڈھونڈنے نکلو تو خدا کے بندے تک بندہ پہنچتا ہے پھر وہ بندے کو آپ بندگی سکھاتا ہے یاد رکھو بندہ اپنے اور اللہ کے درمیان کسی چیز کو حائل نہ ہونے دے تو تمہی کامیابی نصیب ہوتی ہے اور محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ محبوب سے کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی بلکہ سب کچھ محبوب پر قربان کرنے پر ہی منزل نصیب ہوتی ہے ایک دفعہ حضرت ابو محمد مرعش رحمۃ اللہ علیہ جنہیں اپنے دور کے صوفیاء میں خاص مقام حاصل تھا انہیں شہید یاس محسوس ہوئی ایک دروازے پر دستک دی تو ایک حسین و جمیل لڑکی باہر آئی۔ بس اس چہرے پر نظر پڑتے ہی سب کچھ بھول گئے اور کچھ آدمیوں کو ڈال کر شادی کی تاریخ طے کرانا چاہی لڑکی والوں نے کہا کہ ہماری شرط یہ ہے کہ گدڑی اتار دیں اور دولہا والا خوبصورت لباس زیب تن کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرط منظور کر لی جب رسم عروسی کے لیے کمرہ میں دو لہن کے قریب ہونے لگے تو ندا آئی اے ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ لڑکی کے ساتھ محبت کے اعتبار پر تو صرف ہم نے گدڑی اتراوائی ہے اب اگر قریب ہوئے تو ہم دل سے اپنی محبت بھی نکال دیں گے بس اسی وقت ابو محمد مرعش رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے دوڑ پڑے بس اچھی طرح سمجھ لو غیر کی محبت سے دوڑ کر نکل جانا ہی اللہ پاک کی محبت میں داخل ہونا ہے پھر اللہ پاک اس بندے کے لیے بے شمار نعمتوں اور

برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے لیکن بندہ اللہ پاک کی محبت و دیدار کے بغیر کسی چیز سے دل نہیں لگانا ایک جوان ایک لڑکی کے ساتھ اس قدر رنج و لگن تھا کہ اس کی طبیعت پر ایسا جادو چلا کہ عشاء کہ نماز بھی فوت ہو گئی اور فجر کی اذان کو عشاء کی اذان سمجھ بیٹھا تو لڑکی نے کہا کہ یہ تو فجر کی اذان ہے عشاء کی نہیں اس پر وہ لڑکا بے چین ہو کر واپس پلٹا تو دعا آئی اے جوان اتنی محبت و محبت میں اگر تو ہماری بارگاہ میں کھڑا ہوتا تو ہم تمہیں اتنا نواز دیتے کہ کمی نہ رہتی اس پر وہ جوان تائب ہو گیا اور بڑا ہو کر بلند مقام پایا اور ان کا نام تھا حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بس نصیب جگانے والی ایک ہی ذات ہے جب کسی کے حال پر مہربانی فرماتا ہے تو پھر ایسے رنگ انسان کی شخصیت میں بھر دیتا ہے کہ دیکھنے والے یقین نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ وہی بندہ ہے جو کئی تک اتنا گناہ گار تھا اور آج اس کے صدقے سے ٹکڑوں ٹیک ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبول فرما کے ایسا بہانہ بنا دے کہ گمراہی کا خیال بھی دل میں نہ آئے زندگی اسی کی امانت ہے اس کی محبت میں بسر ہو جائے مدرسہ کے بچوں کی طرف دیکھ کر فرمایا دیکھو کتنے خوش نصیب ہیں قرآن پاک یاد کر رہے ہیں اللہ! پھر آنکھ سے آنسو چھلکا سر جھکا لیا اور خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا جس خیال سے تم نے سفر کیا تھا اللہ تعالیٰ اس کی برکتیں تمہیں ضرور عطا فرمائے گا زندگی میں اسی راستہ پر ثابت قدم رہو حالات بگڑتے سنورتے رہتے ہیں اونٹنی بچ آتی رہتی ہے اپنا راستہ جو اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے مت چھوڑو جب خاتمہ اللہ کے بندوں میں ہوگا تو انجام بھی انہیں میں ہوگا بس کبھی لوگوں کو، چیزوں کو اپنے اور ان ہستیوں کے درمیان نہ آنے دو حوصلہ ہمت جوان رکھو سب کچھ نصیب رہے گا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیاروں کی محبت میں رکھے مجھے تمہارے آنے پر خوشی اور تم سے بات کر کے مسرت نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کی چھاؤں تلے

رکھے اور سدا حق کی راہ نصیب فرمائے اچھا اب تم چلو سفر لباً ہے آسانی سے اللہ تعالیٰ گھر پہنچنے کی توفیق دے۔ اللہ نگہبان!

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 35 ﴾

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو دیکھا کچھ لوگ بیعت کے لیے آئے ہوئے تھے بیعت فرمانے کے بعد سب کو عقیدہ اہل سنت و جماعت رکھنے کی تلقین فرمائی (اس بات کی تلقین شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر مرید کو فرمایا کرتے تھے اور مخالف طریقہ کی صحبت سے گریز کرنے کا ارشاد فرمایا عرض کیا کہ اس دور میں بے شمار فرقے ہیں ہر فرقہ اللہ پاک کے فرامین پر عمل کا دعویٰ کرتا ہے اور قرآن پاک کی روشنی میں جوابات پیش کرتا ہے عقل اس قسم کے معاملات پر حیران رہ جاتی ہے اور فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اب کیا کیا جائے جب نماز پڑھتے اور اسلام پر قائم رہنے کا شوق رکھتے ہیں تو یہ بات بڑی ضروری ہے کہ ہماری زندگی اسلام کے احکام کے مطابق بسر ہو جائے؟ جواب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا تمہارا یہ سوال مجھے پسند آیا ہے اس کے جواب سے تمہارا اور بے شمار لوگوں کا بھلا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک پر کچھ لوگوں نے جن کا تعلق اسلام سے تھا انہوں نے ہی زکوٰۃ جیسے اسلام کے اہم رکن کا انکار کر دیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ضروری نہیں اب ذرا سوچو کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن کو اس باطل خیال سے منع کیا وہ باز نہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تلواریں اٹھانے کا فیصلہ کیا اس پر بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ان کو منع کیا کہ یہ لوگ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں ان کے ساتھ نرمی

کی جائے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آج نرمی ہو گئی تو قیامت تک لوگ ہر فرض و واجب کا انکار کر کے نرمی کے عمل کو ہی فروغ دیتے رہیں گے آج تک بڑے لوگ ہیں جو خود کو مسلمان تو کہتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نفی رکھتے ہوئے زکوٰۃ جیسے اسلامی رکن کا انکار کرتے ہیں اب کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کی ہم حمایت کریں گے یا ان کے اس عمل کی مخالفت کرتے ہوئے ان سے دور رہیں گے تاکہ ہم پر بھی ان کی نحوست کا اثر نہ ہو جائے پھر بعد میں بعض لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے عظمتِ اہل بیت رضوان اللہ اجمعین کو بیان کرتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے فضائل کا انکار کیا حالانکہ اہل بیت و صحابہ رضوان اللہ اجمعین بظاہر دوروز دیک کا رشتہ رکھتے ہیں لیکن اسلامی زندگی میں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ عزیز ہیں۔ ہر ایک کی قرباتیاں اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں عملِ مندی سے کام لیا جائے تو کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تین پیارے یاروں کو برسرِ منبر (معاذ اللہ) گالیاں نہ دی جائیں اب خود سوچو کہ کوئی بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے ورشتوں میں سے ایک کی قدر کرے اور دوسرے کی بے قدری کرے تو کیا ہم ایسے لوگوں کے ساتھ شام ہوں گے یا ان کو سمجھائیں گے اور منع کریں گے کہ یہ عمل درست نہیں اور وہ ہمیں اپنے اس باطل عمل کی مضبوطی کے لیے بے شمار دلیلیں پیش کرتے ہوئے غفلت کی راہ دکھائیں اور ہم ان کے پیچھے لگ جائیں ایسا نہیں بلکہ ہم نے انہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین پر تنقید و اعتراض سے منع کرنا ہے اگر یہ باز نہیں آتے تو یہ اپنے دین پر درست اور ہم اپنے دین پر درست رہتے ہوئے ان سے گریز کریں گے پھر وقت آیا کہ کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

دلم کے نور ہونے، علم غیب پر اعتراض و تنقید، جسمانی سایہ کو ثابت کرنے کی کوششیں اور نہ صرف بے پناہ کمالات کا انکار کیا بلکہ ان کو اپنے جیسا بشر کہنا شروع کر دیا اور بے شمار قرآن وحدیث کے فرامینِ سند کے بطور پریش کیا اور معافی و مطالب اپنی ضرورت کے مطابق اغذ کرتے ہوئے خالص توحید کے نام پر ایسا ڈھونگ رچایا کہ ان کی زبانیں رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ باریکت کے لیے ادب کے الفاظ بھول گئیں اب کیا ان کی ان باتوں کو مان لیا جاتا کہ جو رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ سکتے ہیں وہ ہم بھی دیکھ سکتے ہیں، جو کمالات ان کی ذاتِ باریکت میں ہیں وہ ہماری شخصیتوں میں بھی ہو سکتے ہیں اور جس طرح لوگوں کے پاؤں تلے ہمارا سایہ آتا رہتا ہے اسی طرح ہم اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسا سوچتے (معاذ اللہ) ہم ایسا کیونکر سوچ سکتے ہیں؟ اس طرح کی دنیا و آخرت میں ذلیل کرنے والی باتیں ہم نہیں سوچ سکتے۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات میں اللہ پاک کے دیے ہوئے اختیار سے غیب کی ہر وہ بات جانتے ہیں جو اللہ پاک نے ان پر ظاہر کی ان کا سایہ اس طرح نہیں تھا جس طرح ہمارا ہے بلکہ ان کا سایہ سارے جہانوں پر ہے کیونکہ وہ سارے جہانوں کے لیے رحمتِ مبین کر آئے۔ ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک کے مقابلہ میں کوئی علیحدہ مددگار نہیں سمجھتے بلکہ اللہ پاک کے وہ اختیارات جو انہوں نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے ان کے تحت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اختیارات اپنی امت کے صالحین کو عطا فرمائے ان کے تحت ان کی ونگیری کے قائل ہیں کہ وہ یارِ سزا و سزاوار ہونے کے ناطے انعام یافتہ لوگ ہیں جو ان پر انعام ہوئے یہ ان میں سے ہمیں بھی عطا کرتے ہیں میں تمہیں اور کیا کیا باتیں بتاؤں لوگ تو (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی

مثل بشر بھی ثابت کرتے ہیں حالانکہ ان کے صحابی رضی اللہ عنہ پر پڑی گرد کے برابر امت کے سارے بولی نہیں ہو سکتے تمام مسلمانوں کی تو ان صحابی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں کیا حیثیت رہ جاتی ہے اور صحابی رضی اللہ عنہ سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جانے کتنا بلند درجہ ہے ہم اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے لوگ اپنی جہالت اور نادانی میں یہ نہیں کس بات کے تحت اتنا کچھ کہہ جاتے ہیں میری سمجھ سے باہر ہے اللہ ان کو ہدایت دے صالحین کے فرائین کی روشنی میں یہ حقیقت ہم پر اصل میں واضح ہوتی ہے کہ ابو جہل کی طرح ازلی محروم نعمت خداوندی ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہوتا ہے اور کوئی رئیس المتنفین عبد اللہ بن ابی کی طرح اسلام قبول کر کے بھی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اتباع کا دل سے ٹاکن نہیں ہوتا اور محروم مر جاتا ہے پس جو شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں چھوڑی ہی کوتاہی سے بھی زبان دراز کرتا ہے ان گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری قبول کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں ایک بڑے ہی گناہ گار یہودی کو جسے اس کے فسق کی وجہ سے آبادی سے باہر نکال دیا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایک مرتبہ اس نے تو رات میں پڑھا اور اس پر بوسہ دیا اس کے مرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی گئی! اے موسیٰ علیہ السلام فلاں جگہ ہمارا ایک بندہ وفات پا گیا ہے تم اس کی تحفیر و تخفین کا بندوبست کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ شخص اپنے فسق کی وجہ سے ہستی سے نکالا گیا اور تو نے مجھے اس کی تحفیر و تخفین کا حکم دیا اس کے جواب میں وحی آئی کہ! اے موسیٰ علیہ السلام تیرے بعد میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اس نے ان کا نام تو رات میں پڑھا اور فرط محبت سے بوسہ دیا مجھے شرم آتی ہے کہ جو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرے اور میں اس پر مہربانی نہ کروں شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس

کے بعد بہت انگلیاں ہو گئے اور فرمانے لگے اللہ پاک قیامت کے دن کوئی ایسا بہانہ ہی بنا دے کہ جاؤ جام تقرر اللہ رحمۃ اللہ علیہ! میں نے تمہیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فلاں وقت محبت کہا تھا رہا پر معاف کیا ہائے! کتنا بھارا وقت اور لو ہوگا "اللہ" ایک دم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا پھر ایک ہنگام بند ہو گئی۔ کچھ دیر ہو لے نہیں انگلوں سے داڑھی مبارک بھیک گئی پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے وہ عزیز جو سوال لے کر آئے تھے وہ بھی انگلیاں ہو گئے اور مضمین ہو کر چل دیے اگلے روز صبح ہی صبح شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو بڑے پرکشش اور خوش و خرم سر پر تمامہ باندھے ہوئے تھے۔ زبان پر ایک شعر تھا۔

صدقہ نبی ﷺ دی آل رضوان اللہ علیہم ما دیوے رب شفا

منگو سب دعاواں میرے جتنے بیمار واسطے

تھوڑی دیر اس کا درد جاری رکھتے ہوئے پھر ہم کلام ہوئے کیسی رات گزری؟ عرض کیا اللہ کا شکر ہے خوب تسکین قلب حاصل رہا کل کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گفتگو نے ایمان کی سلامتی کا خوب سامان مہیا کیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک تو ہے ہی شفاء جس کے لب پر آجائے وہ رحمت کی آغوش میں آجاتا ہے اس نام مبارک کی برکتیں ہی انسان کو کامیابی کی راہ دکھاتی ہیں اللہ جنت نصیب کرے میری ماں کو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت کرتی تھیں ان کی یاد میں بہت رویا کرتی تھیں درود و سلام ان کی زبان پر شب و روز رہتا تھا فرمایا کرتی تھیں اس نام کے طفیل اللہ پاک سے سب کچھ ملتا ہے میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ عاتق پر یہ سب کچھ انہوں نے ہی مانگا تھا پھر اچانک فرمایا! تم اب چلو دیر ہو جائے گی گھر پہنچنے میں وقت نہ ہو۔

السلام علیکم اخذ حافظ۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 36 ﴾

ایک مرتبہ ماہ نومبر میں اچانک دل میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آئی تو سفر خیر کر کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچا تو پتہ چلا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چند رشتہ داروں کے ہمراہ مچھلی کے شکار کے لیے تشریف لے گئے تھے اس بات کو دوا تین دن ہو چکے تھے اس بات کی کسی کو خبر نہ تھی کہ وہ کب واپس تشریف لائیں گے؟ یہ واقعہ چونکہ میرے ہیئت ہونے کے ایک سال بعد کا ہے اس دوران کوٹ سلطان کا کوئی بھی آدمی مجھ سے واقفیت نہ رکھتا تھا لہذا یہیں رکنا پڑا اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کرنا رہا شام کے وقت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پیر بھائی حاجی محمد شریف ناکی صاحب تشریف لائے وہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بڑی پر لطف گفتگو فرمایا کرتے تھے ان کے پاس حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا دیا ہوا تھوڑا سا گڑ تھا اس میں سے کچھ انہوں نے مجھے دیا اس کے بعد وہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بہت سے واقعات بیان کرنے لگے۔ پھر اگلے روز وہ واپس چلے گئے میں اکیلا آستانہ عالیہ پر رک گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ تیسرے روز عشاء کے وقت واپس تشریف لائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بڑے دروازے سے گھر تشریف لائے تھے اور میں دوسرے دروازے والی جانب پہلے کمرے میں تھا۔ مجھے اس وقت خوشگوار حیرانگی ہوئی جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ کمرہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے جب گھر آیا تو تمہارا پتہ چلا تو دیکھ لو بغیر ہاتھ منہ دھوئے ہی آ گیا ہوں بڑا اچھا کیا جو تم نے دو تین دن یہاں رہ لیا مجھے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ ہو سکتا تھا کہ تم وہ بات یہاں سے جا کر نہ جان سکتے جو اب جان جاؤ گے عرض کیا حضرت وہ کوئی بات ہے جو مجھ خطا کار کے حصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک

سے نکل کر باعث برکت بنے گی؟ فرمایا یہ تمام لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں شکار کے لیے گیا تھا لیکن شکار کا تو مجھے پتہ ہی نہیں کیسے کیا جاتا ہے یہ سب لوگ کشتی میں شکار کے لیے نکل جاتے اور میں وہ سبق جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی سنت تھا اس دریائی علاقہ میں کرتا رہتا تھا۔ کیونکہ میں بھی چاہتا ہوں کہ طریقت کا جو قاعدہ اور ضابطہ ہے ایک مرید کی حیثیت سے بھی اور ایک پیشوا کی حیثیت سے بھی ایمانداری کے ساتھ اس پر چلتے ہوئے زندگی گزار دوں۔ اس بات تمہیں بتانے آیا تھا کہ میرا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہ تھا اچھا اب چلتا ہوں صبح ملوں گا میں تمہارے لیے کھانا بھیجوں گا آج کا کھانا اپنے حصہ کے کھانا سے بھیجوں گا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے۔

اگلے روز صبح تشریف لائے تو اپنے پیرو بھائیوں کے حالات و واقعات کے متعلق دریافت فرمانے لگے عرض کیا سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے ہیں فرمایا میں بھی ان کے لیے ایسے ہی جذبات رکھتا ہوں تا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر قائم ہونے والا رشتہ خیر و عافیت سے اپنے انجام کو پہنچے پھر فرمانے لگے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ پیرو بھائیوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ پیرو بھائیوں کی کوئی ایسی بات جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے متعلق بدعین کر دے نہ کہنی چاہیے میں نے ایسے بہت سے لوگ دیکھے جو اپنے پیرو کو اپنے پیرو بھائیوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ مراد یہ نہیں سمجھ پاتے کہ کمال شیخ تو اپنے ہر مرید کے متعلق سب کچھ جانتا ہے وہ گھروں میں کیا کرتے ہیں اور باہر کیا کرتے ہیں اللہ کا ولی پردہ پوش ہوتا ہے اشاروں سے بات سمجھاتا ہے اگر مریدین میں سے کوئی متوسط الحال ہو تو اس کے ساتھ ذرا کھلی بات بھی کر لیتا ہے تا کہ وہ با مراد ہو جائے مجھے اس بات سے شدید کوفت ہوتی

ہے جب کوئی مرید اپنے پیر بھائی کی اپنے راہنما سے شکایت کرتا ہے بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ ایسے آدمی کو قطعی پسند نہیں فرماتے تھے حضور مٹلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں ہر شخص وہ ہے جو دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالتا ہے پس جب کبھی اپنے بھائیوں کی عملی زندگی میں خرابی دیکھو تو پہلے اپنی زندگی میں خرابیاں تلاش کر کے انہیں درست کرو پھر ان سے بات کرو تا کہ ان میں بھی یہ اخلاقی تبدیلی رونما ہو اگر کوئی ایسا نہ کرے تو جی نہیں اور اخلاص کے ساتھ اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی اصلاح کی خاطر بات کر لینے میں حرج نہیں لیکن انہض و عتاد کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ انتہائی نامناسب ہے یہ اللہ اور اس کے رسول مٹلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قربت و محبت کا راستہ نہیں جہاں تک ہو سکے اس عمل سے بچنا اور دوسروں کو بھی ترغیب دینا میں ایسی پیری مریدی کا قائل نہیں کہ مرید کہاں ہو اور پیر کہاں ہو میں نے تو اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ مرشد کامل وہ ہے جو ہزار سال پر بھی اپنے مرید کی کفالت کرے ایک مرتبہ ایک پیر بھائی اہل بیت آباد کے علاقہ میں تھا شند بد طوفان اور بارش میں جب گھبرا گیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ فوری ظاہر ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا میرے بچے پیر اپنے مرید کے ہمیشہ ساتھ ہوتا ہے دیکھو بیٹا وہ پیر ہی کیا جو مرید کی دیکھیری نہ کرے آج کل لوگ مال و دولت، ہوس و لالچ کی خواہشات لے کر پیروں کے در پر آتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کی ضرورت کا سامان موجود ہوتا ہے۔ ایک ایمان والے کے پاس روٹی، کپڑا، مکان ہو تو بہت ہے لمبی لمبی آرزوئیں باندھتا کوئی ٹھکندی تو نہیں قیامت کے دن سب سے بہتر غریبا ہی ہوں گے کیونکہ ان کے پاس دنیا میں ضرورت کے مطابق یا ضرورت سے کم رہا اس وجہ سے ان کو امتحان کی آفت سے بھی نجات مل جائے گی لیکن جن لوگوں کے پاس مال کی فراوانی رہی تو ان کو اس کا حساب بھی

دینا ہوگا کہ کن کاموں میں صرف کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 37 ﴾

ایک روز سردیوں کی سہ پہر سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو دیکھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کے تھے منہ بچوں کے ساتھ سرائیکی زبان میں مزاج فرما رہے تھے وہ بچے بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے کی شکایتیں بیان کر رہے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت مسرور ہو رہے تھے ہمیں دیکھ کر خوشی سے فرمانے لگے ”یقین کروں کہ تم حب وعدہ پہنچ گئے“ عرض کیا حضور کے ارادہ پر جس طرح پسند فرمائیں غلام اپنی مرضی سے بے دخل ہے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر فرمایا بہت خوب جو یہ سعادت مرید کو نصیب ہو جائے پھر بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی طرف چہرہ کر کے فرمایا ”وادیہ سائیاں جیڈے کرم“ تھوڑی دیر بعد مؤذن نے عصر کی نماز کے لیے اذان سے پہلے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا تو انتہائی ادب سے ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے میرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میں سو جان سے قربان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کی برکت کہ ہم جیسے آج بھی فیض یاب ہو رہے ہیں پھر مؤذن نے اذان شروع کی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کے ساتھ چار مرتبہ یہی کلمات دہرائے پھر دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے کلمات دہرائے پھر اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات دو مرتبہ دہرائے صلی علی الصلوٰۃ کے جواب میں دو مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے کلمات دہرائے پھر جی علی الفلاح کے جواب میں دو مرتبہ لا حول ولا قوۃ

واللہ اعلیٰ العظیم کے کلمات دہرائے اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کے جواب میں وہی الفاظ دہرائے پھر مَحْمَدٌ رَسُوْلٌ ﷺ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑھا اللہم رب ہذا لدعوۃ والی دعا پڑھ کر فرمانے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا“ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے بندوں کو اپنی طرف پکارا اپنے ساتھ ملاقات کے لیے تیرے فضل و کرم کو کس طرح بیان کروں اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہم نے نماز عصر ادا کی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر نورانیت ہی نورانیت پھوٹ رہی تھی اس سے قبل کہ ہم کوئی بات عرض کرتے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ”نماز دین کا ستون ہے برائیوں سے نجات کا اہم ذریعہ اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا خزانہ ہے“ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے ارشاد فرمایا ”تمہارے گھر کے سامنے تھرہتی ہو اور تم ایک دن میں اس میں پانچ مرتبہ غسل کر چکے کیا تمہارے بدن پر غسل باقی بچے گی؟“ صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا بالکل نہیں فرمایا ”بس نماز سے تمہارے گناہ اسی طرح صاف ہو جاتے ہیں اور چہرے پر نورانیت اور خوبصورتی ظاہر ہو جاتی ہے جس سے دیکھنے والوں کو راحت اور خوشی محسوس ہوتی ہے“ پھر ارشاد فرمانے لگے میرے بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ لپحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، انکے درجات پر آنے والوں کی سدا بھولیاں بھرتی رہیں، اللہ تعالیٰ ان کی آل اولاد کی خیر فرمائے، ان کا فیض قیامت تک جاری و ساری رہے انہوں نے ہم غریبوں کے حال پر (یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے) کس قدر مہربانی فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ بنا دیا ان کی نظر کرم سے ہمارا ایمان سلامت، اعتقاد زندہ اور حالات و معاملات خوشحال ہیں ورنہ محبت رسول صلی اللہ

منہ کاہلہ و کلم سے پہلے خستہ حالی اور مفنسی زندگی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھی آج سب انھیں کی محبت کا صدقہ ہے آج عطاؤں کی بارش ہے مانگنے سے پہلے ہی بھیک ملتی ہے اور کئی بار سوال لب پر ہوتا ہے اور مہربانی ہو جاتی ہے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں نماز کو باجماعت اور باقاعدگی سے ادا فرمانے کی کوشش میں رہے کئی بار ہم جوانوں سے سویرے سے نیا دہر کے باوجود چاق و چوبند نظر آتے ایک بار سری حیرانگی پر ارشاد فرمایا ”بابو میں اپنے کام اور ذمہ داریاں نہ نبھاؤں گا تو کون نبھائے گا“ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے اونچی آواز میں اللہ نکلا تھوڑا سا جھکایا اور پھر سر دلچے میں ہائے ہائے اللہ کو یاد کرنے والے اللہ سے یار کرنے والے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے یہی لوگ تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی زندگی کی قدر کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قدر اپنی مخلوق کے دل میں رکھ دی بعد از وصال بھی ان کے ذکر کے ڈنکے بج رہے ہیں پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ تڑپ سے گئے آنکھوں کی بارش آنکھوں سے ہونے لگی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے مولانا پاک! مجھے میرے مرشد کے در کا غلام رکھنا پھر بول نہ سکے تقریباً 15 منٹ یہی سلسلہ جاری رہا پھر ارشاد فرمایا بچوں کو بلاؤ مجھے گھر جانا ہے جب تشریف لے جانے لگے تو میں ساتھ ساتھ دروازے تک آیا جاتے ہوئے فرمایا آج بھلے وقت میں تمہاری آمد ہوئی ایسے جیسے سعادت کی گھڑیاں کسی کی منتظر رہتی ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے نوازے اور پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا فیض اور راستہ نصیب ہو ہر قدم دین اسلام کی خدمت کے لیے اٹھاؤ پھر آنکھوں میں آنسو آگئے اور گھر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 38 ﴾

ایک روز سردیوں میں سعادت قدم ہوسی نصیب ہوئی تو ایک ہیڈ ماسٹر اور چڑا سی جو آپس میں جھگڑ پڑے تھے اور ان کا جھگڑا کافی طول پکڑ چکا تھا بات عدالت تک پہنچ چکی تھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہیڈ ماسٹر سے فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں بڑے مشہور پہلوان تھے ان سے کوئی مقابلہ کم ہی کرتا تھا ایک دفعہ بڑے جھوم میں بادشاہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ کوئی ہے جو جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کشتی کرے ایک دہلا پتلا سا آدمی جس کا وجود نہ تندرست دتو تھا اور نہ ہی پٹھان کوئی ایسی کشش کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ وہ پہلوانی سے کسی دور میں بھی لگاؤ رکھتا تھا وہ جھوم سے باہر میدان میں آیا اور کہا کہ میں مقابلہ کروں گا سارا مجمع حیران رہ گیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی حیران رہ گئے بہت پریشان سے ہو گئے کہ اس آدمی کو کس چیز نے پریشان کیا جو یہ میرے مقابلہ میں آ گیا اب اگر جیتتا ہوں تب بھی شرمندگی اور ہارنا ہوں تب بھی شرمندگی مقرر ہو وقت پر میدان میں لوگ جمع ہو گئے وہ دہلا پتلا شخص بھی میدان میں آیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے تو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شخص کس چیز نے تجھے اس موت کے منہ میں دھکیل دیا نہ تو پہلوان اور نہ ہی حیران اتنا تندرست دتو تھا کچ بچتا کیا پریشانی ہے؟ اس نے جواب میں کہا میں سید زادہ ہوں کئی دن سے میرے پیوی بچے بھوکے ہیں میری عزت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں چنانچہ میں گھر سے خود کشتی کے ارادہ سے نکلا لیکن خود کشتی حرام ہے میرا گزرا دھر سے ہوا تو اعلان سنا میں نے فیصلہ کیا کہ سید کا چٹا ہوں کیوں نہ میدان میں جان دوں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں

آنسو آگئے فرمانے لگے آپ اس میدان کے بھی سردار ہیں مجھے معاف کیجیے گا میں تھوڑی حرکت کرتا ہوں آپ بھی کیجیے میں گر جاؤں تو آپ میرے سینہ پر بیٹھ جائیے گا۔ چنانچہ دو تین حرکتوں کے بعد حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ گر گئے وہ سینہ پر بیٹھ گئے ساری دنیا حیران رہ گئی اس سید کو کاندھوں پر اٹھالیا گیا انعام و کرام کی بارش اس پر ہونے لگی دنیا حیران رہ گئی کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کیسے ہار گئے بادشاہ نے پوچھا یہ کیسے ہو گیا؟ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے راز سینہ میں ہی رکھا مگر بچے پہلی بار زندگی میں راحت نصیب ہو رہی تھی سوئے تو حضور مٹلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جنید رحمۃ اللہ علیہ تم نے میری اولاد کا احترام کیا میں نے اپنی امت کے دل میں تمہارا احترام ڈال دیا آج سے تم قطب الاقطاب ہو اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہیئت ماسٹر سے فرمایا یہ تم جنید رحمۃ اللہ علیہ ہو اور وہ سید ہے تم دونوں امتی ہو تم بڑے عہدے پر ہو اور وہ معمولی عہدے پر تم ہارو تب بھی شرمساری جیتو تب بھی شرمساری ہاں تم اس پر شفقت کرو تو اللہ اور اس کے رسول مٹلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت تمہارے شامل حال ضرور ہوگی میرے نزدیک تو تمہارا فیصلہ یہی ہے باقی تم جو چاہو کرو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فارغ کر دیا پھر مجھ سے فرمانے لگے کیوں ڈاکٹر صاحب ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کیا آپ بہتر جانتے ہیں اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کمزوروں کے ساتھ طاقتوروں کا کیا مقابلہ؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کمزور کے ساتھ محبت سے پیش آؤ تا کہ اس کا حوصلہ بڑھے اور وہ ترقی کرے آج کل لوگ غریبوں کا حشر نشر کر دینا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ حضور مٹلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے قریب ہونا چاہتا ہے وہ غریبوں کو اپنے قریب کر لے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین غریبوں کے گھر آیا غریبوں کے در پہنچا اور غریبوں کے در پہنچے

ہی آئندہ پھیلے گا قیامت کے دن غریب سب سے زیادہ سکھی ہوں گے کیونکہ انہیں حساب دینے میں دولت مندوں اور عہدیداروں کی طرح پریشانی نہ ہوگی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیے فقر اختیار کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں خصوصاً خلفائے راشدین، حضرات حسنین رضی اللہ عنہم اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بھی اختیارات کے باوجود فقر و قناعت کی زندگی اختیار کی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہدایت دے گا کہ کسی بندے کو کوئی نعمت یا اختیار مل جائے تو ساتھ ساتھ اللہ پاک یہ بھی تو فیض دے کہ وہ خود خدا بننے کی کوشش نہ کرے بلکہ دوسروں کا اس نعمت سے مستفیض کرے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایک بستی میں ایک ایسے گھر میں ٹھہرے جو بہت ہی غریب تھے لوگ غدارانہ لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کچھ ان غریبوں کو دے دیا اور فرمایا میرا یہاں ٹھہرنا ان کی امداد کے لیے تھا حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ دولت مندوں سے کچھ نہ لیتے تھے اپنے غریب عقیدہ مندوں سے کچھ قبول کر لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے یہ میرے ساتھ تخلص ہیں (خود شیخ حضرت جام محمد قفر اللہ باہوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہمیشہ غریب ہی ہوا کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کا پوری طرح سے خیال رکھتے تھے) پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے لوگوں کے ساتھ نرمی اور پیار سے ہی پیش آنا چاہیے پتہ نہیں خدا کس کی دعا سے دن پھیر دے اور کسی کی بگڑی ستوار دے دنیا کی چند سالہ زندگی میں آدمی ڈھیروں خوشیاں پاتا ہے لیکن یہ سب عارضی خوشیاں ہیں چاہیے کہ ان عارضی خوشیوں کے بدلے حقیقی خوشیاں خرید لے کچھ پانے کے لیے کچھ کھانا تو پڑتا ہی ہے میرے نزدیک دنیا کی حقیر چیز دینے سے اگر آخرت میں اعلیٰ نصیب ہوتی ہے تو عارضی خوشی کی قربانی کیا وقعت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 39 ﴾

ایک روز سادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کیا حال ہیں؟ عرض کیا اللہ کا کرم ہے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کی عنایت سے فرمانے لگے بہت خوب سوچ کا یہ معیار اچھا ہے پھر فرمانے لگے مرید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ کے کسی بندے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کیونکہ مرید ہونا اسی شخص کے لیے زیب ہے جس کا دل طلب حق کے لیے کوڑا ہو گیا کوئی پیر اگر کہے فلاں میں نے تجھے مرید کیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا درست نہیں اور نہ ہی وہ شخص مرید ہوا اگر کوئی مرید کسی شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے کہے میں آپ کا مرید اور وہ پیر کہے میں نے تجھے قبول نہیں کیا تو مرید ہو گیا اگرچہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول نہیں کیا کیونکہ مرید کا ہونا اس کے ارادہ سے (مرید ہونا) ہے نہ کہ شیخ کے ارادہ سے پھر فرمایا مجھ سے کیا چاہے ہو عرض کیا درد چاہتا ہوں ایک ٹھنڈی آدھ کھینچی اور فرمایا اس کی آرزو میں بھی ہوں پھر ارشاد فرمایا مرید کو پیر سے اچھی چیز کی طلب کرنی چاہیے سب سے اچھی چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے دنیا کی چیزوں کی بجائے حصول آخرت کی کوشش کرنی چاہیے ایک دفعہ حضرت شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین میں سے حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تمہاری کیا خواہش ہے؟ عرض کیا قطیعت چاہتا ہوں فرمایا مصر چلے جاؤ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا غویت چاہتا ہوں فرمایا ملتان چلے جاؤ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا سعدی رحمۃ اللہ علیہ تم کیا چاہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا حضرت درد چاہتا ہوں فرمایا میں برس سے اس کی آرزو ہے ابھی چٹھہ جاؤ پھر فرمایا درد

دل بڑی شے ہے اس کے بغیر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکمل نہیں ہوتا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں یہ نصیب ہوا ان کے بعد وہ لوگ جنہوں نے اس کے حصول میں زندگی بسر کر دی بد قسمت اور بے کار لوگ وہ ہیں جن کو دورِ دل نصیب نہ ہوا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر زندگی بسر ہوئی مرید کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مطمح رہے اس کے حکم کی پیروی کرے جو کام اس نے ذمہ لگایا اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اس کام کو معمولی نہ سمجھے کیونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہے مرید کی تربیت کے لیے ہے بعض دفعہ مرید اپنی مرضی کرتے ہیں بھلا بیعت کے بعد اپنی مرضی ہی زندہ رکھتی ہے تو پیر کے ہاتھ بیعت کی کیا ضرورت؟ اپنے مرشد سے جلد از جلد سلوک کی تکمیل کرنی چاہیے اس کی فرمانبرداری میں اس حد تک کمال حاصل کرنا چاہیے کہ اس کی توجہ کا خاص مرکز بن جائے ادھر ادھر بھٹکتا نہیں چاہیے کبھی راہِ راست سے بھٹکنے لگے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کرے مایوسی محرومی اور فراق کی راہ اختیار نہ کرے، زندگی بے کار باتوں میں بسر کرنا حماقت ہے اس زندگی سے آخرت کے لیے ایسا کام سرانجام دے کہ انعام و کرام نصیب ہوں آج کل نہ ایسے پیر اور نہ ہی ایسے مرید ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 40 ﴾

ایک روز سعادت قدم ہوسی نصیب ہوئی (یہ علماً ماہِ جمادی الثانی کے آخری ایام تھے) دینی معاملات میں دل بچھا بچھا تھا اسی لیے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے سلام و دعا میں گرم جوشی کا اظہار بھی نہ کر سکا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر توقف فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

دلی بیٹا بھی کر خدا سے طلب
کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر میں طالبِ صادق کو بڑی صیحت ہے اگر وہ صیحت پکڑے دنیا کی برائے عارضی ہے اس کا ٹھکانہ قافی ہے ظاہری آنکھ دنیا کے حسن کی طلب گار بن جاتی ہے تو دل کو بھی اندھا کر دیتی ہے اور اگر دل کی نگاہ روشن ہے تو پھر اس عارضی دنیا کی عارضی مشکلات میں کبھی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوتی پس ظاہری آنکھیں بند کر کے قلب کی نگاہوں سے اس کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غارِ حرا میں اپنا قلب مبارک اللہ رب العزت کی یاد میں لگایا تو اللہ کی طرف سے ایسی مہربانی ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صمد تھے وہ مردہ دلوں کو زندگی کی طرف بلا رہا ہے اندھے دلوں کو بینائی عطا کر رہا ہے ساری کائنات میں اللہ تعالیٰ کا مشتاق دلی مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جس کسی کو دل کی بینائی چاہیے وہ اس مبارک دل کے طفیل روشنی پاتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شروع ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے لیکن دل بینا انہیں غارِ ثور کی طرف جاتے ہوئے اس وقت عطا کیا گیا جب ان سے فرمایا گیا ”اے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم دو نہیں تین ہیں“ یعنی

تیسرا ہمارا خدا ساتھ ہے جب عارثو میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوہ مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک تھا اور سانپ نے ڈس لیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ناگ مبارک نہ بلائی دل کی بیانی سے دیکھ لیا کہ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب رب تعالیٰ سے جو کلام ہے جب نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے سے محسوس فرمایا کہ کسی مشکل میں ہیں لہذا انہوں نے اپنے وقادار کی تعریف فرمائی اور زہر کے اثر کو ختم کر ڈالا نئی زندگی دے دی گئی ہم طالبوں کو نصیحت ہے اس بات سے کہ جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غافل ہیں ان کی زندگی ان کے بدن سے روح نکل جانے پر ختم ہو جاتی ہے لیکن جو محبت ہیں ان کی زندگی ختم نہیں ہوتی ہم آج کل اخلاقی بستی کا شکار ہیں کامیاب زندگی گزارنے کا سلیقہ ہم بھول چکے ہیں جس قاعدے قانون کی پابندی ہم آج کل کر رہے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کے راستے ہیں زندگی گزارنے کے جو اصول آقا نے تدارک صیب کبریٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتلائے ان سے منہ پھیر کر لوگوں کو ذلت کے سوا کچھ نہ ملے گا تھوڑا پانے کی آرزو میں اتنا کچھ کھور ہے ہیں کہ ازالہ بھی نہ ہو سکے گا جن رشتوں ناطوں کا آج ہم تقدس کر رہے ہیں وہ ہم پر لازم نہ تھا اور جن رشتوں کی پرواہ نہیں کر رہے ان کا احترام ہم پر لازم تھا ہماری چھوٹی چھوٹی غلطیاں سنگین جرم بن رہی ہیں ہم ایسے مقام کی طرف جا رہے ہیں کہ جہاں ہمارا اپنا وجود بھی ہمیں تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا وہ یار، وہ محبت، وہ اخوت، وہ مساوات، وہ احساسِ ہمدردی، وہ زندگی کی زیب و زینت کہاں ہے ہمارے پاس جو ہمارے بڑوں نے ہمیں دی؟ ہر لمحہ ہر گھڑی انسانیت کے مقام کو بلند کرنے کے لیے جیتے تھے اور

انسانیت کو وقار بخش کر وصال فرماتے ہماری زندگی کا ہر سانس غفلت، ہر گھڑی ذلت کی طرف بڑھتا ہوا قدم اور لمحہ بہ لمحہ جنت سے دوری میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے دیکھو! دنیا بنانے کا شوق اس قدر غالب نہیں ہونا چاہیے کہ خالق دنیا کو ہی بھول جائیں کوئی چیز مرنے والوں کے ساتھ فن نہیں ہوتی سوائے اس کے اچھے اعمال کے آج دنیا کی آرزوؤں نے اولادوں سے ماں باپ کی خدمت، ان سے محبت، ان سے حسن سلوک اور فرمانبرداری چھین لی ہے من پسند شادیاں والدین سے دوری کا باعث بن گئیں جائیدادوں کا حصول دل میں والدین کی موت (یہاں تڑپ کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو چھلکے) کے خیالات پیدا کرتا ہے ماں باپ کتنی بڑی نعمت ہیں۔ کتنا عظیم تحفہ ہیں لوگوں کو کیا خبر جب ان کی نظروں کے سامنے ان کی ماں بوڑھی ہو گئی باپ بوڑھا ہو گیا اب وہ جائیداد چھوڑ کر دنیا سے جانے کی تیاری میں ہیں تو یہ کب جوان رہیں گے یہ کب تک جائیداد کے وارث رہیں گے اگلی نسلیں ان کا انجام بن کر پیدا ہو رہی ہیں انجام اچھا ہو یا برا فیصلہ ان کے اخلاق پر ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والدین کو حسن سلوک کا بہترین مستحق قرار دیا اور فرمایا یہ تمہیں دنیا سے نکل جانے کو کہیں تو نکل جاؤ (شرط یہ ہے کہ تمہارے والدین خدا تعالیٰ کے نافرمان نہ ہوں) ان کے سامنے زبان پر اف تک نہ لاؤ ماں کی خدمت خوب کرو کہ اس نے تمہارا بوجھ پیٹ میں اٹھائے رکھا پھر جنم کے وقت درود کو چھپا تم بچپن میں پیٹاب پاخانہ کرتے رہا سے صاف کر کے تمہیں نہلاتی، صاف ستھرے کپڑے پہناتی بیمار ہوتے تو ساری رات لوریاں دے کر سلاتی بھوک کے وقت سارے کام چھوڑ کر دودھ پلاتی تمہاری چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر تڑپ تڑپ جاتی تمہارا باپ تمہارے لیے دن بھر کام کاج کرتا درود کی ٹھوکریں کھاتا حقیر سے حقیر کام تمہاری زندگی میں سہولت کے لیے کرتا اپنی ہر

چیز تمہاری زندگی کے سکون کے لیے قربان کرنا اب جب تم جوان ہو جاؤ تو کیا ان کے احسانوں کا بدلہ تمہارے پاس ہے، ان کی محبت کا صلہ تمہارے پاس ہے؟ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ تم ان سے بدتمیزی کرو ان کی خدمت سے منہ پھیرو ان کی باتوں کا مذاق اڑاؤ ان کی باتیں لٹھیرت کو بے بنیاد سمجھو یہ تمہاری زندگی کی رحمت ہیں اگر کچھ سکوتو یہ تمہاری زندگی کا لازوال تحفہ ہیں اگر جان سکوتو یہ تمہاری زندگی کا اصل قانون ہیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبولیت کا وسیلہ سمجھو اگر سمجھ سکتے ہو یہ بڑی نعمت ہیں مجھے اپنی ماں، باپا باپ آج بھی مل جائیں تو خدمت کروں آج بڑھاپے میں میرا بدن نا طاقی کا شکار ہے اگر ماں زندہ ہوتی مجھے ملاتی تو میرا ایمان ہے میں ماں کی آواز کے صدقے صحت مند ہو جاتا، طاقتور ہو جاتا دوڑ کر اس کے پاس جاتا، پاؤں دباتا، محبت بھرے ساندہ اڑ میں پوچھتا! جی امی جان حکم کیجیے اپنے بچے میں پیار اور محبت کا ایسا اثر رکھتا کہ ماں کا دل جیت لیتا اس کی زبان اپنی ضرورت بھول کر میرے لیے دعا کرتی میرے سر پر ہاتھ پھیرتی مجھے کہتی کہ خدا تجھے زمانے کی بری ہوا سے بچائے، دشمنوں کے شر سے بچائے، حاسدوں کے حسد سے بچائے کبھی تجھے گرم ہوا نہ لگے حیرے من کی دنیا حیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے آباد رہے میرا وہ خرم جو میں بچپاس سالوں کی عبادت سے ملے نہ کر پاتا وہ ایک پل میں ماں کی دعا سے ملے کر لیتا اچھی طرح سمجھ لو کہ ماں کی دعا سبحان اللہ! کیا طاقت ہے اس میں قبولیت کا عظیم رنگ ہے اللہ تعالیٰ ماں کی دعا، مسافر کی دعا اور بیمار کی دعا کو رد نہیں کرتا ماں باپ قدرت کا عطیہ ہیں تم نے یہ نام تو سنے ہیں جن میں بے چارگی کا پہلو ہے یعنی یتیم، مسکین، غریب، یتیم وہ ہے جس کا باپ مر چکا ہو مسکین وہ ہے جس کی ماں نہیں اور غریب وہ ہے جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ماں باپ کی نعمت کا زندگی میں نہ ہونا کتنا بڑا دھچکا ہے کیسا نام بڑھاتا ہے انسان کا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 41 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کھانا تناول فرما رہے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے تقریباً پونے آٹھ برس میں کئی بار کھانا تناول فرماتے دیکھا سوائے ایک مرتبہ کے میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی پوری چپاتی کھاتے نہیں دیکھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنی گھٹکو جو کھانے کے دوران فرمایا کرتے اس میں ارشاد فرمایا کرتے کہ عمر کے آخری سالوں میں بزرگان دین کثرت سے کھانا کم کر دیا کرتے تھے میرے پیارے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ تو بالکل ہی ایک لقمہ یا کبھی وہ بھی نہیں، چند گھونٹ دودھ یا کوئی اور ایسی ہی چیز کے نوش فرما کر بولا کرتے ”بابو کھایا ہی نہیں جاتا“ اگر کبھی کسی کے اصرار پر کوشش بھی کروں تو لقمہ حلق سے نیچے ہی نہیں اترتا میں ان دنوں کھانا وغیرہ ٹھیک ٹھاک کھالیا کرتا تھا مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان پر حیرت ہوا کرتی کہ بندہ اس قدر قلیل کھانے پر کیسے زندہ رہ سکتا ہے لیکن آج محسوس کرو رہا ہوں کہ جب اللہ پاک کی وہ نعمت خاص جو اولیاء اللہ کو سلسلہ وار نصیب ہوتی ہے تو ظاہری طور پر خود بخود کھانا مینا کم ہو جاتا ہے اور بندہ خدا کی روح اپنے محبوب کے دیدار کے جلووں سے سیر ہوتی ہے عرض کیا حضرت جو لوگ زیادہ کھاتے ہیں ان کا کیا بنے گا؟ کیونکہ اگر کھانا کم کھانے سے نعمت خاص نصیب ہوتی ہے تو پھر ہر طالب صادق کو کھانا کم کر دینا چاہیے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا نہیں نا تا علی بخویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کم کھانے سے غذا یاد رہتا ہے تو کم کھاؤ اگر درمیانہ کھانے سے اللہ پاک کی عبادت زیادہ ہوتی ہے تو درمیانہ کھاؤ اور اگر زیادہ کھانے سے بھی عبادت و ریاضت میں کمی واقع نہیں ہوتی تو کوئی حرج نہیں حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو

لقمہ مرغین کھا لیکن اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ رہا اولیاء اللہ زیادہ کھانے سے منع اسی وجہ سے فرماتے ہیں کہ نہ دہ اگر ہر وقت ان باتوں میں ہی مشغول رہے گا تو ظاہر ہے اس کے اوقات میں سے کافی وقت ضائع ہو جائے گا پس جتنی طلب اتنا ہی صحت کا خیال رہے حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے ایک مرتبہ کھانا آیا تو انہوں نے پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے کسی کو بھی دعوت نہ دی یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب وہ طاقت علیہ السلام کے ہاں مزدوری کرتے تھے لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ علیہ السلام اتنے عابد و زاہد ہیں لیکن کسی کو کھانے کی دعوت نہ دی آپ علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا مجھے میری طاقت و توانائی کے پیش نظر بادشاہ نے رکھا ہے کہ میں دوسروں سے زیادہ کام کرتا ہوں ایک بھی لقمہ اپنے حصہ سے کم کھانا تو بدن میں طاقت کی کمی ہو جاتا تھی اور اس سے میرے رزق میں فرق پڑ جاتا تھا اس دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا کھا لیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ مستقل بیٹھے رہنے سے نیکی ہی محسوس ہوتی جیسے کوئی چیز معدہ پر جا کر جم گئی ہے اور زور لگا کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ اسے باہر نکالنا چاہتے ہیں اس تکلیف کی وجہ سے کئی بار سانس لینے میں بھی دقت ہو جاتی اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دوبارہ بھی ہونا پڑ جاتا کئی بار چھاتی پر ہاتھ بھی رکھ لیتے اسی طرح کی کیفیت اچانک ظاہر ہوئی تو میں نے عرض کیا حضرت پانی پی لیں تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ناکواری کا اکتہا فرمایا اور ارشاد فرمایا میں کھانے کے بعد پانی نہیں پیتا اس کے بعد حاجی خورشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان سے فرمانے لگے حاجی خورشید احمد صاحب اللہ پاک آپ کے رزق میں فراخی عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں آپ کی یہ نیکی قبول فرمائے میں نے بزرگوں کے آستانوں کے علاوہ کسی کے گھر سے اتنے لوگ کھانا کھاتے نہیں دیکھے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنا چہرہ میری طرف کر کے ارشاد فرمانے لگے کھانا

کھلانے والی نیکی بڑی ہے چاہے یہ کسی کو بھی کھلایا جائے مراد جو بھی تعلق داری میں رشتے آتے ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ پاک کی عبادت ہر طرح سے کی لیکن اللہ پاک کو کھانا کھلانے والے عمل سے بڑھ کر خوش ہوتے نہیں دیکھا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا بہترین عمل کیا ہے؟ تو جواب ملا پہلے سلام کرنا چاہے جانے والا ہو یا انجان اور دوسرا کھانا کھلانا اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں پھر حاجی صاحب کی طرف چہرہ کر کے فرمایا حاجی خورشید احمد صاحب! اللہ پاک آپ کو اس عمل کا ضرور اجر دے گا اور یہی عمل آپ کی نجات کا باعث بنا دے گا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ کھانا کھلانے کی سعادت اگر نصیب ہو جائے تو پھر یہ نہ سمجھے کہ اس نے کسی پر احسان کیا ہے بلکہ کھانا کھانے والے ہی کو نعمت سمجھے کیونکہ اگر وہ نہ آتا تو کھانا کس کو کھلانا ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مجلس وعظ میں تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر کہنے لگا اے جنید رحمۃ اللہ علیہ میں نے تم پر ایک احسان کیا تھا مجھے تمہاری ضرورت ہے یعنی تم تک ایک کام ہے میرے ساتھ آؤ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا مجھ پر کیا احسان ہے؟ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے تمہارے ہاں سے کھانا کھایا تھا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے ساتھ چل پڑے اور لوگ حیران رہ گئے کہ یہ کیا ایک کھانا کھایا دوسرا احسان بھی کیا بات ان کی سمجھ میں نہ آئی تھی جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے ہمراہ واپس پلٹے تو اس شخص سے جو واپس جانے لگا تھا فرمایا ایک اور احسان کرتے جاؤ اس نے کہا کیا؟ فرمایا کھانا پھر میرے ہاں سے کھا لو اس کے بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگو! کھانا کھانے والا اصل میں کھلانے والے پر احسان کرتا ہے نہ کہ کھلانے والا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ چھوڑی دیے چادر اوڑھ کر آرام

فرمانے لگے میں وہیں بیٹھا رہا چند منٹوں کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے چادر چہرہ سے ہٹائی تو ارشاد فرمایا جب دوپہر کا کھانا کھالیا کرو تو چند لمبے قیلولہ کر لیا کرو قیلولہ دوپہر کے کھانے کے بعد لینے کو کہتے ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جو شخص محض اس نیت سے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے دو گھنٹیاں لیٹے گا اسے پچاس برس کی عبادت کا ثواب ملے گا پاس بیٹھے شخص نے عرض کیا حضرت یہ تو ان کے لیے نہیں جو شب بیداری کرتے ہیں فرمایا سب کے لیے ہے ان کے لیے تو شب بیداری کے بعد دوہرا فائدہ رکھ دیا گیا کیونکہ اگر کوئی پچھلے پہر جاگے تو لازمی تھا کہ وہ دن کے وقت کچھ دیر لیٹتا لہذا اس کو اب آرام کے ساتھ ساتھ ثواب عظیم بھی مل گیا اس کے بعد باہر مجھے کوئی آدمی بلانے آگیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ اس کی سنو اگر ضرورت مند ہے تو تعاون کرو دوسروں کو فوج پہنچانے میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 42 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نماز مغرب ادا کر لی عرض کیا حضرت کہیں کام گیا ہوا تھا واپس آیا تو مسجد میں مغرب کی جماعت بھی ہو چکی تھی اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو بھی جا چکے تھے اس لیے پھر نماز کا وقت نکل جانے پر میں ادھر ہی آگیا کہ کچھ اچھی باتیں سن لوں تاکہ غلطی کا ازالہ ہو سکے شیخ رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت لیٹے ہوئے تھے فوراً اٹھ بیٹھا اور فرمایا اللہ کا نام مانو جلدی نماز مغرب ادا کرو ابھی تو عشاء کی اذان ہونے میں بھی گھنٹہ باقی ہے میں نے وضو کیا نماز ادا کی شیخ رحمۃ اللہ

علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو گیا اس دوران ایک دوپیر بھائی اور بھی آگئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے دیکھو بیٹا! نماز کا بہترین وقت اذان کے بعد مساجد میں جماعت کے لیے جو مقرر کیا جاتا ہے وہی ہے اس کے علاوہ اگر کبھی لیٹ ہو جاؤ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز کا وقت فوت ہو گیا بلکہ نماز کا جو وقت ہے وہ ہر انگی نماز کی اذان سے قبل ادا ہوگی نماز کے وقت تک ہوتا ہے عرض کیا حضرت میں نے تو بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو کہتے ہیں بس جماعت کے بعد نماز کا پڑھنا نہ پڑھنا ایک جیسا ہی ہے اور بعض اپنی طبیعت کے اعتبار سے بات کرتے ہیں کہ اگر جماعت نکل جائے تو پھر نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا ہے اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیجیے؟ جواب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا! نماز ہر مسلمان پر فرض ہے جماعت اگرچہ فرض نہیں مگر اہر عظیم کا ذریعہ ہے یعنی ساری نمازوں کا ثواب جماعت کے ساتھ ادا ہوگی میں ہے یہ کہیں بھی روایت نہیں ملتی کہ اگر جماعت سے رہ جاؤ تو نماز نہیں ہوتی یا نماز کا مزد چھین لیا جاتا ہے نماز تو اپنی اہمیت و فضیلت کے اعتبار سے اسی طرح رہے گی چاہے اکیلے میں پڑھی یا جماعت سے پڑھی۔ حدیث پاک میں ہے ”نماز مومن کی معراج ہے“ میں مومن ہونے کا یہی ثبوت ہے کہ اگر بڑی نیکی نہ پاسکے تو اس سے کم نیکی کو ہاتھ سے نہ نکلے دے کیونکہ چھوٹی نیکی بھی ہاتھ سے نکل جائے گی تو یقیناً گناہوں کا دروازہ کھلے گا اور نماز تو ایک ہی ترک کرنے پر کفر ہو جاتا ہے دوسرا یہ کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ نماز جماعت کے بغیر مزہ نہیں دیتی تو اسے چاہیے ایک دو آدمی بلا لے کر دوبارہ جماعت کرائیں کچھ کرنا ہو تو ویلے بڑے بن جاتے ہیں اور اگر نہ کرنا ہو تو بہانے بہت ہیں میں ایسے کئی لوگوں سے ملا ہوں جو نماز سے جی چرانے کے بہانے تلاش کرنے میں اپنا مقام آپ ہی رکھتے ہیں میرے نزدیک ان کا یہ عمل نادانی اور سراسر کٹاہی تھا بھلا اللہ پاک سے جی چرانا کوئی عقل مند ہی

کی بات ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ سے آنسو پھٹک پڑا اور فرمانے لگے کیا ہمارا عمل، کیا ہماری اوقات نماز کے ذریعے ہمیں ملاقات اور دیدار کا بہانہ عطا کیا جاتا ہے ذرا غور تو کرو کہ اللہ پاک فرماتا ہے ”تم مجھے نماز میں دیکھو اگر نہ دیکھ سکو تو یہ یقین کر لو کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں“ تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ نماز میں فرشتوں کو بھی شمولیت کا حکم نہیں ہوتا صرف بندہ اور اس کا خدا چپکے چپکے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پورے بدن پر اس دوران کچلی سی طاری ہو گئی اپنی حالت کھو بیٹھے بہت روئے اور فرمانے لگے جب بندہ سلام پھیرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے بندے، اے محمد مفلح اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی! کاش تجھے اس بات کی خبر ہوتی کہ تو کس کے ساتھ ہم کلام تھا تو کبھی سلام ہی نہ پھیرتا بس پاؤ اس نعت خاص کو جب بھی اس کا وقت ہو جائے جس طرح کی بھی جیسی بھی نماز پڑھنا آتی ہو پڑھتے رہو کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے قیامت کے دن جب سوال ہو گا تو نمازیوں میں کھڑے تو ہو جاؤ گے جن لوگوں کو انجی طرح نماز ادا کرنا نہیں آتی ہو گی وہ آخری صف میں چلے جائیں گے چلو انکاری لوگوں میں تو نہ اٹھو گے بڑا برا وقت ہو گا ان پر جو نماز سے غافل رہے ہوں گے کیونکہ قبر میں پہلا سوال نماز کا ہے کہ نماز پڑھی یا نہیں انجی پڑھی بری پڑھی یہ سوال اور فیصلہ بعد کا ہے پہلے سوال میں کامیاب رہو میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے ان کی خدمت میں تحک کر چور چور ہو جاؤں تو بھی ان کی شفقتوں کا حق ادا نہ کر سکوں گا انہوں نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ اونت خوش ہوتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے نکل نہیں بنایا نکل کہتا ہے اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے گدھا نہیں بنایا گدھا کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کتا نہیں بنایا کتا کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سونہ نہیں بنایا سونہ کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے

مجھے بے نماز انسان نہیں بتایا سنو بیٹا! نماز کی عظمت بڑی ہے اسے ضرور ادا کرتے رہو کوئی اور عبادت ہو نہ ہو یہ عبادت ہی بڑی عبادت ہے اگر پانچ وقت باجماعت نمازیں جائے تو کیا چاہیے؟ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طالب کو چاہیے کہ وہ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر پہنچے تو گنگو کے دوران حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ وقت باجماعت عمل پر انہیں شکر خداوندی کا حکم دیا اور ساتھ فرمایا کہ تمہیں اور کیا چاہیے اسی لیے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ مریدین کو باجماعت نماز کی خیر و برکت سے آگاہ فرماتے رہے تھے اسی دوران کھانا آگیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ دھونے کا حکم صادر فرمایا جب ہاتھ دھوئے تو میں نے کپڑے سے صاف کر لیے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ان کا تولیہ پیش کیا تو انہوں نے فرمایا بیٹا! کھانے سے پہلے ہاتھ صاف نہیں کرتے بلکہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ جب دھوتے ہیں تو پھر صاف کرتے ہیں چنانچہ میں نے پھر ہاتھ دھوئے اور پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کھانا کھایا اس کے بعد میں اجازت لے کر گھر آگیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 43 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو فرمانے لگے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر مسلمان کے لیے بہترین نمونہ قرار دی گئی۔ عجب ہر مسلمان نیکی کا طریقہ اور راستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں رہ کر ہی انجام دے سکتا ہے اسی دوران حاجی خورشید احمد صاحب تشریف لائے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی سخاوت اور شب و روز دہروں کے لیے دسترخوان کو کشادہ رکھنے پر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ساتھ ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نیک اللہ کا حبیب ہے چاہے وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو پھر فرمایا ایک جنگ میں کچھ قیدی گرفتار ہو کر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے قتل کا حکم دے دیا لیکن ایک مشرک کے قتل کا حکم نہ دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا ایک کے لیے رعایت کیوں جب کہ سب کا جرم برابر ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ اللہ فرماتا ہے فلاں کافر کو قتل نہیں کرنا اس لیے کہ وہ ان میں سے تھی ہے لہذا کافر کو اس کی سخاوت کا اجر دینا میں ہی دے دیا گیا ایک مسلمان کے لیے بڑی برکتیں اور رحمتیں ہیں اگر وہ سخاوت و ایثار کا عمل اللہ پاک کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے فرمایا ریا کاری یعنی دکھاوے سے آدمی اگر یہ عمل سرانجام دے تو اس کا رویہ تو استعمال ہو گیا لیکن وہ دہل سے بھی محروم اور آخرت سے محروم رہا اگر یہ عمل صرف اس لیے انجام دیا جائے کہ اللہ پاک کا شکر اس نے مجھے اس لائق سمجھا کہ یہ سعادت میرے حصہ میں آئی تو انتہاء درجے کی برکتیں ہی برکتیں ہیں پھر فرمانے لگے اولیاء اللہ کی زندگیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف رغبت دلانے کا اہم ذریعہ بنی ہیں کیونکہ ان میں سے بعض کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کسی عمل میں کمزوری کے باعث اشارہ فرمایا کہ ایسا نہیں کرتے بلکہ

ایسا کرتے ہیں یعنی حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ عشاء کی غیر موکدہ سنتیں (جنہیں نہ پڑھنے پر کوئی مواخذہ نہیں) ادا نہ کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا ”مہر علی رحمۃ اللہ علیہ تم میری سنتیں ادا نہ کرو گے تو اور کون ادا کرے گا“ اسی طرح ایک بزرگ نے وضو کے دوران کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے اور منہ دھونے میں سے کسی میں تجاوز کیا یعنی تین بار سے زیادہ عمل کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں انہیں فرمایا ”تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ میرے عمل سے تجاوز کرو“ اسی طرح صبح کے بعد ہاتھ کی پشت سے انگلیاں ڈال کر نکالنا اس عمل کے انجام نہ دینے پر ایک بزرگ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ جیسے طریقہ میں نے بتایا ہے اس طریقہ پر چلو تا کہ تمہارے پاس بیٹھنے والے لوگ اصلاح پائیں نہ کہ گمراہی اس دوران ایک شخص آیا اس نے مجھے آواز دی شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر باہر آگیا کچھ دیر بعد دوبارہ آیا دیکھا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک پیر بھائی فیصل آباد سے حاجی محمد شریف ناک کی ملنے آئے ہوئے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ماضی کے واقعات حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزرے لحاظ پر ان کے ساتھ گھنگو فرما رہے تھے ان کے جانے کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ آدمی بڑا دلچسپ ہے اس کو حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ سے نوازا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ جب بھی دیکھو اک نئی گاڑی میں یہ ہمارے پاس پہنچا ہوتا تھا راہ جاتے آدمی پر توجہ کرتا اور وہ مسخر ہو جاتا اس کی تابع داری میں اس کے ساتھ ساتھ پھرتا رہتا ایک مرتبہ ایک گاڑی میں بغیر ٹکٹ کے بیٹھ گیا ٹکٹ والی سواری باہر کھڑی باقی ونگن کھل تھی اب کنڈکٹر اور ڈرائیور پریشان تھے کہ کیا ماجرا ہے ٹکٹ والی سواری باہر کھڑی ہے ونگن بھری پڑی ہے انہوں نے جب ٹکٹ دیکھنا شروع کیے ازراہ ادب ان سے بھی کہا کہ ٹکٹ دکھاؤ اس نے

جواب دیا کہ گاڑی باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی ہے اور میں ان کامریہوں بس انہوں نے انہیں گاڑی سے نیچے اتار دیا اس نے کہا جاتی ہے تو لے جاؤ میں بیدل چلا جاتا ہوں یہ بیدل چل پڑا وہ گاڑی اشارت کرتے رہ گئے لیکن گاڑی اشارت نہ ہوئی آخر انہوں نے ان سے معافی مانگی انہیں دینگن میں بٹھایا پھر گاڑی چلی بس باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ کا غلط استعمال کرنے پر اس پر سے توجہ اٹھائی گئی اللہ کا ولی جب مہربانی فرمائے تو اس کا درست استعمال ہی کرنا چاہیے اسی میں بھلائی اسی میں کامیابی اور اسی میں بہتری پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے اور اپنی مہربانیوں سے نوازے اور جب کبھی کسی کو فحش ملے تو شکر گزاری کی توفیق بھی نصیب ہو کیونکہ زندگی میں بہت ساری نعمتیں کئی بار اور بعض نعمتیں بار بار نہیں ملتیں نہ والدین نہ جوانی نہ حسن نہ مرشد اس لیے قدر والی چیز کی قدر ہی بھلی ہے ورنہ کچھتاوے اور دکھوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اللہ ہم سب کو معاف فرمائے اور خصوصی نظر کرم فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 44 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اشعار اور سماع کے موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گفتگو میں بڑے واضح اور صاف الفاظ میں فرمایا وہ اشعار جن میں اصلاح کے پہلو نمایاں طور پر نکلتے ہیں اور جن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پیاروں کا ذکر ہو بہترین اشعار ہیں مگر جن میں مجاز کی نمایاں جھلک ہو، لوگ ان اشعار سے گمراہ ہوں تو گمراہ ہونے والوں کے ساتھ ساتھ گھسنے والا بھی برابر کا حصہ دار ہے اور قیامت کے دن جواب دہ ہے ایسی بات

جواجی نہیں اسے لکھنے کا یا لوگوں میں بیان کرنے کا کیا فائدہ؟ حضور مکیؐ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مومن کی یہ شان ہے کہ بولے تو اچھی بات ورنہ چپ رہے“ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا چشتیہ سلسلہ کے بزرگان نے تو الیٰ سنی سماع وہ سنتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں تو انہوں نے جواب میں فرمایا اس معاملہ میں میں اپنے مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم کے راستہ پر ہوں میرے مرشد حضرت بارود کریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”توالی کے متعلق خاموش رہو“ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی موضوع پر ایسے ہی جواب دیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا تذکرہ فرمایا کہ ان کا وصال

کشتگانِ خیرِ تسلیم را

ہر زماں از عیب جانِ دیگر است

کے شعر پر ہوا حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کے اختلاف میں گفتگو کرنے والوں سے فرمایا ایک جل کر مر گیا اور تم ابھی اختلاف میں ہو پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سماع چشتیہ سلسلہ کا شعار ہے مشائخ چشتیہ کو اپنے ادوار میں اس نعمت کی حفاظت ذمہ داری سے کرنی چاہیے (وہ دیکھو ایسا کامزدہ سماع کی لذت سے کوسنے ہیں) کیونکہ آج گانا، توالی اور غزل ایک ہی رنگ میں چل رہی ہے اللہ کی پناہ آج کے قوالوں سے دولت کی طلب میں جس طرح انہوں نے توالی کا علیہ ہی بگاڑ ڈالا ہے وضو، بے نمازی اور بے ریش لوگوں نے اس میں بجز بازی کا رنگ نمایاں کر دیا اور وہ روحانیت کے اثرات جو سماع کی محفل میں بیٹھ کر چشتیہ سلسلہ میں بیعت ہونے والے مریدین کو ارواحِ اولیائے چشت سے نصیب ہونا تھے نہیں مل رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

﴿ مجلس نمبر 45 ﴾

ایک روز سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سناؤ کیا احوال ہے؟ عرض کیا دعا فرمادیں سید ہمارا سہ نصیب ہو جواب میں فرمایا اللہ پاک کی خاطر گھر سے اتنی دور کافی روپے خرچ کر کے یہاں آئے ہو اور سید ہمارا سہ کیا ہوتا ہے؟ فوراً ہی عرض کیا حضرت آج کل نماز ادا کرو تو لوگ سوال کرتے ہیں کہ ذرا بتاؤ تو تم لوگ نماز پڑھتے ہو اور نماز میں ہی کھڑے ہو کر سیدھے راستے کی دعا کرتے ہو بھلا نماز سے اچھا، صاف اور سید ہمارا سہ کون سا ہو سکتا ہے؟ پس ایسے ہی کچھ سوالات ہیں کہ لوگ دین کی راہ پر چلتے ہوئے لوگوں پر ایسی ہی آوازیں کہتے ہیں جواب میں فرمایا جیسا سیدھے سادے لوگوں کا راستہ سیدھا ہے ان کو جو حکم ملتا وہ تسلیم کرتے اگر گھر والوں سے تعلق توڑنے کا حکم آیا تو انہوں نے تعلق توڑ لیا، ہجرت حبشہ یا ہجرت مدینہ کا حکم آیا تو انہوں نے قبول کیا نماز، روزہ، جہاد، زکوٰۃ کا حکم آیا تو قبول کیا اگر شراب، جوا اور حرام کاری چھوڑنے کا حکم آیا تو انہوں نے چھوڑ دی چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کامل میں رہتے ہوئے انہیں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو حکم ملا انہوں نے بلا اعتراض و تنقید اسے قبول کیا سید ہمارا سہ کتا میں پڑھتا نہیں سید ہمارا سہ مناظرے کرنا نہیں بلکہ سید ہمارا سہ یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی ہو اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے آپ کے ساتھ اللہ پاک کو سمجھنا اور معاملات زندگی کو اس طرح سرانجام دینا جیسا اللہ پاک نے حکم دیا ہے اسے سید ہمارا سہ کہتے ہیں فرمانِ عالی شان ہے کہ جو ایک لوحِ صالح شخص کی صحبت میں بیٹھ گیا سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے ایسا اس وجہ سے ہے کہ صالح آدمی انعام یافتہ ہوتا ہے اور ایٹل دل میں سے ہوتا ہے ایٹل دل اسے کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت دل میں رکھتا ہو اسکے علاوہ

کسی دوسرے کا ندول ہے اور نہ ہی وجود اہل دل محبت بھرا کلام کرتے ہیں ان کی محبت
مند محبت کے اثرات پیارا ایمان والوں کی زندگی پر پڑتے ہیں جب ان کے دل بھی اللہ
کے ساتھ لگ جاتے ہیں تو خود ہی وہ بربری عادت کو راہ سے ہٹانے کی جستجو میں لگ
جاتے ہیں یہاں تک کہ کوئی چیز ان کی راہ میں حائل نہیں رہتی۔ بس صحابہ رضوان اللہ
اجمعین اور اہل بیت عظام کی زندگیاں یہی درس دے رہی ہیں ہمارا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
ہمیں صحبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تاکہ ہر مرد کچھ سیکھ سکے، جو زندگی
کے دن راہیگاں گزرے ان کا اس کیسیا محبت کے ذریعے ازالہ اور نفع بخش فوائد حاصل
ہو جائیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پاک میں
رہنے کا دیگر صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے زیادہ موقع ملا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اہل
بیت میں سے زیادہ موقع ملا بلکہ ابتدائی تربیت ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی نتائج
تمہارے سامنے ہیں ایک اہل صدق و وفا کا امام ہے اور دوسرا اہل ولایت و علم و حکمت کا
امام ہے۔ بس جیسا اسی لیے اہل دل ان صالح لوگوں کے طفیل نعمت خاص ان کی محبت و
تربیت سے پاتے ہیں حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ میں بس اپنے
مرشد کا بستر اٹھائے پھرتے رہے جو نعمتیں انھیں اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی
رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں ملیں انھیں رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل ان کے کمالات روشن و منور
ہوئے حضرت علی جویری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے شیخ حضرت حسن خلی رحمۃ اللہ
علیہ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہے تھے دل میں خیال آیا جب بندہ با اختیار ہوتا ہے
سارے کام خود ہی سرانجام دیتا ہے تو پھر اس خدمت کی ضرورت کیوں؟ حضرت حسن
خلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جیسا میں تیرے خیال کو بھانپ گیا جو تم نے دل میں کیا سنو
جب اللہ تعالیٰ کسی کو سرداری سے نوازنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اپنے کسی بندے کی

محبت میں بھیج دیتا ہے اس کی خدمت میں رہ کر اسے کمالات نصیب ہوتے ہیں تمام صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت عظام نے زندگی بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر ایسا روبرو بنایا دیں پھر اس کے بدل میں دنیا و آخرت میں انہیں سرباریاں نصیب ہوئیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے دو ماہ اور چند دن اپنی محبت میں رکھ کر بے پناہ کمالات سے نوازا دیا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے چند لمحوں کی رفاقت میں تکمیل کو پہنچا دیا خیر ایسے واقعات کی تفصیل بیان کرنے کی حاجت اس وجہ سے نہیں رہتی کہ اس پر سب کا اتفاق ہے بس سیدھے راستہ کی نعمت یہی ہے کہ اللہ پاک کے پیارے بندوں سے ملاقات رہے ان کی محبت نصیب رہے تو کوئی خرابی یا خالی شخصیت میں باقی نہیں رہتی اگر رہ بھی جاتی ہے تو ان چند لمحوں یا زیادہ وقت کی رفاقت کے اثرات اس بندے کو برے ترین مقامات سے نکال باہر لاتے ہیں کیونکہ نعمتِ خاص اگر نصیب ہو جائے تو رکنا نہیں چاہیے بلکہ سالک کو ترقی کرنی چاہیے اس وقت تک جب تک کہ اس کا ایک ایک عضو اللہ پاک کی تسبیح بیان کرنے نہیں لگ جاتا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سلوک کی منزل میں سالک پر بعض مقامات ایسے بھی آتے ہیں کہ وہ ہوتا سراپ ہے لیکن سالک اسے منزل سمجھ بیٹھتا ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کشف و کرامت ولایت کا ستر حواں درجہ ہے اور ابھی سالک کے لیے تو اسی مقامات باقی ہوتے ہیں لیکن وہ اسی میں ہی مصروف رہ کر خوش ہو جاتا ہے اس لیے بہت سے لوگ یہیں رہ کر اپنی منزل میں ترقی نہیں کرتے حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت تک قرار نہ پایا جب تک مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مبارک

نصیب نہ ہوگئی پھر صلاحیت رسول مثنیٰ اللہ علیہ دیکھ دلم میں ہی زندگی بسر کی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس راہ میں دھوکے بہت ہیں قدم قدم پر سالک کے لیے مشکلات اور تنگیاں ہیں ہر لمحہ رابطہ شیخ ہی تکمیل کا باعث بنتا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے اس نعمتِ خاص کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت و محبت میں پایا جب تک انہوں نے تکمیل نہ کرا دی میں ہر معاملہ کا مقابلہ ایسا کرتا رہا حضرت بار و کریم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سلوک کی تکمیل آٹھ برس میں کرائی تیرا بھی تمہاری ابتداء ہے تمہیں ان باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی یہ الفاظ بیان کرتے ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگ کی طرف دیکھا جو سامنے بیٹھے تھے اور انھیں فرمایا یہ آپ کے لیے ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کا چونکہ روٹی کا کارخانہ تھا زندگی میں بڑے معاملات یا مقامات پر آپ کا ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہا ہوگا جس کی وجہ سے آپ کو راہِ حق سے بھی دوری رہی ہوگی آپ ان معاملات پر آج تو پہنچے گا تا کہ آپ کی جو زندگی رہ گئی ہے اللہ پاک کی یاد میں بہتر طریقہ سے گزر جائے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں ساتوں لطائف پر ذکر کا حکم صادر فرمایا بوڑھا ہونے کی وجہ سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے گفتی کی بجائے انہیں لطیفۂ قلب پر چند روئے منٹ اور باقی لطائف پر تین تین منٹ ذکر کرنے کا حکم صادر فرمایا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عنایت فرمادی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 46 ﴾

ایک مرتبہ گرمیوں کی دوپہر سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے ایک یا دو لقمے کھانے کے بعد ہی کھانا واپس بھجوا دیا پھر ارشاد فرمانے لگے کھانا کھایا ہی نہیں جاتا اس کے بعد حال دریافت فرمایا عرض کیا بالکل ٹھیک ہوں تھوڑی دیر بعد میں نے عرض کیا تقریباً چار سال ہونے کو ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ چلے پھرے ہی نہیں بس چار پائی پرتشریف فرمایا میں مانگیں بالکل نا طاقی کا شکار ہو گئی ہیں جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ادھر ادھر بہت آیا جایا کرتے تھے اور کبھی بھی فارغ وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا کرتے تھے اب اس بیماری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کیا محسوس کرتے ہیں؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اب پہلے سے بہت زیادہ بہتر محسوس کر رہا ہوں سوائے اللہ تعالیٰ کی محبت کے کوئی اور چیز مجھ پر غالب نہیں ہے میں بہت خوش ہوں میں نے عرض کیا حضرت بیماری کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش ہیں جبکہ لوگ تو پریشانی کا اظہار کرتے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے لوگوں کا اپنا خیال ہے میرے لیے بیماری بھی نعمت ہے میں ہر لمحہ خدا کو یاد رکھتا ہوں بے شک بیماری کی حالت میں بندہ اپنے رب سے راز و نیاز کرتا ہے اپنے گناہوں کی اپنے رب سے معافی مانگتا ہے لوگوں پر سے اس کا اعتماد اٹھ جاتا ہے اور اللہ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے اس کو راجح نصیب ہو جاتی ہے عمل کا قبلہ درست ہو جاتا ہے مجھے کبھی خیال نہیں آتا کہ میں پہلے چلا پھرا کرتا تھا اور اب چل پھر نہیں سکتا تو اس بات کا میرے ذہن پر کوئی اثر پڑے میں تو پہلے سے خود کو خوشحال سمجھتا ہوں بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے میں نے اسے اللہ ہی کے لیے قبول کیا ہے

اور اللہ کے اس پیدا کردہ حال پر میں خوش ہوں پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرانے لگے اور ارشاد فرمایا کہ اس بیماری کے دوران مجھ پر بڑی کرم نوازیاں ہوئیں اور وہ کام جن کا مجھے صحت کی حالت میں پایہ تکمیل تک پہنچانا مشکل نظر آتا تھا اس حالت میں ان کی تکمیل بغیر کوشش کے ہی ہو گئی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کھانا کھا لو میں تھوڑی دیر آرام کروں شیخ رحمۃ اللہ علیہ چادر اوڑھ کر لیٹ گئے جب اٹھے تو فرمانے لگے میں اب گھر چلتا ہوں وٹیل چیمبر پر بٹھا کر میں ساتھ ساتھ چلتے لگا چھوٹے بچوں کو گھر کا بڑا دروازہ کھولنے کا فرمایا اس دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت و مہربانیاں یاد آنے لگیں تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا بات ہے غمگین کیوں ہو؟ عرض کیا حضرت دل چاہتا ہے میری عمر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لگ جائے اور لوگ اللہ کی اس نعمت سے اور زیادہ مستفیض ہوں مجھ بے کار کو یہاں کیا کرنا؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے نہیں ایسی بات نہیں اللہ تم کو بے کار نہیں رہنے دے گا تم سے دین کی خدمت کا کام لے گا۔ میری عمر بھی تمہیں لگے جو فیض تمہیں دیا ہے تم اسے لوگوں تک پہنچائے بغیر اس دنیا سے نہیں جاسکتے دل ہلکا نہ کیا کرو فقیر کبھی مرتا نہیں ہے مرید صادق اور فرمانبردار ہو تو پھر اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے چاہے پھر حیات ہو یا وصال کر جائے۔ دونوں حالتوں میں اللہ کا انعام اس کے شامل حال رہتا ہے اس دوران چلتے چلتے دروازہ تک پہنچ گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دونوں بچے اندر لے گئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خدا حافظ کہا اور السلام علیکم فرمایا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بہت زیادہ شفیق اور رحمدل طبیعت کے مالک تھے انتہائی بالکل نہ تھے بلکہ درگزر طبیعت کا خاصہ تھا جس ان کی کرم نوازیاں یاد آ رہی تھیں اور طبیعت ادا س ہی رہی پھر نیند آ گئی صبح شیخ رحمۃ اللہ علیہ نماز کے فوراً بعد تشریف لائے اور فرمانے لگے کسی رات گزری؟ عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں کی یاد

میں فرمایا میری کرم نوازیاں کیا ہیں کرم تو ان کا جن کا کرم ہے میں تو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں تم محبت سے یہاں آتے ہو میں تمہیں محبت سے مل لیتا ہوں ساری برکتیں اچھی نیت کی ہوتی ہیں جو جس نیت سے خدا کے دوستوں کے در پر آتا ہے وہی کچھ پاتا ہے اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تمہیں خوش رکھے دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے اللہ تعالیٰ خیریت سے تمہارا سفر انجام کو پہنچائے۔ اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 47 ﴾

مئی کے مہینہ میں سعادت قدم بوسی کوٹ سلطان کے ہائی سکول میں تھیب ہوئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ دفتر میں تشریف فرما تھے بہت خوشی سے ملے مجھے بیعت ہوئے چونکہ ابھی دس ماہ ہی ہوئے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر صحابہ رضوان اللہ اجمعین ذکر اہل بیت اور سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے رہنے کی برکتوں پر روشنی ڈالی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی مولوی رمضان صاحب باروی بھی اسی دن آئے تھے اور شہر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی صوفی خالد صاحب باروی نے ان کو کھانے کی دعوت دی تھی۔ سکول میں آکر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کھانے کی دعوت دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری طبیعت علیل ہے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا تم ڈاکٹر صاحب کو میری جگہ لے جاؤ مجھ لو میں ہی تمہاری دعوت میں شامل ہوں لہذا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق میں ان کے ہاں چلا گیا انہوں نے مجھے عزت کے ساتھ اسی طرح کھانا

پیش کیا جیسے وہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کرتے تھے میں نے تھوڑی ہچکچاہٹ محسوس کی انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ حضرت جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمہیں اپنی جگہ بھیجا ہے میں نے وہی عزت اور پاسداری تمہاری کرنا ہے میں خاموش ہو گیا کھانے کے بعد واپس آیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے دریافت فرمایا کھا آئے کھانا میں نے عرض کیا جی حضرت! پھر فرمایا مولوی رمضان صاحب باروی ہمارے پیر بھائیوں کا کراچی میں خیال رکھتے ہیں یہ سب لوگ اُن سے اپنی اپنی محبت کا اسی طرح اظہار کرتے ہیں پھر صوفی خالد صاحب کے حال کی بھی تعریف فرمائی پھر ارشاد فرمایا! پیر بھائیوں کی آپس میں محبت اور اتفاق بہت اچھی بات ہے اس سے بہت سے مسائل کا حل آسانی سے مل جاتا ہے پیر بھائیوں کو آپس میں پیار و محبت سے رہنا چاہیے ایک دوسرے پر بوجھ بننے کی بجائے بوجھ برداشت کرنے والا ہونا چاہیے صدقِ دل سے ایک دوسرے سے ملیں کسی میں کوئی کمی ہو تو اخلاقی طور پر اس کی تربیت کر دینی چاہیے اسکی عزت نفس کا خاص خیال رکھنا چاہیے آپس میں بغض اور کینہ نہیں ہونا چاہیے راہِ طریقت میں اکثر و بیشتر مریدین کو حسد ہی برباد کرتا ہے لہذا ہر لمحہ اپنے خیالات اور حالات کی حفاظت اللہ پاک سے فضل طلب کر کے کرتے رہنا چاہیے پھر اپنے کچھ پیر بھائیوں کے نام لے کر ان کی متقی سوچ کا اظہار فرمایا (جن کے ذکر کی یہاں حاجت نہیں) پھر فرمایا کہ راہِ حق ثابت قدم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں کہ اس راہ کا مسافر اپنا ایک سانس بھی غفلت میں گزارنا اپنی موت سمجھنے لگتا ہے پھر فرمایا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 130 برس تھی عبادت و ریاضت میں مصروف رہے دیکھو بیٹا! اللہ پاک اگر کوئی نعمت عطا کرے تو یہ اس کا بڑا کرم ہے اس کی نعمت کا خاص طریقہ سے استقبال کرنا چاہیے اور پھر بہتر طریقہ سے

اسے استعمال کرنا چاہیے تاکہ بندہ خدا پر اور زیادہ اللہ پاک کی نعمتوں کی برسات ہو۔ اللہ پاک اپنے بندوں سے فرماتا ہے ”اے میرے بندو تم اگر مجھے یاد کرو گے تو میں بھی تمہیں یاد کروں گا تم میری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور نعمتیں عطا کروں گا“ جسے اللہ پاک سے محبت ہو جاتی ہے پھر وہ کسی چیز سے دل نہیں لگاتا بس اس کا چین واطمینان تو اللہ پاک کے دیدار میں ہی ہوتا ہے ایسے شخص کا ہر لمحہ عبادت میں مشغول رہتا ہے حضرت شاہ کرماتی رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے درجے کے بزرگ گزرے ہیں وہ اللہ پاک کے دیدار کی طلب میں چالیس برس تک جاگتے رہے طرح طرح سے اپنی نیند بھگاتے رہے ایک روز اونگھ آئی تو اللہ پاک کا دیدار نصیب ہو گیا انہوں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مولا پاک تیرے دیدار کی خاطر چالیس برس تک جاگتا رہا تو نے مجھے اپنا دیدار نہ کرایا آج اس تھوڑی دیر کی نیند میں کرم فرما دیا تو اللہ پاک نے جواب میں فرمایا اے میرے بندے! تیرا سونا مجھے پسند آگیا میں نے تجھے اپنے دیدار سے نواز دیا اللہ پاک کا اپنا فضل ہے جب چاہتا ہے کسی پر کر دیتا ہے اس کی بارگاہ میں کسی کمال یا بے کمالی کی کوئی اہمیت نہیں اس کی اپنی مرضی اور اپنے کرم کی بات ہے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کرم کی چھاؤں تلے رکھے اور ہمارے دل ہمیشہ اس کی یاد میں رہیں بے شک دل کی زندگی اللہ کا ذکر اور کامیابی اسی کی یاد میں رہنے سے ہے اللہ فضل و کرم فرمائے آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 48 ﴾

ایک مرتبہ موسم بہار ۱۹۹۹ء میں سعادت قدم پوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ہی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ بڑی خوشی سے ملے اور میرے ہاتھ میں تجھے کے طور پر جو چیز تھی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے فرمانے لگے بہت اچھا کیا جو تم یہ چیز لے کر آئے مجھے بہت پسند ہے پھر فرمانے لگے سنا ہے تقریر اچھی کرنے لگے ہو عرض کیا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت یہ خطا کا راس قابض کہاں مسکراتے ہوئے فرمایا چلو بولو تو سہی میں بھی سنوں میں نے حضور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر بولنا شروع کیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت انگبار ہو گئے میں چیپ کرتا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ پھر ارشاد فرماتے بولو بہت دیر تک سنتے رہے پھر فرمانے لگے یہ میرے نبی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی لوریاں ہیں جنہیں سن کر لوگ جھوم جایا کریں گے اپنے ایمان میں تازگی محسوس کیا کریں گے پھر فرمایا اتنے اچھے اچھے الفاظ پتہ نہیں کہاں سے بولتے ہو میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا حضرت کر فرمانے والے جانیں یا آپ جانیں مجھے تو اپنی بے کمالی کا مکمل یقین ہے اب اس بے کمال میں جو کمال ہے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کا عطا کردہ ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ انگبار ہو گئے اور فرمایا مسرت سے فرمانے لگے کتنی اچھی بات ہے کہ تم حضور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر گھنگو کرنے لگے کسی اور راہ پر نکل جاتے تو کتنا نقصان ہوتا تم نے اپنے لیے اچھی راہ کا انتخاب کر لیا دیکھو بیٹا! تم کبھی تقریر نہ بچنے والا نہ جتنا نہ ہی طمع کرنا بلکہ میری تم کو نصیحت ہے کہ اگر تقریر سے پہلے طمع آجائے تو تم تقریر بند کر دینا میں نے عرض کیا زندگی بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر کار بند رہوں گا پھر ارشاد فرمایا! تم سوچو اتنی بڑی چیز حقیر چیز کے عوض کیسے دی جاسکتی ہے لوگ چند روپوں

میں اعلیٰ چیز کا سودا کر لیتے ہیں۔ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی اور کیا چیز ہو سکتی ہے اس دولت سے بڑی دولت کون سی ہے؟ جسے یہ نصیب ہو گئی اسے کسی ملک کی سربراہی کی حاجت بھی نہیں یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے مجھے تمہاری تقریر کا انداز بہت پسند آیا اللہ تعالیٰ اس میں اور برکت عطا فرمائے اس کے بعد دوپہر کا کھانا آ گیا بہاولپور سے ہاشمی صاحب اور ساتھ دو آدمی اور آگئے عصر کے وقت پھر مجھے تقریر کے لیے کہا ان کو بھی سنوائی پھر کتاب کا ذکر بھی فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کتاب لکھ رہے ہیں ان دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا اگر یہ کہیں تو کتاب کے لیے روپے میں دس دسوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا جواب تو یہی دیں گے میں نے عرض کیا حضرت خود ہی چھوڑاؤں گا چاہے کتنی دیر لگ جائے اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے۔ اگلے روز صبح تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پر گفتگو فرمانے لگے کہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں ہی کمال پایا انہیں جب بھی کوئی دکھ تکلیف ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں التجا کرتے تو ہر دکھ تکلیف مٹ جاتی ایک مرتبہ ایک غزوہ میں ایک صحابی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا انہیں کسی نے مشورہ دیا کہ اسے کاٹ ڈالو انہوں نے فرمایا نہیں میں تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کروں گا جب وہ بارگاہ اقدس میں پہنچو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ڈھیلا دوبارہ آنکھ میں رکھ دیا اور وہ پہلے سے زیادہ روشن ہو گیا آج بھی کوئی امتی صدقِ دل سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے تو وہ دیکھ کر فرماتے ہیں لوگ ان کی نظر میں رہتے ہیں ایک مرتبہ ایک سید زادی جو بیوہ تھیں ان کے بچے بھوکے تھے کئی روز سے قاتل تھا وہ ایک مسلمان کے دروازہ پر گئی اور فرمایا کہ میں سید زادی ہوں میرے بچے بھوکے ہیں ان کی ضرورت کے لیے کچھ دو

اس مسلمان نے کہا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم سید زادی ہو؟ وہ غیرت والی تھی واپس پلٹ آئی اور ایک یہودی کے دروازہ پر دستک دی کہ تم میری مدد کرو اس یہودی نے احتراماً امداد کر دی رات کو وہ مسلمان دیکھتا ہے کہ حشر کی عدالت لگی ہے سب مسلمان جنت میں جا رہے ہیں وہ جانے لگا تو اسے روک دیا گیا اس نے کہا میں بھی مسلمان ہوں مجھے بھی جانے دو جواب دیا گیا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے تم مسلمان ہو اس نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو جب اسے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کس چیز کا مسلمان ہے جب تیرے دروازہ پر میری بیٹی آئے اور تو اس سے ثبوت مانگے اور اسے محروم کوائے آج تیری بھی کوئی مدد نہیں ہوگی دوسری طرف یہودی خواب دیکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں ”تو نے میری بیٹی کی آمد پر اس کی عزت کی میں اسکے بدلے میں تجھے دولت ایمان سے نوازنا ہوں۔“

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

﴿ مجلس نمبر 49 ﴾

ایک روز سعادت قدم بوسی خیمہ ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ تجہاد و خنوں کے سائے تلے تشریف فرما تھے دست بوسی کے بعد ایک طرف بیٹھ گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ بدستور اسی کیفیت میں مبتلا رہے کافی دیر بعد ارشاد فرمایا انسان نقصان کی طرف جا رہے ہیں اللہ پاک کی دی ہوئی مفت کی نعمتوں کی بے قدری کر رہے ہیں دنیا کی طلب نے انسان کی بے قراری اور ہوس میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے کہ دین کی فکر دلوں سے نکل رہی ہے ہائے صد افسوس، ہائے صد افسوس شیخ رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے اور فرمانے لگے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کتنے میلوں فاصلہ طے کر کے موسیٰ زئی

شریف جاتے اور تن من و جن سے اپنے مرشد اور اُن کے آستانہ کی خدمت فرماتے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کئی کلومیٹر پیدل سفر فرماتے اور اپنے مرشد کی خدمت اُن کی اولاد کی خدمت اور آستانہ عالیہ کی خدمت سو سال سے زیادہ عمر ہو جانے کے باوجود فرماتے ان ہستیوں نے بھی اسی دنیا میں جنم لیا لیکن دنیا کو انہوں نے دنیا داروں کے لیے چھوڑ دیا اور اپنی ساری توجہ آخرت اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مرکوز رکھی زندگی کی ساری توانائیاں دین اسلام کی سر بلندی اور اشاعت پر خرچ کیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں یہ مقبول و منظور ہو گئے انتہائی خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ کے بندوں کی بڑی شان ہے ان کی خوش نصیبی کہ اللہ تعالیٰ ان کی نگہبانی کرتا ہے آج کل دنیا کے حالات و معاملات پر نظر ڈالیں تو فرسودہ رسومات ہیں غیر شرعی تہذیبیں ہیں دنیاوی جاہ و حشمت کی طلب ہے شرعی احکامات کی کوئی حیثیت نہیں اور پھر اس سے بڑھ کر ظلم یہ کہ دین کے احکام میں اپنی مرضی سے رد و بدل کیا ہے عقیدہ کی خرابی رواج پکڑ گئی ہے سچائی بے پشت اور جھوٹ و منافقت عروج پر ہے حقیقت کی راہ سے زندگی اور اعمال دور بھٹک رہے ہیں پس جہاں تک ہو سکے انسان کو اپنا عقیدہ درست اور واضح رکھنا چاہیے جس پر صحابہ اور اہل بیت تھے اپنی مرضی کی راہ اختیار کرنے سے گریز کرنا چاہیے راستہ تو ایک ہی ہے اور وہ ہے صراطِ مستقیم یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پھر سب نے آپ ﷺ کی پیروی اختیار کر کے اس راستہ کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ اُن پر راضی ہوا اُن کی قرآن پاک میں جگہ جگہ تعریف فرمائی پھر ان لوگوں کو سعادتیں نصیب ہوئیں جنہوں نے ان کی محبت اور نسبت سے اس راہ کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی تظہر رحمت اُن پر ہوئی اور آج تک ان سلاسل کو مقام حاصل ہے اور بے شمار ہستیوں کو ان سلاسل کی

نسبت دین اسلام کی سر بلندی کے لیے خدمت کا موقع ملا اور لاکھوں کروڑوں لوگ
 نئے زمین پر ان ہستیوں کے صدقہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جہاں خدا تعالیٰ
 کے بندے اپنی جی نسبت اور خلوص کے ساتھ دین اسلام کی ترویج و اشاعت کا کام
 انجام دیتے رہے ساتھ ساتھ ان کے خلاف بھی سازشیں کرنے والے اپنے ناپاک
 ارادوں میں مصروف عمل رہے اور اس کے برے اثرات معاشرہ پر ہر دور میں پڑتے
 رہے اور لوگ دین اسلام کو سمجھنے کی بجائے فرقوں میں بننے رہے مت جے فرقے بنے
 رہے ختم ہوتے رہے بہت سارے لوگ گمراہی میں مبتلا ہوئے بہت سارے لوگ اپنے
 مضبوط ارادوں کی وجہ سے دین اسلام کی خدمت پر ہی قائم رہے اور انہیں ہدایت پر
 موت نصیب ہوئی زندگی کے کسی بھی حصہ میں کسی بھی وقت میں مسلمان کو زیب نہیں
 دیتا کہ وہ قرآن پاک سے نبی کریم ﷺ کی ذات سے اپنا تعلق کمزور ہونے دے
 قرآن پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمایا ہے لہذا ہر بندہ قرآن پاک
 کے احکامات کو اپنے لیے سمجھے اور اس کے مطابق چلے عمل پر قائم رہنے سے ہی دوسروں
 کی میربانی کر سکے گا اور بہتر نتائج پائے گا صبح و شام اور جب بھی ہو سکے زیادہ سے زیادہ
 درود سلام بھیجے کو ترجیح دے تاکہ نجات کے راستے کھلے رہیں یہ سندور سکھ ہمارے کیا
 تکتے ہیں یہ یہودی عیسائی انگریز ہمارے کیا تکتے ہیں جو ان لوگوں کے ادا کاروں
 ادا کاروں کی تصاویر بہت سارے لوگ اپنی دوکانوں اور گھروں میں لگا کر بیٹھے ہیں
 کسی بد مذہب یا مشرک کی تصویر کی زیارت کہاں لکھی ہوئی ہے ان لوگوں کو سوائے
 نحوستوں کے کیا ملے گا حیا کا دامن پکڑنا چاہیے اپنی اولاد اور سماج کو کیا دے رہے ہیں
 ان لوگوں کو تو یہ کی ضرورت ہے اور ان کی تصاویر کو چھوڑ کر درود سلام پڑھ آئی آیات،
 مکتہ المکرمہ، مدینہ منورہ اور وہ سارے باہر کث مقامات جنہیں دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد

آجائے کی طرف توجہ کرنی چاہیے بے موت نہیں مرنا چاہیے کہ آخرت کی کھتی سونگھی رہ جائے ویسے تو بہترین طریقہ صائمین کا نقش قدم ہے کہ دل میں یا دالچی اور یا دھنیا کی ٹکڑیاں ہونے چاہئیں تاکہ تمام آسانیاں جمع رہیں اور الفت کے راستے کھلے رہیں تاکہ موت کے وقت انسان کو بہترین منزل نصیب ہو سکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دنیا میں ہی جنت پانے والی ہستیوں میں سے ہیں عید کے دن گھر میں دروازہ بند کر کے رو رہے تھے لوگوں نے عرض کیا آج تو عید ہے فرمایا اُن کے لیے جن کی عبادت قبول ہوئی پھر نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا کیونکہ آج بہت سارے لوگوں کے عمل مقبول ہوئے بہت سارے لوگوں کے عمل رد ہوئے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اُن کی بیٹیاں آئیں عرض کیا ابا حضور کل عید کا دن ہے ہمارے پاس کپڑے نہیں ہیں کل عید کے دن کیا پہنیں گی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی جو تم نے آج پہن رکھے ہیں انہیں دھو کر پہن لو پتیاں ضد کرنے لگیں نہیں ہمیں کل نئے کپڑے چاہئیں آپ رضی اللہ عنہ فرمایا چچی کے پاس گئے اور اُسے فرمایا کچھ روپے ادھار چاہئیں دویا عالمبا ایک ماہ کی تنخواہ بنگلی ماگلی فرمایا چچی نے عرض کیا حضور والا آپ کو اگر یقین ہے کہ ایک ماہ زندہ رہیں گے تو میں تنخواہ دے دیتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ فرمایا چچی کے جواب پر خوش ہوئے اور فرمایا تمہاری بات مجھے بہت پیاری لگی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو سینے سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو آگئے اور فرمانے لگے میری بیٹیو! اپنے بابا کو معاف کرنا وہ تمہیں کپڑے نہیں لے کر دے سکا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ اشک بار ہوئے اور فرماتے گئے کہ ان لوگوں کے مقام اور مراتب اللہ تعالیٰ نے بتائے ان کے زندگی گزارنے کے طریقے دیکھو ان ہستیوں نے شکر گزاری کے یہ سارے راستے انسانیت کو سمجھانے کے لیے اختیار فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر میں فرمائے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ کس عید ہے کس عید ہے مگر میں تو عید اُسی دن کو سمجھوں گا جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان محفوظ رہے گا۔ ہم آج کے اہل اقدار کو دیکھیں تو زندگی کی کتنی ٹھوس کتنی بے ایمانیوں کے بوجھ کندھوں پر اٹھا کر یہ لوگ فخر سے عیدیں منا رہے ہیں شرم آتی چاہیے اور تو بہ کر کے زندگی کے حقیقی راستوں پر چلنا چاہیے یہ زندگی اُسی نے دی اور اُسی کے راستہ پر صرف ہونی چاہیے ورنہ بلاکت کے سوا کچھ نہ ملے گا غیر ضروری کام ترک کرنے میں بھلائی ہے آج نہیں تو کبھی نہیں کتنے لوگ جائیدادیں چھوڑ کر مر رہے ہیں اولادیں عیاشیاں کر رہی ہیں اور والدین قبروں میں حساب دے رہے ہیں اللہ معاف کرے اور ہر کسی کو بُری راہ سے بچائے دولت تھوڑی سی برکت والی ہو جس سے انسان اپنے ماں باپ کے لیے کچھ دے سکے خیرات کر سکے تاکہ کچھ برکتیں تو انہیں نصیب ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس بندے کی روزی نگ ہو جاتی ہے جس کے ہاتھ اپنے ماں باپ کے لیے دعا کے لیے نہیں اُٹھتے اللہ معاف فرمائے اللہ ہمارے ماں باپ پر رحم فرمائے اُن کے درجات بلند فرمائے اُن کی قبروں کو روشن فرمائے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ مفردہ ہو گئے کہ بیٹے آنسوؤں کے ساتھ فرماتے رہے وہ بچپن میں ہمارا کتنا خیال رکھتے تھے بروقت دعائیں توجہ یا رحمت کیا کچھ نہیں والدین دیتے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ غفلت سے بچائے اور اُن کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کی توفیق دے آمین! اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ بول نہ سکے روتے رہے کافی دیر گزر گئی نماز ظہر کی اذان ہونے لگی اشارہ فرمایا مسجد میں چلو اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے اگلے روز صبح تشریف لائے اور فرمایا دنیا میں الجھ کر نہ رہ جانا بس اپنا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھو لوگ کچھ بھی کہیں کچھ بھی کریں تم اسی راہ کو داناؤں کے ساتھ اختیار رکھو سب برکتیں سب

عنایتیں اُن کا نصیب ہوئی ہیں جو اس کے ساتھ لو لگائے رکھتے ہیں اللہ تم پر فضل و کرم فرمائے راہیں آسان فرمائے اور دین اسلام کی محبت میں زندہ اور اسی پر خاتمہ فرمائے کندھوں کے درمیان دستِ شفقت پھیرا اور اجازت عنایت فرمائی۔

اللہ حافظ! السلام علیکم

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

ذکر اللہ کی تلقین

فرمایا اللہ اللہ کیا کرو انسان کی بھلائی اللہ کے ذکر میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میرے بندے مجھے دوسانسوں کے درمیان بھی مت بھول“ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بامروہ جاموہ کا یہ طریقہ ہے کہ ہم مریدین کو سلوک طے کراتے ہیں سوال: کیا مرید مرشد کے سبق کے علاوہ اپنے آپ بھی کوئی وظیفہ کر سکتا ہے یا کسی دوسرے سلسلہ کا سلوک بھی اس کے ساتھ کر سکتا ہے؟ جواب میں فرمایا سلوک میں اپنے سلسلہ عالیہ کے قواعد و ضوابط پر عمل ضروری ہے جو سبق مرشد دے وہی کرو بلا وجہ و ظائف یا دیگر سلاسل کے سلوک طے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ مرشد بہتر جانتا ہے کہ مرید کو کس طرح سلوک طے کرانا ہے سوال: بعض لوگ خفی ذکر کرتے ہیں جیسے ہمارے سلسلہ کا طریقہ ہے اور بعض لوگ ذکر اعلانیہ کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یہ تضاد کیوں ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا ہمارے سلسلہ عالیہ میں حضرت محمود انبیر فقوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت امیر کمال رحمۃ اللہ علیہ تک اونچی آواز میں ذکر کیا گیا لیکن حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر خفی شروع کیا اونچی آواز میں ذکر پر حضرت عمر بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اونچی آواز میں ذکر کیوں کرتے ہیں؟ اس

کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ اخیر دم ذکر بلند کی تلقین کرنا جائز ہے اور حدیث پاک میں ارشاد ہے تم اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی شہادت کی تلقین کرو پس درویشوں کا ہر دم اخیر ہے حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے سب عقیدت مند اونچی آواز میں حلقہ کی صورت ذکر کرتے لیکن حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ان کے درمیان سے اٹھ جاتے لوگوں نے امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ذکر اعلانیہ سے جی چاہتے ہیں اور ذکر خفی کرتے ہیں حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بدگمانی نہ کرو اس لیے کہ تم ان کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہچانتے اللہ تعالیٰ کی نظر خاص ہر وقت ان کے شامل حال ہے میں اس معاملہ میں انہیں کچھ کہوں یہ میری اختیار میں نہیں مجھے میرے شیخ حضرت بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ان کی تربیت اعلیٰ طریقہ سے کرنا سو وہ میں نے کر دی خیال رہے حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ نے اخیر وقت میں فرمایا تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب طالبوں کو ذکر اعلانیہ اختیار کرنا پڑے گا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت محمود انجیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر اعلانیہ شروع کر دیا ان کے دور کے بہت بڑے عالم حضرت شمس الاممہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے چند دیگر علماء کرام کے ہمراہ ان سے سوال کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر اعلانیہ کیوں کرتے ہیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ سویا ہو ابیدار اور غافل غفلت سے ہوشیار ہو کر راہ حق اختیار کرے اور توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع کرے اور شریعت و طریقت میں قدم جمائے، اس پر حضرت شمس الاممہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نیت درست ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ طریقہ جائز ہے لیکن پھر بھی ذکر اعلانیہ کی حد مقرر فرمادیجئے تاکہ بیگانہ آشنا اور حقیقت مجاز سے ممتاز ہو

جائے اس پر حضرت محمود انجیر قنوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذکر اعلانیہ اس کے لیے جائز ہے جس کی زبان جھوٹ اور غیبت سے پاک ہو، اس کے دہانے حرام رزق نہ چپائیں، اس کا دل ریا کاری سے پاک اور باطن غیر کی محبت سے آزاد ہو، ہم حضرت بہاؤ اللہ بن قشیر رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے کے مطابق ذکر خفی کرتے ہیں۔

نوٹ: پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک کی منازل طے کرنے کا طریقہ علم تصوف اور سلسلہ عالیہ قشیر یہ مجددیہ کی فضیلت کے متعلق تربیت کے ساتھ فیوض بارویہ میں تحریر فرمایا تھا میں نے تمام اسباق و سلوک کو وہاں سے نقل کر کے اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے کیونکہ میرے تمام پیر بھائی مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بہت اداس اور غمگین رہنے لگے تھے مرشد کریم حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحریر میں ہر پیر بھائی کو صورت دکھائی دے گی اور اسے محسوس ہوگا جیسے وہ ان کے رو برو بیٹھ کر انہیں سمجھا اور بتا رہے ہیں آئیے تصویر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس تحریر کا مطالعہ کریں۔

علم تصوف کا بیان

تصوف وہ علم ہے جس میں نفس کے تزکیہ کے طریقے بتائے جاتے ہیں اور اخلاق کو پاک کرنے کے اصول ظاہر کیے جاتے ہیں ظاہر اور باطن کی تعمیر کے راستے مقرر کیے جاتے ہیں ہاشم صوفی رحمۃ اللہ علیہ دوسو ہجری سے پہلے مشہور ریزرگ ہیں جن کو صوفی کہا گیا ہے جن کا ذکر کھات جانی میں مذکور ہے ویسے تصوف کا سلسلہ روز اول سے شروع ہوتا ہے یوم میثاق کو الست ہر یکم کا سوال اور قالو بلی کا جواب تصوف سے

مراد معرفت الہی ہے جس ارواح مقدسہ جن کو صفائی حاصل تھی انہوں نے روزِ یثاق سے ہی اپنے رب کو پہچانا پھر یثاقِ نبیین کے دن انبیاء کرام کو کیا اہد لحد فرمایا کہ تعین جی کامرکز اول میرے محبوب کریم سید المرسلین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس ذات مقدس کے وسیلہ جلیلہ سے معرفت الہی حاصل کی جاسکتی ہے جو اسے دیکھ لے گا مجھے پالے گا، جو اس سے محبت کرے گا مجھے پالے گا من رانی فقد رانی الحق یعنی جس نے محبت اور ایمان کے ساتھ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین کو دیکھا اس نے مجھے دیکھا اور جو اس سے دور ہوا وہ مجھ سے دور ہوا اور پھر معراج شریف کی رات جو کمالات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے وہ سارے کے سارے علوم تصوف کی بنیاد بنے، حتیٰ کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان علوم معراج سے جو تھوڑا بہت علم تصوف عطا کیا تو ان کو کہنا پڑا کہ وہ علوم یعنی جو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے ہیں اگر ان میں سے ذرا بھر بھی ظاہر کروں تو میرا لگہ کاٹ دیا جائے گا صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس کے بعد سب سے بڑے صوفی تھے کیونکہ جو کچھ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں حاصل ہوا وہ علوم ظاہری و باطنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا صدق، اخلاص اور محبت جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اس کی وجہ سے وہ سب سے بڑے صوفی تھے اور ان کو باطن کی صفائی اتنی حاصل تھی کہ ان کا وزن تمام امت کے اعمال کی صفائی کے وزن سے زیادہ تھا ان کی زبان سیف الرحمن تھی، وہ اگر مردے کو کہہ دیتے کہ وہ زندہ آ رہا ہے تو وہ مردہ زندہ ہو کر فکرمش آ رہا ہوتا کیونکہ تصوف سے مراد اعمال ظاہری اور باطنی کی صفائی ہے، صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین اس صفائی سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک کرنے والی صحبت کی

ہجہ سے زیادہ فیض یاب تھے، جمعہ کے خطبہ کے وقت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی فوج کی رہنمائی کرنا ان کے تصوف میں کمال کی نشاندہی کرتا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو رابطہ تھا اس کی ہجہ سے ان کو اتنا تزکیہ حاصل ہو گیا تھا کہ وہ خدا کے راستے میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کا دل باطنی تزکیہ کی ہجہ سے غنی ہو چکا تھا اور ان کو حیاء میں وہ مقام حاصل تھا کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اتنی قوت حاصل تھی کہ شیطان ان سے دور بھاگتا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے اتنا رابطہ حاصل تھا کہ زبان مبارک سے جو بھی کلمات نکلتے اسی طرح خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی اس لیے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”الحق ينطق على لسان عمر“ حضرت سیدنا امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب شہنشاہ دلائل اور امام الاطیاء تھے تصوف کے سارے سلسلے انہی سے چلتے ہیں ان کو باطنی تصفیہ کی ہجہ سے یہ کمال حاصل تھا آپ رضی اللہ عنہ عہد یحیہم و یحبہم کے مصداق تھے کیونکہ خیر کا قلعہ آپ رضی اللہ عنہ کی قوت باطنی کی ہجہ سے فتح ہو گیا تھا غرضیکہ خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، صوفیاء کرام کے سر تاج تھے اس باطنی تصفیہ کی ہجہ سے جو ان کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے حاصل ہوا تھا حافظہ اللہیت، حافظہ القرآن غرضیکہ علوم باطنی اور ظاہری کے علماء بے نظیر تھے اصحاب صفہ اللہ کی خاطر مسکنی کی حالت میں رہتے تھے تاہمین حج تاہمین میں بھی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے بعد اور ان سے ملنے والے کی محبت کی ہجہ سے ظاہری و باطنی کمالات رکھنے والے تھے تصوف کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور باقی سلسلے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے شروع ہوتے ہیں اس لیے جہاں صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین نے علوم ظاہری

حاصل کیے تھے وہاں علوم باطنی بھی ان کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے حاصل تھے درجہ احسان ان کو حاصل تھا اور علم تصوف میں محسن کا مقام بہت اونچا ہے وہ صاحب حضور ہوتا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ جو شخص صوفی بنا اور تہجد نہ ہو وہ زندیق ہے اور جو تہجد بنا صوفی نہ ہو وہ فاسق ہو گیا اس لیے ظاہری علم اور باطنی علم کا ہونا لازمی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جو بھی مسلمان ہونے کے لیے آتے تھے وہ پہلی ہی صحبت میں استاد باطن یعنی باطنی لیاقت اور الٰہیت کی وجہ سے نور ہدایت اور کمالات ولایت حاصل کر لیتے غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سب کے سب کمالات ظاہر و باطن کے جامع تھے اور وہ ایسے مرتبہ پر تھے کہ امت میں کوئی بھی اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ پہلی دھند یوں میں تو زیادہ تر توجہ علوم ظاہری پر دی گئی کیونکہ قرآن شریف وحدیث شریف کے جمع کرنے کا کام اور ان سے فقہ کے مسائل حاصل کرنے کا کام ضروری تھا اس لیے اس دور میں صوفی تو تھے مگر علم تصوف پر کوئی قابل غور تحریر یا وضاحت نہیں ملتی صوفیاء کرام میں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ پہلے صوفی تھے جنہوں نے سب سے پہلے مصر میں احوال و مقامات اور اہل ولایت کو تربیت دی حضرت ابو سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے انہوں نے فنا و جہا میں گفتگو کی اور پھر اس کے بعد یہ سلسلہ چل پڑا اس کے نتیجہ میں علم تصوف اور طریقت کے قواعد، اصول، ضوابط بنائے گئے جس پر عمل کرنا تصوف کے حصول کے لیے لازمی قرار دے دیا گیا وہ اصول اور قواعد بھی شرع شریف اور حدیث سے ثابت ہیں مثلاً کم کھانا، کم پونانا، کم سونا، عوام سے کم میل جول رکھنا، ارباب ولایت و جمعیت کی صحبت میں رہنا، کثرت سے ذکر کرنا، خالق کی خاطر خلق سے دور رہنا، سہت پہ

چلنا، بدعت کو چھوڑ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم رہنا رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا، ماسوا اللہ سے دوری اور اللہ کی حضوری حاصل کرنا، تصوف کے قواعد اور اصول ہیں حضرت خواجہ عبدالحق شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کی تکمیل کے لیے آٹھ اصولوں کو لازمی قرار دیا ہے یعنی نظر بقدم، ہوش دردم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، بازگشت یاد کرد، از یادداشت نگہداشت اس کے علاوہ قیوف عددی قیوف زمانی اور قیوف قلبی کو بھی ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔

علم باطن و علمائے باطن

علم باطن کا شرف اور بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصے سے واضح ہے کہ علم باطن کی دولت اہل باطن سے حاصل ہو سکتی ہے عہد اسلام میں بر دور اور بر زمانہ میں علما و مفسرین علمائے باطن کے پاس جا کر ہی مقام تکمیل حاصل کرتے رہے ہیں حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جایا کرتے تھے لوگوں نے یہ پوچھی تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ خدا کی معرفت حاصل ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیمان راغی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محبت رکھتے تھے حضرت شیمان راغی رحمۃ اللہ علیہ ای تھے یعنی ظاہری طور پر کوئی علم پڑھتے ہوئے نہیں تھے ایک دن حضرت امام احمد بن حنبل حضرت شیمان راغی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تینوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کلام ظاہری کے نہ پڑھنے کے نقصان سے آگاہ کروں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے رہا نہ گیا

اور انہوں نے حضرت شیخان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جو دن رات کی پانچ نمازوں سے ایک نماز بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کونسی نماز بھولا ہے اس پر کیا واجب ہے حضرت شیخان رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اے احمد رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کا دل خدا کی یاد سے غافل ہے یہ سن کر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ ان کو نہ چھیڑیے حضرت امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ تو ای صوفی کا حال ہے تو علماء صوفیاء کا کیا حال ہوگا اسی طرح مقول ہے کہ ابو عمران تھیری رحمۃ اللہ علیہ جامع منصور میں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے ان کا حلقہ دس بیکار رہتا امام عبدالوہاب شمرانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات کبریٰ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں جب صوفیاء کے کلام کا ذکر کیا جاتا تو آپ ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھتے آپ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے کو فرمایا کرتے تھے میرا صوفیاء کرام کی صحبت میں رہا کرو کیونکہ وہ اخلاص میں ایسے مقام پر ہیں جہاں تمہاری رسائی نہیں شیخ الاسلام ابو یحییٰ انصاری ذکر یا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس فقیر میں صوفیاء کرام کے اصول اور اصلاحات کا ذکر نہ ہو وہ روٹی بھیر سائیں کی طرح ہے شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام تصوف کے طریقوں کے منکر تھے مگر شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہی صحبت نے ان کی حالت بدل دی اس تمام بحث سے ثابت کرنا مقصود ہے کہ علم ظاہر کے ساتھ ساتھ علم باطن کا ہونا بھی ضروری ہے۔

ضرورت شیخ

تصوف کے مقامات طے کرنے کے لیے اور اسلام حقیقی حاصل کرنے کے لیے پیر کمال سے بیعت ضروری ہے ویسے قرآن مجید میں بھی یہ حکم آیا ہے کہ میری بارگاہ اعلیٰ میں پہنچنے کے لیے وسیلہ پکڑو اور میرے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ سورۃ توبہ میں فرمایا کہ سچے لوگوں کے ساتھ رہو سچے وہ لوگ جو قرب الہی حاصل کر چکے ہیں ایسے لوگوں کی صحبت پارس ہے اور ان کے ساتھ عقیدت باطنی طہارت کے لیے لازمی ہے ان کے ساتھ صدق اور خلوص ترقی درجات اور وصول قرب الہیہ کا ذریعہ ہے ایسے لوگوں کے ساتھ مردہ بدست زندہ رہنا چاہیے اور ایک لمحہ بھی گزرا تو سوسلہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص کا کوئی شیخ نہیں شیطان اس کا امام ہے حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کا کوئی پیر نہیں وہ درخت بغیر پھل کے مانند ہے بغیر مربی کے تربیت نہیں ہو سکتی انبیاء کرام کا بھیجنا اور اولیائے کرام کا وجود بیعت کے لیے ہے مگر پیر پکڑنے میں احتیاط لازمی ہے پیر کمال و اکمل کی شناخت آسان نہیں سب سے پہلی شناخت پیر کمال کی یہ ہے کہ وہ شریعت کی اتباع کرے قال میں بھی اعمال میں بھی اور دوسری پیر کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر کوئی صدق اور اخلاص کے ساتھ یا محبت کے ساتھ دو تین روز اس کی صحبت میں رہے تو اس کا دل دنیا سے ہٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے نام کی لذت اسے حاصل ہونے لگے اور اسے دیکھ کر خدا یاد آئے اگر ایسا پیر مل جائے تو پھر موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے بیعت کر لیتا چاہیے بیعت سنت صحابہ رضوان اللہ اجمعین ہے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرور کائنات سے بیعت کی تھی۔ پیر

کاس کے ہاتھ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا ہاتھ ہوتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ میں جب ہاتھ دیا جائے تو پھر اس کو نہ چھوڑا جائے ہاں اگر ایسا کاس پیر سالک کو اگر اپنے کسی ناقص نائب کے سپرد کر دے تو اس کو بھی اسی کاس اور اکمل کا ہاتھ تصور کرے اور اس کے ساتھ بھی وہی ارادت اور عقیدت رکھے کیونکہ وہ کاس اور اکمل کا سپرد کیا ہوا ہے اس کا انکار کاس اور اکمل کا انکار ہے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں جیسا کہ کہا گیا ہے حصول درجات کے لیے روئے شیخ یعنی حضوری شیخ یا صحبت شیخ ضروری ہے خوئے شیخ کو اختیار کیا جائے کاس شیخ کی صحبت میں بیٹھنے والے سالک کی خدمت میں بیٹھ کر بوئے شیخ حاصل کی جائے گفتگوئے شیخ یعنی مجلس میں بیٹھے اپنے پیر کی باتیں کرے نوافل ذکر واذکار، تلاوت قرآن پاک کے علاوہ تصوف کی کتابیں پڑھے بغیر آداب طریقت کے کوئی بھی کام کرنا بے حاصل ہے۔

❦ فضیلت طریقہ عالیہ نقشبندیہ ❦

طریقہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے مختلف زمانوں میں اس کے نام مختلف رہے چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تک اسے طریقہ صدیقیہ کہتے ہیں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ تک طبریہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ تک اسے سلسلہ خواجگان کہتے ہیں خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک نقشبندیہ پکارتے ہیں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے نقشبندیہ مجددیہ کہلاتا ہے حضرت شاہ عبداللہ

رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ راہ ولایت کھلنے کا راستہ جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ تعالیٰ کا وجود باوجود ہے اور حضرت قاطبہ رضی اللہ عنہا اس میں شریک ہیں اس کے بعد بارہ امام اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس امانت کا بوجھ اٹھانے والے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں اس دوسرے ہزار میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس معاملہ میں شریک ہیں شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ اس دوسرے ہزار میں جو شخص درجہ ولایت میں پہنچتا ہے چاہے وہ کسی خاندان میں مرید ہو اس کے لیے اس راستہ کا کھانا بغیر مجدد صاحب کے ناممکن ہے اور اس سلسلہ کی فضیلت یوں بھی ظاہر ہے کہ اس سلسلے کی نسبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر مکتوب اول ۲۸۱ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں اس طریقہ میں ایک قدم دوسرے طریقوں سے سات قدم بہتر ہے وہ راستہ جو اس سلسلہ عالیہ میں وراثت کے طور پر کمالات نبوت کی طرف کھلتا ہے وہ دوسرے طریقوں میں نہیں کھلتا یہ طریقہ آسان موصل اور مقبول و اقرب ہے اس طریقہ میں عجز بکوسلوک پر مقدم رکھتے ہیں اس طریقہ عالیہ کی ابتداء لطائف عالم امر سے ہوتی ہے اور انتہا حقائق الہیہ، حقائق انبیاء، حب صرفہ اور لائقین پر ہے خلاصہ کلام یہ کہ عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں اعمال صالحہ کی بجا آوری میں کوشش کی جائے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت الہیہ میں ہر لمحہ اپنے آپ کو مشغول رکھا جائے تمام افعال حرکات و سکنات میں لطمیت پائی جائے اور اللہ کی رضا کو اپنا مطلوب سمجھے سالک کو چاہیے کہ وہ ذکر و فکر فرائض و واجبات نوافل کے بعد اولیاء اللہ اور صالحین کی محبت کو غنیمت سمجھے کیونکہ ان کی محبت ذکر و عبادت سے بھی زیادہ مفید ہے سلسلہ

عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسینیہ بارویہ جامویہ میں بیعت کر لینے کے بعد ترمیم سلوک یوں شروع ہوتی ہے ہمارے سلسلہ عالیہ کا درویش شریف یہ ہے۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی

آل سیدنا محمد و بارک وسلم و صلو علیہ

بیعت کر لینے کے بعد دن رات میں پانچ تسبیح درود شریف پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے چالیس دن کم و بیش جس کا انحصار مرشد کے کرم پر ہے درود شریف اس تصور کے ساتھ دو زانو ہو کر اور با وضو ہو کر پڑھے کہ حضور سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رو میں ہر نماز کے ساتھ یا آٹھ پہر میں کسی وقت بھی پڑھا جاسکتا ہے سالک کے لیے نماز تہجد بھی ضروری ہے جس کی تعداد چار رکعت سے کم نہیں اور بارہ رکعت سے زائد نہیں ہر رکعت میں تین بار قل هو اللہ سورۃ خلاص پڑھنا ختم قرآن شریف کے ثواب کا دبیہ رکھنا ہے بیعت کرتے وقت مرشد اپنے مرید کے قلب پر تین بار اسم ذات (اللہ) کی تلقین کرتا ہے بعض خوش قسمت حضرات کا قلب اسم ذات کی ضرب اول پر ہی مرشد کامل کا صدقہ جاری ہو جاتا ہے پھر مرشد کریم مرید سالک کو ہدایت فرماتا ہے کہ اچھے بیٹھے با وضو یا بلا وضو ہر وقت اسم ذات (اللہ) کا ذکر کریں اس ذکر سے ذرا بھر بھی غفلت نہ کریں حتیٰ کہ رات کو نیند آنے تک بھی یہ خیال کرے کہ اس طرح بیٹھنے کے ساتھ ذکر کرنے کی بیہ سے سخت سے سخت قلب میں بھی ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے پھر شیخ کامل سالک صادق کو موٹی دانے دار تسبیح پر چوبیس ہزار بار تصور سے ذکر اسم ذات کی تلقین کرتا ہے سب سے پہلے لطیفہ قلب پر بارہ ہزار مرتبہ اسم ذات اللہ کی ابتداء ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دس لطائف سے نوازا ہے ان دس لطائف کو اللہ تعالیٰ نے انوار و فیوضات اور برکات سے بھر پور کیا ہے اور ان کو انسان کے جسم میں مختلف مقامات

پر امانت رکھا ہے لیکن انسان دنیاوی مصروفیات اور غفلت کی وجہ سے ان کے انوار و فیوضات اور برکات سے غافل ہو گیا اور اپنی عمر کے قیمتی لمحات کو مفت میں ضائع کر رہا ہے مگر جب غافل انسان کو ہر شدہ کامل غفلت کی نیند سے جگاتا ہے اور اس کو غفلت کی بدبختی کا احساس دلاتا ہے تو وہ ناقص انسان مردِ مومن بن کر انوارِ الہی، فیوضاتِ برکاتِ الہی سے فیض یاب ہو جاتا ہے اور اپنی تمام تر توجہ کا قبلہ وہ اللہ تعالیٰ کو بنالیتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس قدر پیچھی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک سانس کے لیے بھی غافل نہیں ہوتا اور یہ عروج بھی اس کو خدا تعالیٰ کی یاد سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں کرتی وہ رجال لا تلهیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کا مصداق ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے پیر و مرشد کی نگاہِ کرم سے اپنی محبت و معرفت کی راہ کشادہ کر دیتا ہے اس کے دل میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمدؐ بیٹھے مئی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مرشدانِ کاملین کی محبت پیدا کر دیتا ہے یا در ہے جب تک دل کا کعبہ فتح نہ ہو اور روح سید المرسلین مئی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ نہ ہو اس وقت تک نہ نورِ الہی جلوہ گر ہوتا ہے اور نہ ہی حضوری حاصل ہوتی ہے جب باطن میں عشقِ رسول مئی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطر ہو گا تو ذکرِ الہی کے وقت انوار کی بارش ہو گی اور ذکرِ رنگ لائے گا غرضیکہ یہ منزل عشقِ رسول مئی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر طے نہیں ہو سکتی جیسا کہ کہا گیا ہے انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے پانچ لطیفے عالمِ امر کے ہیں اور پانچ لطیفے عالمِ خلق کے ہیں عالمِ امر کے لطیفے قلب، روح، سر، خفی، انکھی ہیں اور عالمِ خلق کے لطیفے نفس ہوا، پانی، آگ اور مٹی ہیں یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ عالمِ خلق اور عالمِ امر کا کیا مطلب ہے؟

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویدہ جامعہ جامعہ رحمۃ اللہ علیہم

کرم کرتو اے الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
 درگزر ہو پیارے آقا مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
 دور ہوں رحمت سے حیرت میری خستہ حالیاں
 حضرت ابو بکر صدیقؓ بیکر صدق و صفا کے واسطے
 قید عصیاں سے آزادی ہو نصیب اے خدا
 اصحاب کل اور اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
 آرزو ہے ہوں عطا وہ جلوہ بائے مصطفیٰ ﷺ
 حضرت سلمان فارسیؓ پارسا کے واسطے
 مجبور اور لاچار ہوں رحمت کا حیرت طلب گار ہوں
 ہو دعا مقبول قاسم با وفا کے واسطے
 اطاعت رسول ﷺ میں ہو بسر زندگی کا ہر لمحہ
 حضرت جعفر صادقؓ امام الاولیاء کے واسطے
 از فریب نفس و شیطان ہر گھڑی مجھ کو بچا
 حضرت با یزید بسطامیؓ فخر الاولیاء کے واسطے
 علم و عرفاں کا سید ہو اے خدا مجھ کو نصیب
 حضرت ابو الحسن خرقانیؓ کمال رہنما کے واسطے
 راہ عمل کے ساتھ دولت ادب کی ہو نصیب
 حضرت ابو القاسم اہل گرگاں بادشاہ کے واسطے

چار سو ہو فیض اس سلسلے کا اے خدا
 حضرت ابو علی قاسمی امام الاولیاء کے واسطے
 اے خدا تو فاش کر مجھ پر طریقت کے رموز
 حضرت ابو یوسف ہمدانی تاج اولیاء کے واسطے
 طلب دنیا سے آزادی کا مجھے اعزاز دے
 حضرت عبدالخالق غجدوانی سر اصفیاء کے واسطے
 دین کی خدمت میں گزرے سر بسر میری حیات
 حضرت عارف ریوگری دولہا بے ریا کے واسطے
 رابطہ شیخ ہو قسمت میں مری بر لہو
 حضرت خواجہ محمود اور شاہ عزیزؒ کے واسطے
 قلب ہو صیقل مرا عرفان کے انوار سے
 حضرت بابا محمد ساسی طالب رضا کے واسطے
 جس طرف دیکھوں نظر آئے تو ہی مجھے
 حضرت امیر کمالؒ کی نظر کیما کے واسطے
 نام تیرا لب ہوں میرے بر لہو چپتا رہوں
 حضرت بہاؤ الدین نقشبندؒ سر سلسلہ کے واسطے
 تیری رضا ہو زندگی میری کا حاصل صبح و شام
 حضرت علاؤ الدین عطارؒ با خدا کے واسطے
 آباد کر اپنے فضل سے دل کی اجڑی بستیاں
 حضرت یعقوب چہنی اہل عطا کے واسطے

جہاں میں گر قدر ہو فقط تیرے نام سے
 حضرت عبید اللہ ازار پیشوا کے واسطے
 حشر میں ہو آہو روانی نہ دیکھوں میں قطعی
 حضرت زہد محمد امام اتقاء کے واسطے
 اولیاء کا ساتھ ہو جہ سکون دو جہاں
 حضرت درویش محمد صاحب جو دستا کے واسطے
 سنور جائیں فضل سے تیرے میرے گڑے تمام
 حضرت خواجہ ملککی نور حدی کے واسطے
 کرتا رہوں میں زندگی بھر بندگی بے ربا
 حضرت باقی باللہ سلطان الاولیاء کے واسطے
 حق براں بن کے برسوں دشمنان دین پر
 حضرت مجدد الف ثانی محبوب سلسلہ کے واسطے
 سلوک کی ہو ابتدا منزل پہ پہنچوں برق رساں
 حضرت خواجہ معصوم مخدوم الاولیاء کے واسطے
 بن کے قاصد عمر بھر پہنچاؤں پیغام اولیاء
 حضرت خواجہ سیف الدین ذوالعلا کے واسطے
 فیض بخشے قبر میری روز حشر بنتا انھوں
 حضرت حافظ محمد حسن اہل لخوا کے واسطے
 اجداد ہوں سب سرشرو میری جہ سے روز حشر
 حضرت نور محمد نور انتہا کے واسطے

شیخ سے نسبت میری نااہل ہو رب طویل
 حضرت مظہر جان جاناں شبید و مقتدا کے واسطے
 پیدا کرنا حسن میری گفتگو میں اے جلیل
 حضرت شاہ غلام علی صاحب ہدی کے واسطے
 کاش تیرا آستان ہو سر مرا دل گھر ترا
 حضرت شاہ ابو سعید اکمل اصفیاء کے واسطے
 دریائے عشق رسول ﷺ سے جو کچھ ملے وافر ملے
 خواجہ دوست محمد قدحاری مقبول خدا کے واسطے
 دولت تسلیم و رضا سے ہو حصہ وافر عطا
 حضرت خواجہ عثمان فیض حق نما کے واسطے
 نور ہو ایسا عطا جس سے جہنم برف ہو
 حضرت سراج الدین آئینہ ولا کے واسطے
 منزل فنا فی الشیخ سے گزروں بس اک آن میں
 حضرت خواجہ پیر سواگ "شاہ بقاء" کے واسطے
 کھل ہوں مجھ پہ تصوف کے تہائی مرطے
 حضرت غلام محمد ثانی "محبوب اولیاء" کے واسطے
 نعمتیں ایسی ملیں جن کا احاطہ ہی نہ ہو
 حضرت بارو سائیں "مہبط قہیل" خدا کے واسطے
 اقرباء و اہل حلقہ سب کی بخشش ہو خدا
 حضرت خواجہ فقیر محمد بیخودا کے واسطے

سفر طیبہ ہو مقدر میں ہمارے بار بار
 پیرو مرشد جام قفر اللہؒ کاں رہنما کے واسطے
 منزلیں آسان ہوں اہل طریقت پر مدام
 سلسلہ عالیہ راہِ حدی کے واسطے
 دامن کشادہ در پہ تیرے حاضر ہے نازش حقیر
 نظرِ کرم ہو اے خدا سب اولیاء کے واسطے

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

﴿.....سلوک و مراقبات.....﴾

عالم امر

عالم امر سے مراد وہ عالم ہے جس کو فقط کن کے اشارے سے یعنی "ہو جا" پیدا کیا گیا عالم امر عرش کے اوپر ہے یہ عالم بغیر مادے کے پیدا کیا گیا عالم امر کے پانچ لطیفوں یعنی قلب، روح، سر، خفی، اُھلی کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان عالم کے پانچوں لطیفوں کو چند جگہ انسان کے جسم میں رکھ دیا ہے تاکہ انسان ذکر الہی کے ذریعہ ان پانچ لطیفوں کے کمالات سے فیض یاب ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

عالم خلق

عالم خلق کے پانچ لطیفے ہیں یہ نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مرکب ہیں عالم خلق مادے سے پیدا ہوا ہے اور اس کو آہستہ آہستہ پیدا کیا گیا ہے عالم خلق عرش کے نیچے سے نیکر تحت الثریٰ تک ہے ان عالم خلق کے پانچ لطیفوں کی جڑ اصل عالم امر کے پانچ لطیفے ہیں یعنی نفس کی جڑ قلب ہے ہوا کی جڑ روح ہے پانی کی جڑ سر ہے آگ کی جڑ خفی ہے اور خاک کی جڑ اُھلی ہے۔

لطائف کارنگ

یہ لطیفے کا نور جدا ہے لطیفہ قلب کا نور زرد و عطرانی پیلا و سنویری ہے، روح کا رنگ سرخ ہے سر کا رنگ سفید، لطیفہ خفی کا رنگ سیاہ، لطیفہ اُھلی کا رنگ ہنر ہے اور لطیفہ نفس بے رنگ ہے۔

مقامات لطائف

- لطیفہ قلب : لطیفہ قلب کا مقام بائیں پستان کے دواغلی پہلو کے قریب ہے۔
 لطیفہ روح : لطیفہ روح دائیں پستان کے نیچے دواغلی پہلو کے قریب ہے۔
 لطیفہ سر : لطیفہ سر بائیں پستان کے اوپر سینے کی طرف مائل ہے۔
 لطیفہ خفی : لطیفہ خفی دائیں پستان کے اوپر سینے کی طرف مائل ہے۔
 لطیفہ اُھنی : اس لطیفہ کی جگہ سینے کے نیچے ہے۔
 لطیفہ نفس : لطیفہ نفس کی جگہ پیشانی پر سجدہ کی جگہ ہے۔

سلطان الاذکار : سلطان الاذکار جس کو لطیفہ قالب یا قلیبیہ کہتے ہیں اس کا مقام مٹی، پانی، آگ اور ہوا جس سے بدن بنتا ہے اس مقام کا نام بدن ہے جو کہ مٹی، پانی، ہوا اور آگ سے بنا ہوا ہے یہ سلطان الاذکار تالو سے جاری ہو کر کے عالم خلق میں اثر کرتا ہے اس وقت مومن بدن سے ذکر جاری ہوتا ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اسی طرح جب لطائف عالم امر کے یعنی قلب روح سرخفی اُھنی نفس جاری ہوتے ہیں تو اس وقت جس لطیفہ کا ذکر جاری ہوتا ہے اس کے انوار، فیوضات و برکات اسی نبی کی ولایت سے اور نبوت سے جاری ہوتے ہیں جس کے زیر قدم وہ لطیفہ ہوتا ہے ہر لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے اور تمام انبیاء کرام ان لطائف کے انوار کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے حاصل کرتے ہیں کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات جمیع انبیاء کرام ہیں یعنی جمیع انبیاء کرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں لطیفہ قلب زیر قدم سیدنا آدم علیہ السلام ہے لطیفہ روح زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام اور ابراہیم

علیہ السلام ہے لیلیٰ مرزیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے لیلیٰ خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے لیلیٰ اٹھی زیر قدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

﴿ اسم ذات (اللہ) کے تصور کرنے کا طریقہ ﴾

جب مرشد کامل مرید کو (اللہ) کے ذکر کرنے کی تلقین کرے تو طالب صادق کو چاہیے کہ اسم ذات (اللہ) کے ساتھ تسبیح کے دانوں کی آواز کو قلب کی طرف متوجہ کرے اور قلب کو ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور یوں خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے اور ذکر جاری ہے اور فیض کا یہ تصور کرے کہ میرے قلب صنوبری پر وسیلہ خواجگان سلسلہ وار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیض آرہا ہے اور یوں سمجھے کہ جس طرح عینک سے دیہ پار جاتی ہے اسی طرح فیض بھی اللہ تعالیٰ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہوا پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے وسیلہ سے میرے لیلیٰ قلب پر رنگ پھیلا کر صنوبری آرہا ہے جب ذکر کرنے میں لطف آئے اور قلب لذت محسوس کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہو اور ذوق و شوق اس طرف بڑھے طبیعت ذکر کی طرف مائل ہو تو یوں سمجھے یہ فیض ہے اور فیض اسی کو کہتے ہیں۔

ذکر کی تعداد

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حنیفہ بارو یہ جامعہ رحمۃ اللہ علیہم میں لیلیٰ قلب پر ایک لاکھ چوبیس ہزار ذکر (اللہ) بتاتے ہیں۔

لطیفہ قلب

ویسے اگر چوبیس ہزار بار ذکر کیا جائے تو اسی طرح برسانس کے ساتھ ذکر شمار ہو جاتا ہے کیونکہ انسان چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ نوٹ (لطیفہ قلب پر بارہ ہزار مرتبہ ذکر کرتے ہیں یعنی ایک سو بیس تسبیح)۔

لطیفہ روح

لطیفہ قلب پر چند دن، چند ہفتے، چند ماہ، چند سال بیگلی کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد شیخ کاس طالب صادق کو لطیفہ روح پر دو ہزار سوئی دانے دار تسبیح پر ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہے اسی طرح جیسے مرشد کا کرم ہوتا ہے چند دن لطیفہ روح پر ذکر کرنے کے بعد اس سے اگلے لطیفہ کا سبق دیا جاتا ہے یا درہے لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان کے دواغلی نیچے ہے اس کا رنگ سرخ اور اس کی ولایت حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔

لطیفہ سر

دائیں پستان کے اوپر مائل بہینہ ہے اس پر بھی دو ہزار ذکر (اللہ) بتایا جاتا ہے۔ اس لطیفہ کا رنگ سفید برقانی ہوتا ہے اس کی ولایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔

لطیفہ خفی

اس لطیفہ خفی پر بھی دو ہزار بار ذکر (اللہ) کیا جاتا ہے اس کا مقام دائیں پستان کے اوپر مائل بہینہ ہے اس لطیفہ کا رنگ سیاہ ہے اس کی ولایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

لطیفہ انفی

لطیفہ انفی پر بھی کم از کم دو ہزار بار ذکر (اللہ) کیا جاتا ہے اس لطیفہ کا رنگ ہنر ہے اس کی ولایت زیر قدم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

لطیفہ نفس

لطیفہ نفس پر بھی کم از کم دو ہزار بار اسم ذات (اللہ) ذکر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اس لطیفہ کا مقام مجددہ کرنے کی جگہ پیشانی پر ہے یہ لطیفہ بے رنگ ہے۔

سلطان الاذکار

سلطان الاذکار کا مقام سر کے اوپر تالو میں ہے مگر اس لطیفہ کے جاری ہونے پر تمام بدن میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور بدن عالم خلق جس کا مقام عرش سے نیچے تحت اخری تک ہے آگ، ہوا، پانی اور مٹی سے بنا ہوا ہے اور اس میں نفس انسانی بھی شامل ہے جب سلطان الاذکار جاری ہوتا ہے تو ہر بال کی جڑ سے ذکر اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے سلطان الاذکار اور تمام لطائف جب ذکر ہو جاتے ہیں تو اس وقت لطیفہ نفس پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں ذکر کی تاثیر کی وجہ سے نفس امارہ بدی عاقول کو چھوڑ کر اچھی عادت اختیار کر لیتا ہے یعنی ذکر کی برکت سے نفس امارہ ابوامرہ کی منازل طے کرتا ہوا مطمئن بن جاتا ہے نفس مطمئن کی نشانی یہ ہے کہ عبادت میں لذت (حاصل) ہوتی ہے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت الہی آسان ہو جاتی ہے خلاف شریعت افعال پسند نہیں آتے بلکہ ان سے نفرت ہو جاتی ہے اور نفس ذکر (اللہ) میں لذت حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ ہوتا ہے حب شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں زیادتی ہوتی ہے سلطان الاذکار کا رنگ مثل سورج کے ہے جس کی

شعاعیں قوس قزح کی صورت میں تمام بدن میں اثر انداز ہوتی ہیں علامت سلامتی کی یہ ہے کہ حق کے سوا سب بھول جائے اور غیر حق بالکل یاد نہ آئے قلب کی سلامتی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ نفس مطمئنہ ہو جائے۔

نفی اثبات کا ذکر

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ جامویدہ میں سلوک پر جذبہ کشف و کشفیت دیتے ہیں اس لیے پہلے اسم ذات (اللہ) کا ذکر بتاتے ہیں اور پھر نفی اثبات لا الہ الا اللہ کیونکہ اسم ذات (اللہ) کا تعلق جذبہ سے ہے اور نفی اثبات لا الہ الا اللہ کو سلوک سے زیادہ موزونیت ہے نفی اثبات کرنے کے تین طریقے ہیں ایک طریقہ تصور کے ساتھ دوسرا طریقہ لسانی کے ساتھ اور تیسرا طریقہ جس دم کے ساتھ نفی اثبات کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار بتاتے ہیں اور کم سے کم دو ہزار بتاتے ہیں۔

1- تصور کے ساتھ نفی اثبات کرنے کا طریقہ آسان ہے وہ یوں کہ تصور میں لا الہ الا اللہ کا خیال کر کے جلدی سے تسبیح کے بعد محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں
2- تجلیل لسانی کا طریقہ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر پر کہتے ہیں اس میں بھی لا الہ الا اللہ کو زبان کے ساتھ ادا کرنے کے ساتھ تصور میں یہ لازمی خیال کرنا پڑتا ہے کہ یا اللہ میرا مقصود و تو ہے اپنی ذات کا ذوق و شوق اور محبت و معرفت عطا فرما قاری میں

الہی مقصود من توئی و رضائ تو

ذوق شوق محبت و معرفت ذات پاک خود بدہ

3- جس دم کے ساتھ نفی اثبات کرنے کا طریقہ سانس کو بند کرنے کے بعد نفی اثبات لا الہ الا اللہ کا ذکر اگر کیا جائے تو اس کو جس دم کہتے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے

باوضو قبلہ رخ دو زانو بیٹھے، دل کو برے خیالات شیطانی خطرات اور وساوس سے پاک کر کے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور کلہ لاکو بند سانس کے ساتھ ناف کے نیچے سے کھینچ کر پیشانی تک لے جائے اور اللہ کو پیشانی سے موڑے تک لے جائے الف اور لام کے سرے کا رخ پیشانی کی طرف ہو اور پھر اللہ کی ضرب دل پر اس طرح لگائے کہ اس کا اثر تمام لطائف پر پہنچے اس کلمہ کے معنی یہ تصور کرے لا نہیں اللہ کوئی مقصود یا معبود الا اللہ مگر اللہ مرشدی مولائی آقائی خواجہ محمد عبد اللہ بارور رحمۃ اللہ علیہ نے جب تحریر کنندہ کو جس دم کے ساتھ نفی اثبات کا سبق دیا تھا تو معنی کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ نفی اثبات جس دم کرتے وقت نیست مقصود من مگر معبود بالحق کا تصور رکھنا کیونکہ ہر معبود مقصود ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر مقصود معبود ہو اس ذکر کو بقدر قوت نفس کرے اور سانس عدد طاق پر چھوڑے یعنی تین پانچ سات نو گیارہ پر اس کو قوف عددی کہتے ہیں یعنی طاق عدد کا خیال کرے نفی اثبات کے وقت بہت سے بزرگان دین نے اس قدر کثرت سے نفی اثبات کا ذکر کیا کہ دریا، نہر میں ڈبکی کے وقت ان کے ذکر کے جوش سے پانی ابل کر کھولنے لگ گیا پانی میں غوطہ خوری کے ذریعہ نفی اثبات کا طریقہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالحق عابدی رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تھا جب نفی اثبات میں مکمل حاصل ہو جاتا ہے تو اس وقت سالک کو سانس ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کشتیگان خنجر حلیم را، بہر زماں از غیب جاں دیگر است

خنجر تسلیم و رضا کے خمیدوں کو ہر گھڑی غیب سے

اک جی زندگی عطا ہوتی ہے

یعنی لا الہ کے ذریعہ فنا حاصل ہوتی ہے اور لا اللہ پہ جتا ملتی ہے لا کے وقت وجود کی نفی

ہوتی ہے اور اللہ کے وقت اس کو اثبات حاصل ہوتا ہے لا کے وقت جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اللہ کے وقت وہی ٹکڑے مل کر بجا حاصل کرتے ہیں اور جسم کی صورت اختیار کرتے ہیں ابتدا میں ذوق و شوق اور محبت کی وجہ سے پانچ سو ایک بار اللہ اللہ کا تکرار کرنے کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سانس نکالتے ہیں سانس نکالتے وقت جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جائے تو اس وقت ماسوا کا خطرہ بھی نہ گزرے دو سانسوں کے درمیان بھی سا لک خیال رکھے کہ خیال غیر نہ آئے اس کو وقف زمانی کہتے ہیں خواجہ محمد بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نقشبند نئی اثبات میں وقف عددی اور وقف زمانی کو ضروری خیال نہیں کرتے بہر حال یہ ہر دو وقف فائدے سے خالی نہیں اگر سانس میں اکس بائنی اثبات کا تکرار کر سکے تو نسیاں ماسوا بھی حاصل ہو سکتا ہے اور انوار الہی میں استغراق ہو جاتا ہے اگر کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہو تو یوں سمجھے کہ آداب ذکر میں کوتاہی ہوئی ہے پھر دوبارہ ذکر کو از سر نو شروع کرے کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حنفیہ بارویہ جامعہ میں محرومی نہیں ہے حضرت خواجہ پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے دومنہ والی نکوار نکالی ہے اور فرمایا ہے کہ در طریقہ ماحرومی نیست یہ طریقہ موصل اور مکمل ہے اور یہاں محبت و رابطہ شیخ اشد ضروری ہے کیونکہ یہ صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین کا طریقہ ہے اور صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین نے جو کچھ بھی فیض حاصل کیا تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے حاصل کیا تھا اس طریقہ میں اتباع شریعت اور اعتنا بدمت ضروری ہے یہاں رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کو اختیار کیا جاتا ہے یہاں فتویٰ سے زیادہ تقویٰ پر عمل کرنا ترقی درجات کا موجب ہے چونکہ یہ سلسلہ عالیہ غلیفہ اول افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے

اس لیے یہاں صدق و اخلاص زیادہ ضروری ہے سالک کو چاہیے عطا کدھج رکھے صدق و اخلاص کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے رابطہ شیخ کو مضبوطی سے تھامے رکھے اجتماع شریعت کو لازم سمجھے ذکر کی جو تعداد بتائی گئی ہے یہ کم سے کم ہے ورنہ جس قدر کثرت کرے گا اس قدر عطا دی سلوک کے مقام طے کرے گا اللہ کے فضل کو ہر وقت شامل حال سمجھے اور متوکل باللہ ہو کر ذکر جاری رکھے۔

داد دیم تراز کج مقصود نشان

مراقبات و مشارب

اس کے بعد مشارب کے مراقبات کا سبق دیا جاتا ہے سالک کو عالم امر کے لطائف خمسہ یعنی قلب روح سرخشی انہی میں سے کسی ایک لطیفہ کے کمالات ولایت حاصل ہوتے ہیں جس لطیفہ کی ولایت اسے حاصل ہوتی ہے تو وہ لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے اور جس نبی کے زیر قدم ہوتا ہے تو اس نبی کے فیوض و برکات سالک پر وارد ہوتے ہیں تو اس زیر قدم لطیفہ کے نبی کا جو بھی مشرب ہوتا ہے وہی اس سالک کا مشرب ہوتا ہے یعنی وہ اس نبی کے کمالات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

مشرب آدموی

لطیفہ قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہے سالک جب اس ولایت کو حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت ولایت آدموی حاصل کر لیتا ہے یہ ولایت کا پہلا درجہ ہے اُسے آدم علیہ السلام کی صفات حاصل ہو جاتی ہیں یعنی وہ مشرب آدموی کا فقیر کہلاتا ہے مشرب آدموی والا فقیر ہر وقت توبہ میں مشغول رہتا ہے اور ذات باری تعالیٰ سے ہر وقت نہایت عجز و انکساری کے ساتھ معافی مانگتا رہتا ہے اور گناہوں سے توبہ کرتا رہتا

ہے اپنی صفاتِ رذیلہ کو اوصافِ حمیدہ میں تبدیل کرنے میں لگا رہتا ہے ذرا سی لغزش پر بھی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے تمام افعال میں اسے حق کی تجلیات اور انوارِ نظر آتے ہیں اور جمیع افعال و اعمال میں ذاتِ اللہ تعالیٰ کو قائل حقیقی جانتا ہے یعنی تجلیاتِ افعالیہ الہیہ اس کے ہر فعل اور عمل میں نظر آتی ہیں۔

نیت مشرب آدمی

طالب کو چاہیے کہ اپنے لیلیٰ قلب کو جنابِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کرے یا اللہ تجلیاتِ افعالیہ الہیہ کو جو فیض تو نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں سے حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں پہنچایا ہے پیرانِ کبارِ رحمت اللہ علیہم کا صدقہ یہ فیض میرے لیلیٰ قلب میں پہنچا اس مشرب کے مراقبہ کے دوران تمام پیرانِ کبارِ رحمت اللہ علیہم کے قلوب میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک جو فیض کا ذریعہ ہیں تصور میں رکھے جو طالب آدم علیہ السلام کی ولایت حاصل کر لیتا ہے اس کو اسمِ ذاتِ اللہ سے شرف اور سرور حاصل ہوتا ہے اور پیرِ کامل کے لیلیٰ سے اس کا لیلیٰ قلب فیض سے سیراب ہوتا ہے اور وہ اس لیلیٰ کے کمالات حاصل کرنے کے بعد صاحبِ لفظ ہو جاتا ہے یعنی وہ جو کچھ منہ سے نکالتا ہے اللہ تعالیٰ پیرانِ کبارِ رحمت اللہ علیہم کا صدقہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل اپنے فضل و کرم سے پورا کر دیتا ہے اور اسکے وساوس اور خطراتِ شیطانی دفع ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے طالب کو چاہیے کہ قلب کی حفاظت کرے غیر حق کو دل سے نکال دے اور رابطہ پیرِ کامل کو نہ چھوڑے ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے تاکہ یہ گوشت کا ٹکڑا جو کہ بائیں پستان کے دو انگلی نیچے ہے اور جو کہ لیلیٰ قلب کی جائے امانت ہے پاک اور صاف ہو اور اس میں سے انا نیت نکل جائے کیونکہ ظاہری و باطنی، روحانی، جسمانی اصلاح قلب کی اصلاح

سے ہوتی ہے کیونکہ جس کا قلب سلیم اور صالح ہو جائے اس کا سارے کا سارا وجود جو اسرار عالم غلق کا مرکب ہے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

مراقبہ مشرب نوحی و ابراہیمی

لطیفہ روح جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے دائیں پستان کے نیچے دو انگلی ہے اس کا نور سرخ ہے جو سالک نوحی و ابراہیمی مشرب کا ہوتا ہے وہ لطیفہ روح کے تمام کمالات و درجات حاصل کر لیتا ہے کیونکہ لطیفہ روح کی ولایت حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہوتی ہے مشرب نوحی ابراہیمی کا فقیر اللہ پر توکل کرتا ہے، اپنی کشتی مقصود اللہ کے بحرو سے پرچھوڑ دیتا ہے اور اسی طرح سے واقعات اور حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے نفس اور شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اپنے مقصود کی کشتی ساحل سے مراد پر لگا دیتا ہے اور وہ اس مشرب کا فقیر ابراہیم علیہ السلام کی طرح عشق الہی کا جذبہ رکھتا ہے اور اپنے مخالفین، نفس اور شیطان کے فریبوں سے بچ کر انسی وجہت وجہی للفسی کا اعلان کرتے ہوئے غیر حق سے منہ موڑ کر متوجہ الی اللہ رہتا ہے، دشمنان اسلام کی جلالتی ہوئی آگ اس کے لیے گزرا ابراہیمی بن جاتی ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے مجھ تماشا لب بام ابھی

قصہ مختصر اس مشرب والے فقیر میں توکل پایا جاتا ہے اور عشق الہی پایا جاتا ہے اس میں صفات ثبوتیہ الہیہ کا فیض آتا ہے۔

نیت

حسب سابقہ سالک اپنے لطیفہ روح کی طرف توجہ کرے جناب الہی میں یوں عرض کرے کہ یا اللہ اپنے صفات ثبوتیہ کا فیض جوتو نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطیفہ روح مبارک سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روح مبارک کو پہنچایا وہی فیض اپنی صفات ثبوتیہ کا اپنے فضل کے فضل حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے وسیلہ سے میرے لطیفہ روح میں پہنچا میرے اللہ میرا مقصود اور مطلوب تو ہے، میں تیری ہی رضا چاہتا ہوں۔

فائدہ: جو طالب اس ولایت کے رستہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس کا مشرب نوحی و ابراہیمی ہوتا ہے اسے نوحی و ابراہیمی مشرب کا فقیر کہتے ہیں وہ اپنی تمام صفات سننے دیکھنے بولنے سوچنے کی صفات حق سبحانہ تعالیٰ کی صفات دیکھتا ہے غرضیکہ نوحی و ابراہیمی مشرب کے فقیر کو توکل حاصل ہوتا ہے اور اس میں عشق الہی پایا جاتا ہے اور انسان کی صفت کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے ثابت جانتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میری صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم و دائم ہیں غرضیکہ تمام مخلوق کی صفات میں صفات ثبوتیہ کی جلوہ گریاں دیکھتا ہے اور انہی سے ان کا وجود قائم و دائم سمجھتا ہے۔ یہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے۔

مراقبہ مشرب موسوی

مشرب موسوی کے فقیر کو ولایت موسوی والا فقیر کہتے ہیں اس ولایت موسوی کا فیض لطیفہ سر میں پہنچتا ہے سر کا مقام بایں پستان کے اوپر ناک بہ بیضہ ہے اس میں تجلیات شیوات ذاتیہ الہیہ کا فیض جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے لئیہ سر میں پہنچ کر پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے واسطے سے سالک کے لئیہ سر میں پہنچتا ہے شیوات جمع ہے شان کی جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض اس لئیہ سر میں پہنچتا ہے اس کا نور سفید ہے اور یہ موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے لئیہ سر ایک راز ہے اور اس لئیہ سر میں بہت سے راز ظاہر ہوتے ہیں جن تک علم اور عقل نہیں پہنچ سکتے کیونکہ یہ راز راز مخفی ہے البتہ اس میں کمالات و ولایت موسوی کا ظہور ہوتا ہے اور سالک ذات باری تعالیٰ سے ہر معاملے میں مخاطب ہو کر ہم کلامی کی ہی کیفیت کا شرف حاصل کرتا ہے تمام عبادات و ریاضات اذکار میں سالک یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ ذات اللہ تعالیٰ کے دربرو ہے اور اسے ہم کلامی کا شرف حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان ذاتی کی تجلیات کو تا کون چلوہ گر نظر آتی ہیں ہر چیز میں وہ جمیع شیوات الہیہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس وقت اس میں جذب مطلق پایا جاتا ہے۔

در بیان عاشق و معشوق رمزیت

کرانما کاتبین راہم خبر نیست

کا معاملہ ہوتا ہے انسان سری و انا سرہ (یعنی انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا) کی لذتیں محسوس کرتا ہے یہ راز شیخ کامل کے سینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

نیت مراقبہ شرب موسوی

حسب سابقہ لئیہ سر کی طرف توجہ کر کے اللہ اللہ کا ذکر کرے اور یہ خیال کرے یا اللہ تجلیات شیوات ذاتیہ الہیہ کا فیض جو تو نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئیہ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئیہ سر مبارک میں پہنچایا اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق پیران کبار کے واسطے سے میرے لئیہ سر میں پہنچا نیز یہ

بھی تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ فیض حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ
پیران کبار کے واسطے سے میرے مرشد کے لطیفہ سر پر آتا ہے اور وہاں سے میرے لطیفہ
سر میں پہنچتا ہے۔

فائدہ: اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو ولایت کا تیسرا درجہ حاصل ہوتا ہے اور وہ
مشرّب موسوی پر فائز ہو کر محبوب کا قرب مزید حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے
اس میں سالک محبت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبوب اسے صرف دیدار الہی کا شوق ہوتا ہے
اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا ذوق حقیقی حاصل ہوتا ہے وہ رب ارنی کی صدائیں بلند کرتا
ہے اور انی انا اللہ کی آوازیں سننے کا خواہاں ہوتا ہے جلال الہی کا پرنا اس پر پڑتا ہے اور
جذب مطلق حاصل ہوتا ہے غیر حق سے وحشت میں ہوتا ہے اور غیر اللہ سے دور بھاگتا
ہے ماسوا اللہ سے دور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا جذبہ ہر وقت اس
مشرّب والے فقیر پر طاری رہتا ہے۔

مراقبہ مشرب عیسوی

مشرّب عیسوی کا فیض لطیف خفی پر وارد ہوتا ہے لطیفہ خفی کا مقام جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے
دائیں پستان کے اوپر دو انگلی سینہ کی طرف ہے اس کا نور سیاہ ہے اور یہ لطیفہ زیر قدم عیسیٰ
علیہ السلام ہے عیسوی مشرب والا فقیر خود تکلیف اٹھالیتا ہے اور دوسروں کو تکلیف نہیں
دیتا عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس مشرب والا فقیر ہر وقت عجز و نیاز اور انکساری میں رہتا
ہے، خود کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کا فائدہ کرتا رہتا ہے یہاں پر جلال کی بجائے
جمال کا زیادہ پرتاؤ ہوتا ہے یہ فقیر رفیع الدرجات اور مجیب الدعوات ہوتا ہے اس کی
عبادت مقبول درجات بلند اور دعا قبول ہوتی ہے وہ مصیبت زدوں کے کام آتا ہے اور
دکھوں کے دکھ دور کرتا ہے اس کے دم میں شفا ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں برکت ہوتی

ہے اس کی نگاہ سے مردے زندہ ہوا جھٹتے ہیں اور دل منور ہوتے ہیں عبادت اور ریاضت میں محنت زیادہ کرتا ہے اس مشرب والا فقیر مجاہدہ اور مشاہدہ کی نعمت سے بہرہ ور ہوتا ہے اس میں قوتِ سلیمہ بہت مضبوط ہوتی ہے جس روحانی جسمانی بیماری کو دور کرنا چاہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور کر سکتا ہے تارکیوں اور ظلمات کو دور کرنے میں اس کو قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نیت مراقبہ عیسوی

اپنے لطیفہ خفی کو آنحضرت مثنیٰ اللہ عنہ دیکھ دلم کے روبرو خیال کر کے یوں نیت کرے یا اللہ اپنے فیض تجلیات صفات سلیمہ الہیہ کو جو تو نے آنحضرت مثنیٰ اللہ عنہ دیکھ دلم کے لطیفہ خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں پہنچایا آنحضرت مثنیٰ اللہ عنہ دیکھ دلم کے مبارک لطیفہ خفی سے پیران کبار کو سید سے بہرے لطیفہ خفی میں پہنچا۔

فائدہ: اس لطیفہ خفی کی جب تکمیل ہو جاتی ہے تو سالک اس لطیفہ خفی کے ذکر کی وجہ سے وقرب کا مقام حاصل کر لیتا ہے جس کی کرامات کاتبین کو خبر نہیں ہوتی اور روزِ شتر میں ذکر خفی کا کرنے والا بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا اس لطیفہ میں صاحب کمال فقیر ولایت کا چوتھا درجہ حاصل کر لیتا ہے عبادت ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی نہیں تھکتا اس درجہ پر پہنچنے والے فقیر کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو فوقیت دیتا ہے خود رنج اٹھا کر دوسروں کی تکلیفیں دور کرتا ہے اپنے آپ کو مجز و نیازا کساری میں رکھتا ہے۔

مراقبہ مشرب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

لیفہ انہی مشرب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نعمت عظمیٰ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو یہ نعمت عطا ہو جائے جس طرح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہے اسی طرح لیفہ انہی کی ولایت کا فیض بھی ارفع و اعلیٰ ہے چونکہ لیفہ انہی زیر قدم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لیے اس لیفہ کی تکمیل کے بعد جو کمالات سالک کو ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہوتے ہیں محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مشرب والے فقیر کا مقام بہت بلند ہوتا ہے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت انبی کا مظہر یا کمال ہوتا ہے خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم صدق باخلاص اور تقربیت اس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اس مشرب والے فقیر کا رابطہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذاتی ہوتا ہے آنچہ خوبیاں ہمہ دارند تو تنہا داری کا مصداق ہوتا ہے شریعت کی پاسبانی اور پاسداری کرتا ہے تجلیات دائمی حاصل ہوتی ہے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم وجودی بھی اس کو حاصل ہوتی ہے غرضیکہ جمیع کمالات نبویہ و جمیع کمالات صفات محمدی احمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہوتا ہے یہ فقیری میں بہت اونچا مقام ہے مشرب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم والا فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے جب طالب اس لیفہ کی سیر کی تکمیل کو پہنچتا ہے تو وہ جو کچھ دیکھتا ہے عین بعین (ہو ہو) دیکھتا ہے وہ صاحب حضور ہوتا ہے اس مرتبہ عالیہ کا سالک ولایت کے کس مراتب کے حصول کی استدعا رکھتا ہے اس لیفہ کا فیض حاصل کرنے والا سالک غلبہ عشق سے بے قرار ہو کر نہایت بے قراری سے عین حضوری اور بے صبری سے شور و صل من مزید کا اٹھاتا ہے یا لیست رب محمد لم یخلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا مگر پلک جھپکنے کی دیر میں اس حال سے گزر جاتا ہے اور مقام ید اللہ فوق ایلہیم، کعبہ

تو سین اوادنی پر کون پہنچ سکتا ہے اس میدان میں اللہ تک لاکھوں اور ہزاروں پہنچتے ہیں
اللہ تک پہنچنے والوں اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی کروڑوں میں ایک پہنچتا ہے
اس مقام پر کلمہ طیبہ کی حقیقت کی آگاہی ہوتی ہے اس لطیفہ میں سیر مع اللہ حاصل ہوتی
ہے۔

نیت لطیفہ انھی

اپنے لطیفہ انھی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ پاک کے سامنے رکھ کر زبان و خیال
سے یہ عرض کرے یا اللہ شان جامع کے کلمات کا فیض جوتو نے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے لطیفہ انھی میں پہنچایا ہے۔ حرمت پیران کبار رحمت اللہ علیہم میرے لطیفہ انھی میں
ڈال۔

قائدو: اس لطیفہ کا نکل وسط سینہ ہے نور اس کا سر ہے یہ لطیفہ زیر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہے یہ لطیفہ بہت لطیف ہے لطیفہ انھی یعنی منبع فیوضات ہے یہ چشمہ لطیفہ انھی کا اسماء
صفات سے جاری ہے اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک دلائل کے پانچویں درجے پر
فائز کیا جاتا ہے۔

نیت لطیفہ نفس

لطیفہ نفس کا مقام ماتھے کے درمیان ہے اس کا رنگ بے کیف ہے اس کی نیت یوں کرنی
چاہیے یا اللہ جو لطیفہ نفس کا فیض تو نے میرے مرشد کریم کے لطیفہ نفس میں حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ کی فائز کیا ہے نفس ہوتا ہے کیونکہ اس لطیفہ کی تکمیل کے
بعد نفس مطمئن ہو جاتا ہے سالک یہاں نفس لمطمئن ہے ارجعی الی ربک
راضیہ مرضیہ کا صداق ہو جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو لطیفہ نفس

کا نکل وسط پیدائی قرار دیا تو اس کا تعلق عالم خلق اور عالم امر کے ساتھ رکھ دیا انسان دس لطیفوں سے مرکب کیا گیا ہے پانچ عالم امر اور پانچ عالم خلق کے لطائف ہیں عالم خلق کے لطائف عالم امر کے قلب، روح، سر، غنی، انھی اور لطیفہ نفس کا تعلق قلب سے ہے لطیفہ روح کا تعلق ہوا سے اور لطیفہ سر کا تعلق پانی سے، لطیفہ غنی کا تعلق آگ سے اور لطیفہ انھی کا تعلق مٹی سے ہے عالم خلق اور عالم امر کو عالم امکان کہتے ہیں یعنی عالم امکان عالم خلق اور ہر عالم امر پر مشتمل عالم خلق کی سرزیریں نصف حصہ فرش سے تخت اعرلی تک ہے عالم امر عرش کے اوپر آدھے حصے سے لے کر لا مکان تک ہے اس لطیفہ نفس کی اہمیت ہے چونکہ اس کا تعلق قلب سے ہے اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور انسانی جسم جیسا کہ کہا گیا ہے عالم امر اور عالم خلق پر مشتمل ہے اور اس کو عالم امکان بھی کہتے ہیں نفس کے اندر کئی قسم کی مرضیں ہیں زکام، سرسام، جزام، نفس کا زکام یہ ہے کہ انسان غیر شرعی افعال کی وجہ سے بد پرہیزی کرتا ہے اور بے صبری کرتا ہے جس کی وجہ سے مرض غلبہ کرتا ہے دوسرا مرض سرسام ہے جس سے شہوت پرستی غصہ زیادہ ہوتا ہے اور عیش و عشرت کی طرف رغبت ہوتی ہے انسان خواہشات اور ہوا کو معبود حقیقی بتا لیتا ہے اور تیسرا مرض جزام ہے جس سے قلمت خفاق، حسد، بغض، کینہ، خود بینی جیسی بری خصلتیں زیادہ ہوتی ہیں اس میں تین قطرہ تیزاب ہیں ایک قطرہ تیزاب پتے میں ہے جس میں غصہ پیدا ہوتا ہے دوسرا قطرہ تیزاب آنکھ میں ہے جس سے حیال بے حیائی پیدا ہوتی ہے جب کہ تیسرا قطرہ تیزاب نفس امارہ میں ہوتا ہے جس سے شہوت زیادہ ہوتی ہے جب اللہ کے ذکر سے نفس مطمئن ہو جاتا ہے تو انسانی جسم کی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ عالم امکان کے دس لطائف کا بھی ترکیب ہو جاتا ہے مجلدہ مشاہدہ

میں تبدیل ہو جاتا ہے اور سیر فی اللہ شروع ہو جاتی ہے۔

لطیفہ سلطان الاذکار یا لطیفہ قالب

اس کا مقام وسط دماغ ہے ویسے اس لطیفہ میں جب ذکر جاری ہو جاتا ہے تو ہر رگ اور بال بال سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اس لطیفہ کی نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیض حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میرے مرشد کے لطیفہ سلطان الاذکار میں آکر میرے تمام اعضائے بدن سے جاری ہے اس لطیفہ سلطان الاذکار کے جاری ہونے سے دوری حضوری میں تبدیل ہو جاتی ہے بری عادتیں نیک خصلتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور انسان سرمدی آوازوں سے لطف اندوز ہو جاتا ہے۔

مراقبہ احدیت

مراقبہ احدیت اس ذات پاک کے مراقبہ کا نام ہے جو ہر نقص محیب و زوال سے پاک ہے اور کمال کی مالک ہے۔

نیت: اس مراقبہ میں نیت یوں کرنا چاہیے کہ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو ہر نقص، عیب اور زوال سے پاک ہے اور ہر کمال کی مالک ہے فیض کے وارد ہونے کی جگہ لطیف قلب ہے اس مراقبہ احدیت میں (سایہ) ظلم اسماء اور صفات کا فیض عالم امر سے عالم خلق میں آتا ہے عالم خلق اور عالم امر کی تشریح پہلے ہو چکی ہے یہ اسماء اور صفات کی ظہی سیر کہلاتی ہے اس میں ہر وقت تصور اسم ذات (اللہ) رہتا ہے۔

مراقبہ معیت

نیت فیض آرہا ہے میرے لطیفہ قلب پر اس ذات سے جو ہر لحظہ میرے ساتھ ہے بلکہ ہر ذرہ اور جمیع خلایق کے ساتھ ہے یہ ولایت صغریٰ کا دوسرا دائرہ ہے اس سے مراد ولایت اولیاء ہے اس میں سب سے زیادہ خفیہ مراقبہ ذکر قلبی اسم ذات (اللہ) اور نفی اثبات ہے اس جگہ بے ساختہ جذبہ اور سکر کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور سالک بے خودی میں مختلف خلاف معمول باتیں نکالتا رہتا ہے جیسے نعرہ انا الحق مبخانی ما اعظم شانی اس میں کمال محبت کی وجہ سے غیرت اٹھ جاتی ہے اور توحید و جود کی کاٹھون ہوتا ہے یہ مقام نکوین ہوتا ہے یہاں اسماء صفات کے ظلال کی جلوہ گری ہوتی ہے یہاں ان کمونیات سے نکلنے کے لیے چھ شریں بہت ضروری ہیں یعنی ذکر معنی کے ساتھ دوسرا تصور و محکم یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے سو توجہ قلب چہار توجہ قلب اللہ کی طرف پانچوں خطرات کا دفع کرنا بذریعہ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ چھٹا پیر و مرشد کا رابطہ اس مقام سے آگے بہت کم نے ترقی کی ہے اکثر اولیاء اللہ ولایت صغریٰ میں رہ گئے ہیں اصل سلوک مراقبہ اہدیت اور مراقبہ معیت میں ہے پس جو اس مقام سے نکل گیا اس کے لیے دوسرے مقامات آسان ہو جاتے ہیں اس کی مہلت تین سال ہے جس سالک نے ان مراقبوں کو اچھا اور درست کیا اس کا سلوک اتنا قوی ہوگا یہاں پر ولایت صغریٰ کی تکمیل ہوتی ہے ولایت کبریٰ کی جلوہ گری ہوتی ہے ولایت کبریٰ تین دائروں اور ایک فوس پر مشتمل ہے۔

ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ

نیت فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو میری شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور فیض اس ذات کا میرے لطیفہ نفس اور لطائف خمسہ عالم امر پر آ رہا ہے اور فیض ولایت کا منشاء ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ ہے جو کہ ولایت انبیاء و ائمہ ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے اس میں ”نحن اقرب الیہ من جبل الودید“ کا تصور رکھنا پڑتا ہے اس میں ذکر نفی اثبات بہت فائدہ دیتا ہے اس میں سکر اور جذبہ اطمینان میں تبدیل ہو جاتا ہے یہاں چوں چراغ ہو جاتی ہے بلکہ مقام رضا کا ظہور ہوتا ہے یہاں پر مقام صبر اور شکر نصیب ہوتا ہے۔

ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ

اس کو مراقبہ محبت بھی کہتے ہیں اور اس میں نیت یوں کی جاتی ہے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور اسے میں دوست رکھتا ہوں فیض آ رہا ہے میرے لطیفہ نفس پر اور فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ ہے جو کہ انبیاء کرام کی ولایت ہے یہاں پر اسلام حقیقی کی جلوہ گری ہوتی ہے انشراح صدر ہوتا ہے تو حیدر ہودی کی جلوہ گری ہوتی ہے یہاں پر سالک تمام عالم کو آئینہ کی طرح دیکھتا ہے اس میں محبوب حقیقی کا جمال نظر آتا ہے اس مقام میں خودی مٹ جاتی ہے انا اور انا نیت ختم ہو جاتے ہیں۔

ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ مع نیت

یہ محبت ثانی کا دائرہ کہلاتا ہے اس کی نیت یوں کی جاتی ہے فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور جسے میں دوست رکھتا ہوں فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ انبیاء کرام کی ولایت ہے اور جو دوسرے دائرے کی اصل ہے اور اس

دائرے کا فیض بھی میرے لطیفہ نفس پر آ رہا ہے یہاں آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور انسان کو اپنی ہستی پانی میں نمک کی مانند نظر آتی ہے بلکہ انسان لا کے وجود کا نام و نشان نہیں رہتا اتنا اور اتنا نیت بالکل ختم ہو جاتی ہے صرف آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور ابر (باطل) بن کر موتی کی طرح لطیفہ نفس پر مرستا ہے اس وقت سالک کو دنیا قید خانہ نظر آتی ہے محبت حقیقی کی جلوہ گری ہوتی ہے ظاہری و باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے

دائرہ قوس ولایت کبریٰ مع نیت

بحیہم وبحیونہ اس آیت شریف کے مفہوم کے ساتھ نیت کرے کہ میں قوس میں ہوں جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرے کی اصل ہے فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو کہ مجھے دوست رکھتی ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے یہاں فنائے حقیقی نصیب ہوتی ہے عالم امر کے پانچوں لطائف کی سیر ہوتی ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے چوں کو بے چوں سے عجیب قسم کا اتصال نصیب ہوتا ہے لطیفہ نفس جو کہ عالم خلق اور عناصر اربعہ کا خلاصہ ہے اور چاروں کے خصائص کا جمع کرنے والا ہے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے۔

مراقبہ اسم الظاہر

نیت فیض آ رہا ہے اس ذات سے جس کا نام ظاہر ہے فیض کا مورد میرا لطیفہ نفس اور پانچوں لطائف عالم امر کے ہیں جانتا چاہیے کہ اسم ظاہر کی سیر ذات باری تعالیٰ کے بغیر صفات الہیہ میں ہوتی ہے اسم ظاہر سے مراد اسمائے صفاتی باری تعالیٰ ہیں تمام اسمائے حسنہ اسم ذات (اللہ) کے تصور میں ظاہر ہوتے ہیں یہاں پیر و مرشد سالک کو اپنے سامنے بٹھا کر اسمائے حسنہ پڑھے اور جس اسم مبارک کے ساتھ اس کی ظاہری حالت

میں تبدیلی ہو وہی اسم اس کا شرب ہو گا اگر کسی اسم سے بھی جذبہ پیدا نہ ہو تو یوں سمجھے کہ وہ انسان تصویری ہے معنوی نہیں غرضیکہ اسم ظاہر انسان کو کھونا کھرا کرنے کی کسوٹی ہے اور دوسری کسوٹی شریعت اور تیسری کسوٹی ارادت پیر اور اس کی بیعت ہے چنانچہ جس اسم کا اس کے ساتھ قعلق ہوتا ہے وہی اسم اس کا شرب بن جاتا ہے اور اس کی تاثیر اس میں جذبہ پیدا کرتی ہے ولایت کبریٰ میں جو حضوری گم ہو گئی تھی وہ اب حضوری بے نقاب ہوتی ہے لیکن یہ حضوری اس حضوری سے مختلف ہوتی ہے یہاں ایمان ثبودی کے بغیر ایمان بالغیب خصوصی نصیب ہوتا ہے۔

مراقبہ اسم الباطن

نیت فیض آ رہا ہے اس ذات سے جس کا نام باطن ہے فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیاء ہے جو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتوں کی ولایت ہے فیض کا مورد میرے عناصر ثلاثہ ہیں سوائے عنصر خاک کے مراقبہ اسم باطن میں فیض اربعہ عناصر کی بجائے تین عناصر آگ، پانی اور ہوا پر آتا ہے جب کہ اسم ظاہر میں فیض لطیفہ نفس اور لطائف عالم امر پر آتا تھا اسم ظاہر میں سیر ذات کے بغیر صفات میں ہوتی تھی یہاں اسم باطن میں صفات الہیہ میں ذات کے ساتھ ہوتی ہے جب اسم ظاہر کی تکمیل ہوتی ہے تو اس وقت عناصر ثلاثہ پر اسم باطن کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تمام اولیاء اللہ کا مقام مشاہدہ اصل ایمان بالغیب نصیب ہوتا ہے اسم باطن میں اگر چہ اسماء اور صفات کی تجلیات ہیں مگر کبھی کبھی ذات تعالیٰ مشاہدہ میں آتی جاتی ہے یہاں توجہ حضور، عروج و نزول صرف عناصر ثلاثہ کو حاصل ہوتا ہے یہاں پر نماز، نفل اور ذکر و جمیل ترقی کا موجب ہوتا ہے یہاں سالک کو ملائکہ اعلیٰ سے نسبت حاصل ہوتی ہے اور بعض ملائکہ کرام کو ظاہری طور پر دیکھتا ہے باطن میں عجیب وسعت ہوتی ہے علم باطن ایک امانت ہے اور اس کا ظاہر کرنا خیانت ہے عاشق کی شان

کے لائق نہیں یہ علم نصیب اہل بیعت ہے یہاں سالک اپنے آپ کو چھپاتا ہے یہ ولایت علیاء مغز کی مانند ہے اور ولایت کبریٰ پھلکے کی مثال ہے یہاں فیض کی بارش عناصر ثلاثہ پر اس قدر برستی ہے کہ سالک حیرت میں آجاتا ہے یہاں پر تجلی اگر چہ برقی ہوتی ہے مگر تمام تجلی ذاتی کا دروازہ ہمیں سے کھلتا ہے۔

مراقبہ کمالات نبوت

نیت فیض آ رہا ہے اس ذات پاک سے جو کمالات نبوت کا منشاء ہے اور اس کا فیض صرف میرے لطیفہ عنصر خاک پر آ رہا ہے کمالات نبوت میں تمام علوم اور معارف ختم ہو جاتے ہیں اس مقام میں ذات پاک کا حصول (قرب) کمالات نبوت میں بے حجاب ہوتا ہے سابقہ مقامات کا فیض سراب تھا اور یہاں پر آب ہوتا ہے وہاں ندامت اور حسرت بھی یہاں دیدار والا معاملہ پیش آتا ہے یہ دیدار آخرت کا دیدار نہیں ہوتا بلکہ عالم مثال میں ہوتا ہے جس طرح مراقبہ احدیت میں اعتبار احدیت تھا، ولایت میں اعتبار معیت کا تھا ولایت کبریٰ میں اعتبار قربت اور محبت کا تھا ولایت علیاء میں اعتبار باطن کا تھا یہاں ان اعتبار میں سے کوئی اعتبار نہیں بلکہ یہاں ذات بالا اعتبار ہے یہاں صرف عنصر خاک پر فیض آتا ہے یہاں پہنچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاک کو کیا فضیلت بخشی ہے کہ سوائے اس عنصر خاک کے تجلیہ ذاتی دائمی کسی اور عنصر کو نصیب نہیں ہوتی یہاں نگاہ ذات بغیر صفات کے پردوں کے ہوتا ہے یہاں مقام یمن البقیع حاصل ہوتا ہے یہاں ابتاع شریعت ترقی درجات کا موجب ہوتی ہے۔

مراقبہ کمالات رسالت

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات رسالت کا غناء ہے اور فیض کے وارہ ہونے کا مقام میری ہیئت وحدانی ہے کمالات رسالت کا مقام دراصل انبیاء کا ہے لیکن دوسروں کو وراثت کے طور پر اس میں سے حصہ ملتا ہے یہاں اعمال کو دخل نہیں یہاں فضل ہی فضل ہے۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم

نیت فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات اولوالعزم کا غناء ہے فیض کا مور و میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام بھی انبیاء کرام سے مخصوص ہے لیکن وراثت کے طور پر جسے چاہیں نواز دیں یہاں ترقی کا معاملہ سابقہ دایروں کی طرح فضل پر منحصر ہے یہاں اتباع اسوہ حسنہ بر لحاظ سے ترقی کا موجب ہوتا ہے تلاوت قرآن مجید بہت فائدہ بخش ہوتی ہے یہاں شیخ کامل و اکمل کی عنایت سے فضل الہی ہوتا ہے اور محبوب چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے صحیحین، صدیقین، شہداء و صالحین کی رفاقت فائدہ دیتی ہے یہاں پر سالک کو رابطہ شیخ، محبت شیخ ترقی کا موجب ہوتی ہے یہاں تجلی ذاتی دایمی بے پردہ بھیر اسماء صفات کے حاصل ہوتی ہے یہ مقام صرف تابعین پیغمبر علیہ السلام کو حاصل ہوتا ہے جس طرح اتباع زیادہ ہوگی فائدہ زیادہ ہوگا۔

نوٹ: کمالات نبوت اور اولوالعزم کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں ایک حقائق الہیہ کا راستہ اور دوسرا حقائق انبیاء کا راستہ مرشد جس طرح طالب کو بلائے یہ اس کی مہربانی پر منحصر ہے۔ حضرت پیر مرشد محمد عبداللہ صاحب بار و رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ پہلے حقائق الہیہ کا راستہ طے کراتے تھے اور بعد میں حقائق انبیاء کا۔

حقیقت کعبہ ربانی پہلا دائرہ

حائق الہیہ میں تین بہت بڑے دائرے ہیں پہلا دائرہ حقیقت کعبہ ربانی ہے یہاں سالک مراقبہ طے کرتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ حقیقت کعبہ ربانی کی منشاء ہے اور تمام ممکنات یعنی مخلوق کی مبدیہ الیہ ہے فیض میری ہیبت وصال پر آ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو اپنی ذات پاک کے مجہد کے لیے مبدیہ الیہ بنا لیا ہے کیونکہ تمام مخلوق کی توجہ کعبہ شریف کی طرف اس لیے ہوتی ہے کہ وہ بیت اللہ ہے اور اس طرح جب سالک حقیقت کعبہ ربانی سے فیض یاب ہوتا ہے وہ بھی تمام ممکنات یعنی مخلوق کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور لوگوں کا رخ بیت اللہ کی طرح اس سالک کی طرف ہو جاتا ہے اور مخلوق خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اس کے حلقہ ارادت میں گروہ درگروہ شامل ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پہ ہو جائے جس طرح لوگ بیت اللہ شریف کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ششدا کرتے ہیں اور دل کو سرور بخشتے ہیں اسی طرح اللہ کے ولی کے جمال باکمال کو دیکھ کر ذات پاک سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

دوسرا دائرہ حقیقت قرآن مجید

حائق الہیہ میں بیت دوسرا دائرہ حقیقت قرآن شریف ہے۔ نیت: فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت قرآن مجید کی منشاء ہے اور جو کہ مبدیہ وسعت ہے چوں کہ فیض کا سرور میری ہیبت وصال ہے اس میں حقیقت قرآن مجید کا اعجاز ہوتا ہے یہاں قرآن مجید کی باطنی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور قرآن مجید کا ہر حرف کعبہ مقصود تک پہنچانے والا دریا نظر آتا ہے تلاوت قرآن کے وقت پڑھنے والے

کی زبان درخت موسوی نظر آتی ہے یہاں پہ حروف مقطعات کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

تیسرا دائرہ حقیقت نماز

نیت فیض آرہا ہے حضرت ذات کی کمال وسعت بے چوں سے جو کہ حقیقت نماز کا منشاء ہے فیض کا مورد میری بیعت و وحدانی ہے حقیقت نماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی کمال وسعت بے چوں کی ذات پاک ہے یہ مقام جامع جمیع کمال ہے جب سالک اس مقام سے فیض یاب ہوتا ہے تو وہ نماز ادا کرتے وقت اس جہان سے دوسرے جہان میں جا پہنچتا ہے اس کو درجہ احسان حاصل ہوتا ہے یعنی وہ خدا کو دیکھ رہا ہوتا ہے اس کی نماز معراج المومنین ہوتی ہے اور حضوری قلب والی ہوتی ہے اس کو نماز میں ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے یہ عابدوں کی عبادت کا انتہائی مقام ہے یہاں پر قدم کٹا ہوا جاتا ہے لیکن سیر نظری کی گنجائش ہوتی ہے گلہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت اسی مقام پر ظاہر ہوتی ہے۔

مراقبہ معبودیت صرفہ

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو معبودیت صرفہ کا منشاء ہے فیض کا مورد میری بیعت و وحدانی ہے معبودیت صرفہ میں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے لیکن سیر نظری بھل الہی ختم نہیں ہوتی سیر قدمی تو مقام عابدیت تک تھی یعنی وصول الا اللہ تک جب بے پردہ دیدار ہو گیا تو اب سالک کے لیے اس ذات خاص کی عبادت کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور وہ عابد اپنے معبود حقیقی کا حق معبودیت ادا کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے لیکن معبودیت کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟ کیونکہ سرکار نے ملن اللہ علیہ السلام بھی فرمایا کہ جو عبادت کا حق تھا میں ادا نہ کر سکا یہاں سیر نظری کی گنجائش ہے لیکن سیر قدمی کو دخل نہیں کیونکہ فقہ بسا محمد فان اللہ بصلی یہ آوازان کے قدموں کو بڑھنے سے روک دیتی ہے لیکن نظر

اور پھر جس نے باطنی والہ کا سرمہ پہنا ہوتا ہے وہ آگے جانے کی گنجائش رکھتی ہے یہاں پر موجود الا ہو۔ لا مقصود الا ہو۔ لا معبود الا ہو کی سیر جلوہ گر ہوتی ہے یہاں جس طرح پہلے کہا گیا ہے حقیقت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ظاہر ہوتی ہے معبودیت صرف لا الہ الا اللہ کا دروازہ ہے حقائق الہیہ کے بعد حقائق انبیائے کرام شروع ہوتے ہیں۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

سب سے پہلے حقیقت ابراہیمی ظاہر ہوتی ہے۔

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو حقیقت ابراہیمی کا نشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وصدائی ہے جس طرح حقائق الہیہ میں ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے یہاں بھی ترقی درجات محض اللہ کے فضل سے ہوتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے ظلیل تھے اس لیے اس حقیقت ابراہیمی سے فیض یاب ہونے والے سالک کو وراثت کے طور پر خلعت ابراہیمی سے نوازا جاتا ہے یہاں پہ تمام معبودان باطلہ کی امداد پر بھروسہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر جبرائیل علیہ السلام کی امداد سے بھی بے نیاز ہونا پڑتا ہے یہ مقام خلعت ہے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے نواز دے اللہ قدر کے خزانے اس کو ملتے ہیں جس کا نفیس مطہر ہو جاتا ہے سالک متوکل ہو جاتا ہے، سیر من اللہ اسکو حاصل ہوتی ہے اس کا نام مخلوق خدا، باطن میں نجم الدین رکھا جاتا ہے اور ولایت آسمان دوم مکشف کی جاتی ہے۔

مراقبہ حقیقت موسوی

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حقیقت موسوی کا منشاء ہے فیض کا مورد میری بعیت و وحدانی ہے یہاں عجیب مقام عجیب ظاہر ہوتا ہے یہاں عالم محبت میں عجیب کلمات بھی زبان سے نکل سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح یہاں سالک دربارنی کا غرہ لگاتا ہے یہاں جو شخص اس مقام میں پہنچتا ہے اس کو چوتھے آسمان یعنی بیت المعمور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور شیوات ذاتیہ سے فیض یاب ہوتا ہے اس لطیفہ کی کنجی لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا ورد ہے یہاں پر اللہ سبھی کا خزانہ ظاہر ہوتا ہے اس مراقبہ میں میرا اللہ شروع ہوتی ہے اور اس کا نام شمس الدین رکھا جاتا ہے نفس راخیر ہو جاتا ہے اور ولایت چہارم میں داخل ہوتا ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے اور فیض کا مورد میری بعیت و وحدانی ہے یہ ایک عجیب مقام ہے یہاں پر سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص محبت پیدا ہوتی ہے یہ مقام محبوبیت ہے یہاں پر مجدد و صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محبت میں فرمایا تھا کہ

خدا را ازاں سے پرستم محمد است

یہاں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیا رہڑھ جاتا ہے یہ مقام محبوبیت ہے یہاں فکر کی تمام منازل طے ہو جاتی ہیں یہاں لولاک محبت کے راز کھلتے ہیں یہاں حل من مزید کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہاں یالیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرتے کیا حال ہوتا یہاں کعبہ قوسین اودائی کا

مقام حاصل ہوتا ہے یہاں اولیٰ منیٰ جیسی صدائے لفریب سنائی دیتی ہے یہاں محبوب کی ذات میں خوب ایسا فنا ہو جاتا ہے جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا عروج حاصل ہوتا ہے یہاں پر سالک کی خودی خدا میں فنا ہو جاتی ہے یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے یہاں ہر وقت ہر زمانہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے اللہ عظیم کے خزانے اس پر واضح ہوتے ہیں اس میں سرمد اللہ حاصل ہوتی ہے یہاں سالک کا نام جمال الدین ہو جاتا ہے اور ولایت جمیع مراتب سے فیض یاب ہوتا ہے یہاں درود شریف بہت ہی فائدہ دیتا ہے یہاں مراقبہ اس ذات کا کیا جانا ہے جو محبت بھی ہے اور محبوب بھی ہے یہ مقام یہاں محبت اور محبوبیت سے ملا ہوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک میں دویم ہیں ایک میم سے مراد محبت اور دوسری میم سے مراد محبوبیت ہے گویا یہاں محبت بھی ہے اور محبوبیت بھی یعنی محبت دونوں طرف سے اور محبوبیت دونوں طرف سے۔

مراقبہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت: فیض آرہا ہے جو کہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نشاء ہے فیض کا مورد میری بعیت و صدائی ہے وہ ذات آپ ہی اپنی محبوب ہے یہ مقام حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ہے یہ مقام خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہے یہاں انا محمد فی الارض و انا احمد فی السماء کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اس جگہ میں وہی درود رتی بخش ہے۔

مراقبہ حب صرفہ

فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حب صرفہ کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیبت و صدائی ہے حب صرفہ یعنی حب ذات خاص تعین اول ہے اس کو تعین جی کہتے ہیں یہ بھی ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اس میں دوسرے انبیاء کرام کے حقائق کا نشان تک نہیں ملتا اس کی کیفیت ظاہر نہیں کی جاسکتی پس فضل ہی سے ان مقامات سے خاص حصہ ملتا ہے۔

مراقبہ دائرہ لاتعین

فیض آرہا ہے اس خاص سے جو کہ دائرہ لاتعین کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیبت و صدائی ہے یہ مقام حقائق انبیاء سے اوپر ہے یہاں سیر قدی کی گنجائش نہیں سیر نظری اگر ہو تو یہاں ولم یکن لہ کفو احد کی حقیقت کھلتی ہے مذکور بالا مقامات کے علاوہ تین دائرے اور بھی بیان کیے جاتے ہیں جو کہ سلوک بارو یہ جامو یہ میں شامل نہیں ہیں لیکن تہرکاً ظاہر کیے جاتے ہیں۔

دائرہ سیف قاطع

یہ ولایت کبریٰ کے پہلو میں بتایا جاتا ہے اس میں چونکہ نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے اور اسماء صفات کی تلواریں سے نفس کی بری خصلتیں ختم کر دی جاتی ہیں اس لیے اس کو اس نام سے لکھتے ہیں۔

دوسرا دائرہ حقیقت صوم

نیت: حقیقت روزہ صفت سلیمہ کا فیض ہوتا ہے یہ حقیقت قرآن کے پہلو میں ہے مثلاً یہاں پر یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ الصمد کھانا نہیں پیتا نہیں نہ اس سے کوئی جتا ہے نہ کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔

دائرہ قومیت

یہ دائرہ کمالات اولوالعزم سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی اللہ کی خاص نوازش سے مقام عطا ہوتا ہے اس مقام کی قبولیت ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی اس مقام کی خلعت اور رخصت سے خاص خاص کو نوازا جاتا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سلوک نقشبند یہ مجدد یہ حنیفہ بارو یہ جامعہ کے فیوضات و برکات سے فیض یاب کرے اور خاص طور پر حوسلین بارگاہ کو سلوک کے جمیع مقامات عطا کرے آمین ثم آمین سلوک اسباق کی تشریح مجھ ناچیز سے جتنی ہو سکی کی گئی ہے مجھ اپنی بے صنعتی اور کم فہمی کا پورا اعتراف ہے اے اللہ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باریق رحمۃ اللہ علیہ

﴿حصہ تعویذات﴾

﴿تعویذات و دم برائے دفع امراض سر﴾

۱۔ دم برائے درد سر:- بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ
الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي اسْمُهُ بَرَكَهٌ وَشِفَاءٌ بِسْمِ اللّٰهِ
الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ

طریقہ دم:- بیمار کے سر پر ہاتھ رکھ کر تین یا سات بار پڑھ کر دم کریں۔

فائدہ:- انشاء اللہ آرام ہوگا۔

۲۔ دم برائے دفع درد سر طلوعی:-

اُبھر تجھ اُبھارا میں جیتا تو پارا
یا تھنڈے سر تے پھلید ا کھارا
اکوں بلایا نبی ﷺ سوھارا
پڑھ کلمہ ، تمہیں چھڑکارا

طریقہ دم:- طلوع خمس سے قبل نو بار پڑھ کر دم کریں۔

فائدہ:- شدت درد سے آرام ہوگا انشاء اللہ!

۳۔ عمل برائے دفع درد سر:- یا تَبَاسِطُ مَرِيضٍ کے ماتھے پر لکھیں۔

فائدہ:- انشاء اللہ درد دفع ہوگا۔

۴۔ ﴿عمل برائے دفع دردمر المعروف ناڈلی﴾

ناڈلی یہ ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَطْهَرِ الْمَجَانِبِ تَجَلَدُ عَوْنُكَ فِي التَّوَابِ كُلِّ هِمٍ
وَعَمٍ سَيَجْلِي بِنُورِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۝ بِوَلَايِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

طریقہ دوم:-

سات دھاگے سیاہ اون کے اس بھیڑ کے ہوں جس کی اون پہلی بار تاری گئی
ہو (یعنی جب سے بھیڑ کے جسم پر اون آئی اسے پہلی بار کتر اہو) دھاگے پر ساتھ کریں
اس طریقہ سے لگائیں کہ سب سے پہلے درمیان میں گانٹھ دیں پھر دائیں طرف تین
گانٹھیں دیں اور پھر بائیں طرف تین گانٹھیں دیں اور ہر ایک گانٹھ پر ایک بار ناڈلی پڑھ
کر پھونکیں اس کے بعد ایک شیشی میں تیل ڈال کر اس میں اس دھاگے کو ڈال دیں۔
جتنے احباب جمع ہو سکیں سب چوبیس بار الحمد شریف، چوبیس بار الم نشرح اور چوبیس بار
سورہ غلام پڑھ کر تیل پر دم کریں۔

طریقہ استعمال:- بوقت درد دھاگے کو ماتھے پر باندھیں اور ہر نماز کے بعد شیشی میں
سے تیل لے کر ماتھے والے دھاگے پر ملیں۔

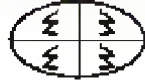
فوائد:- دفع دردمر و درد شقیقہ سر کے کچھ حصے میں درد کے لیے مفید ہے۔

﴿تعویذ برائے دفع دروس﴾

تعویذ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فخلعہم عین اللہ عروہ
 قاسم ابی بکر سید سلیمان خارجہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم
 اللہ الفی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء
 وهو السميع العليم بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک
 الکونین فصل لربک وانحر ان شئتک هو الا بتر اللهم اذفع وجع
 الرأس هذه المرأة او الرجل بحق یا شافع الامراض۔

طریقہ استعمال:- تعویذ لکھ کر موم جاہ کر کے ماتھے پر باندھیں۔

نوٹ:- آخر میں اللهم اذفع وجع الرأس سے آگے اگر مرد کو دیں تو الرجل



لکھیں۔ اگر عورت کو دیں تو المرأة لکھیں۔

۷۸۲
۹۲

نقش برائے دفع دروس:-

یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح
یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح
یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح
یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح
یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح
یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح	یا بلوح

طریقہ استعمال:- لکھ کر موم جاہ کر کے ماتھے پر باندھیں۔ انشاء اللہ سر در دفع ہوگا۔

﴿تعویذات دوم برائے رفع بخار ہر قسم﴾

(۱) تعویذ برائے بخار لرزہ:- بسم اللہ الرحمن الرحیم براءة من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملثم الی تا کل اللحمه وتشرب الدم و تهشم المعظم اما بعلمی ام ملثم ان كنت مومنة فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان كنت یهودیة فبحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان كنت نصرانیة فبحق المسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ان لا اکلک لفلان بن فلانة کما ولا شربت له دما ولا همشت له عظاما وتحولت عنذالی من اتخلف اللہ الها اخر لاله الا هو العزیز الحکیم. والا فانت بریعة من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ برئ منک۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم وصلى اللہ علی سیدنا محمد وآله واصحابہ وسلم۔

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ:- یہ تعویذ لرزہ بخار یعنی جاڑے والے بخار کے لیے مفید ہے۔

(۲) تعویذ برائے رفع بخار سر روزہ:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنایا نار کونی بردا و سلام علی ابراہیم۔

طریقہ استعمال:- اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ایک تعویذ پینے کے لیے دیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

(۳) ایضاً تعویذ برائے رفع بخار سرد روزہ:-



تعویذ یہ ہے۔

طریقہ استعمال:- چار تعویذ لکھیں۔ ایک تعویذ گلے میں ڈالیں اور جس دن تعویذ گلے میں ڈالیں اور تعویذ استعمال نہ کریں۔ باری کے دن ایک تعویذ پانی سے دھو کر پئیں۔ اگر پہلی دفعہ بخار ختم ہو جائے تب بھی پورے تعویذ استعمال کریں۔
فائدہ:- انشاء اللہ العزیز بخار رفع ہوگا۔

(۴) ایضاً تعویذ برائے رفع بخار سرد روزہ:- باری کی نوبت سے پہلے اول
واخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سورۃ بعد (پارہ ۱۳ رکوع ۷ میں ہے) پڑھ کر دم کریں اسی طرح تین نوبتوں تک پڑھیں اگرچہ بخار پہلی باری کیوں نہ ختم ہو جائے تاکہ مزید اعیضہ نہ ہو۔

(۵) عمل برائے رفع بخار ہر قسم:- بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھیمص ذکر رحمت ربک عبلة ذکر یا اذناذی ربہ نداء خفیا قال رب
انی وھن المعظم منی واشتعل الراس شیا ولم اکن بلغائک رب
شقیاء ولی اللہ علی خیر خلقہ محمول الہ واصحابہ اجمعین۔

یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں اور تین کاغذوں پر یہ ^{بسم اللہ} لکھ کر تین دن تک ایک ایک دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ:- انشاء اللہ اس عمل سے ہر قسم کا بخار رفع ہوگا۔

عمل برائے رفع بخار:-

یا تمشیخا و یا شعوثا و یا شعیشا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ استعمال:- بخار ہونے سے دو گھنٹے قبل پٹیل کے سات چوں پر لکھیں اور مریض کو چٹائیں۔ انشاء اللہ بخار رفع ہوگا۔

(۷) عمل باری والے بخار کے رفع کے لیے:- سفید دھاگے کے سات تاروں پر سورۃ الرحمن پڑھیں (جو ستائیس پارہ میں ہے) اور آیت فـ اے ای الاء دیکھتا کنبلان پر گانٹھ دیں اور دم کریں۔ اور مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ قائدہ ہوگا۔

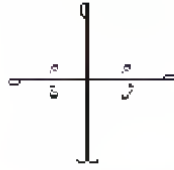
﴿عمل و تعویذ برائے رفع درد دندان﴾

(۱) عمل برائے رفع درد دندان:- پاک تختی پر ریت بچھا کر اس پر ا۔ب۔ج۔د۔ه۔و۔ز۔ح۔ط۔ی لکھیں۔ جس شخص کو درد ہوا سے کہیں کہ وہ مقام درد کو اپنے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے زور سے پکڑے۔ دم کرنے والا شیخ یا چھری یا چاقو یا نو ہے کی نوکدار چیز سے پہلے الف پر زور دے اور ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض سے پوچھیں کہ آرام ہوا ہے یا نہیں اگر آرام ہو گیا تو بہتر ورنہ اس کو کہیں کہ مقام درد کو زور کے ساتھ پکڑے اور ب پر نوک سے زور دیکر دوبار سورۃ فاتحہ پڑھ کر پوچھیں اگر آرام ہے تو فہما ورنہ سرے حرف ج پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ تین بار پڑھیں۔ اسی طرح ایک ایک حرف پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ حروف کی تعداد پر ایک ایک مرتبہ زیادہ پڑھتے جائیں۔ انشاء اللہ آخری حرف پر نہ پہنچیں ہوں گے کہ آرام ہو جائے گا۔

نوٹ:- یہ عمل مذکور بالا طریقہ سے دوسرے کے لیے بھی مفید ہے۔

(۲) تعویذ برائے رفع درد و دندان :- یہ تعویذ لکھ کر درد و الادانت پر رکھ کر دے۔

قائد :- انشاء اللہ درد و دندان رفع ہوگا۔ تعویذ یہ ہے۔



﴿تعویذ دوم برائے رفع اثر نظر﴾

(۱) تعویذ رفع نظر انسان و حیوان :- تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وما انفقم من نفقة اولادکم من نذر فان اللہ
یعلمہ و ما للظالمین من انصار۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قل اعوذ برب
الفلق من شر ما خلق و من شر غاسق اذا وقب و من شر النفت فی العقد
و من شر حاسد اذا حسد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اعوذ برب
الناس۔ ملک الناس الہ الناس۔ من شر الوسواس الخناس۔ الذی
یوسوس فی صدور الناس۔ من الجنة والناس۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء
و هو السميع العليم۔

طریقہ استعمال :- تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

قائد :- اثر نظر کے دور کرنے کے لیے مفید ہے۔

(۲) دم برائے رفع نظر بد :- اِیْسَلَامُ حَقِّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ۔

بلدی کی چند گتھیوں پر تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر بچو گئیں۔

طریقہ استعمال:- بلدی کی کٹھڑی کو آگ میں ڈال کر مریض کو دھواں دیں انشاء اللہ
نظر بد کا اثر رفع ہوگا۔

﴿تعویذات دوم برائے رفع امراض جانوراں﴾

(۱) تعویذ رفع مرض گل کھوٹو جانوراں:- بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ ولی اللین امنوا یختر جہم من الظلمات الی النور والین
کفرو اولیاء ہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون۔

طریقہ استعمال:- چار عدد تعویذ لکھیں۔ ایک تعویذ گلے میں لٹی سے باندھیں۔ تین عدد
تعویذ پانی میں بھگو کر جانور کے منہ پر پھینکے جائیں۔
قائد:- انشاء اللہ اس موذی مرض سے چھٹکارا ہوگا۔
عمل برائے گائے بھینس وغیرہ جو حاملہ نہ ہوتی ہو:-

طریقہ استعمال:- اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ واقعہ تین بار (جو پارہ
ستائیس میں ہے) پڑھ کر مسور پر دم کریں اور تین دن جانور کو کھلائیں انشاء اللہ مراد
پوری ہوگی۔ ﴿تعویذ برائے رفع جمیع امراض جانوراں﴾

طرہ اول ۱۶

﴿۱﴾

طرہ دوم ۱۶

﴿۲﴾

طرہ سوم ۱۶

﴿۳﴾

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے جانور کے گلے میں ڈالیں۔

فائدہ:- یہ تعویذ تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

﴿تعویذات برائے رفع مرگی﴾

(۱) تانبے کی تختی بنائیں بروز اتوار بعد نماز فجر با وضو منہ بہ ذیل عبارت تختی کی دونوں طرف ترتیب سے کندہ کریں۔

دوسری طرف یہ کندہ کریں۔

بِاعْمَلِ
كَلِّ حَبَارِ عَجَلْبَقْهَر
عَزِيزِ مَلْطَانِه
بِاعْمَلِ

پہلی طرف یہ عبارت تحریر کندہ کریں

بِاقْهَارِ
ذَوِ الْبَطْشِ الشَّدِيدَاتِ
الَّذِي لَا يَطَاقُ انْتِقَامَه
بِاقْهَارِ

طریقہ استعمال:- یہ تختی مریض کے گلے میں لٹکانیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

(۲) عمل برائے رفع مرگی:- سورۃ الاعلیٰ صبح اسم ربک الاعلیٰ

الذی الخ یہ سورۃ میں پارہ میں ہے۔ پوری سورۃ لکھ کر تانبے کے تعویذ میں بند کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرگی سے آرام ہوگا۔

﴿عقائب شدہ کے حاضر کرنے کے عملیات﴾

عمل:- ایک قفل (تالہ) پر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کے نام پر قفل کو بند کر کے اس کو کھوری یا بڑی میں ڈال کر پانی سے بھر دیں اور چوبے پر رکھ کر گرم کریں۔ سارا دن آگ نیچے جلتی رہے۔

فائدہ:- انشاء اللہ عقائب شدہ حاضر ہوگا۔

عمل:- فقط والضحیٰ ایک لاکھ بار پڑھیں اگر ایک لاکھ بار پڑھنے پر حاضر نہ ہو تو

فیوض جامعہ

﴿540﴾

دو لاکھ ہار پڑھیں اور اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو تین لاکھ ہار پڑھیں اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو اس کو مردہ سمجھیں۔ اللہ اعلم۔

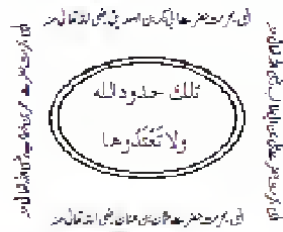
نوٹ:- ہر لاکھ کے بعد چند دن وقفہ کریں اور تلاش جاری رکھیں۔

﴿تعویذات برائے نافع کامل جان و دو غیرہ﴾

تعویذ ۱:-

واللہ	غالب	علی	امرہ
غالب	علی	امرہ	ولکن
علی	امرہ	ولکن	اکثر اناس
امرہ	الکن	اکثر اناس	لا یعلمون

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے نافع کے اوپر باندھیں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔



تعویذ ۲:-

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کمر پر باندھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

﴿طریقہ نماز قضاے حاجات و ہر مشکل﴾

چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجِبْنَا لَهُ
وَسَجِدْنَا مِنْ النِّعَمِ ۝ وَكَذَلِكَ تُجِيبُ الْمُؤْمِنِينَ۔ سو بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں
رَبِّهِ أَتَى مَسْنِيَّ الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ۔ تیسری رکعت میں وَقَوَّضْ أَمْرِي
إِلَى اللَّهِ طَائِرُ اللَّهِ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ۔ سو بار چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ سو بار۔ سلام پھیرنے کے بعد دُوبِ آتِي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَصِرُ سو بار پڑھے اور اللہ
تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ ہر مشکل حل ہوگی۔

﴿عمل ختم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

طریقہ ختم:- پہلے سو بار دود شریف پڑھیں پھر حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پانچ
سو بار پھر دود شریف سو بار پڑھ کر اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی الحسی والحقینی رضی اللہ عنہ کو بخش کر اللہ تعالیٰ سے حضرت غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے حاجت طلب کریں جب تک مقصد حاصل نہ ہو یا مشکل
آسان نہ ہو پڑھتے رہیں۔

فائدہ:- ان شاء اللہ تعالیٰ مقصد سرانجام ہوگا اور یہ ختم تمام جائز مقاصد اور حل مشکلات
کے لیے مجرب ہے۔

﴿عمل حصول مطالب دینی و دنیاوی﴾

طریقہ:- اَسْتَغْفِرُ اللہَ سو بار پڑھیں۔ جب سو بار پورا ہو جائے تو ایک سو بار اَسْتَغْفِرُ اللہَ دینی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوبُ اِلَیْهِ ۝ دینی و دنیاوی حصول کے لیے مفید ہے۔ جتنا ہو سکے کثرت سے پڑھیں اتنی فائدہ زیادہ ہوگا۔

عمل قضاے حاجات:- یَا مُدِیْعُ الْعَالَمِیْنَ بِاَلْخَیْرِ یَا مُدِیْعُ بَارِہِ سَورِجِہِ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درو شریف پڑھیں۔

فائدہ:- اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔

۵۔ فتح یابی مقدمات و ہر مشکل حل ہونے کا عمل:- نماز عشاء کے فرض پڑھ کر وڑوں سے پہلے آیت کریمہ لَا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ تین سو تیر بار پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درو شریف پڑھیں عاجزی اور انکساری کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

فائدہ:- مطالب دنیاوی و دینی اور مقدمات میں مشکلات حل کرنے کے لیے مجرب ہے۔

نوٹ:- درتجہ کے ساتھ پڑھنے والا وتر عشاء کے ساتھ پڑھے۔

۶۔ قصیدہ غوثیہ بعد نماز مغرب گیارہ بار پڑھیں۔ حل مشکلات کے علاوہ ترقی داریں کے لیے بھی مفید ہے۔

۷۔ عمل فوائد عثمانیہ:- فوائد عثمانیہ میں ہے یہ شعر قصیدہ خوشیہ کا برمبم کے لیے اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔ شعر یہ ہے۔

قَتَّ شَافِي قَتَّ كَافِي فِي مُوَعَاتِ الْأَمْرِ
قَتَّ حَمِي قَتَّ رَقِي قَتَّ لِي نَعَمَ لَوْ كَيْلَ
يُرِيئُونَ لِي طِفْعُ نُورِ اللَّهِ بِأَفْرَادِهِمْ
وَلِلَّهِ مِنْهُمْ نُورُهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

۸۔ عمل رباعی والا:- رباعی یہ ہے۔

اے زلف سیاہ تو ہائے دل من دے لعل بہت گرہ کشائی من
من دل مدھم یکس برائے دل تو تو دل مدھی یکس برائے دل من
پڑھنے کا طریقہ و فائدہ:- اس رباعی کو ہر نماز کے بعد ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ہر حاجت روا و مشکل حل ہوگی۔

۹۔ عمل یازرب:- نماز تہجد کے بعد ہزار بار یازرب پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

فائدہ:- یہ عمل برائے حل ہر مشکل و حاجات قلبی و ضروریات کے لیے مفید ہے۔

۱۰۔ عمل ہر مشکل کا حل:- حَمِي رَقِي كَلِي نُورِيَا مُحَمَّد
یَا نُورُ۔ میں ہر گھلا منزل دور میں فریادی تیر تو سن فریادیا رسول اللہ ﷺ۔

پڑھنے کا طریقہ:- بعد نماز عشاء سو بار اکتالیس رات تک پڑھیں انشاء اللہ مشکل آسان ہوگی۔

﴿عملیات برائے ادائے قرض﴾

۱۔ وظیفہ برائے ادائے قرض:-

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما الباری سے منقول ہے یہ وظیفہ ادائے قرض و کشادگی رزق کے لیے مفید ہے۔ وظیفہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا کَافُّہُ یَا کَافُّہُ اَنْتَ اللّٰہُ بَلٰی وَ اللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلهَ اَنْتَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَقْضِ مِنْ لِّغْنٰی وَ اَرْزُقْنِیْ بَعْدَ لَغْنِیْ ۝

پڑھنے کا طریقہ:- اول آخر دو شریف جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ پڑھیں
وظیفہ نمبر ۲:- کَلِّمْنِیْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ
وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالبخلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَلَبَةِ الْکَثْرِیِّ وَفَقْرِ
الرِّجَالِ ۝

پڑھنے کا طریقہ:- ہر روز بعد نماز سو بار پڑھیں اول آخر گیارہ گیارہ بار دو شریف
پڑھیں ادائیگی قرض کے لیے یہ عمل بے نظیر و زود اثر ہے۔

وظیفہ نمبر ۳:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنِ
حَرَامِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَنْ مَسْوَاکَ ۝

پڑھنے کا طریقہ:- بعد نماز فجر سو بار پڑھے اول آخر دو شریف فائدہ مند کور جا لا ہوگا
عمل نمبر ۴:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یَا قَاضِیَ الدُّعُوْیِ وَ مَنْ کَانَ حَزَانَتُہُ
مِنَ الْکَافِّ وَالنَّوْنِ اَقْضِ دُعَیِّیْ وَ کُلِّ مَنُّوْنِ ۝

پڑھنے کا طریقہ:- فجر کی سنت پڑھ کر فرضوں سے پہلے ستر بار پڑھیں اول آخر گیارہ
گیارہ بار دو شریف پڑھیں انشاء اللہ قرض ختم ہوگا۔

عمل نمبر ۵:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ وَانتُمْ اَلْفُقَرَاءُ
وَاعْلَمُوا اَنَّیَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ فَتَحْمِیْہٖ

پڑھنے کا طریقہ:- اول آخر درود شریف پڑھ کر کثرت کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ
ادائیگی قرض سے نجات ہوگی۔

﴿عملیات و تعویذات برائے رفع مرض طحال (تثلی)﴾

۱۔ تعویذ رفع مرض طحال:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اللہ یمسک
السموات والارض ان تنزولا۔ ولئن زائتان امسکھما من احمن بعد انہ
کان حلیمًا غفوراً۔ یا طحال ارجع الی مکانتک بحق ابی بکر بن الصلیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

طریقہ استعمال و قاعدہ:- یہ تعویذ لکھ کر طحال یعنی تلی کے مقام پر لٹکائیں۔ بطل
خلیفہ اول حضرت سیدنا عبد اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تلی اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔
۲۔ عمل رفع مرض طحال:- نیلے کپڑے کی سات جہیں پانی سے تر (گیلا)
کر کے تلی کے مقام پر رکھیں اس کپڑے پر کوری بھیکری رکھیں اس پر یہ تعویذ رکھ کر اوپر
انکارہ رکھ دیں۔ طحال کے مقام پر داغ پڑ جائے گا جس سے مواد خارج ہوگا۔



تعویذ یہ ہے۔

عمل نمبر ۳:- روز اتوار مٹی کی ایک ٹکڑی طحال کے برابر بنا کر طحال پر رکھیں دائیں
بائیں میں چاتو لے کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۃ الم نشرح پڑھ کر چاتو سے
اس مٹی کی ٹکڑی کو کاٹیں یہ عمل سات بار کریں اور تین اتوار کرتے رہیں اول آخر تین بار

درو شریف پر جس انشا اللہ فائدہ ہوگا۔

﴿عملیات و تعویذات﴾

برائے رفع سخت امراض و امراض لاعلاج:-

عمل نمبر ۱:- آیات شفاء:- آیات شفاء چھ، مندرجہ ذیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱) ویشف صبور قوم مؤمنین (۲) وشفاء لعافی
لصبور (۳) یتخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس
(۴) یونزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین (۵) واذ امرضت
فہو یشفین (۶) قل ہوللین امنوہدی وشفاء۔

طریقہ استعمال:- آیات شفاء چینی یا شیشہ کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو
پلائیں۔ تین روز یا سات روز کے عمل سے انشا اللہ شفا ہوگی۔
فائدہ:- آیات شفاء کا عمل ہر مرض کے لیے مفید ہے۔

عمل نمبر ۲: رفع امراض لاعلاج:- بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی
حییٰ لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حیٰ

نوٹ:- اس پر سورۃ فاتحہ کا اضافہ کر لیں تو بہتر ہے۔

طریقہ استعمال:- سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔
فائدہ:- جس بیماری سے ڈاکٹر و حکیم عاجز ہوں۔ اس عمل سے انشا اللہ شفا ہوگی۔

عمل نمبر ۳: رفع سخت وباء:- بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی یا قیوم یا ذا الجلال
والا کرام حضرت خواجہ محمد صادق مجدد دہر بندی رحمۃ اللہ علیہ و بادفع شود۔

طریقہ استعمال:- یہ لکھ کر دروازے پر چسپاں کریں انشا اللہ سخت وباء رفع ہوگی۔

﴿طریقہ استخارہ﴾

بعد نماز عشاء دو رکعت نفل استخارہ پڑھیں سوتے وقت تین بار سورۃ یٰسین پڑھیں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت خواجہ غلام حسن سواگ اور حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارور محمد اللہ کو بخشیں، بصورت اسم محمد صلی اللہ علیہ علیہ و آلہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں انشاء اللہ خواب میں مقصد کی طرف اشارہ ہو گا صحیح مقصد کی طرف دل مائل ہو گا۔

﴿عمل برائے رفع زہر مارگزیدہ یعنی سانپ کے کاٹے کا عمل﴾

نمبر ۱۔ رفع زہر مارگزیدہ :- اول آخر درود شریف سورۃ فاتحہ سات بار آیت الکرسی تین بار سورۃ کافرون دو بار سورۃ اخلاص بارہ بار سورۃ الفلق دو بار اور سورۃ الناس دو بار۔

طریقہ عمل :- یہ آیات تک پدم کر کے مارگزیدہ کو کھلائیں اور زخم پر لگائیں۔

پرہیز :- روغن زرد اور پیاز سے پرہیز کریں۔

نوٹ :- یہی مذکورہ دم اگر دیوانہ کتے کے کاٹے پر کریں تو بغیر آیت الکرسی کے دم کریں پرہیز مذکورہ ساتھ کریں انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

دم برائے رفع درد کچھو :- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ وَاذَا بَطُلْتُمْ بِطَلْتُمْ

حَبَّارَيْنَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

طریقہ استعمال :- اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مذکورہ آیتیں تین بار پڑھ کر

دم کریں (انشاء اللہ کچھو کے ڈنک کا درد ختم ہو گا)۔

﴿عمل برائے رفع مرض خنازیر﴾

عمل نمبر ۱: طریقہ عمل :- پختہ پھڑے کا تمہ مریض کے قدم کے برابر لے کر تین، تین انگل کے فاصلہ پر گرہیں دیتے جائیں اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کرتے جائیں یہاں تک کہ تمہ قہقہ ہو جائے۔

طریقہ استعمال و پرہیز :- دم شدہ تمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تمہ پانی سے نہ بھیکے۔ بوتل غسل اتار دیں۔ انشاء اللہ یہ موذی مرض رفع ہوگا۔
عمل نمبر ۲: ایضاً :- مریض کے قدم کے برابر تمہ لے کر اس میں اکتالیس گرہیں لگائیں ہر گرہ پر یہ عزیمت پڑھیں۔ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اَسْتَغْوِذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُوَّةِ اللَّهِ وَعَظَمَةِ اللَّهِ وَبِرَّهَانِ اللَّهِ وَكَتِفِ اللَّهِ وَجَوَارِ اللَّهِ وَأَمَانِ اللَّهِ وَجِوَرِ اللَّهِ وَصَنِيعِ اللَّهِ وَكِبَرِيَاءِ اللَّهِ وَكَمَالِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا آجَدُ ۝
طریقہ استعمال :- دم شدہ تمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نوٹ :- اگر مریض پیچھا اور گرہیں پوری نہ آئیں تو یہ عزیمت اکتالیس بار پڑھ کر ایک گراہا کر گلے میں ڈالیں انشاء اللہ یہ موذی مرض رفع ہوگا۔

﴿عملیات گمشدہ چیز تلاش کرنا﴾

عمل نمبر ۱: طریقہ عمل :-

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو ایک سو انیس بار بلا کم و بیش دُاعِیَہِ ذیل اور
اِسْمِ قَدْرِیَّائِیْ اِنَّہَا اِنْ تَلَّكَ وَتَقَالَ حَبِیْبَةٌ مِّنْ خَرَقْلِ فَتُكْنِ فِیْ مَسْحَرَةٍ اَوْفِیْ
الْمَسْمُورِ اَوْفِیْ الْاَرْضِ یَا اَبِیْ دَہَا اللّٰہُ ۝ اول آخز گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔

قائدہ:- انشاء اللہ العزیز گمشدہ چیزیں مل جائے گی۔

عمل نمبر ۲: برائے گمشدہ جانوراں:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم O وَاذْكُرْكَ إِذَا تُبِيتَ O

(بکثرت) پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ مال میں جائے گا۔

عمل نمبر ۳: ایضاً:- بسم اللہ الرحمن الرحیم O يَا سَيِّدِي اَتَحْمِلُنِي غَلَوَانِ

رَدِّ عَلَيَّ ضَلَّتِي وَلَا تَزْنِ لِي مِنْ دِيْوَانِي الْاَوَّلِيَّةُ O

طریقہ استعمال:- سین کی سمت بلند مقام پر کھڑے ہو کر تین بار کہے اور یہ نقش لکھ کر

بھی دے اس کو دو کوری تھکیریوں کے درمیان رکھ کر بوجھ سکے رکھیں انشاء اللہ گمشدہ چیزیں

مل جائے گی نقش یہ ہے۔

خواجہ عبدالکریم عفری بہتم راہ مغرب مدہ

۸	۳۸۵	۱۱	۳۸۸	۱۴	۳۹۲	۱	۳۷۸
۱۳	۳۹۱	۲	۳۷۹	۷	۳۸۴	۱۲	۳۸۹
۳	۳۸۰	۱۶	۳۹۴	۹	۳۸۶	۶	۳۸۳
۱۰	۳۸۷	۱۵	۳۸۲	۴	۳۸۱	۱۵	۳۹۳

خواجہ عبدالکریم عفری بہتم راہ مغرب مدہ

خواجہ عبدالکریم عفری بہتم راہ مغرب مدہ

خواجہ عبدالکریم عفری بہتم راہ مغرب مدہ

﴿عمل اسمائے اصحاب کہف﴾

اسمائے اصحاب کہف:- بسم اللہ الرحمن الرحیم O اَللّٰهُمَّ بِحَرَمَتِ

يَسْلُبُ خُصْمًا مَكْمَلِيْنَا - كَشْفُوطُ طَبِيْوَنَسْ - اَفْرِطُ يُوْنَسْ - كَشْفُوطُ طَبِيْوَنَسْ -

يُوْنَسْ بُوْس - وَكَلْبُهُمْ قَطْمِيْرٌ عَلٰى اَللّٰهِ قَصْدٌ لِّمَسِيْلٍ وَمِنْهَا جَائِرٌ -

طریقہ استعمال:- لکھ کر ان اسماء کو اپنے پاس رکھے یا گھر میں لگائے یا اسباب میں رکھے

فوائد:- امان از آفات دنیاوی و دینی، غرق ہونے، آگ لگنے، چوری ہونے اور ڈاکہ اور دیگر امراض کے لیے مفید ہیں۔

﴿عمل برائے رفع دیوانہ کتے کا کاٹا﴾

عمل نمبر ۱:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَنْتُمْ یٰکَیْنُوْنَ کَیْنًا وَّ اَکَیْنًا کَیْنًا ۝
فَقَعَلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْوَالُہُمْ رُؤُوسًا ۝

طریقہ استعمال:- روٹی کے چالیس ٹکڑے لیکر ہر روز ایک ایک ٹکڑا پر یہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر کے کھلائیں انشاء اللہ العزیز قائد ہوگا۔

ایضاً عمل نمبر ۲:- سورۃ فاتحہ سات بار اور قل حوالہ آخر تک بار بار سورۃ قلن وناس اور قل یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ۔

طریقہ دم:- تین تین بار پڑھ کر نمک پر دم کریں اکتالیس دم کر کے کھلائیں اور زخم پر بھی لٹیں۔

پرہیز:- نمک کھلانے کے بعد کسی دم یا تعویذات و دوا کی ممانعت ہے اور اکتالیس دن زخم پر پانی نہ ڈالیں یا زاور گھی کے استعمال سے پرہیز کریں بلکہ سالن میں بھی گھی اور یا ز استعمال نہ کریں۔

﴿عمل برائے رفع خوف حاکم و بادشاہ وغیرہ﴾

طریقہ عمل:- جب حاکم و بادشاہ کے سامنے جائے تو کچھ عرصے پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں اس طریقہ پر بند کرے کاف پڑھ کر دائیں ہاتھ کا انگلی بند کرے اور چپڑھ کر شہادت کی انگلی کو بند کرے اسی ترتیب سے باقی حروف کے مقابلہ میں باقی انگلیاں بند کرے اور جمعہ صق پر پہلے طریقے کے مطابق بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کریں جب

حاکم کے سامنے پہنچے تو کفایت پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھولے اور حاکم کی طرف دم کرے اور تحیث پڑھ کر بائیں ہاتھ کو کھول کر حاکم کی طرف بھونکے۔

نوٹ:- اس عمل کا حکم کو پتہ نہ چلے۔

دوسرا عمل برائے دفع خوف حاکم

عَلَيْهِمُ الشُّفْعَةُ: نیز دفع زنا کے لیے بھی یہی عمل مجرب ہے زانی کثرت سے یہ کلمات پڑھتا رہے انشاء اللہ زنا سے محفوظ رہے گا اور اگر یہی کلمات عَلَيْهِمُ الشُّفْعَةُ اور اس کے ساتھ بھی پڑھے کتے دامنہ رکاتوں انشاء اللہ کتے کچھ ایذا نہ دیں گے۔

تیسرا عمل برائے محافظت ایذا رسانی حیوانات و انسانات

سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعَلَمَيْنِ: جب خوف لاحق ہو تو ان کلمات کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز قائم رہے گا۔

﴿عملیات و تعویذات برائے زیادتی کھن دودھ﴾

تعویذ یہ ہے۔

تعویذ نمبر:-

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا محمد	یا محمد	یا محمد	یا محمد	یا محمد
یا علی	یا علی	یا علی	یا علی	یا علی
یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ
یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ
یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ	یا یحییٰ

طریقہ استعمال:- میں سوراخ کر کے بند کریں یا باندھیں انشاء اللہ دودھ کھن میں زیادتی ہوگی۔

فیوض جامعہ

﴿552﴾

ایضاً عمل و تعویذ نمبر ۲:- اول آخر چودہ بار درود شریف پڑھیں سورۃ القدر (انا انزلنا) چودہ بار پڑھ کر مغربی پردہ کریں اور مدھانی پر یہ تعویذ باندھیں۔
تعویذ یہ ہے۔

انا اعطینا	ك لکوتر	ان شاتک	هو الابر
فصل	لربك	وانحر	بحق
برین	حافظ بکر	وايلا مین	فالامین

قائدہ:- اس عمل اور تعویذ سے مکھن اور دودھ زیادہ ہوگا انشاء اللہ۔
ایضاً عمل و تعویذ نمبر ۳:- پہلے سواروپہ کی شیرینی لے کر تقسیم کریں اور تعویذ لکھیں اور تعویذ مدھانی کے ساتھ باندھیں۔
تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحی کریم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللهم بارک وزد مسکة وزیب هذه العثرة
بحضرت سلیمان بن داؤد علیہا السلام
یا وہاب یا حافظ یا وہاب

الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على من لا نبي بعده
والسلام

یہ تینوں عمل زیادہ مکھن اور دودھ کے لیے مفید ہیں۔

﴿عمل برائے رفع چپک﴾

عمل نمبر ۱:- سات عدد چاول لے کر ہر چاول پر سات بار سورۃ کوثر پڑھیں اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں یہ چاول چپک والے کو کھلائیں۔
 ایضاً عمل نمبر ۲:- نیلگوں دھاگے کی اکتیس تاریں لیں اور سورۃ رُحمن پڑھنا شروع کریں جب غیبی الاء ربکم آتکذبان پر پہنچیں دھاگے پر دم کریں اور گانٹھ دیں اکتیس گانٹھیں آئیں گی۔

طریقہ استعمال: یہ دھاگہ مریض کے گلے میں ڈالیں اور دھاگہ کو بھینگنے سے محفوظ رکھیں

﴿عمل برائے رفع ہمسایہ بد﴾

عمل یہ ہے: سات پرانی قبروں کی مٹی لے کر ہر ایک پر علیحدہ سات سات بار سورۃ کوثر پڑھیں کپڑے میں پوٹی باندھ کر ایسے مقام پر ڈالیں جہاں جھاڑو نہ دیں یا نہ دی جاتی ہو
 نوٹ:- یہ عمل سنگل کو کریں۔

﴿عمل ناراض آدمی کو راضی کرنا﴾

طریقہ عمل:- اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں ایک ہزار مرتبہ قُلْ نُوَدُّكَ پڑھ کر تین چھٹا تک یعنی پر دم کریں (اور کھلائیں) یہ عمل ایک ہفتہ کریں انشاء اللہ ناراض آدمی راضی ہوگا۔

﴿عمل رفع ایذائے کتا﴾

طریقہ عمل:- عَلَیْہِمُ الشُّقَّةُ کتے دامنہ کا پڑھ کر کتوں کی طرف پھونکیں۔
 قاعدہ:- کتے ایذا نہ دیں گے۔

نوٹ:- یہ عمل جامعہ حاکم و ظالم کے شر کے دفع کیلئے مفید ہے۔

﴿عمل برائے رفع درد ہر قسم﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرینه
 خاشعاً متصدعاً من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم
 يتفكرون ۝ یا شافی یا شافی

طریقہ استعمال:- یہ آیت کریمہ تین دن متواتر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں اور وہ پانی
 مریض کو پلائیں اور درد کے مقام پر مالش کریں انشاء اللہ العزیز درد رفع ہوگا
 عمل نمبر ۲:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اللھم انت الباعث وانا المبعوث
 ومن يدع المبعوث الا الباعث یا رب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ
 واصحابہ اجمعین ۝

طریقہ استعمال:- یہ لکھ کر مقام درد پر باندھیں۔
 فوائد:- دردا دور جوڑوں کے درد کے رفع کے لیے اکسیر ہے۔

﴿تعویذ برائے نفع تجارت و کاروبار وغیرہ﴾

تعویذ یہ ہے:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ فاستبشروا بیعکم الذی
 بایعتم بہ وذلک ہوا الفوز العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ
 واصحابہ اجمعین ۝

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر دکاندار صندوقی (لکھ) میں رکھے اگر تاجر ہو تو دائیں
 بازو میں باندھے انشاء اللہ برکت ہوگی۔

﴿عمل برائے تیزی ذہن﴾

طریقہ عمل:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاشْرَحْ صَدْرِيْ بِنُورِ مَعْرِفَتِكَ وَاسْتَعْمَلْ بِتَقْوِيْ طَاعَتِكَ وَتَبَارَكَ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ ۝
 اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور سینے پر ہاتھوں کو
 پھیریں۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو لکھ کر دے گلے یا بازو پر باندھے انشاء اللہ تیزی ذہن
 کے لیے مفید ہے۔

ایضاً تعویذ نمبر ۲:- تعویذ یہ ہے۔

ن	والقلم	وما	یسطرون
والقلم	وما	یسطرون	ن
وما	یسطرون	ن	والقلم
یسطرون	ن	والقلم	وما
ن	والقلم	وما	یسطرون

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے چاندی کے تعویذ میں ڈال کر گلے میں
 لٹکائیں۔ زیادتی ذہن کے لیے مفید ہے۔

﴿عمل برائے رفع یرقان﴾

طریقہ عمل:- روز اتوار سبز گھاس کے لمبے پتے لے کر ان کو مریش کے دائیں ہاتھ
 میں دیں اور دوسری طرف بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بسم اللہ پڑھ کر سورۃ القدر پڑھ کر
 گھاس کو چاقو سے کاٹیں۔ اسی طرح سات بار کریں اول آخر تین تین بار درود شریف
 پڑھیں۔

نوٹ:- یہ عمل تین اتوار کریں۔ انشاء اللہ برقان ختم ہوگا۔

﴿عمل برائے کیڑے کوڑے رفع ہوں﴾

سات ظالم تھانیداروں کے نام لکھ کر ملی (سوراخ) میں ڈال دیں کوڑے جگہ چھوڑ دیں گے۔

﴿عمل برائے رفع نامردی﴾

طریقہ عمل:- مرغی کے چار انڈے کا ہال لیں۔ دو کو جھیل کر ان پر لکھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵۰ و لسماء بنینہا باید و ان لہم معون ۵۰ یہ مرد کے لیے ہے۔
دوا انڈے غورت کے لیے ہیں ان پر یہ لکھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
والارض فرشتہا نعم المعاهدون۔

طریقہ استعمال: مرد اور عورت ایک ایک انڈا پہلی رات کھائیں اور ہم بستری کریں اسی طرح دوسرا انڈا دوسری رات کھائیں یہ عمل بندش قوہ باہ اور نامردی کے لیے مفید ہے۔

﴿تعویذات برائے محبت﴾

عمی	اللہ	اے	یجعل	یتکم	وین	الذین	عادیتم
اللہ	اے	یجعل	یتکم	وین	الذین	عادیتم	متہم
اے	یجعل	ویتکم	وین	الذین	عادیتم	متہم	مردہ
یجعل	یتکم	وین	الذین	عادیتم	متہم	مردہ	واللہ
یتکم	وین	الذین	عادیتم	متہم	مردہ	واللہ	قدیر
وین	الذین	عادیتم	متہم	مردہ	واللہ	قدیر	واللہ
الذین	عادیتم	متہم	مردہ	واللہ	قدیر	واللہ	غفور
عادیتم	متہم	مردہ	واللہ	قدیر	واللہ	غفور	الرحیم

الحب قلان بن قلان علی حب قلانہ بنت قلانہ

فیوض جامعہ

﴿557﴾

طریقہ استعمال :- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کریں اور خوشبو لگا کر چاندی کے تعویذ میں بند کر کے دائیں بازو پر بائیں عورت کے لیے گلے میں ڈالیں۔

تعویذ نمبر ۲: ایضاً:-

یحبونہم کحب اللہ	والفین امتواشد حب اللہ	والفیت علیک معبتہ	اتہ لحب الخیر
یا غفار ۱	یا کریم ۱۳	متی یا کریم ۱۱	لشدید یا ودود ۸
اتہ لحب الخیر	والفیت علیک معبتہ	والفین امتواشد	یحبونہم کحب
لشدید یا ودود ۱۴	متی یا کریم ۷	حب اللہ یا کریم ۴	اللہ یا لطیف ۱۳
والفین امتواشد	یحبونہم کحب اللہ	اتہ لحب الخیر	والفیت علیک معبتہ
حب اللہ یا لطیف ۶	یا رحمن ۹	لشدید یا رحیم ۱۶	متی یا رحمن ۳
والفیت علیک معبتہ	اتہ لحب الخیر لشدید	یحبونہم کحب اللہ	والفین امتواشد
متی یا رحمن ۱۵	یا کریم ۳	حب اللہ یا رحیم ۱۰	۵

الحب قلات بن قلات علی حب قلاتہ بنت قلاتہ

طریقہ استعمال :- گزشتہ تعویذ کے طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔

﴿عمل برائے رفع اثر جادو﴾

عمل یہ ہے:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اعوذ بکلمات اللہ التامات کلہا من شر ما خلق اعوذ بکلمات اللہ التامات الہامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن حمزات الشیاطین وان یحضر ۵ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی اسماءہو السمیع العلیم ۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا شاقی یا شاقی یا شاقی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۵

طریقہ استعمال :- یہ تعویذ لکھ کر بازو یا گلے میں بائیں اگر آدمی کے تمام بدن پر جادو

کیا گیا ہو تو یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں یہ پانی اکثر پی لیں اور تھوڑا سا پانی کڑوے جل میں ڈال کر مقام درد پر لیں بفضلہ تعالیٰ اس سخت مرض سے فائدہ ہوگا۔

﴿عمل برائے حفاظت کھیتی باڑی﴾

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ یا رزاق العباد یا خلاق الخلائق یا فاطر السموات
و یا منبت من هذا الزرع فی الارض والنبات و یا مجیب الدعوات انفع من
هذا الزرع شر لہوام والوحوش و شر لفلوۃ و لخنزیر المفلسۃ
وارزقنا رزقا حسنا ۝ وصلى الله على خير خلفه محمد وآله واصحابه
اجمعين۔

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر کوری ڈولی ڈھکن والی یا دو کوری ٹھیکروں میں بند کر کے کھیت میں دفن کر دیں کھیت آفات سماوی و ارضی سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ۔

﴿عمل برائے شادی و دوسرا نکاح﴾

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ اللَّهُمَّ اجزني في مصيبي هذا خلف لي خيرا
منها ۝ اول آخر و درو شریف پڑھے۔

طریقہ: اس دعا کو بکثرت پڑھیں۔

فوائد: جس کی بیوی مر جائے اور دوسری جگہ مشکل درپیش ہو تو درج بالا عمل کرے انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔

﴿عمل برائے اصلاح زوجین﴾

طریقہ عمل:- تم چٹا تک سفید چینی پر پونڈ ٹو ٹو ٹاکی ہزار بار پڑھ کر دم کریں اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھیں طالب و مظلوم کو اس طرح سے کھلائیں کہ ان کو معلوم نہ ہو۔

﴿عمل برائے شر آدمی﴾

طریقہ:- شہادت کی انگلی سے ہوا میں ابتدا سے انتہا تک بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے سے آدمی رک جاتی ہے (یا ایسے ہی بسم اللہ پڑھتے رہیں اور آدمی کی طرف دم کرتے رہیں)۔

﴿تعویذ برائے دوری ہر قسم﴾

تعویذ:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ سنعمہ علی لخر طرم فاصبحت کا
ضریم ۵ یہ تعویذ لکھ کر بازو پر باندھیں اللہ ہر قسم کی دوری ختم ہو جائے گی۔

﴿عمل برائے ازیا و محبت اللہ تعالیٰ﴾

الہی مقصود من توئی درضائے تو
محبت ذوق شوق ذات خودہ بحرمت پیران کبار
پڑھنے کا طریقہ:- نفی و اثبات کے ذکر سے پہلے یہ دعاء بکثرت پڑھیں اور پھر ذکر میں مشغول ہوں محبت زیادہ ہوگی۔

﴿عملیات و تعویذات برائے رفع امراض النساء﴾

عمل نمبر احتفظ جنین در شکم ماور:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ واصبر وصابرک الا
باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون ۵ ان للہ مع اللین

تَقْوِیَ الْفَئِیْنِ ۝ ھِمَّ مَحْسُنُوْنَ ۝ پوند دھاگے کی اکٹالیس تاریں لیکر عورت کے قدم کے برابر یعنی عورت کی مانگ یہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں سے لیکر تاخنہ انگوٹھے تک (تا پے) اس پر یہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد سات بار سورۃ کافرون پڑھ کر دم کر کے دیں اور گانٹھ دیں ہر گانٹھ کے درمیان تین انگلی کا فاصلہ ہو۔
 طریقہ استعمال:- عورت اس دھاگے کو کمر میں باندھے۔

﴿عمل نمبر ۲:- برائے عورت حقیرہ یعنی جسے بچہ نہ ہوتا ہو﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَلَوْ اَنَّا سَیْرَتْ بِہِ لَیْجِبَالٌ لَّوَقَطَعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کَلِمٌ بِہِ لَمَوْتٰی ۝ ہَلْ لّٰہُ الْاَمْرُ جَمِیْعًا قُلْ یٰ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ یَّشَاءُ اللّٰہُ لَهْدٰی النَّاسَ جَمِیْعًا ۝
 طریقہ استعمال:- یہ آیت ہرنی کی جھلی پر دھڑان اور گلاب سے ملا کر لکھیں عورت اس کو اپنی کمر میں باندھے اسکا عائد حاملہ ہوگی۔

عمل نمبر ۳ ایضاً:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یا مہدی: کے تو تعویذ بتائیں یعنی سفید کاغذ کے نوپرچوں پر لکھے اور جب عورت ماہواری (حیض) سے فارغ ہو تو تین دن متواتر ایک ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پئے اور اس دوران خاوند سے ہمستر بھی ہو۔ یہ عمل تین ماہ جاری رکھے یعنی ہر ماہ تین تعویذ پئے جائیں اور یہ آیات لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَاَتَغِیْضُ الْاَرْحَامَ وَاَتَزْوَاجُ کُلِّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمَقْدَارٍ ۝ عَلٰیہِ السَّلَامُ وَالشَّہَادَةُ لِسَکِیْرِ الْمُتَعَالِ یٰ اَزْکَرِیَّانِ نِیْشَرُکَ بِغَلَامٍ ۝ اِسْمُہُ یَحْنٰی لَمْ نَجْعَلْ لَہٗ مِنْ قَبْلِ سَمِیْآہُ وَصَلٰی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

نوٹ:- ان آیات کا تعویذ گئے میں اس طرح سے لکھائیں کہ تعویذ ناف سے دوا نکل
نیچے رہے۔

نوٹ:- ان شاء اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد دینے لگی۔

عمل نمبر ۴۴ ایضاً:- طریقہ عمل:- چالیس عدد لوٹک لے کر ہر لوٹک پر یہ آیت کریمہ
سات بار پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ لو کظلمات فی بحر لہجی یغشہ موج من فوقہ
موج من فوقہ محاب ۵ ظلمات بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ ۵ لم
یکدیرہا ۵ ولم یجعل اللہ لہ نور اقمالہ من نور ۵

طریقہ استعمال:- ماہواری (حیض) کے ختم ہونے پر غسل کر کے اسی دن سے عمل
شروع کرے رات کے وقت ایک ایک لوٹک کھائے اور اوپر سے پانی نہ پیئے اور خاوند
سے ہمبستر بھی ہو ان شاء اللہ اولاد ہوگی۔

تعویذ برائے اولاد دینے:- تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اللہ یعلم ماتحمل کل قتی و ماتغیض
الارحام و ماتزدادو کل شئی عندہ بمقدار ۵ عالم الغیب و الشہادہ الکبیر
لمنع ال ۵ یرکریانا انامشرک بغلام ن اسمد یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا۔
یسحق مریم و عیسیٰ ہب لنا ابننا صلحاطویل العمر یحق سیننا محمد الہ
واصحابہ و صلی اللہ علیہ و علی الو اصحابہ اجمعین۔

صل کے تین ماہ گزرنے کے بعد یہ تعویذ برن کے پڑے پر حضرت ان و کتاب سے
لکھیں اور عورت اس تعویذ کو کمر میں باندھے۔

فوائد:- اگر کسی کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں لڑکانہ ہوتا ہو اس تعویذ کے استعمال سے انشاء اللہ نیک لڑکا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

عمل جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو

اجوائن دس تولہ، مرج سیادہ دس تولہ لے کر سوموار کے دن ظہر کے وقت سورۃ الفس اکتالیس بار مرتبہ سورۃ کمال آخر درود شریف پڑھے۔

طریقہ عمل:- ابتدائے حمل سے روزانہ ایک دانہ یا تین مرج، پانچ یا سات دانے اجوائن کھائے نیز ابتدائے حمل سے لے کر بچے کے دودھ پینے کے دنوں تک یہ عمل جاری رکھیں انشاء اللہ بچہ زندہ رہے گا۔

نمبر ۷: تعویذ برائے رفع خشک شدہ حمل:- تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ سبحان اللہی خلق الأزواج کلہا معانیت الارض ومن انفسہم ومما لا یعلمون ۵

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ سفید چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر چالیس روز بلاناغہ عورت کو پلائیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خشک شدہ بچہ تازہ ہو کر اپنے وقت پر پیدا ہوگا۔

نوٹ:- جس وقت بچہ ماں کے پیٹ میں خشک ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ عورت کو خون آتا ہوگا پہلے اس کا خون بند کریں بعد میں چند دن تک یہ آیات کاغذ پر لکھ پلائیں اس کے بعد جب خون بند ہو جائے یہی تعویذ کاغذ پر لکھ کر پندرہ روز تک پلائیں پھر یہ عمل مذکورہ چینی کے برتن میں لکھنے والا پورا کریں۔

تعویذ ۸ برائے رفع درودہ:- تعویذ یہ ہے۔

ولقت ملغیہا وتخلت واذا انت لربہا وحقت اھیا اشر اھیا۔

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر پاک کپڑے میں سی کر یا پاندھ کر عورت کی بائیں ران سے باندھیں انشاء اللہ بچہ آسانی پیدا ہوگا۔

نوٹ:- جب بچہ کچھ ظاہر ہو تو تعویذ فوراً کھول دیں۔

۷۸۶

تعویذ بقاء حمل:-

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ یا ایحییٰ خذنا لکتاب بقوہ واتینہ لحکم صبا ۵

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۵

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں انشاء اللہ حمل باقی رہے گا۔

﴿تعویذات و عملیات برائے رفع امراض الحفال﴾

نمبر ۱: بچے کا ہر بلا و بیماری سے محفوظ رکھنے کا تعویذ:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل عین لامة ومن

شر کل شیطان و ہامة تحصنت بحصن ائف لف لاحول ولا قوۃ الا باللہ

لعلی العظیم ۵ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۵

طریقہ استعمال:- اس تعویذ کو لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ

بچہ تمام آفات اور بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

[illegible]

نمبر ۵: عمل بچے کی عادت مٹی کھانا ختم ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ ولا تغربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين بحق ليس كهي عيس وبحق بالف لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۵

طریقہ استعمال:- روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر بچے کو کھلائیں انشاء اللہ آہستہ آہستہ یہ عادت ختم ہو جائے گی یہ عمل حسب ضرورت کرتے رہیں۔

نمبر ۶: عمل برائے رفع اثر ام فصیان برائے بچہ:- اعوذ بالله من الشیطن
لرحیم ۵ بسم لله الرحمن الرحیم ۵ یا غوث انا من سلیمان بن داؤد علیہ
السلام اھیا اھیا اھراھیا یا غفور اجعل فی اسعر حالہ خالدو مخلصیا حافظ
انرك بعون الله يا الله يا الله يا الله برحمتك يا ارحم الراحمين ۵

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر کپاس اور کپڑے میں بند کر کے لڑکے کے لیے
چمڑے یا لکی میں بند کریں اور لڑکی کے لیے چاندی میں بند کروائیں اور بوقت دورہ گلے
میں ڈالیں۔ اور یہ تعویذ دھونی کے لیے دیں۔

تعویذ یہ ہے۔ عجل جمع

طریقہ دھونی:- دھونی کے لیے یہ تعویذ استعمال کریں اور دھونی خوشبودار تیل میں دیں
اگر خوشبودار تیل نہ ہو تو شلغم کے تیل میں اس کو بھگو کر رکھیں اور جب بچے کو دورہ پڑے
اس بھگوئے ہوئے تعویذ کو برتن میں رکھ کر بچے کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ بچہ دورہ سے
محفوظ رہے گا۔

﴿عمل برائے فراخی رزق﴾

عمل یہ ہے:- ہر روز بعد نماز عشاء ایک بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا باعث فراخی رزق ہے۔ (اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں)
تعویذ برائے رفع درد کان یا کان بند ہو:- تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۲	۲	۸
۳	۷	۲۰	۲۵
۳۲	۳۳	۹	۱
۳	۶	۳۳	۳۱

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کان پر لٹکائیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

﴿عملیات و تعویذات مشترکہ﴾

یعنی اب ان عملیات و تعویذات کو قتل کیا جاتا ہے جو ایک عمل اور تعویذ کئی امراض و مشکلات کے لیے کافی ہوگا ہر ایک عمل اور تعویذ کے فوائد اس کے ساتھ قتل کیے جائیں گے۔

تعویذ نمبر ۱: برائے رفع بندش بول و براز و پتھری:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ و بسم اللہ الجبال ۵ بسم اللہ کانت ہیاء

مبتلو حملت الارض والجبال فدکذا کة واحدة ۵

طریقہ استعمال:- یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔

فوائد:- یہ تعویذ بندش بول و براز و پتھری انسان و حیوان کے لیے مفید ہے۔ نیز یہ

تعویذ ایام باباری کو بندش کے لیے فائدہ مند ہے۔

تعویذ نمبر ۲: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ انا اعطینک لکھنؤ فصل

لربک وانحر ان شانک هو الابرہ ۵

یہ تعویذ بھی لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں مذکورہ بالا امراض کے لیے مفید ہوگا۔

تعویذ نمبر ۳: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ واذا سمعی مونی لقومہ

فقلنا اضرب بعصاک الحجر ۵ فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا ۵

طریقہ استعمال: یہ تعویذ بھی لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ مذکورہ بالا امراض کے لیے مفید ہوگا۔

نمبر ۴: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ قل کونوا حجارة

لو حیدوا خلفا ممایکبر فی صدورکم فیقولون من یعدقل الذی فطرکم اول

مررة فسینغضون لیک رؤسہم ویقولون متی هو قل عسی ان یکون

قریبا ۵

مذکورہ بالا طریقہ سے مذکورہ امراض کے لیے مفید ہے۔

تعویذ نمبر ۵: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ ففتحنا ابواب السماء بماء

منہم وفتحنا الارض عینا فالتقی الماء علی امر قد قدر ۵

مذکورہ بالا طریقہ سے مذکورہ امراض کے لیے مفید ہے۔

تعویذ برائے رفع سلسل بول وغیرہ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ وقیل

یلارض ابلعی ماء ک ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر۔ قل انتم ان

اصبح ماء کم غورا فمن یتبکم بماء معین ۵

طریقہ استعال:- یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔
فوائد:- برائے رفع سلسلہ بول انسان و حیوان رفع جریان خون - کثرت حیض و تکسیر کے لیے مفید ہے۔

ڈٹ وغیرہ:- نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھیں۔
اول آخر درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ یہ عمل تمام قضائے حاجات، شفاء مریض و عاتب کے حاضر کرنے کے لیے مفید ہے۔

خوف:- اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو اسے پانی پر دم کر کے پلائیں۔

دودھ بڑھانے کا تعویذ:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ مثل النخيل ينفقون
اموالهم في سبيل الله كمثل حبة انبثت سبع سنابل في كل سنبله مائة حبة
والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم ۝

طریقہ استعال:- چند تعویذ حسب ضرورت کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ یہ
تعویذ عورتوں اور جانوروں (گائے، بھینس، بکری) سب کے دودھ بڑھانے بڑھانے
کے لیے ہے۔

تعویذ برائے صبر:- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ واصبر على
ما اصابك ان ذلك من عزم الامور ان الله وانا فيه راجعون ۝

یہ تعویذ برائے صبر جمع انسان و حیوان خصوصاً جس عورت کا بچہ مر جائے اس کے لیے
مفید و مجرب ہے۔

﴿دم برائے رفع تمام امراض وغیرہ﴾

طریقہ دم:- سورۃ فاتحہ، سورۃ کافرون، سورۃ اخلاص، سورۃ ثلق و سورۃ ناس یہ سب سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ پڑھیں۔

وَإِنْ يَكَادُ الْكَافِرُونَ كُفْرُهُمْ لَيُزِيلُنَّكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَعْمَلُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَالْحَقُّ أَقْرَبُ لِنَادٍ وَبِالْحَقِّ
نَزَّلَ ۝ نَحْمَدُكَ كَلِمَاتِ اللَّهِ ثَنَائَاتٍ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا تَضُرُّهُ
أَسْمَاءُ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَا تَحْزَنْ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ إِلَهِي بِخُرْقَتِ حَاجِي دُومَتِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
قَسَدِ هَارِي قَدَسِ سِرِّهِ الْعَزِيزِ ۝ أَللَّهُمَّ اشفِ ليصاحب هذا المريض بِخُرْقَتِكَ
وَقُدْرَتِكَ وَخَيْرِيَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

طریقہ: یہ سب پڑھ کر مع اول آخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔

نوٹ:- تمام امراض و آلام (ورد) دفعیہ کے لیے جن۔ آسیب کشا کو زائل کرنے کے لیے اور نظربد کے لیے مفید ہے۔



94

فانصرفوا الى ما يتصرفون

[illegible]

410

طریقہ استعمال :- یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

فوائد:- یہ تعویذ ہر نیک مطلوب خصوصاً ام الصبیان و جمیع آفات کے رفع کے لیے مفید ہے اور بچوں کی حفاظت کے لیے مجرب ہے۔

﴿تعویذ المسرف عطیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم﴾

عربی میں پُر کرنے کا طریقہ: فوائد:-

خمیس ہاء اٹ و خط قوق خط

وَمَجْلِبِ حَوْلَهُ مَبِيعَ نَقَطِ

ثم هــزات اذا علوتها

قہی سبع لا یرى قہہا العلط

تم واولتم خاتمه شد

ثم عماد ثم ميم في الوسط

وہا یلقع عن حاملہا

کلی معجزہ ویلا، مختلط

يشق في الاقسام والاء الى

عجزت عنه الاطباء الباط

تعوینہ یہ ہے۔



طریقہ استعمال:- یہ تعوینہ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں۔ جب ضرورت لکھ کر مریض کو پانی میں حل کر کے پلائیں۔
نوٹ:- اس تعوینہ کا حال ہر جادو بلا و مصیبت سے محفوظ رہے گا اور جس بیماری سے ڈاکٹر اور حکیم عاجز ہو گئے ہوں اس تعوینہ کے استعمال سے انشاء اللہ شفا ہوگی۔
عمل برائے شفاۓ امراض وغیرہ:-

آستانہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور ایسے ہی
آستانہ عالیہ حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے سنگر شریف
کی خاک شفاۓ امراض و آفات اور رفع ککڑی کے لیے مفید ہے۔
دم برائے رفع شب کوری وغیرہ:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ بسم اللہ الشافی بسم اللہ
لکافی بسم اللہ المعافی بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ فانی لا یضر مع
اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیْمُ ۵
اول آخر درو شریف پڑھیں یہ دم مختلف بیماریوں کے لیے مفید ہے ہر بیماری کا دم علیحدہ
ہے ملاحظہ فرمائیں۔

شب کوری کے لیے سات مرتبہ پڑھ کر سرمہ پر دم کریں انشاء اللہ سرمہ کے
استعمال کرنے سے پٹائی صحیح ہو جائے گی اور وجع الفاصل کے درد کو دور کرنے کے لیے

سرسوں کے تیل پر سات بار پڑھ کر دم کریں اور درد والا ماش کرے یا کرائے انشاء اللہ آرام ہوگا اور ایسے ہی ریح کے درد کے لیے کریں اور مقام درد پر ماش کریں اور چنبیل باد کے لیے تلوں کے تیل پر مذکور بالا طریقہ سے دم کریں اور تیل حسب ضرورت استعمال کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔
عمل وارفع ہر درد۔

۹۶

درد دندان درد سر
یا اسمعلونی والمطانی
حلق درد کان تپ

شعر برائے فوائد تفصیل:-

- ۱۔ درد - دریا - یزن دندان - یہ س میم راتخلق یزن اے ہم نشین۔
طریقہ:- درد کے لیے حرف یاء میں میخ گاڑ دے اور دانتوں کے درد کے لیے صرف سین میں - حلق کے لیے میم میں میخ گاڑ دے ساتھی۔
- ۲۔ نیم سر درد زن درد اکوش بہر تپ در طازن فارغ نشین
ترجمہ:- آدھے سر درد رفع کے لیے حرف عین میں میخ گاڑ دے کان کے درد رفع کے لیے واؤ میں بخار رفع کے لیے ط میں گاڑ کر تو فارغ بیٹھ اور ابتداء میں تین بار درود شریف پڑھ کر پانی میخ پر دم کر کے درخت میں مطلوبہ حرف میں گاڑ دے اور گاڑتے وقت مدت پوچھیں کہ کتنے سال درد نہ ہو ۱۱/۱۲ حصہ ٹھونک کر پھر پوچھیں پھر ۱۱/۲ اور پھر پوچھیں اور تمام گاڑ دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ السَّلَامُ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ اَفْضَلُ صَلَوَاتِكَ بَعْدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارُکْ وَسَلَامٌ عَلَیْهِ ۝

یہ درود شریف ایک ہزار (1000) مرتبہ روزانہ پڑھیں اس کے فوائد حسب ذیل ہیں:

۱۔ حبیب اللہ تعالیٰ و محبت مشائخ عظام گناہوں کی مغفرت خیر و برکت و امور، رات و دن ترقی و وسعت رزق و معاش و ادائے قرض وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

۲۔ عمل و افق جمع آفات وغیرہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُكَ شَيْءٌ ۚ وَفِي يَمِينِهِ دُمُوعُ مَلَائِكَةٍ وَفِي يَمِينِهِ ۝

تعویذ واقع مرگی وغیرہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم - هو ص ح م س ق

قن	هو	انه	اصعد	لم	يلد
هو	انه	اصد	لم	يلد	ولم
انه	اصد	لم	يلد	ولم	ولك
اصد	لم	يلد	ولم	ولك	ولم
انه	اصعد	لم	يلد	ولم	يكن
اصعد	لم	يلد	ولم	يكن	له
لم	يلد	ولم	ولك	يكن	له
يلد	ولم	يكن	له	كنوا	اصد

تعوذ لکھنے کا طریقہ:- نوچھدی جمعہ کی رات کو غسل کر کے شیرینی پر فاتحہ موکلاں
 اخلاص کا دے اور خوشبو جلائے چودہ بار درود شریف اور سورۃ اخلاص چار سو بار پڑھ کر
 (دعا مانگے) پھر تعویذ لکھے۔ یہ تعویذ دافع مرگی و ام المصیباں ہے۔

2 2 2 2

2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12

(عمل برائے سلامتی واپسی سفر)

طریقہ عمل :- اگر کوئی شخص سفر پر جائے تو روانگی سے پہلے تین بار آیت الکرسی پڑھے اور سفر پر جاتے وقت مسجد میں ہلکی آواز میں سات بار اذانیں کہے اور سفر پر روانہ ہو جائے اور دوران سفر نمازوں کے اوقات میں سات سات بار ہلکی آواز میں اذانیں

کہتا رہے انشاء اللہ سفر سے ملامت اور کامیاب ہو کر واپس آئے گا۔

﴿عمل دشمنوں پر فتح پانا﴾

طریقہ عمل :- سورۃ الفتح میں ایک سو ایک بار نماز فجر کی سنتیں پڑھ کر فرضوں سے پہلے پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے انشاء اللہ دشمنوں پر کامیابی حاصل ہوگی۔

﴿عمل برائے دفع خطرہ و نقصان بارش﴾

طریقہ عمل :- جب بارش زیادہ ہو جائے اور نقصان کا خطرہ ہو تو مسجد کے چاروں کونوں میں درمیانی آواز سے بکثرت اذانیں دلائیں انشاء اللہ خطرہ دفع ہوگا۔

﴿دفع بوا سیر﴾

یا رحیم کل صریخ و مکروب و غیاثہ و معاذہ یا رحیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ لکھ کر کمر میں باندھیں اور اگر صبح و شام سورۃ فاتحہ با تسمیہ سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے اپنے آگے پیچھے زانو تک پھیر لیں ناف سے رانوں تک اگر صرف تسمیہ سات بار پڑھ کر دم کر لیں تو بوا سیر دفع ہوگی۔



أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَتَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَتَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَتَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

اے میرے پیارے اللہ! اے میرے پیارے رب! ذوالجلال! اے میرے
 خالق! مالک! اے میرے رازق! اے غفور الرحیم! اے رب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم تو ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرما ہم پر اپنی خصوصی نظر رحمت فرما ہمارے صغیرہ کبیرہ
 گناہ معاف فرما ہمیں سید ہمارا راستہ ہمیشہ نصیب فرمائے رکھنا ہمارے دلوں میں اپنی
 محبت پیدا فرمائے رکھنا اور کبھی بھی ہمیں راہِ حق سے بھٹکتے نہ دینا اور نہ ہی جہالت و بے
 راہ روی میں مبتلا فرمانا شیطانی نفسانی قوتوں کے زیر اثر ہمارے اعمال کو درستگی نصیب
 فرمانا قدم نیکی کی طرف بڑھائیں تو منزل مقصود تک پہنچنے کی توفیق نصیب فرمانا حلال
 و حرام نیکی بدی دین و دنیا کے معاملات میں تمیز نصیب فرمانا اپنی ذمہ داریوں کا احساس
 اور مذہبی غیرت کا شعور ہمارے دلوں میں زندہ فرمانا اور اپنے مسلمان بھائیوں کی عزت
 و حرمت اور قدر و قیمت کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمانا والدین، بزرگ، اساتذہ اور
 دوستوں کے حقوق پامال کرنے سے محفوظ فرمانا ہماری زبان تیرے ذکر سے،
 آنکھیں تیرے دیدار سے، کان تیرا ذکر سننے سے اور قدم نیکی کی طرف بڑھنے سے
 کبھی محروم نہ ہوں ہماری ہر نیکی میں ریا اور غیر عمل میں جو خطا ظاہر ہے اے اللہ ایسی
 حالت میں اگر تو نے ہم پر فضل نہ فرمایا تو ہم ذلیل و رسوا ہو جائیں گے ہم تیرے عذاب

سے ڈرتے ہیں جنگلی قبرگری محشر اور تیری قہاریت اور جہاریت سے خوفزدہ ہیں لیکن اس کے باوجود بد اعمالیوں سے دامن آلودہ ہے تیرے احکام کے مطابق زندگی بسر نہیں ہو رہی اے اللہ! تو ہمیں توبہ کی توفیق بخش ایسی توبہ کی توفیق کہ پھر کبھی تیری نافرمانی نہ ہو سکے اے اللہ! ہمارا دامن تیرے آگے پھیلا ہوا ہے ہماری ذلتہ حالی تجھ پر عیاں ہے ہمارے گناہوں کی کوئی حد نہیں نافرمانیوں کا تسلسل ایک نہ ختم ہونے والا ہے ان ساری معصیوں نے قلب میں اضطرابِ بدن میں بے چینی آنکھوں میں اشک اور روح کو زپا کے رکھ دیا ہے ایسی حالت میں ہمارا سر تیری بارگاہ میں جھکا ہوا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی برائیوں سے آلودہ ہے خواہشاتِ نفسانی کی گردلوں پر جمی ہے آنکھوں کے باوجود اندھے کانوں کے باوجود ہیرے زبان کے باوجود گونگے ہاتھ پاؤں ہونے کے باوجود اپانچ ہو چکے ہیں اس لیے کہ وہ آنکھیں ہی کیا جو تیرے دیدار کو نہ ترسیں وہ کان ہی کیا جو تیرا ذکر سننے کو بے چین نہ ہوں وہ زبان ہی کیا جس پر ہر دم تیرا ورد جاری نہ رہے وہ ہاتھ اور پاؤں ہی کیا جو ہر لمحہ نیکی کرنے کے لیے بے چین نہ رہیں ہماری عقلوں پر حیوانیت کا اثر دل پر شیطانیت کا اور خواہشات پر نفسانیت کا اثر غالب ہے اس بے چینی بے قراری اور غریبی کی حالت میں تیرے سوا کون ہے جو ہمارے درد کی دوا کرے تیرے سوا کون ہے جو دکھوں کا مداوا کرے اے اللہ! انسان تو انسان کے ایک برے عمل کو دیکھ لے تو اسے نشت کرنا ہے لیکن تیری ذات بڑی بے نیاز ہے کہ اپنے بندوں کے نہ جانے کتنے عیسوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنی نافرمانی اور برائیوں کا اقرار کرتے ہیں بے شک غیر شرعی ماحول غیر شرعی تعلق اور غیر شرعی لوگوں کی دوستی بر عمل میں کوتاہی اور کردار کی تباہی کا باعث بنتی ہے پھر ایسی حالت میں دوست دشمن اپنے پرانے ہو جاتے ہیں تیرے سوا کون سہارا دے کون

ہماری لاج رکھے میرے مولا ہم پر بخش و مغفرت کے دروازے کھول دے تجھے تیرے
 پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال اور اپنی امت
 کے غم خوار ہیں ان کا واسطہ تو ہمیں معاف فرما دے ان کے صدقے ہمارا سوا قلب بے
 دار فرما دے ان کی ان دعاؤں کا صدقہ جو انہوں نے چودہ سو برس پہلے تیری بارگاہ میں
 ہمارے گناہوں کو دیکھ کر ہماری بخشش کے لیے کیس تو روزِ شہر ہمیں ہمارے پیارے محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے اٹھانا اور جس دم انھیں تو فرشتے ہمیں دوزخ
 میں لے جانے کے لیے ہماری طرف بڑھیں تو اچانک ہم ان کی نظروں سے اوچل
 ہو جائیں وہ اس بات کا تیری بارگاہ میں اظہار کریں تو تُو ان سے فرمائے اے فرشتو!
 تمہیں نہیں ملیں گے اس لیے کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کالی کملی میں
 چھپا لیا ہے اے اللہ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن و حسین رضوان اللہ
 اجمعین اور اہل بیت عظام رضوان اللہ اجمعین کا صدقہ ہماری دعا قبول فرما اے اللہ چودہ
 سو برس گزر جانے کے بعد بھی سارا جہاں تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدن کی
 خوشبو سے مہطر ہے اس خوشبو کی مہک نے دل میں ان کے دیدار کے شوق کے غنچے کھلا
 دیے ہیں اور قدم دیوانگی کے عالم میں طیبہ کی رحمت مگری کا سفر کرنے کو بے چین ہو گئے
 ہیں اے اللہ سفر طیبہ کی توفیق بخش دے تاکہ ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 روضہ اقدس کی منہری جالیوں کو سینے سے لگا کر تیرے حکم کے مطابق خود اپنی جانوں پر
 کیے گئے ظلم کی داستان سنا سکیں اور تیری رحمت سے اپنا دامن بھر کر واپس آئیں اے اللہ
 سب کچھ تیرے ہی فضل سے ممکن ہے یہ فریاد بھی تیری عطا کردہ توفیق کی بدولت ہے تو
 نے ہی اپنا ایک سچا دوست پیر و مرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے
 روپ میں عطا فرمایا ان کی صحبت میں رہنے کا موقع بخشا اور اس صحبت کے اثر نے تیری

اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا شوق پیدا کیا تو ان کے درجات بلند فرما ہمارے والدین پر رحم فرما استاد پیر طہار حسین قادری کی عمر دراز فرما پیر و مرشد کے داماد اور نواسوں کو اور زیادہ عزت دے اور دین کی خدمت کی اور زیادہ توفیق دے اور راہ کی رکاوٹیں اپنے فضل سے دور فرما اور پیر و مرشد کی زچہ محترمہ جو ہماری ماں ہیں تو ان کی عمر دراز فرما اور ان کی دعاؤں کے اثر سے ہماری زندگیاں بے مثال بنا دے پیر و مرشد کے ہر تعلق دار پر اپنا خصوصی فضل فرما ہمارے ہر دوست پر نظر کرم اور مخالف کو ہدایت دے بے شک تیرے فضل کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اے اللہ تو ہمیں حاسدوں کے حسد سے بچا دشمن کی دشمنی سے بچا شر پسندوں کے شر سے بچا اور جاوٹھونے کرنے والوں سے محفوظ فرما اور اپنے احکامات کی پیروی کرنے کی توفیق نصیب فرما اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے ہمارا دامن بھر دے اور ہر لمحہ ان پر درود و سلام کی توفیق دے اور ان کے پیارے صحابہ رضوان اللہ اجمعین ان پیاری اہل اطہار رضوان اللہ اجمعین ان کی ازواج مطہرات اور ان کے اقرباء کی ہمیشہ تعظیم اور غلامی میں رکھنا اور ان کی بے ادبی سے ہمیشہ بچانا اور امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی توفیق عطا فرما اور غیر مسلموں کو دین اسلام کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرما اے اللہ سب کچھ تیرے فضل سے ہی ممکن ہے اور تیری توفیق سے نصیب اس لیے تو ہم پر اپنی راہیں آسان فرما اور رکاوٹیں دور کر دے اور رسوائی کے کاموں سے محفوظ رکھ اور اچھائی کے کاموں میں دلچسپی لینے والا بنا تا فرماں لوگوں کو فرما نیر داری، بے ہدایتیوں کو ہدایت، بے اولادوں کو نیک اولاد، مقررہ ضلوع کو قرض سے نجات، بے نمازیوں کو نمازی بناوے اور سب پر رحم فرما دے ہمارے والدین پر رحم فرما جن کے والدین وقات پاگئے ان کو جنت المفلحوں میں جگہ عطا فرما ان کی قبروں کو روشن فرما اور جن کے ماں باپ زندہ ہیں

ان کو صحت سدرستی دے اور غافل اولادوں کو ان کی خدمت کی توفیق دے جن کی شادیاں نہیں ہوئیں ان کے نیک جوڑے بنا نیک اولاد دے اچھا روزگار دے سب کو محتانگی سے بچا بے شک ٹور رحم فرمانے والا اور بھولیاں بھرنے والا ہے اور بے چاروں کو چارہ ساز، اے غریبوں کے داتا، اے یتیموں کے والی، اے ساری خدائی کے مالک ہم سب تیری نظر عنایت اور بخش و مغفرت کے امیدوار ہیں ہم پر رحم فرما اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہماری دعا قبول فرما ہم تیری عطاؤں پر تیرے شکر گزار ہیں اور ہمیشہ ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں رکھتا۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموئہ



درود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبَرَقِ
 وَالْعِلْمِ ۝ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْآلَمِ ۝ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ
 مُشْفَعٌ مُنْقَرَضٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُهُ
 مَقْلَسٌ مُعْطَرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۝ شَمْسِ الضُّحَى بَلَدِ الدُّجَى
 صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهَدَى كَهْفِ الْوَرَى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۝ جَمِيعِ الشَّيْءِ شَفِيعِ
 الْاُمَمِ ۝ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ ۝ وَاللَّهِ عَاصِمُهُ ۝ وَجَبْرِئُلُ خَادِمُهُ ۝
 وَالْبَرَقُ مَرْكَبُهُ ۝ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِلْطَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ ۝ وَقَابُ قَوْسَيْنِ
 مَطْلُوبُهُ ۝ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ ۝ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ۝
 خَاتَمِ النَّبِيِّنَ شَفِيعِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اَبْنَسِ الْغَرِيبِينَ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ۝ رَاحَتِ
 الْعَاشِقِينَ ۝ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ ۝ شَمْسِ الْعَارِفِينَ ۝ سِرَاجِ السَّالِكِينَ ۝
 مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ ۝ مُجِيبِ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ۝ سَيِّدِ الظُّلَمِ
 نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ ۝ اِمَامِ الْفَلَاحَيْنِ ۝ وَسَيِّدِنَا فِي الدُّنْيَا ۝ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ
 مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ حَبِيبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى
 الشُّقْلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ يَا يُّهَا الْمُشْتَاقُونَ
 بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝